

چون سلاطین و بزرگان و فضلای سلاطین و وزرا
چون سلاطین و بزرگان و فضلای سلاطین و وزرا

ذریعہ شکر ریویزی نوٹیں و سہولت اخراجات جوازداران شکر بہرہ منی



وہ اس کا خلیفہ و جانشین ہے۔

مجله علمی و فنی و ادبی و اجتماعی

فہرست کتب

۲

اطلاع

اس مطبع میں ہر علم فن کی کتب کا ذخیرہ مسلسل وار فزونت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست
مطلوبہ ہر ایک شائق کو بھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و انتخاب سے شائقانِ علمی حالات کمال
کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی از ان ہے اس کتاب کے فیصل بیچ کے تین صفحہ ہر سادس ہوا
انہیں بعض کتب علم فقہ اردو فارسی مذہب امامیہ کی درج کرتے ہیں تاہیں فن کی یہ کتاب
اس فن کی اور بھی کتب موجود ہیں خانہ سے قارئین کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

نام کتاب

قیمت

نام کتاب

اور ہر ایک میں ایک امام کا بیان

کتب فقہ مذہب امامیہ

تعلیمہ امتیاز میں اس میں خاص اطلاق

اللہ معصومین کا ذکر کیا گیا ہے۔

کر بلائے شعلی فارسی سید الشہدائی ضیاء

اور صاحب کر بلائے شعلی ضیاء

مجموعہ مرثیہ ہائے اساتذہ شیعہ

اسمیں اساتذہ مثل ملا محمد شمس کاشی

ظہوری نصیبی وغیرہ وغیرہ کے مرثی

ہیں جو ہر صورت قابل دید ہیں

مفتی المصائب - مآلات و فضائل مصائب

سید الشہداء معتبرہ و مستند و یقین

نزد بہتہ المصائب اس میں بھی وہ جان سوز

و دلگداز واقعات کا ذکر کیا ہے جسکے غم میں

قلم آج تک اشک سیر روا ہے۔

والحیات نظر کر بلا فارسی - لیکن نہیں کہ

شکل سے شکل اسکو پڑھ کر ابرو نہ ہار

کی طرح رونہ دے - وہ وہ مضامین درہ انگیز

لکھے ہیں کہ طبعہ پاش پاش اور ناخن غمت

جگر میں خراش ہوتا ہے۔

چہار وہ مجلس دلپذیر - اس میں حال

حضرات چہار وہ اللہ معصومین کا یوم ولادت

تا شہادت مفصل و مخرج مندرج ہے۔

اس میں ۱۴ - مجالس قائم کی گئیں ہیں

چیل مجلس شہیر

اس کا تالیفی نام

ذکر اللہ ما ترمیم - ذکرین مصائب کیلئے یہ کتاب

بجدا مفید ہے۔

دلی ان نوید بات حیدرہ - تذکرہ علی رضا

حیدرہ لہو کی نادر تصنیف ہے نہایت

انگیز و تاثیر کلام ہے قابل دید ہے۔

شرعہ المصائب - اسکے ناخن بدل

انفاسین کو شکر و آید و اثر پڑتا ہے کہ شخص

شام بخیر سے مصائب اور خیال بھجاتا ہے۔

غزوات حیدرہ - آئینہ آرد و شہادت

موسوم چلہ حیدری

چہار وہ مجلس - سنی بتایع الامم

کلیات مرثیہ ہائے مرزا و ہیر - مرزا محمد

جس پایہ کے لمبے و فصیح مرثیہ گوئے آج زمانہ

میں اظہر من الشمس ہیں - بلند سی مضامین

نزاکت خیال بلاغت و فصاحت سے قطع نظر

کر کے انکے کلام کو حیدرہ و سری حیثیت سے

دیکھتے ہیں تو اس کے اندر وہ در و نظر آتا ہے

جسکو شکر میا ختم دل بھر آتا ہے اٹھارہ شعر

تیر خطا ہوتا ہے جو نشانہ پر چو چکا اپنے معمول

اکام کو انجام دیتا ہے جلد و دل۔

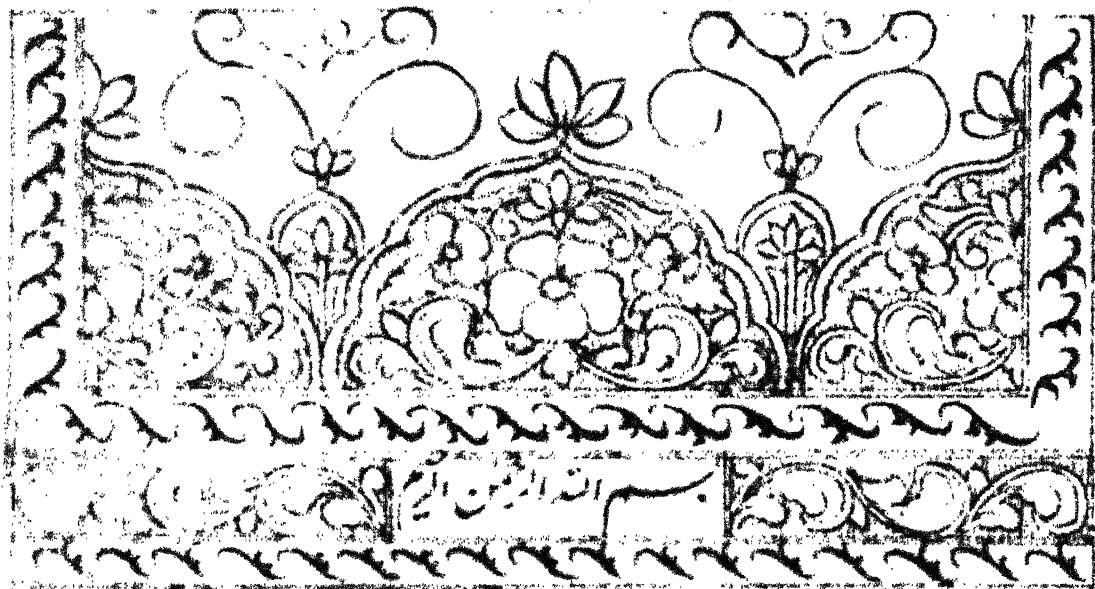
تذکرہ شہداء و شہیدان

و شہداء و شہیدان و شہداء و شہیدان



و شہداء و شہیدان و شہداء و شہیدان

تذکرہ شہداء و شہیدان



<p>۴۱</p> <p>درین بین بی نظیر درین بی کجوت بی نظیر درین بی کجوت بی نظیر</p>	<p>۴۲</p> <p>درین بین بی نظیر درین بی کجوت بی نظیر درین بی کجوت بی نظیر</p>	<p>۴۳</p> <p>درین بین بی نظیر درین بی کجوت بی نظیر درین بی کجوت بی نظیر</p>
<p>درین بین بی نظیر درین بی کجوت بی نظیر درین بی کجوت بی نظیر</p>	<p>درین بین بی نظیر درین بی کجوت بی نظیر درین بی کجوت بی نظیر</p>	<p>درین بین بی نظیر درین بی کجوت بی نظیر درین بی کجوت بی نظیر</p>
<p>درین بین بی نظیر درین بی کجوت بی نظیر درین بی کجوت بی نظیر</p>	<p>درین بین بی نظیر درین بی کجوت بی نظیر درین بی کجوت بی نظیر</p>	<p>درین بین بی نظیر درین بی کجوت بی نظیر درین بی کجوت بی نظیر</p>

درین بین بی نظیر
درین بی کجوت بی نظیر
درین بی کجوت بی نظیر

<p>۴۰</p> <p>کسی نور سے نہ تانا تھا یہ حضرت علیؓ او غلطی سے تو میری اراد اور مقصود عزت کی قسم کہ جو تو تانا نہ ہو جو تو میری بنا عالم اجماعی بنا ہو</p>	<p>۴۱</p> <p>پیدا کہی کرتا نہ زمین کو نہ فلک کو دو رخ کو نہ جنت کو نہ آدم نہ ملک کو</p>	<p>۴۲</p> <p>دنی و دوزخ کو جان نہیں خشک ہو کر دو کو دیا انگلی کے اشارت تم کو</p>
<p>۴۳</p> <p>ان کی جانب سے نہ تانا تھا ان کی عزت و قدر کو میری لا الہ الا انہ</p>	<p>۴۴</p> <p>تو رب ہی کہ جس سے نہ تانا تھا تو رب ہی کہ جس سے نہ تانا تھا</p>	<p>۴۵</p> <p>تو رب ہی کہ جس سے نہ تانا تھا تو رب ہی کہ جس سے نہ تانا تھا</p>
<p>۴۶</p> <p>حق یہ کہ باعث ہو وہ عالم کی بنا کا کیا تیر ہو کیا نہیں ہے محبوب خدا کا</p>	<p>۴۷</p> <p>تو رب ہی کہ جس سے نہ تانا تھا تو رب ہی کہ جس سے نہ تانا تھا</p>	<p>۴۸</p> <p>تو رب ہی کہ جس سے نہ تانا تھا تو رب ہی کہ جس سے نہ تانا تھا</p>

مثنوی میرزا
 جلد دوم
 صفحہ ۲
 مثنوی میرزا
 جلد دوم
 صفحہ ۲

<p>۴۷</p> <p>خداوند تعالیٰ نے تم کو ایمان عطا فرمایا ہے مگر تم نے اس کو بھلائی سے پہلے اپنے لیے لے لیا اب اس کو بھلائی سے پہلے اپنے لیے لے لیا اور اس کے بعد اس کو بھلائی سے پہلے لے لیا</p>	<p>۴۸</p> <p>خداوند تعالیٰ نے تم کو ایمان عطا فرمایا ہے مگر تم نے اس کو بھلائی سے پہلے اپنے لیے لے لیا اب اس کو بھلائی سے پہلے اپنے لیے لے لیا اور اس کے بعد اس کو بھلائی سے پہلے لے لیا</p>	<p>۴۹</p> <p>خداوند تعالیٰ نے تم کو ایمان عطا فرمایا ہے مگر تم نے اس کو بھلائی سے پہلے اپنے لیے لے لیا اب اس کو بھلائی سے پہلے اپنے لیے لے لیا اور اس کے بعد اس کو بھلائی سے پہلے لے لیا</p>
<p>۵۰</p> <p>ایکس پر عجب حادثہ طغی میں چڑھا اسٹوپی کوئی پوچھنے والا نہ رہا تھا</p>	<p>۵۱</p> <p>ساحر نرمی باد شرمین وادیش کو ہر اک نے کسا قتل محمد پر مکر کو</p>	<p>۵۲</p> <p>یہاں تباہ توں راوت تھی بوہل عین کو مجرور کیا سنگت حضرت کی زمین کو</p>
<p>۵۳</p> <p>یہ مفسرین اور وہ فاضلین کی آیت تاکل لکاک پر فوہم نیست اعلا سے بنا خدا نہیں ازیت محبوب کی کیا کہتے خالق کی عیبت</p>	<p>۵۴</p> <p>جن لوگوں سے خدائے تعالیٰ نے تم کو ایمان عطا فرمایا ہے مگر تم نے اس کو بھلائی سے پہلے اپنے لیے لے لیا اب اس کو بھلائی سے پہلے اپنے لیے لے لیا اور اس کے بعد اس کو بھلائی سے پہلے لے لیا</p>	<p>۵۵</p> <p>خداوند تعالیٰ نے تم کو ایمان عطا فرمایا ہے مگر تم نے اس کو بھلائی سے پہلے اپنے لیے لے لیا اب اس کو بھلائی سے پہلے اپنے لیے لے لیا اور اس کے بعد اس کو بھلائی سے پہلے لے لیا</p>
<p>۵۶</p> <p>مظلوم کی طاقت کی تاکرتے تھے قوی حمد کی نیکی پہ بکا کرتے تھے قدسی</p>	<p>۵۷</p> <p>وہ کہتے تھے ساحر ہر جواب سکا نہ دوم کذاب ہو کاذب کی نصیحت نہ شوم</p>	<p>۵۸</p> <p>بیدینوں نے کی سخت بدی نہ ان سے توڑ اور ندان نبی سنگ سہر سے</p>
<p>۵۹</p> <p>خداوند تعالیٰ نے تم کو ایمان عطا فرمایا ہے مگر تم نے اس کو بھلائی سے پہلے اپنے لیے لے لیا اب اس کو بھلائی سے پہلے اپنے لیے لے لیا اور اس کے بعد اس کو بھلائی سے پہلے لے لیا</p>	<p>۶۰</p> <p>خداوند تعالیٰ نے تم کو ایمان عطا فرمایا ہے مگر تم نے اس کو بھلائی سے پہلے اپنے لیے لے لیا اب اس کو بھلائی سے پہلے اپنے لیے لے لیا اور اس کے بعد اس کو بھلائی سے پہلے لے لیا</p>	<p>۶۱</p> <p>خداوند تعالیٰ نے تم کو ایمان عطا فرمایا ہے مگر تم نے اس کو بھلائی سے پہلے اپنے لیے لے لیا اب اس کو بھلائی سے پہلے اپنے لیے لے لیا اور اس کے بعد اس کو بھلائی سے پہلے لے لیا</p>
<p>۶۲</p> <p>عاجت بت محمد کو نہ اور نہ پردہ کی ہوتی یہ مہمی سے فزون قدر گہر کی</p>	<p>۶۳</p> <p>یہ زخون نظر آتا تھا نہ ہر دوت بار بہر جاتے تھے سب مال میں گیسو بار</p>	<p>۶۴</p> <p>پانی جو دریا آب دم مرغ علی نے سر سبز کیا گلشن اسلام نبی نے</p>

الم
مكتبة مولانا ابوالفضل محمد علي
بازار قبايل قلعہ حسن آباد
پنجاب

١٠٠

٧٦

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

100

1944

[illegible]

آئے ہم سے مبارک و شاکر ہے محمد
خالق نے بلایا ہی تو حاضر ہے محمد

قطع
 ہنسن کے آسے میں کون نہیں جھوکیا
 نہ بابا کی محبت کے دیوانہ وار بابا
 نہ صاحبِ جود کے بھننے کی بے پروا
 غلامِ عشق نے عشق کے کھڑے ہو کر کیا

فرمایا جو خالق نے سلام اے شہ والا

Handwritten text in Urdu script, likely a signature or a note, appearing on the right side of the page.

عرب کے لیے ایک نئی شاخ

۵۴
و ان شاء الله تعالی
بسم الله الرحمن الرحیم
الحمد لله رب العالمین
والصلاة والسلام علی
محمد و آله الطیبین
الطاهرین
جاءت من اهلکما جوده ناک و غدار
بر حال دین کی خوشی بر وجه دریا

کے بعض ہی طرح مرنے سے خوشی ہوئے
مشاق ملاقات جناب احدی ہون

۱۲۵
جس پر ملک الموت فریاد کرتا
نہا کر جا چکا تھی نکال باب الصدف
اور کہہ دیتا تھا تم سب کو کہ تم میں
ایک شخص ہے جس کے لئے اس کی جان بچاؤ

تریش می اٹکونے پر رشتہ می غی کو

۵۶۹
پھر باقرین تہذیب کے دیباچہ نگار
فرمایا امانت ہے خدا کی بیوقوفان
تازہ سب سے پہلے میں نے دی گئی دولت
نہ ہمارے کہیں دو خانہ کی کہ نہ ہے بے ساختہ

والتحیات الکی بت کم جو جان من

۱۴۴۰ اب کیسے ہے وہی خدا لا یتکا جہاں اعظم اسات کے ہو چکا یتکا جہاں کجا شہر شہر کو چھو جائے گا جہاں کجا کیسی کوئی ان یتکا جہاں	۱۴۴۱ میں عجیبی تھی جب سے تھیں باغ و خوار مادر سے زیادہ مجھے بابائے کیا پیار میں کوئی تھی ادھاپ ہا کہ تھے بیبا فراتے تھے آپ نے زور لے لگا دیا	۱۴۴۲ کیونکر کفن و گور کی تہ میر کر دین گھا کن ہاتھوں میں آپ کی تہ میں ہر دین گھا	۱۴۴۳ چاندنی تھی بونست کی کو کس سیر میں تھی جو جو بودیان میں آرام کامیاب نہ رہا کوئی تریسیر طوفان میں پڑاں تھو کا سفیر	۱۴۴۴ یہاں میں ہوئی تھی وہ تھے سفر میں اب مشرک آئیکے نہ بابائے مگر میں ان دون کی معلوم تھی تمنائی کا تم بہت مادہ بھی فہمان ہو فضا پاک دم ہے	۱۴۴۵ کاؤن میں کی کون خبر لگا کر کون ان کی چھائی سے لگا دیا کلاس کون اب آئے تھے ڈھیکے کہ نہ مری جاو کون اب کیا فاطمہ و بان میں بھیجا	۱۴۴۶ معلوم دیکھم آج مجھے کر گئے بابا کیا تہر پہ نہ ہر اند مری مر گئے بابا	۱۴۴۷ تھے تھے کہی تھیں میں کھولتے زمانہ آزاد رہیں ایسے کہ نہیں لگاتے زمانہ	۱۴۴۸ صبا رہا ایذا سے گویا فو شہ کی واحد کر ٹوٹ لگی آج غسل کی	۱۴۴۹ میں عجیبی تھی جب سے تھیں باغ و خوار مادر سے زیادہ مجھے بابائے کیا پیار میں کوئی تھی ادھاپ ہا کہ تھے بیبا فراتے تھے آپ نے زور لے لگا دیا	۱۴۵۰ کیونکر کفن و گور کی تہ میر کر دین گھا کن ہاتھوں میں آپ کی تہ میں ہر دین گھا	۱۴۵۱ چاندنی تھی بونست کی کو کس سیر میں تھی جو جو بودیان میں آرام کامیاب نہ رہا کوئی تریسیر طوفان میں پڑاں تھو کا سفیر	۱۴۵۲ یہاں میں ہوئی تھی وہ تھے سفر میں اب مشرک آئیکے نہ بابائے مگر میں ان دون کی معلوم تھی تمنائی کا تم بہت مادہ بھی فہمان ہو فضا پاک دم ہے	۱۴۵۳ کاؤن میں کی کون خبر لگا کر کون ان کی چھائی سے لگا دیا کلاس کون اب آئے تھے ڈھیکے کہ نہ مری جاو کون اب کیا فاطمہ و بان میں بھیجا	۱۴۵۴ معلوم دیکھم آج مجھے کر گئے بابا کیا تہر پہ نہ ہر اند مری مر گئے بابا	۱۴۵۵ تھے تھے کہی تھیں میں کھولتے زمانہ آزاد رہیں ایسے کہ نہیں لگاتے زمانہ	۱۴۵۶ صبا رہا ایذا سے گویا فو شہ کی واحد کر ٹوٹ لگی آج غسل کی
---	--	--	---	--	---	---	---	--	--	--	---	--	---	---	---	--

<p>۴۸</p> <p>بسم اللہ الرحمن الرحیم در بیان حال و سیرت حضرت سید الشہداء حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام</p>	<p>۴۹</p> <p>در بیان حال و سیرت حضرت سید الشہداء حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام</p>	<p>۵۰</p> <p>در بیان حال و سیرت حضرت سید الشہداء حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام</p>
<p>در بیان حال و سیرت حضرت سید الشہداء حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام</p>	<p>در بیان حال و سیرت حضرت سید الشہداء حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام</p>	<p>در بیان حال و سیرت حضرت سید الشہداء حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام</p>
<p>۵۱</p> <p>در بیان حال و سیرت حضرت سید الشہداء حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام</p>	<p>۵۲</p> <p>در بیان حال و سیرت حضرت سید الشہداء حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام</p>	<p>۵۳</p> <p>در بیان حال و سیرت حضرت سید الشہداء حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام</p>
<p>در بیان حال و سیرت حضرت سید الشہداء حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام</p>	<p>در بیان حال و سیرت حضرت سید الشہداء حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام</p>	<p>در بیان حال و سیرت حضرت سید الشہداء حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام</p>
<p>۵۴</p> <p>در بیان حال و سیرت حضرت سید الشہداء حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام</p>	<p>۵۵</p> <p>در بیان حال و سیرت حضرت سید الشہداء حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام</p>	<p>۵۶</p> <p>در بیان حال و سیرت حضرت سید الشہداء حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام</p>

<p>۱۰</p> <p>آیا غور کر کے مومن کو غفلت سے قنکر خاک نشوونو نیست کا کہ گشتین غور کیا نہر پیر تو جمال سے تابندہ بام و در مگر کتب بلیغاً و مبیناً نے کچھ کام</p>	<p>۱۱</p> <p>نیایا پیر پوچھتا ہے دو عالم کا شیشیا رست خدا پرست کچھ پر تشرف آتا باب فتوح توت با نئے مصطفیٰ</p>	<p>۱۲</p> <p>مکرمات اور نصیحتیں اور نصیحتیں کیوں کیوں کیوں کیوں کیوں کیوں کیوں گلکھ ششخیاں بے ماحول غریب تھا میں کی طبیعت میں نے خدا کی کیا</p>
<p>۱۳</p> <p>منور اس قدر تھی حسن جمالی کہ نامور کی روشن تھا طور کہ پہنچلی سے نور کی جو کچھ کہہ کر تھی غافل کی غفلت کیا درخشاں تھا وہ کتب و جہان</p>	<p>۱۴</p> <p>پورے پورے پورے پورے پورے پورے پورے پورے پورے پورے پورے پورے پورے پورے پورے پورے پورے پورے</p>	<p>۱۵</p> <p>مومن کی غفلت کو جو غفلت کی غفلت مومن کی غفلت کو جو غفلت کی غفلت مومن کی غفلت کو جو غفلت کی غفلت</p>
<p>۱۶</p> <p>حق ہو کہ قبلہ وہ جہان وہ ولی ہوا اعلیٰ جو تھا تو اس مبارک علیٰ ہوا کہہ کر تھی غافل کی غفلت کیا درخشاں تھا وہ کتب و جہان</p>	<p>۱۷</p> <p>پوری تھی کرم سے ہوئی آرزو دہری لگے سے اب دہری ہوئی آرزو دہری کہہ کر تھی غافل کی غفلت کیا درخشاں تھا وہ کتب و جہان</p>	<p>۱۸</p> <p>مومن کی غفلت کو جو غفلت کی غفلت مومن کی غفلت کو جو غفلت کی غفلت مومن کی غفلت کو جو غفلت کی غفلت</p>

جلد دوم شیریں میرا ۱۲

<p>۴۱۵</p> <p>جس کے حکم سے رسول خدا سے یہ حکم آتا ہے کہ جس کی حالت عقلی وہ بیکلام نہنوں پر روشن ہو</p>	<p>۴۱۶</p> <p>بہار و بہار میں ہے سر اٹھانے کی فکر جس کی حالت عقلی وہ بیکلام نہنوں پر روشن ہو</p>	<p>۴۱۷</p> <p>تو تو نہ تھا اسی پر سالک کی فکر جس کی حالت عقلی وہ بیکلام نہنوں پر روشن ہو</p>
<p>۴۱۸</p> <p>الفت پر بھی کہ دور نہ رکھا لگا ہے گسوارہ تھا قریب بہت خواہ لگا ہے</p>	<p>۴۱۹</p> <p>میں کا راز بیان تری باہر بیان ہے ان نعمتوں کا شکر کروں کس بیان ہے</p>	<p>۴۲۰</p> <p>تیرا کوئی نظیر نہ اس کا نظیر ہے تو بادشاہ خلق ہے اور یہ وزیر ہے</p>
<p>۴۲۱</p> <p>جس کے حکم سے رسول خدا سے یہ حکم آتا ہے کہ جس کی حالت عقلی وہ بیکلام نہنوں پر روشن ہو</p>	<p>۴۲۲</p> <p>آغوش میں ہے سر اٹھانے کی فکر جس کی حالت عقلی وہ بیکلام نہنوں پر روشن ہو</p>	<p>۴۲۳</p> <p>تو تو نہ تھا اسی پر سالک کی فکر جس کی حالت عقلی وہ بیکلام نہنوں پر روشن ہو</p>
<p>۴۲۴</p> <p>فرماتے تھے یہ لشکر دین کا نشان ہے یہ جسم ہو مرا یہ محمد کی جان ہے</p>	<p>۴۲۵</p> <p>نور خدا سے کعبہ میں رونق دو چاند ہے بانگ دان صوت قامت بلند ہے</p>	<p>۴۲۶</p> <p>جو دوست اس کا ہو وہ ہمارے حضور ہے دشمن جو اس کا ہو مری مرتے دور ہے</p>
<p>۴۲۷</p> <p>جس کے حکم سے رسول خدا سے یہ حکم آتا ہے کہ جس کی حالت عقلی وہ بیکلام نہنوں پر روشن ہو</p>	<p>۴۲۸</p> <p>آغوش میں ہے سر اٹھانے کی فکر جس کی حالت عقلی وہ بیکلام نہنوں پر روشن ہو</p>	<p>۴۲۹</p> <p>تو تو نہ تھا اسی پر سالک کی فکر جس کی حالت عقلی وہ بیکلام نہنوں پر روشن ہو</p>
<p>۴۳۰</p> <p>کفر خوش ہوئے تو فخر رسالت پناہ ہے رہنا کبھی جو آیا تو خوفِ آلہ ہے</p>	<p>۴۳۱</p> <p>حسن بیان ہر ایک نبی سے زیادہ تھا کی اس طرح تلاوت قرآن کہ یاد تھا</p>	<p>۴۳۲</p> <p>شکر خوشی ہوئی پر شہ سر فرما کر پس لکھ دیا زمین پہ جبین نیا کر</p>

ملہ رسالہ ہفت روزہ گزشتہ ۱۱ ص ۱۲۰۰ میں شائع ہوا ہے

<p>۱۰ ایک خدا کے لئے مناجات تھا نہ تو نہ نسبت کا کہ میں نے عرض کیا تو میرے لئے نہ تھا تو میرے لئے نہ تھا</p>	<p>۱۱ دست خدا ہے جو ہے دست خدا ہے جو ہے دست خدا ہے جو ہے</p>	<p>۱۲ مکملت و تمام تقصیر و اذیت مکملت و تمام تقصیر و اذیت مکملت و تمام تقصیر و اذیت</p>
<p>صورت اس قدر تھی جس کی اس کی صورت کی روشن تھا طور کہ عجب تھی سے نور کی</p>	<p>جان بھین ہو زہد و ورع میں حیدر گنجینہ علوم خدا کی کلید ہے</p>	<p>موسیٰ عصا ایسے صفت دور باش تھا از مزم سے صحن کعبہ میں خضر آب پاش تھا</p>
<p>۱۳ کس طرح اس کی صورت کی کس طرح اس کی صورت کی کس طرح اس کی صورت کی</p>	<p>۱۴ جو ہے اس کی صورت کی جو ہے اس کی صورت کی جو ہے اس کی صورت کی</p>	<p>۱۵ روح القدس کو پوچھا کہ کیا ہے روح القدس کو پوچھا کہ کیا ہے روح القدس کو پوچھا کہ کیا ہے</p>
<p>حق ہو کہ قبلہ دو جہان وہ ولی ہوا اعلیٰ جو تھا تو اسم مبارک علیٰ ہوا</p>	<p>پوری ہے کم سے ہوئی آرزو مری لگے سے اب وہ چند ہوئی آبرو مری</p>	<p>سر عینی جو تھا اسے ہنسے جلی کیا بھائی تھے دیا ترا بازو تو ی کیا</p>
<p>۱۶ کہ وہ کیوں کیوں کیوں کیوں کہ وہ کیوں کیوں کیوں کیوں کہ وہ کیوں کیوں کیوں کیوں</p>	<p>۱۷ افلاک سے ملک عظیم سے افلاک سے ملک عظیم سے افلاک سے ملک عظیم سے</p>	<p>۱۸ بہار و باغ و گلستان بہار و باغ و گلستان بہار و باغ و گلستان</p>
<p>آئی نہ اے حسن علی کا طور ہے آدم سے پہلے خلق ہوا جو وہ نور ہے</p>	<p>حب علی کا چشمہ کوثر کو جو حق تھا فرمان حق سے شعلہ نور خورشید تھا</p>	<p>برپا نشان دین ہو علم ذوالفقار ہو نزدیک ہو کہ وحی خدا آشکار ہو</p>

ترجمہ

<p>۱۰۱ تو تو تھا اسی پر سالک کا بندو اب بیکار ہو گیا تیرا کفار کو شکست اب بیکار ہو گیا تیرا بے زاروں کا شکست اب بیکار ہو گیا تیرا بے زاروں کا شکست</p>	<p>۱۰۲ بے بار و بے یقین تھا میں بیکار جہاں مجھے نہیں بادی دلتی عظیم بے بار و بے یقین تھا میں بیکار جہاں مجھے نہیں بادی دلتی عظیم</p>	<p>۱۰۳ جب کہ چکا رسول خدا سے یہ حکیم تو تو تھا اسی پر سالک کا بندو اب بیکار ہو گیا تیرا کفار کو شکست اب بیکار ہو گیا تیرا بے زاروں کا شکست</p>
<p>تیرا کوئی نظیر نہ اسکا نظیر ہے تو بادشاہ خلق ہے اور یہ وزیر ہے</p>	<p>میں کار ساز زبان تری باہر بیان ہے ان نعمتوں کا شکر کروں کس زبان سے</p>	<p>الفت یہ بھی کہ دور نہ رکھا نگاہ سے گہوارہ تھا قریب بہت خواہ نگاہ سے</p>
<p>۱۰۴ یار اہست ہو میں زعفران بیکار ہو گیا تیرا بے زاروں کا شکست اب بیکار ہو گیا تیرا بے زاروں کا شکست اب بیکار ہو گیا تیرا بے زاروں کا شکست</p>	<p>۱۰۵ فرمانے یہ کلام شہنشاہ انبیا آغوش کھولے دے کو خدا پہلو چو خورشاد تو ان کھینچے یہ کیا شرخبر ہے مجھ کو بے یقین</p>	<p>۱۰۶ جب کہ چکا رسول خدا سے یہ حکیم تو تو تھا اسی پر سالک کا بندو اب بیکار ہو گیا تیرا کفار کو شکست اب بیکار ہو گیا تیرا بے زاروں کا شکست</p>
<p>جو دوست اسکا ہو وہ ہمارا حضور ہے دشمن جو اسکا ہو مری محنت دور ہے</p>	<p>نور خدا سے کعبہ میں رونق دو چاند ہے بانگ دان صوت قامت بلند ہے</p>	<p>فرمانے تھے یہ لشکر دین کا نشان ہے یہ جسم ہو مرا یہ محمد کی جان ہے</p>
<p>۱۰۷ روح الامین میں چلے جنت کا آرام غرضی میں چلے جنت کا روح الامین میں چلے جنت کا آرام غرضی میں چلے جنت کا</p>	<p>۱۰۸ آغوش میں نبی نے اٹھا با صوفی پہلو چو خورشاد تو ان کھینچے یہ کیا شرخبر ہے مجھ کو بے یقین آغوش میں نبی نے اٹھا با صوفی</p>	<p>۱۰۹ جب کہ چکا رسول خدا سے یہ حکیم تو تو تھا اسی پر سالک کا بندو اب بیکار ہو گیا تیرا کفار کو شکست اب بیکار ہو گیا تیرا بے زاروں کا شکست</p>
<p>شکر خوشی ہوئی یہ نہ سرفراز کو پس کھدیا زمین پہ جبین نیا ز کو</p>	<p>حسن بیان ہر ایک نبی سے زیاد تھا کی اس طرح تلاوت قرآن کہ یاد تھا</p>	<p>گرو خوش ہوئے تو ذکر رسالت پناہ سے رونا کھی جو آیا تو خوفِ اکبر سے</p>

<p>۴۷ عجاوب صولت بن جو بار بار عیان از در کج و چو را موعین واقف از کج جان انسان حق تعالی نام خدا جب کہ جو جان عباسی نفسی تھے موزوں جو کلمہ جو جان</p>	<p>۴۸ فرمان تیرین سول خدا شاہ کائنات از فرخ کا سفینہ جہانین علی کی ذات کشتی جہان جو سے طوفان کے جان باب جو تیرا ہی جہان وہ بون عفت</p>	<p>۴۹ ہوئی جو جان کی جو زیادہ تر اور شکل کی جو کلمہ موت کی نظر اس کے سارے جہانین شاہ کج و چو انکھ جہانین اپنے زانو شہادت کے اس کام</p>
<p>۵۰ کس سے بیان ہو علم امام جلیل کے استاد فضل حق سے ہوے جبریل کے</p>	<p>۵۱ ہو مکرون کو فوف ہین کچھ ایمین حیدر مین خدا تو تباری کا غم ہین</p>	<p>۵۲ فرمانے ہین کہ تم سے تجھے اب فراغ ہو خوش ہو کہ تیرے سامنے جنت کا باغ ہو</p>
<p>۵۳ جہ کہ کائنات علی کی جناب ہو نفا میں سول شافع یوم الحساب ہو رست علی غلو کے کرم کا حساب ہو سردار اہلبیت جو جنت کا باب ہو</p>	<p>۵۴ بندہ ہزار سال عبادت اگر سے اور زبید کو وہ اصدرا حق میں سے چاہی بیادہ پا جو ہزار سال کے اور یکینہ شہید جہانین جو ہر سے</p>	<p>۵۵ ہوئی جو سید جہان کائنات میں سر شہید جہانین جہانین جہانین جادون طرف کے جہانین جہانین فرمانہ جو جہانین جہانین جہانین</p>
<p>۵۶ باہر ہر اس سے جو وہ ہر سال کائنات میں اس در سے جو گیا وہی پہونچا بہشت میں</p>	<p>۵۷ جب علی کی جو جہانین ل کے جام میں جنت کی بونہ لگی اس کے مشام میں</p>	<p>۵۸ کعبہ از چلتے وقت کہ میں حق شناس ہوں گرد و مین عزیز تر سے میں پاس ہوں</p>
<p>۵۹ چو کہ ایک و از عجب کا تھا سلمان فارسی سے جہانین کا دشمن نہ تار کوئی از جہانین کا کرنا جہانین جہانین جہانین</p>	<p>۶۰ چو کہ ایک و از عجب کا تھا سلمان فارسی سے جہانین کا دشمن نہ تار کوئی از جہانین کا کرنا جہانین جہانین جہانین</p>	<p>۶۱ چو کہ ایک و از عجب کا تھا سلمان فارسی سے جہانین کا دشمن نہ تار کوئی از جہانین کا کرنا جہانین جہانین جہانین</p>

<p>۴۵ لہجہ نواز کی شہسوار کی جو وقت شام راؤ دن کو جگہ اس کا کھلنے کے لئے کھلا اندھوں پر اور غریبوں پر اظاف کا نام فرمانے کے جو چھٹا ہوا کیا ہو نام</p>	<p>۴۶ اتحاد کی پہلی کرنیں تکیا تھیں اب نیچے سے تکیا کی خاوت کا اجرا انگشت کی کوئی مین سال کوئی عطا سارا خراج ملک بن جی تکیا</p>	<p>۴۷ غیر نے جلد نہ ہوئی سال کوئی عطا اور درو جاکھڑا ہوا اور وقتے کیا پوچھا سب علی نے تو بولا وہ دنی تار خفرت کا بھر دو دو خاوت ہو کیا</p>
<p>کیا پوچھتے ہو عید منڈے قدیر ہون جس طرح تم فقیر ہون میں بھی فقیر ہون</p>	<p>کہوں اس کی حق مباحی ہو جہان میں جسے قمارا و نو لگی بخشی اک آن میں</p>	<p>ہو خوف اس کا اگر چہ میں ہوں کشمیر تجکوزہ بخشد بچے کہیں اس قمار میں</p>
<p>۴۸ گرجھٹا کوئی کہ ہو گلاب کا کمان فرمانے کے شش افون کا چھو پوچھو کچھ سو انہیں اپنا کوئی مکان کیا خاک گرنے کوئی زبیا سامان</p>	<p>۴۹ سال نے حق کی یہ بھڑک کر کہا اک روٹی بیچے بیچے یا شیر کر دگا غیر نے یہ کہنے کے شاہ ذوالفقار جو کہے ہو جلد کر کے عید با وقار</p>	<p>۵۰ بہر وفا سے نذر ہو صالم ہو سامان اور دن ہوا خاوت قرآن میں نام مولا کو جو کی دینی ہم پہنچتی وقت شام سال بیکار ہو یہ پیر کیلے نام</p>
<p>پابند کچھ نہیں ہوں کہ تکیے پہ سر ہے دم بھر جہان میں یہ جگہ پائی مر ہے</p>	<p>عرض آسنے کی جناب امام کیا میں ہیں درمیان شہر بہ شہر ہو قمار میں</p>	<p>میں فاقہ کشمیر میں ہوں تم کے شیر ہوا حاضر ہو کچھ تو دو کہ یہ محتاج سیر ہوا</p>
<p>۵۱ جگہ بیٹھنے کھانے کو لائے تھے کوتے کھانے شہر غلام نہ بھانے تھے اک قرعہ نان جو ہے زیادہ نہ کھانے تھے بڑا کوئی سفر تو یہ کر سالتے تھے</p>	<p>۵۲ غیر نے یہ بھڑک کر کہا وہ اذیت کو تو اس کے حوالے سے کھلا اغلانے کی وہ اذیت تقسیم ہو نام بہر جگہ پہنچتے ہیں چھپتے ہو نام</p>	<p>۵۳ اب صاحب نے نہ ہی جگہ بیکار وہ روٹی بیچنے کے سال کوئی عطا بہر نے یہ وقفہ وسیلہ میں مصطفیٰ سے آئے اپنا صلیب اور حق کی</p>
<p>اس خوف سے ہو دل مرابیتا بیٹے میں میں کھاؤں اور ہو کوئی بھوکا بیٹے میں</p>	<p>فرمایا اگرچہ کم ہے یہ میری نگاہ میں دے سب راز کوئی خالق کی راہ میں</p>	<p>پانی سے روزہ کھولا شہ ذوالفقار فلق میں کائی رات ہر اک وزہ دار نے</p>

<p>۱۰۴ چون کا حال کوئے کج گزشتہ آگے رسول پوچھو یہ تفرقی سے کہ او شوہر و زوال مہلت کے کج گزشتہ میں یہ کج گزشتہ کج روداد سب علی سے کج بادل ملوں</p>	<p>۱۰۵ جہیز میں سے نہ ذرا کوئی چیز لیں راگہ حق میں کج گزشتہ کیا ادا خاوندی سے نہ کج گزشتہ کج الکھڑی میں یہ کج بھلائیوں کس</p>	<p>۱۰۶ ہم سے ہی نہ تاب نہ مشرقین کو روئے گلے لگا کے حسن و جھین کو بند ہے یہ کیا غایت پروردگار ہے یہ ایک شست خاک کا غزو و قار ہے</p>
<p>۱۰۷ چراغ کا طہر کو چھاتی سے لپٹا کر سے میر جا کو کوش می لدا و دریا سنا ہون تین دن جو کچھ نا نہیں ملتا انسو سے حال سے میری جہیز لیا</p>	<p>۱۰۸ میں کیا ہوں مجھے کونسا لیں بجو کا اگر یہ تو نہیں فرما کر بشا اسی نے کج گزشتہ کج لا نہ تھا ہے کج کج کج کج</p>	<p>۱۰۹ پھر بولے خدا سے فرزند مرے ہیں فاتے سے تین تین دن اس پر گزرتے ہیں دے سکنا تھا میں رزق یم و اسیر کو اُسے دیا تو میں نے کھلایا فقیر کو</p>
<p>۱۱۰ دو روئے کئے تھے میری جہیز نام جہیز کج گزشتہ میں با صدا ختم آیات بل آئی کو دیا اور کج کلام رہی جو کج گزشتہ کج کج کج</p>	<p>۱۱۱ لطف و کرم نے محرم راز کھنی کیا اپنے حبیب کا مجھے اُسے وصی کیا پیش پر ذوالفقار کی قاطع دہل ایک دویم جس سے پر جہیز لیا</p>	<p>۱۱۲ پیش پر ذوالفقار کی قاطع دہل ایک دویم جس سے پر جہیز لیا</p>

۱۰۴
چون کا حال کوئے کج گزشتہ آگے رسول
پوچھو یہ تفرقی سے کہ او شوہر و زوال
مہلت کے کج گزشتہ میں یہ کج گزشتہ کج
روداد سب علی سے کج بادل ملوں

<p>۹۱ بہشتی ہو سنا تھا تو کلان فرق تھا بین رہتی کا رہنے پر تھا اگر کا رہنے نہی نہیں تھی کہی ہوئی ان کے نبی کے تکلم سے تھی بین کہے کوہ کے گزرا</p>	<p>۹۲ کی عرض کا تو مجھ سے جیہ نہ نہیں بار محبوب تھی نہ نہ نہ نہ حکم کا زار نزدیک تھا کہ فوج مجھ کے کنار سلمان نے عرض کی کہ قذافی ہو جان</p>	<p>۹۳ یاب</p>
<p>۹۴ سب گھوڑوں سے بلند و قوی راہوار تھا اک دیو تھا کہ کوہ کے اوپر سوار تھا</p>	<p>۹۵ سر نہ ہو گا کوئی جوان اس جوان نکلے گی ذوالفقار جب تک میان</p>	<p>۹۶ دنیا بہت ذلیل ہو اسکی نگاہ میں جان اپنی صرف کرتا ہو یہ حق کی آہ میں</p>
<p>۹۷ بہشتی ہو سنا تھا تو کلان فرق تھا بین رہتی کا رہنے پر تھا اگر کا رہنے نہی نہیں تھی کہی ہوئی ان کے نبی کے تکلم سے تھی بین کہے کوہ کے گزرا</p>	<p>۹۸ یہ تھے آبدیدہ ہوئے شاہ جگر اپنے غلام کو کیا حیل کا تاج سر پہنائی اپنے تن کا زرد آگے جسم پر پانچون اپنے بازوئی بادشاہ کی</p>	<p>۹۹ یاب</p>
<p>۱۰۰ طاری تھا خون فوج پر اسے بیان نکلا نہ کوئی جنگ کو اس پہلوان سے</p>	<p>۱۰۱ حفظ خدا علی ولی کی سپر ہوئی قبضے میں ذوالفقار کلید ظفر ہوئی</p>	<p>۱۰۲ خادم کوئی جلو میں نہا نہ راہوار تھا اسدن پیادہ پاشہ دل دل واد تھا</p>
<p>۱۰۳ یاب</p>	<p>۱۰۴ یاب</p>	<p>۱۰۵ یاب</p>
<p>۱۰۶ کی عرض مصطفیٰ سے یہ کیا انتظار ہے بندہ رہنا ہے حرب کا امیدوار ہے</p>	<p>۱۰۷ بیتاب ہوں یہ میری دعاستجاب ہو عمران عہد دہ علی فتح تیاب ہو</p>	<p>۱۰۸ ڈر قمر حق سے ہے جنگ و جدل نہ ہو نا انعام دین نبی میں خلل نہ ہو</p>

<p>۱۰۰ ایمان علی سے بولادہ وہ نطفہ خاتم دافت میں ہے جس سے نینب اس طرح سے کام لے کر کے کیا ہوں کہ یہ بڑا بڑا کام</p>	<p>۱۰۱ ہون در کر علی نے کیا پناہ سپرد تو جانے شایبہ کی بی بی چوین ان شکار میرت کے روکنے کی عورت کوئی نہ بار جس کی بی بی چوین کے گری ہو نہ زوال فقط</p>	<p>۱۰۲ تو جان دے کو آیا ہے آپ سے پھر جا کہ دوستی ہو مجھے تیسے باب سے</p>
<p>۱۰۳ لوٹے گا تو جو خانہ پروردگار میں تو بے گی بری فوج مقرر مزار میں</p>	<p>۱۰۴ ہوتا تو منہ سے فوج کے نکلا غضب ہوا ثابت نہ تھا کسی پر کہ دو کڑے کب ہوا</p>	<p>۱۰۵ تو جان دے کو آیا ہے آپ سے پھر جا کہ دوستی ہو مجھے تیسے باب سے</p>
<p>۱۰۶ ایمان علی سے بولادہ وہ نطفہ خاتم دافت میں ہے جس سے نینب اس طرح سے کام لے کر کے کیا ہوں کہ یہ بڑا بڑا کام</p>	<p>۱۰۷ ہون در کر علی نے کیا پناہ سپرد تو جانے شایبہ کی بی بی چوین ان شکار میرت کے روکنے کی عورت کوئی نہ بار جس کی بی بی چوین کے گری ہو نہ زوال فقط</p>	<p>۱۰۸ تو جان دے کو آیا ہے آپ سے پھر جا کہ دوستی ہو مجھے تیسے باب سے</p>
<p>۱۰۹ ایمان علی سے بولادہ وہ نطفہ خاتم دافت میں ہے جس سے نینب اس طرح سے کام لے کر کے کیا ہوں کہ یہ بڑا بڑا کام</p>	<p>۱۱۰ ہون در کر علی نے کیا پناہ سپرد تو جانے شایبہ کی بی بی چوین ان شکار میرت کے روکنے کی عورت کوئی نہ بار جس کی بی بی چوین کے گری ہو نہ زوال فقط</p>	<p>۱۱۱ تو جان دے کو آیا ہے آپ سے پھر جا کہ دوستی ہو مجھے تیسے باب سے</p>

<p>مطلع سحر درد کہ روز قتل میر عرب جو جرح پیچید کہ روز شتر جو خمر نیک جو جرح نیم عمر میں آئے نہ دانا غنیمت جو جرح نیم عمر میں آئے نہ دانا غنیمت جو جرح</p>	<p>مطلع آواز جو کچھ کہتے تھے تیرے چہرے آواز جو کچھ کہتے تھے تیرے چہرے آواز جو کچھ کہتے تھے تیرے چہرے آواز جو کچھ کہتے تھے تیرے چہرے</p>	<p>مطلع نہایت درجہ حسرت تیرے چہرے نہایت درجہ حسرت تیرے چہرے نہایت درجہ حسرت تیرے چہرے نہایت درجہ حسرت تیرے چہرے</p>
<p>پایا جو محبت کی بے نیازین تلوار روزہ دار کو ماری نمازین</p>	<p>کے کیا شہید امام حباز کو بابا ابھی تو کم سے گئے تھے نماز کو</p>	<p>خونے عبا بھی سر جرح میں آگیا مانند عرفان نے بڑا زور زد تھا</p>
<p>مطلع ایک ایک کی جا جو غلامان مرغا ایک ایک کی جا جو غلامان مرغا ایک ایک کی جا جو غلامان مرغا ایک ایک کی جا جو غلامان مرغا</p>	<p>مطلع آواز جو کچھ کہتے تھے تیرے چہرے آواز جو کچھ کہتے تھے تیرے چہرے آواز جو کچھ کہتے تھے تیرے چہرے آواز جو کچھ کہتے تھے تیرے چہرے</p>	<p>مطلع نہایت درجہ حسرت تیرے چہرے نہایت درجہ حسرت تیرے چہرے نہایت درجہ حسرت تیرے چہرے نہایت درجہ حسرت تیرے چہرے</p>
<p>فرصت ندی نمازی اس روزہ دار کو ہٹا دیا لمہ میں شہ ذوالفقار کو</p>	<p>غنے کلیجے دونوں کے سینوں میں چٹ گئے چلا کے ہائے بابا کہا اور لپٹ گئے</p>	<p>غم میں ہمارے خال سر و پیر اڑا گئے کل خوش مصطفیٰ کو دھڑیاں اڑ گئے</p>
<p>مطلع ایک ایک کی جا جو غلامان مرغا ایک ایک کی جا جو غلامان مرغا ایک ایک کی جا جو غلامان مرغا ایک ایک کی جا جو غلامان مرغا</p>	<p>مطلع آواز جو کچھ کہتے تھے تیرے چہرے آواز جو کچھ کہتے تھے تیرے چہرے آواز جو کچھ کہتے تھے تیرے چہرے آواز جو کچھ کہتے تھے تیرے چہرے</p>	<p>مطلع نہایت درجہ حسرت تیرے چہرے نہایت درجہ حسرت تیرے چہرے نہایت درجہ حسرت تیرے چہرے نہایت درجہ حسرت تیرے چہرے</p>
<p>گرد و پیر جہنم پہل پہل اعضاء ہوا سجی بین حق کے قتل امیوب ہوا</p>	<p>بلیوں کو قید غم سے چھوڑا تو خوب ہی ساتھ اپنے ہمو لیتے ہی جاؤ تو خوب ہی</p>	<p>خادم امید واری ہی اسکے جواب کا آدم کا مرتبہ ہی سوایا جناب کا</p>

لے جرح است کہ لڑا جو زخم تیرے سر اور غنیمت جو جرح

<p>۱۱۱۱ عجب دود و دھواں سے چھلکے ہوئے ہیں عجب دود و دھواں سے چھلکے ہوئے ہیں عجب دود و دھواں سے چھلکے ہوئے ہیں عجب دود و دھواں سے چھلکے ہوئے ہیں</p>	<p>۱۱۱۱ زبانی مکتوب جو یہ دوا حکم کا ہے زبانی مکتوب جو یہ دوا حکم کا ہے زبانی مکتوب جو یہ دوا حکم کا ہے زبانی مکتوب جو یہ دوا حکم کا ہے</p>	<p>۱۱۱۱ گندم کے گلے سے لٹکے ہوئے ہیں گندم کے گلے سے لٹکے ہوئے ہیں گندم کے گلے سے لٹکے ہوئے ہیں گندم کے گلے سے لٹکے ہوئے ہیں</p>
<p>۱۱۱۱ بیان کوئی امر غیر عبادتِ روتاہین طاعت کی یہ جگہ ہے ولادت کی جگہین</p>	<p>۱۱۱۱ کی عرض خوف یہ کہ جتنا آؤں میں اگر حکم ہو تو بھائی کو بھی لیکے جاؤں میں</p>	<p>۱۱۱۱ فاتوئیں شکر حق سے زبانِ آشنائی نانِ جوین ہریشہ علی کی غذا رہی</p>
<p>۱۱۱۱ بادری وادی میں لالت کا ہے بادری وادی میں لالت کا ہے بادری وادی میں لالت کا ہے بادری وادی میں لالت کا ہے</p>	<p>۱۱۱۱ بانگِ جگہ ابل کیسے ہیں پتھر پر بانگِ جگہ ابل کیسے ہیں پتھر پر بانگِ جگہ ابل کیسے ہیں پتھر پر بانگِ جگہ ابل کیسے ہیں پتھر پر</p>	<p>۱۱۱۱ زبانی مکتوب جو یہ دوا حکم کا ہے زبانی مکتوب جو یہ دوا حکم کا ہے زبانی مکتوب جو یہ دوا حکم کا ہے زبانی مکتوب جو یہ دوا حکم کا ہے</p>
<p>۱۱۱۱ مرثیہ سے مرثیہ تراں دم زیاد ہو تو ہر کثیر خاص علی خان زاد ہو</p>	<p>۱۱۱۱ سورہ پڑھا ہمارے اس عز و شان سے آتی تھی مہربانی صدا آسان سے</p>	<p>۱۱۱۱ بیاں دھات گردن نے نگارِ آسمان سے میں نے دھلے پردہ بھی کی زبان سے</p>
<p>۱۱۱۱ عجب دود و دھواں سے چھلکے ہوئے ہیں عجب دود و دھواں سے چھلکے ہوئے ہیں عجب دود و دھواں سے چھلکے ہوئے ہیں عجب دود و دھواں سے چھلکے ہوئے ہیں</p>	<p>۱۱۱۱ عجب دود و دھواں سے چھلکے ہوئے ہیں عجب دود و دھواں سے چھلکے ہوئے ہیں عجب دود و دھواں سے چھلکے ہوئے ہیں عجب دود و دھواں سے چھلکے ہوئے ہیں</p>	<p>۱۱۱۱ عجب دود و دھواں سے چھلکے ہوئے ہیں عجب دود و دھواں سے چھلکے ہوئے ہیں عجب دود و دھواں سے چھلکے ہوئے ہیں عجب دود و دھواں سے چھلکے ہوئے ہیں</p>
<p>۱۱۱۱ آتے ہیں پیش پرچش شہر کون مکان کو جی بھر کے دیکھنے وہ ہیں باباجان کو</p>	<p>۱۱۱۱ حیدرِ رلقب ملا مجھے طفلی کے ہمین دوا چھلکے سے چیرا ہوا زور کو ہمین</p>	<p>۱۱۱۱ سروا رلقب میں عالی مقام ہیں نانا نبی ہیں باپِ ام آپ ام ہیں</p>

<p>۱۲۷ زینب بے بدلتی دینے کے پونہ بی بی کے تہ تیغ کی گئی کے انداز تہ تیغ کی گئی کے انداز</p>	<p>۱۲۸ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی گنجین اللہ تعالیٰ کی رحمت کی گنجین اللہ تعالیٰ کی رحمت کی گنجین</p>	<p>۱۲۹ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی گنجین اللہ تعالیٰ کی رحمت کی گنجین اللہ تعالیٰ کی رحمت کی گنجین</p>
<p>یہ سکرے روئے موت کے آگے آگے بارہ پسر علی کے قدم سے لپٹ گئے</p>	<p>شان بہادری ہوئے دین میں اسکا ازل سے ہاتھ پر دست میں</p>	<p>آقا کا ساتھ تمام مردن چھوڑ دیو سب چھوڑ دیو حسین کا دامن چھوڑ دیو</p>
<p>۱۳۰ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی گنجین اللہ تعالیٰ کی رحمت کی گنجین اللہ تعالیٰ کی رحمت کی گنجین</p>	<p>۱۳۱ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی گنجین اللہ تعالیٰ کی رحمت کی گنجین اللہ تعالیٰ کی رحمت کی گنجین</p>	<p>۱۳۲ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی گنجین اللہ تعالیٰ کی رحمت کی گنجین اللہ تعالیٰ کی رحمت کی گنجین</p>
<p>پاس دے پاس کے کچھ نہ کہہ سکتے تھے مان آگے دیکھتی تھی وہ نہ کہہ سکتے تھے</p>	<p>آفت کا دن جو شکر و قدر دیکھا اس روزیہ غلام بہت کام آگیا</p>	<p>روز بزر و معرکہ آرائی کے بیو پانی ہوا سپہ بند تو ساقی کی بیو</p>
<p>۱۳۳ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی گنجین اللہ تعالیٰ کی رحمت کی گنجین اللہ تعالیٰ کی رحمت کی گنجین</p>	<p>۱۳۴ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی گنجین اللہ تعالیٰ کی رحمت کی گنجین اللہ تعالیٰ کی رحمت کی گنجین</p>	<p>۱۳۵ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی گنجین اللہ تعالیٰ کی رحمت کی گنجین اللہ تعالیٰ کی رحمت کی گنجین</p>
<p>رہنمایہ خدمت حسن خوش صفائیں ہاتھ اس غلام کا نہ دیا انکے ہاتھ میں</p>	<p>میش خدا بزرگ ہو رہے ہیں حسین کا مجھ کو بھی پاس تہا ہوا ان لوگوں کا</p>	<p>آہ سوچی وان تھے کبھی لب گریہ بھی اکیسویں شب آئی تو حالت تباہ بھی</p>

<p>۱۳۳۴ کے ہر شے کو کھینچ کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر</p>	<p>۱۳۳۵ کے ہر شے کو کھینچ کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر</p>	<p>۱۳۳۶ کے ہر شے کو کھینچ کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر</p>
<p>کچھ رات باقی تھی کہ جہانے گئے گئے غل پر گیا کہ جیہ کہ راہ گئے گئے</p>	<p>یابا رسول پاک سے ملنے کو جاتے ہیں ہم خلعتا نیر پیر کو بچاتے ہیں</p>	<p>چلائی تھیں مجھے نہیں صورت کھاتے ہیں شیر الہ قبرین سونے کو جاتے ہیں</p>
<p>۱۳۳۷ کے ہر شے کو کھینچ کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر</p>	<p>۱۳۳۸ کے ہر شے کو کھینچ کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر</p>	<p>۱۳۳۹ کے ہر شے کو کھینچ کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر</p>
<p>وہ سترالہ تخت امامت اٹ گیا بس آج زور آل محمد کا گھٹ گیا</p>	<p>اک دو شیر اناج فقیر نکلتے واسطے اک دو شیر طعام ہر دیکھنے واسطے</p>	<p>۷۲ تاہی روز عید خوشی لوگ ہو سینگے ہم خود کو ڈھانپنے والے اب گھر میں دیو</p>
<p>۱۳۴۰ کے ہر شے کو کھینچ کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر</p>	<p>۱۳۴۱ کے ہر شے کو کھینچ کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر</p>	<p>۱۳۴۲ کے ہر شے کو کھینچ کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر</p>
<p>جو کہتا تھا کہ رخت بدن جا کا ہے کتے تھنشت خاک کی پوشاں خاک ہے</p>	<p>غل تھا جنازہ شہر مردان و ان ہوا دیکھو ہوا بہشت سلیمان و ان ہوا</p>	<p>مٹے گا کوئی خاک کوئی سر پڑے گی کس کس کو تم بغیر یہ لو مڑی بھالے گی</p>

<p>۱۵۱۴ فصل میں نہیں نے رو کر کیا کلام چاند سے کر دو گھنٹہ پہلے پہلے دیکھ کر کے باند سے کہیں پہلے پہلے</p>	<p>۱۵۱۵ کشتا کشتا کوئی کر گیا جو کہ چاہیں کشتا کشتا کوئی کر گیا جو کہ چاہیں دور سے اب تو رہا ہے وہی نہ تو رہا ہے</p>	<p>۱۵۱۶ کشتا کشتا کوئی کر گیا جو کہ چاہیں کشتا کشتا کوئی کر گیا جو کہ چاہیں دور سے اب تو رہا ہے وہی نہ تو رہا ہے</p>
<p>۱۵۱۷ بازار میں کوئی نہ تھا نہ تھا نہ تھا کوئی نہ تھا نہ تھا نہ تھا نہ تھا بازار میں کوئی نہ تھا نہ تھا نہ تھا</p>	<p>۱۵۱۸ وارث نہ کر رہی زینب کوئی نہ تھا وارث نہ کر رہی زینب کوئی نہ تھا وارث نہ کر رہی زینب کوئی نہ تھا</p>	<p>۱۵۱۹ کشتا کشتا کوئی کر گیا جو کہ چاہیں کشتا کشتا کوئی کر گیا جو کہ چاہیں دور سے اب تو رہا ہے وہی نہ تو رہا ہے</p>
<p>۱۵۲۰ مولا کے عدل و داور کو نہ ہوتے تھے بازاری سب کا نوینہ اٹھ اٹھ کر دے تھے</p>	<p>۱۵۲۱ پوئلکھو تھاتے میں جہان باہر تھیں کیسے ہلاک ہلاک کر لال دے تھیں</p>	<p>۱۵۲۲ کشتا کشتا کوئی کر گیا جو کہ چاہیں کشتا کشتا کوئی کر گیا جو کہ چاہیں دور سے اب تو رہا ہے وہی نہ تو رہا ہے</p>
<p>۱۵۲۳ لہتی تھیں لہاڑ میں خلق سے ڈار گزرا چلاتے تھے یتیم کہ باپ آج مر گیا</p>	<p>۱۵۲۴ جاری زبان پر نہ کوئی اور حرف ہو مداحی علی امین مری عمر صرف ہو</p>	<p>۱۵۲۵ کشتا کشتا کوئی کر گیا جو کہ چاہیں کشتا کشتا کوئی کر گیا جو کہ چاہیں دور سے اب تو رہا ہے وہی نہ تو رہا ہے</p>

مگر وہ نہ ہو گی بلکہ تجلی مثال ہو
لکھنے کو لذت ہے اب نہ ہو کر یہ
نہیں ایک ہے اب نہ ہو کر یہ
تجربہ نہ ہو کر یہ نہ ہو کر یہ
دیکھو اب نہ ہو کر یہ نہ ہو کر یہ
صغیر نہ ہو کر یہ نہ ہو کر یہ
گہر نہ ہو کر یہ نہ ہو کر یہ
دو مہینہ نہ ہو کر یہ نہ ہو کر یہ
نہ ہو کر یہ نہ ہو کر یہ نہ ہو کر یہ
وقت رہی تو کوئی بھر نہ ہو کر یہ

مگر وہ نہ ہو گی بلکہ تجلی مثال ہو
لکھنے کو لذت ہے اب نہ ہو کر یہ
نہیں ایک ہے اب نہ ہو کر یہ
تجربہ نہ ہو کر یہ نہ ہو کر یہ
دیکھو اب نہ ہو کر یہ نہ ہو کر یہ
صغیر نہ ہو کر یہ نہ ہو کر یہ
گہر نہ ہو کر یہ نہ ہو کر یہ
دو مہینہ نہ ہو کر یہ نہ ہو کر یہ
نہ ہو کر یہ نہ ہو کر یہ نہ ہو کر یہ
وقت رہی تو کوئی بھر نہ ہو کر یہ

مگر وہ نہ ہو گی بلکہ تجلی مثال ہو
لکھنے کو لذت ہے اب نہ ہو کر یہ
نہیں ایک ہے اب نہ ہو کر یہ
تجربہ نہ ہو کر یہ نہ ہو کر یہ
دیکھو اب نہ ہو کر یہ نہ ہو کر یہ
صغیر نہ ہو کر یہ نہ ہو کر یہ
گہر نہ ہو کر یہ نہ ہو کر یہ
دو مہینہ نہ ہو کر یہ نہ ہو کر یہ
نہ ہو کر یہ نہ ہو کر یہ نہ ہو کر یہ
وقت رہی تو کوئی بھر نہ ہو کر یہ

[illegible]

۱۶
یعنی از اقامت حضرت امام
حضرت امیرالمومنین
حضرت سید الشهدا
حضرت زین العابدین
حضرت علی بن ابی طالب
حضرت فاطمه زهرا
حضرت حسن مجتبی
حضرت حسین علیک السلام
بروزگار شکو

ਗੁਰਮਤਿ

<p>۴۴ اس طرف تو نہ گزرتی تھی وہاں اس مریب کا ایک خطا بس ایک گمان تکیں ستارہ سحری جیسے احیان سلمان فارسی سے بھی نہ کر لیا گمان</p>	<p>۴۵ تیر یون کہانی نہ تھی کہ بیاہی تیر یون کہانی نہ تھی کہ بیاہی تیر یون کہانی نہ تھی کہ بیاہی تیر یون کہانی نہ تھی کہ بیاہی</p>	<p>۴۶ چھوڑ لی حالت نے وہ شہر کی راہ چھوڑ لی حالت نے وہ شہر کی راہ چھوڑ لی حالت نے وہ شہر کی راہ چھوڑ لی حالت نے وہ شہر کی راہ</p>
<p>لاؤ بنا کنندہ ارکان ہیں کو نہ لاؤ علی کو لاؤ مرے جانشین کو</p>	<p>خیر جو فتح ہو یہ کمان چھوڑ چال ہو یا مصطفیٰ نقطہ کرم فوج الجلال ہو</p>	<p>کتے ہیں وقت رزم کئی تھی جیب پیدائش اس حسام کی تھی نصف سب</p>
<p>۴۷ سلمان نے میں علی کے شکیب سلمان نے میں علی کے شکیب سلمان نے میں علی کے شکیب سلمان نے میں علی کے شکیب</p>	<p>۴۸ میر علی کے خود خود نہ ہو گے میر علی کے خود خود نہ ہو گے میر علی کے خود خود نہ ہو گے میر علی کے خود خود نہ ہو گے</p>	<p>۴۹ آراستہ ہو اوجو امام شکیب آراستہ ہو اوجو امام شکیب آراستہ ہو اوجو امام شکیب آراستہ ہو اوجو امام شکیب</p>
<p>روشن ہو اوجو میں یہ امام حسین پر رو کر سر نیار چھکا یا زمین پر</p>	<p>کستی تھی یون زہر من پاک مامین گویا لیا ہر من کستی تھی کو دم میں</p>	<p>پھر فتح یاب کیون ہونے کا ناس باندھے رسول جسکی کراپے ہات</p>
<p>۵۰ سلمان نے میں علی کے شکیب سلمان نے میں علی کے شکیب سلمان نے میں علی کے شکیب سلمان نے میں علی کے شکیب</p>	<p>۵۱ بولی قضا زہر طر فیکہ چھک بولی قضا زہر طر فیکہ چھک بولی قضا زہر طر فیکہ چھک بولی قضا زہر طر فیکہ چھک</p>	<p>۵۲ حیدر سے بھر سو خلع نے کیا خلع حیدر سے بھر سو خلع نے کیا خلع حیدر سے بھر سو خلع نے کیا خلع حیدر سے بھر سو خلع نے کیا خلع</p>
<p>اک آئین بد کا نخل دور ہو گیا پر نور اور دیدہ پر نور ہو گیا</p>	<p>عکس سپر بد میں بد کا سپر میں تھا تھی وہ سپر کرم نمایاں قرین تھا</p>	<p>گھوڑی پر جب سوار کیا اس جناب کو محبوب ذوالجلال نے تھا مار کا ب کو</p>

<p>۱۹ دل کی جست و خیز کا کیا نتیجہ وہ جانتا تھا عرصہ کون مکان کو تنگ گھر کا کھینچا کوئی نقشہ برسے سنگ میں زنا خواہ پر سنگ بھی جوئی تنگ</p>	<p>۲۰ زان جو کہ کرتے تھے سالار سلین بان آن پہونچے متصل قلعہ شاہ دین سکاڑا پر پر علم مطلقے جوبین نفلک تھوڑے اور کا پٹھان</p>	<p>۲۱ کمان نظر آئی تھی بار بار اور اس کی کھینچ کر میں اس کا چھپرست غصے میں لیا نیو وہ ایک چھپرست غصے میں لیا نیو وہ ایک</p>
<p>گھوڑا نہ تھا وہ قدرت پروردگار تھا آپہر سوار تھر نہوت سوار تھا</p>	<p>تقارور اس قدر شہ عالی شکوہ میں پاے نشان ڈوب گیا بطن کوہ میں</p>	<p>لٹکانی چھپر کر میں دقت اس شکوہ سے دیرا تیرے آنا ہی طرح کوہ سے</p>
<p>۲۲ تسلیم کر دی تھی یوں چلے دیان جب طرے جواکین جواکین جواکین نہد اپنا مصطفیٰ نے کیا سوسے آسمان خافض پر نشانک ہوئے تھے متصل وان</p>	<p>۲۳ لیکا لگا ہوا لون نے جلد سے بجا رجب کو شہرہ از سر نو رنگ کا دیا سنگرب اس عین نے حارث سے یہ کیا تنبہ کیوں کر اسے سر اسکا جلدلا</p>	<p>۲۴ جلاک جست ہو کے ہوا وہ عین تب ہوئے جواکین بودی کی ہزار بانی کی لاش یکہ بیدان کا زار چلنیں غصے ہو گیا معور کیا بار</p>
<p>دیکھ لی کہ حفظ میں پروردگار کے کرنے کے دعائیں عامہ اُستار کے</p>	<p>باہر کل کے وہ جوین آیا حصار سے چمکرنے و و کیا اسے اک ذوالفقار سے</p>	<p>پہلے تو کچھ میان حب اور لب ہوا پھر معرکہ میں آگے مبارز طلب ہوا</p>
<p>۲۵ بندہ تار و جوتی بازو سے سول حارب لاکت اس کی دست تھو قویل نیری نیری خاص سے شہرہ جہاں تھوڑے تھوڑے ہوئے کیندن سکا لعل</p>	<p>۲۶ جسے اس گھڑی کیا ما مان زر گاہ نقارہ کلان پیر کی آہنی کلاہ کانڈے پچھر سہی گائی بارشک آہ ہوئے دراز جو کی جیسے تب سیاہ</p>	<p>۲۷ گھوڑے کو تب تھی نہ بھاری کراہان بجاری کیا کا بکورت سبک خان زباں عذیب اجل کی طرح دو ان چھپرست غصے میں لیا نیو وہ ایک</p>
<p>یار بمری دعا سے اسے زندہ کیجیو بیٹی کے ٹھٹھے جگہ نہ شرمندہ کیجیو</p>	<p>ملعون سے زہرہ پیر و جب درست کی زنجیر آہنی سے کراہی چٹ کی</p>	<p>اکٹا خراگے ہاتھ کے جب استن کو گوارے کی طرح سے تھی جنبش زمین کو</p>

۱۲

<p>۴۴۴ یارو شاہ مرتبہ شاہ ذوالفقار کیا کیا غرا کی رہ میں کیا زور افکار پیرک بہین خلاصہ ایجاد کردگار لیکن خدائے واسطے سو چو بال کار</p>	<p>۴۴۵ اظہار کر کے روزے کو کواذہدار ادھے ناز شیعہ بے شاہ ذوالفقار پھر غلام لائے عجب آنکھ افطار تو نہائی میں علی کے تے تھے بابا</p>	<p>۴۴۶ حضرت بی بی گولہ سے لگایا ماہو کو چوم چوم و کھٹو مہ سے کیا اب وقت غنیمت ہے جو کس جیل سے سکھاپس غلام میں نہیں جا رہو خدا</p>
<p>مسجد میں کس طرح عبادت دکھائی ہو سجیدین روزہ دار نے تلوار کھائی ہو</p>	<p>دل سوے حق تھا لکھ سوا آسمان بھی تھی سائے اجل کہ شب امتحان تھی</p>	<p>دارت تھا راز اب حسن خستہ جان ہو بس گل کے روزا و علی سہمان ہو</p>
<p>۴۴۷ اکی سو سیام کی آہیں ہونے لگیں کھٹو مہ سے لگایا علی نے کیا طلب وہ لائیں نان چوبیس و شبہ اور طلب پیشی سے شب علی نے کہا از رہ غضب</p>	<p>۴۴۸ کتنے تھے اپنی ریشہ رک کوہہ خباب ہو گیا صبح فوج کا اس کے لیے غضاب جا تیار تھا ریشہ رک کوہہ خباب تھا مریض علی سے سوا آنکھ فطاب</p>	<p>۴۴۹ افضل علی عجب دہ شب قتل تمام پیشی حرم روان ہوا مسجد میں وہ تمام واسن امام کا لیا غلامیوں نے غلام اؤ کو خدا دیا تو علی نے کیا کلام</p>
<p>کیا چاہتی ہو تم کہ علی پر عتاب ہو عشر میں میرے واسطے طول حساب ہو</p>	<p>یادوس گفتگو ہے جو بابا کی ہوتی تھیں بابا میں گلے میں ال کے بابا کے روتی تھیں</p>	<p>اوی بی بی درشت نہو جاو رہیں یہ داس سے مت چھڑاؤ مریخا نوجہ گرہیں یہ</p>
<p>۴۵۰ بہن چو غلام سدا سے ہونے لگی دو نہیں کبھی نہیں کھائی میں ایک جا کھٹو مہ سے لگایا علی نے کیا طلب خستہ سے بن بھون چو غلام کیا</p>	<p>۴۵۱ کیونکہ یونین دونوں کی تھی لیکن کیونکہ یونین دونوں کی تھی لیکن کیونکہ یونین دونوں کی تھی لیکن کیونکہ یونین دونوں کی تھی لیکن</p>	<p>۴۵۲ کہہ بنیں کیا درودت سر کو دیا کھٹو مہ سے لگایا علی نے کیا طلب کھٹو مہ سے لگایا علی نے کیا طلب کھٹو مہ سے لگایا علی نے کیا طلب</p>
<p>رو میں جو بیٹیاں تو کسایہ زبان سے ہو از رو بسک میں اٹھوں اس جہان سے</p>	<p>ہو زمکی ہماری جو جینے سے آپ کے ہم دونوں بیٹیاں ہوں فدا ایسے باپ کے</p>	<p>اچھی جانی خواب ناز سے سر کو اٹھاؤ تم بابا اکیلے جاتے ہیں ساتھ اس کے جاؤ تم</p>

<p>۱۱۱ با بولادین دین چو کج خلق صاحب جا کے لائے جو جگہ کیلا نمان نے دیکھو زخم سر شاہ لا فضا</p>	<p>۱۱۲ سلام کمال حاصل ہوا کمال کمال شوق زیارت ہوا کمال کمال شوق زیارت ہوا کمال</p>	<p>۱۱۳ کمال شوق زیارت ہوا کمال کمال شوق زیارت ہوا کمال کمال شوق زیارت ہوا کمال</p>
<p>۱۱۴ بولادہ سر سے پھینک عامہ دوہائی ہو ہو کر یہ تیغ زہر کے اندر بکھائی ہے</p>	<p>۱۱۵ بولادہ سر سے پھینک عامہ دوہائی ہو ہو کر یہ تیغ زہر کے اندر بکھائی ہے</p>	<p>۱۱۶ بولادہ سر سے پھینک عامہ دوہائی ہو ہو کر یہ تیغ زہر کے اندر بکھائی ہے</p>
<p>۱۱۷ اس زخم سے ہوا تھا لعل اس قدر روان چہرے کا زرد تھا مانند زعفران دین بھگتی نہ لکھ ہو سالتا تو ان</p>	<p>۱۱۸ بولادہ سر سے پھینک عامہ دوہائی ہو ہو کر یہ تیغ زہر کے اندر بکھائی ہے</p>	<p>۱۱۹ بولادہ سر سے پھینک عامہ دوہائی ہو ہو کر یہ تیغ زہر کے اندر بکھائی ہے</p>
<p>۱۲۰ تھار زخم میں جو درد و شہر دین پناہ کے کالی تمام رات علی نے کراہ کے</p>	<p>۱۲۱ بولادہ سر سے پھینک عامہ دوہائی ہو ہو کر یہ تیغ زہر کے اندر بکھائی ہے</p>	<p>۱۲۲ بولادہ سر سے پھینک عامہ دوہائی ہو ہو کر یہ تیغ زہر کے اندر بکھائی ہے</p>
<p>۱۲۳ بولادہ سر سے پھینک عامہ دوہائی ہو ہو کر یہ تیغ زہر کے اندر بکھائی ہے</p>	<p>۱۲۴ بولادہ سر سے پھینک عامہ دوہائی ہو ہو کر یہ تیغ زہر کے اندر بکھائی ہے</p>	<p>۱۲۵ بولادہ سر سے پھینک عامہ دوہائی ہو ہو کر یہ تیغ زہر کے اندر بکھائی ہے</p>
<p>۱۲۶ بولادہ سر سے پھینک عامہ دوہائی ہو ہو کر یہ تیغ زہر کے اندر بکھائی ہے</p>	<p>۱۲۷ بولادہ سر سے پھینک عامہ دوہائی ہو ہو کر یہ تیغ زہر کے اندر بکھائی ہے</p>	<p>۱۲۸ بولادہ سر سے پھینک عامہ دوہائی ہو ہو کر یہ تیغ زہر کے اندر بکھائی ہے</p>

میں نے دیکھا کہ فدا کی گئی ہے
جہاں میں سرور کھلتے تو اپنی چل چلے
لوہیوں کا حق ہوئے پیر کیا سارا
ہوئے اپنے گناہوں سے افعال مجھے

میری مدد کا فقط یا علی مجھو سا ہو
کسی کی اس زمین دشت انتقال مجھے
میں نے خود کو دی بار شاہی دنیا کی
غلام چھین اگر قہر و مال مجھے

میں نے فریب ہو جلدی غف میں ہو بخاریت
بنا جو نصیب نہ اگلے برس پیاں مجھے
میں نے کرتے بن باقی یہ بد فصال مجھے
میں نے کرتے بن باقی یہ بد فصال مجھے

میں نے دیکھا کہ فدا کی گئی ہے
جہاں میں سرور کھلتے تو اپنی چل چلے
لوہیوں کا حق ہوئے پیر کیا سارا
ہوئے اپنے گناہوں سے افعال مجھے

میں نے فریب ہو جلدی غف میں ہو بخاریت
بنا جو نصیب نہ اگلے برس پیاں مجھے
میں نے کرتے بن باقی یہ بد فصال مجھے
میں نے کرتے بن باقی یہ بد فصال مجھے

میں نے فریب ہو جلدی غف میں ہو بخاریت
بنا جو نصیب نہ اگلے برس پیاں مجھے
میں نے کرتے بن باقی یہ بد فصال مجھے
میں نے کرتے بن باقی یہ بد فصال مجھے

میں نے دیکھا کہ فدا کی گئی ہے
جہاں میں سرور کھلتے تو اپنی چل چلے
لوہیوں کا حق ہوئے پیر کیا سارا
ہوئے اپنے گناہوں سے افعال مجھے

میں نے فریب ہو جلدی غف میں ہو بخاریت
بنا جو نصیب نہ اگلے برس پیاں مجھے
میں نے کرتے بن باقی یہ بد فصال مجھے
میں نے کرتے بن باقی یہ بد فصال مجھے

رباعی

افضل ہوا اگر ایک تو اعلیٰ ہو ایک
گر غور کرو تو موج و دریا ہو ایک
ہاں نور محمد علیؐ ہیں واحد
ہیں اسم تو دو مگر مستہا ہو ایک

<p>مرثیہ ۴۱ میرزا شہید حقیقت بخش نیلے علی جو میرزا امامت قدالائے علی جو ایمان جسے تین تارے علی جو کسب جو خاک کف پائے علی جو</p>	<p>مرثیہ ۴۲ بے فضل و بی بدعتی صدائے نبین جو انگشتہ پیغمبر خاتم کا تکمین جو تسخیر اسرار الہی کا امین جو سجودین قیلاذرا بایک نعتین جو</p>	<p>مرثیہ ۴۳ وہ مشتاق یاکجی جو شیر و شیراز جو نور علی روشنی امین ایسان اور تہہ اچھکے لیے جنت و بیان تھا لہو یہ وہ راہ بر موعی عمان</p>
<p>ہو نام رقم عرش پہ ہمنام خدا کا کیا مرتبہ ہو زوج قبول عذرا کا</p>	<p>کرتے ہیں ملک فخر کرات علی پر ہو عرش معلیٰ کو شرف ذات علی پر</p>	<p>اعجاز عصا رید بیضا جو وہاں حق وہ دست ید اللہ سے ہر دم عیان تھا</p>
<p>مرثیہ ۴۴ سنتے ہیں تہ عرش ہو منزل حیدر خلوت گہ خلایق جہان ہو دل حیدر ہر حال میں ہو قدرت حق شامل حیدر جو نور خدا روشنی بخش حیدر</p>	<p>مرثیہ ۴۵ کرتے ہیں بھی لایا جو اس غامض پایا نور شہید ہر سنی سے حق انور کا پایا اصوات علی کھنکے کو جہوت جھکایا سینے سے تار و پلم نہ اٹھایا</p>	<p>مرثیہ ۴۶ عالم شہر نشینیت قدس کا خوشنود گر نور تھا کہ بقیہ تو علی نور کے نور بے شبہ وہ نور کو نور فنا غنیمت سے جہود بقینہ میں نہیں کھینچے تکی تھلا وہ تھلا نور</p>
<p>وہ حجت خالق ہو چراغ رہ دین ہی پروانہ اسی شمع کا جبریل امین ہی</p>	<p>لگا کہ ہر اک تیر نفی اسپہ جلی ہے اشک کا شوق ہے چھڑ کا وصی ہے</p>	<p>اس سے نہیں رہتہ ہر اک نئے شرف ہی یہ گوہر کیتا ہی وہ پاکیزہ صدف ہی</p>
<p>مرثیہ ۴۷ وہی کہ چین چین دین کو جو دین منی کا دم حق اسی سے ہیں بخش سکے چکر خضر جانشین جو بھگت کے عیش کے ادی ہیں</p>	<p>مرثیہ ۴۸ وہی بقیہ کی کشتہ شاہ امامت کا جو دین سے کہ شمع حرم کلم نبوی جو قرآن سے جو نایب کمال کا وہ ولی جو پر کسی بزرگی کے لیے نقص جلی جو</p>	<p>مرثیہ ۴۹ وہی جسے اذان کہیں چین چلے جنت کا اشک کے گھڑ میں مولیٰ جو جلی ولادت وہ شہید و شہد ہی وہی شہاد ولایت صوف عبادت سے تار و شادات</p>
<p>اللہ سے شرف ختم ہو یہ مرتبہ علی پر کعبہ میں نہ طرائے قدم روشنی پر</p>	<p>پوشیدہ نہیں مرتبہ ظاہر ہو علی کا خارج ہی وہ ایمان سے جو منکر ہو علی کا</p>	<p>خود گر چہ گرفتار ہے بچ دہلا میں بند سے بہت آزاد کیے راہ خدا میں</p>

<p>۱۰۰ مقبول نہ تھی نہیں اطاعت تھا ظلم کا وقت آئے جو ناگاہ چھوڑ سر اس کی زانو پر سر جانی کے رکھو بائیں کے بیوی بنام چھاپا منور</p>	<p>۱۰۱ واللہ کہ ہو شہ علی اعظم طاعات مقبول خدا ہو شہنشاہ قبول اوقات ملطان نام ختم سر قبلہ حاجات ہرست کے لیے کرتے تھے جہنم شاہ</p>	<p>۱۰۲ انک پہ آواز دیا ملک ہو ہی نام انسان کو منتقل میں اس نام سے کام پاسم ختم کا ہو ولیفہ و ختم ہرست کے لیے کرتے تھے غلامی کا نہ انجام</p>
<p>۱۰۱ اکھ کو جگا تو نہ سکے پاس ادب سے پر غم تھا کہ محروم رہے طاعت رہے</p>	<p>۱۰۲ سراج میں لکھا تھا جو قرب اپنے وصی کا محبوب خدا واسطہ دیتے تھے علی کا</p>	<p>۱۰۳ اس نام سے دل جانور دے بھی ہو ہی ہیں مرغان برو بھر ہوا خواہ علی ہیں</p>
<p>۱۰۳ جب چکر غبار ہوئے خواجہ بیلہ یہ حکم فرما دیا خدا کا ہوا اکھیلہ مغوم ہو طاعت کے لیے چھپا کر گزار ہاں جلد دوزخ کو منور چھو دار</p>	<p>۱۰۴ کیا اسم مقدس ہو میں نام تہذیب یہ نام تو ہی نام خدا رونق ایسان کیسی ہی مصیبت میں گزرتا ہو انسان سب نام علی کا کیا شکل تھی انسان</p>	<p>۱۰۵ لکھا ہو شہنشاہ میں ہو ادوی آل گاہ گردنے ملک آئے چھپا کر چھپا حلقہ درخت کا ہلے میں جو ناگاہ آئی ہو خدا اس سے علی ہوئی آگاہ</p>
<p>۱۰۴ لازم ہو کر واجب ہو علی ہو دا ہو منظور ہو حکونہ ناز اسلی نقص ہو</p>	<p>۱۰۵ صحت میں توانا کی حفاظت کو دعا ہو بیماری میں واللہ وہ تعویذ شفا ہو</p>	<p>۱۰۶ خالق کوئی شے الوقت یہ قدر سے نہیں ہو اس نام کے سب خلق خدا زیر تلبس ہو</p>
<p>۱۰۵ سبیم یہ فرشتہ نکو شاہ حکم خدا کا نب آہی خیر و ن سے غور نہ کر سچا بنیان ہو کر تائی شہ دن ہوا پیدا بولانے خوشی ہو کے کیا شکر کا چہ</p>	<p>۱۰۶ یہ نام بنا حضرت آدم کا مدد گاہ اس نام ہی نے جس کے سب کو پیدا تڑپ میں رہے جبکہ جس طرح ارکار تھا اس ہی لب پہ چوڑش ہوئی کار</p>	<p>۱۰۷ انسان سے بیان ہو کے کیا زنجیر بند قرآن میں تباہی کے خالق اکبر تھا جبکہ کا دن طبع سے سچا ہو چھپا پہل پہل ہو روح ابن کھو چھپا</p>
<p>۱۰۶ خالق کو یہ خاطر کسی مخلوق کی کبھی پر مہر کر جو ناز اٹھے مصلحت سے تو شب تھی</p>	<p>۱۰۷ یہ شہنشاہ کمال آئے علی چاہ الم سے یہ شہنشاہ کو رہا کر دیا مایہ کے شکم سے</p>	<p>۱۰۸ اک بازو پہ تو نام شہنشاہ ام تھا اور دوسرے پر نام علی صاف رقم تھا</p>

<p>۱۱۱ سلطان سے فراتے سلطان کیا تجھے کون مرثیہ شاہ ولایت ہو ذات علی دشتی شمع ہدایت اگر نہ کھولا ہو یہ دروازہ جنت</p>	<p>۱۱۲ تھے نہ ہر دو معین بھی دیکھا دیکھ فرست تھے قرآن کی تلاوت کوئی دم آج بھی تیرے بھی تخیل بھی تیرے کاغذ نہوں ہوتا تھا ایسا کوئی دن</p>	<p>۱۱۳ جو شہر علوم شہر ہولاک کا ہو در واشددہ جھیلکے ہو وہ جھیلکے ہو جھیلکے وہ قاتل غشیر ہو وہ فرناخ خیلکے نہیں نہیں اس کی ہر تیغ و دیگہ کی</p>
<p>اس درمیں جو ہو غلید میں اس شخص کا گھر باہر ہو جو اس سے نہ ادھر ہو نہ اُدھر ہو</p>	<p>۱۱۴ فاقہ نہیں بھی احسان الہی کا بیان تھا ہر ایک مینا انھیں ماہ رمضان تھا</p>	<p>۱۱۵ حال کبھی ہوتے نہ جو پر روح امین کے اکدم میں گزر جاتی وہ طبقہ سے زمین کے</p>
<p>۱۱۶ اگر دوست تجھے خانہ کعبہ کی قسم جو نیچو جو بین تیرے کو نہیں کچھ خشر کا غم جو ناچی بینا وہ ان کو نیچو خانہ کا کرم جو وہ گم بین اور سیر سیر گلستان کا م جو</p>	<p>۱۱۷ تھا تارک ذات جہان ولایت جہان بچین تھی نہ کسی کھانے پر غبت سکینہ سے الفت تھی فقیر سے محبت نہوں کی ضعیفگی کی کہ تیرے خدات</p>	<p>۱۱۸ تھی ضرب یادزد و غلاد افھا اسکا خیش ہوئی سب قلعه کو اور در کو گرا دور تلکی سے حلقہ در ضعیف کا جو بھینچا حضرت نے اٹھا کر طرف در سے بھینچا</p>
<p>۱۱۹ دشمن جو علی کے ہیں وہ روئنے کے حد میں جو دوست ہیں آرام سے سوئنے کے حد میں</p>	<p>۱۲۰ وہ انا کھلا آنا یہ کام آٹھ پہرے تھے راڈوں کے تو وارث تھے تیوں کے پدر تھے</p>	<p>۱۲۱ چالیش گز اس طرح گرا دور وہ جا کے بسطرے پتا اُڑے جھونکے سے ہوا کے</p>
<p>۱۲۲ علمائے دین و دانشمندان علی نہیں گے آگ کو جو نہ قبر کی ایذا کیا غوت جو کیا غم جو دیکھا نہیں رتا بچا بچا فرود میں ہیں ہر کوئی محسب</p>	<p>۱۲۳ نہوں نے غلو ہوئے گھر آپ سے جانے اور بافت سے اپنے انھیں کھانا کھاتے سودا سے شفقت سے کبھی باغون دبانے آہستہ آہستہ انھیں آہستہ بھانے</p>	<p>۱۲۴ خفت میں کیا داور عمر جو جسم احسنت کی آتی تھی صلہ خیر سے پیہم ضرب اسد حق سے ہوا دم میں وہ بدیدم سرتا تھا بابت خداوند درو عالم</p>
<p>۱۲۵ تھہرگا جو خورشید سوانیز یہ آ کے سایہ میں کھڑے ہوئیں وہ عرش خدا کے</p>	<p>۱۲۶ عسرت میں فقیر کو کھلا آتے تھے اکثر نگو گوروا اپنی اڑھا آتے تھے اکثر</p>	<p>۱۲۷ سُرخ تھی خوشی سے رخ انور پہنچی آ کے جبریل میں جو مئے تھے ہاتھ علی کے</p>

<p>۴۲۷ جبوقت اعدین چکا قفا صفا آرا صاحب سببی کر کے سیدائے کنارا جب حضرت حقوہ کو رنگا رون نے مارا اسلام کا شکر تفسیق ہوا سارا</p>	<p>۴۲۸ حافظ تھا قفا کا زبں حضرت نذران میں نہ کو اعدائی نظریے کیا نیان بتیاب ہو سکران سہوا تے اس آن کیا عرض ہو خانی سے کہ ہو تو افغان</p>	<p>۴۲۹ چھوٹے دیکھے ہر سر شہر خفا نہ فون چھوٹے نظر آئی جو سبب فون چھوٹے میں اور گھر دیکھا رو نکلا نظر آئی تھیں باندھنے ہر خفا</p>
<p>۴۳۰ انصار و ہماجر بھی سوخت جدا تھے یا احمد غبار تھے یا شیر خدا تھے</p>	<p>۴۳۱ امداد کو ہم جا میں رسول علی کی تنہائی تو دیکھی نہیں جاتی ہو بیتی کی</p>	<p>۴۳۲ نظرون سے جوشا ہنشتہ کو میں نہان تھے دل سینہ میں بتیاب تھا اور اشک روان تھے</p>
<p>۴۳۳ خفا کا مرقہ تھا رسول علی بے پیر نظر ہر شخص کو تھا خون چھوٹ پیر نظر آگاہا کوئی اور کوئی نہیں نظر آگاہا کوئی اور کوئی نہیں</p>	<p>۴۳۴ دراگاہی سے صدائی یہ اسدم جو قصد کیا تھے ہے اجرا کا مقدم خفا کا مدد کا نہیں پسید عالم جو جہل طرٹ بولتے تھا کیا کیا عالم</p>	<p>۴۳۵ اسے نہ گئے پون کینا تھا سیدوں اسے نہ گئے ہر گشت کو سبب جنگ جگہ جگہ کے ہر گشت کو سبب انگوٹھے جو ہر گشت کو سبب</p>
<p>۴۳۶ ہر غول یہ لگا رکے جا پڑتے تھے حیدر احمد کو پچا لیتے تھے اور لڑتے تھے حیدر</p>	<p>۴۳۷ موجود ہر وان صاحب شمشیر ہمارا اس فون کو کافی ہے فقط شیر ہمارا</p>	<p>۴۳۸ حلموں سے پراگندہ صف فون ستم تھی تھا نہ میں کف اور ہاتھ میں شمشیر علم تھی</p>
<p>۴۳۹ اس غول سے کہتے تھے دغا خیل جو ٹوٹ پڑا دوسرا غول آئے اکبار اس غول میں تھا ابن قیسہ کوئی سوار نہلوار کا اسے سوار چلے کیا دار</p>	<p>۴۴۰ کہتے تھے ملک عالم بالستہ نزار اور فون میں تھے شیر خفا اسرار ناگاہ یہ ابلیس خفا کا کیا مارا ایک فون مبارک ہو چکا مارا</p>	<p>۴۴۱ اس فون میں ملے جو تھے تھے سیدوں کھا کے لشکر کو کیا تھا تہ و بالا ہوا دل فون قاتل سے جو تھے جاتا تھا بنگالا کہتے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے</p>
<p>۴۴۲ لیکن نہ لگا زخم ہر سرور دین پر پر مرزب غشق کھلے گرسے کو زمین پر</p>	<p>۴۴۳ پہو بچی جو یہ پر ہول صد گوش علی میں طاقت نہ ہی صبر کا چمکے وصی میں</p>	<p>۴۴۴ زندہ ترے محبوب کو پھر یاد لگا کیونکر نہو قاطعہ کو جا کے میں دکھاؤ لگا کیونکر</p>

۱۱

<p>۴۱۴ کسبِ لاکھ نہ کرے نہ شریف جب ہے وہ پچھپچھ کی کران اور ربابا وہ پچھپچھ کی کران اور ربابا کسبِ لاکھ نہ کرے نہ شریف</p>	<p>۴۱۵ بہشتی تھی زمین غوث سے تھلے تھے افلاک محل میں تھا لکھنؤ تھے جہنم کی غنیمتیں کسبِ لاکھ نہ کرے نہ شریف</p>	<p>۴۱۶ چلے شکر خفا میں یہ نخل پوریاں نہ کہے یا توہ پوریاں چلے شکر خفا میں یہ نخل پوریاں</p>
<p>یارب نہ جدا ہو میں رسولِ دوسرے یارب نہ نخل کی جو بیوی توں عذرا سے</p>	<p>جان آگئی گویا تیں بیجا نہیں غلے کے جلد سے گرسے دور کے قدموں پہ تھی کے</p>	<p>یان نخل پہ جنگ دلاور جو کوئی ہو نا تو یہ فقط آپ ہو اور آگے علماء ہو</p>
<p>۴۱۷ یارب تو آتے ایک غم میں نہ لانا محبوب تر از یوسف کا دل سے بچا نا یارب تو آتے ایک غم میں نہ لانا</p>	<p>۴۱۸ دل چاہے تھی محبت سے محکم کا بھرا میدوں کے گلے شہر میں تھی گھبرا دل چاہے تھی محبت سے محکم کا بھرا</p>	<p>۴۱۹ تھا قلندر آتش کی طرح جو پیش پہ لکھ کھینچے بے ناک نیرون سے آتش کی کھ تھا قلندر آتش کی طرح جو پیش پہ لکھ</p>
<p>نانا کے جوہر نے کی خبر پائیکے دو تون جینے کے نہیں رور کے مر جائیکے دو تون</p>	<p>دیکھا مری ہمرای سے منہ موڑ گئے سب افکار کے نرنگہ میں مجھے چھوڑ گئے سب</p>	<p>پھل تیغ کے جن برق درخشان نظر آئے چنگار یوں سے نیرون کے بیکان نظر آئے</p>
<p>۴۲۰ بہشتی تھی زمین غوث سے تھلے تھے افلاک محل میں تھا لکھنؤ تھے جہنم کی غنیمتیں بہشتی تھی زمین غوث سے تھلے تھے افلاک</p>	<p>۴۲۱ اعلیٰ العجاوب میں چھپو گا غنیمت نہ جانے جہان نہ تری تلوار سی تلوار اعلیٰ العجاوب میں چھپو گا غنیمت</p>	<p>۴۲۲ آتش میں ک ایک نور اور جلاں تھا تخلیل دان کوئی کوئی شیر بیان تھا آتش میں ک ایک نور اور جلاں تھا</p>
<p>بیشاب ہوں فرقت سے رسولِ مدنی کی اب ہاتھ میں ملتا تھا نہیں شمشیر زنی کی</p>	<p>آتا تھا اسی بار خوشی چرخ بریں سے پوچھے تری الفت کو کوئی روح امیں سے</p>	<p>ٹاپا پونے قدم کا نپتے تھے گاؤ زمین کے غل غل کا جاتا تھا بڑے پیر میں کے</p>

<p>۴۴ پھر فرشتے سلطان سات کو لیا پھر سچے شہزاداک کہ مہرے میں نہیں رہے فرمایا علی سے کہ چاہے کس سے شہر نہیں دیتے ہی کچھ بھی اسلادش نہ دے</p>	<p>۴۵ پہنچے ہی خالد نے کیا وار علی پر اس فریب کو دیکھ کے کہنے لگے عید اے اب مری باری جو خبر دار ہو منجھلا بھی تھا وہ کو چلی تیغ خنجر</p>	<p>۴۶ جل جل گئے جب آتش شمشیر جیتیت نظارہ نشان ہوئی ساری پھیری اسلادش نے سیدائے سواری مرہوت مذاجرب سے اتنی باری</p>
<p>۴۷ پاس آئے سکا کوئی رسول عربی کے پر دانستے پھرتے تھے علی اگر نہ تھے یہ غل ہوا مصاصم یدائش کی چمک سے تلوار نہیں آئی قصدا سر پہ فلک سے</p>	<p>۴۸ پہنچے دشمن جو وہ صاف کر دیا دو ہوئے چپ و اس کے آگے پہلوا سوار کو مارا تو چلی فوج سے تلوار رہنے ہوئے شام میں دشمن کی کرا</p>	<p>۴۹ تو ایسا ہی تھا جب تھے رتبہ بہ دیا ہی شاہ اش مے شیر عجب کام کیسا ہی ابو یوسف نے فوج و ظفر حیدر کر دیا نہت کو تھا کو دیکھ کے کیا بیا</p>
<p>۵۰ خالد بن ولید کا نشان عین سوار دشمن کا وہ خلد خلد میں زور آور و جوار کے کبھی آسمان پر ہوا تھا کوئی زہدار فلک لادہ جیگر کو کہ آتا ہو میں ہتیار</p>	<p>۵۱ دشمن سے تلاطم یہ ہوا فوج عدو میں زندہ بھی ترپنے لگے کشتوں کے لو میں کس کو یہ نعت ہے رسول عربی سے جو تو نے کیا آج یہ ہوتا نہ کسی سے</p>	<p>۵۲ ابو یوسف نے فوج و ظفر حیدر کر دیا نہت کو تھا کو دیکھ کے کیا بیا حکیم کو کہتے چھاتی سے لٹاکے کیا بیا زیر ایدہ پھیرے میں ہی ہر سہرے دیکھا</p>
<p>۵۳ کیا منہ جو سپر کوئی دم حرب اٹھاوے طاقت ہی یہ کہیں جو مری ضرب اٹھاوے دشمن سے تلاطم یہ ہوا فوج عدو میں زندہ بھی ترپنے لگے کشتوں کے لو میں</p>	<p>۵۴ دشمن سے تلاطم یہ ہوا فوج عدو میں زندہ بھی ترپنے لگے کشتوں کے لو میں کس کو یہ نعت ہے رسول عربی سے جو تو نے کیا آج یہ ہوتا نہ کسی سے</p>	<p>۵۵ کس کو یہ نعت ہے رسول عربی سے جو تو نے کیا آج یہ ہوتا نہ کسی سے ابو یوسف نے فوج و ظفر حیدر کر دیا نہت کو تھا کو دیکھ کے کیا بیا</p>
<p>۵۶ ہات زنی نہ تھے بڑے عید و رخصت کی دست مبارک میں علم تیغ دو پیکر نہن جو تیغ غضب ہو میں نشان مند تو یا تھا مجھ غصہ خالق اکبر</p>	<p>۵۷ دشمن سے تلاطم یہ ہوا فوج عدو میں زندہ بھی ترپنے لگے کشتوں کے لو میں کس کو یہ نعت ہے رسول عربی سے جو تو نے کیا آج یہ ہوتا نہ کسی سے</p>	<p>۵۸ کس کو یہ نعت ہے رسول عربی سے جو تو نے کیا آج یہ ہوتا نہ کسی سے ابو یوسف نے فوج و ظفر حیدر کر دیا نہت کو تھا کو دیکھ کے کیا بیا</p>
<p>۵۹ فرمایا کہ ہاں وار کرا تیغ زن اپنا تیغ اپنی چلے پہلے نہیں یہ چلن اپنا سینہ تھا سپر ہاتھ میں شمشیر دو سر تھی دل سوئے مئی تھا طرف فوج نظر تھی</p>	<p>۶۰ سینہ تھا سپر ہاتھ میں شمشیر دو سر تھی دل سوئے مئی تھا طرف فوج نظر تھی دشمن ترے روباہ میں تو شیر خدا ہی قبضہ میں ترے قبضہ شمشیر خدا ہی</p>	<p>۶۱ دشمن ترے روباہ میں تو شیر خدا ہی قبضہ میں ترے قبضہ شمشیر خدا ہی ابو یوسف نے فوج و ظفر حیدر کر دیا نہت کو تھا کو دیکھ کے کیا بیا</p>

<p>۴۴ اور موند چکے تھے رتبہ عیار یہ لطف خدا جب یہ الطاف چو عیار کیا بوجہی ظلم و ستم ہوئے آپ سایا بھی کسی نے نبی کا کیا آپ</p>	<p>۴۵ ہیات نہ منہ غلط چھی باٹھا اٹھا کوٹیا بہ ستم بازو سے زنجیر لپٹا مظاہر سے اک آہ کی ایسی زنجیر لپٹا تراجم حد بین چھی چھوٹے نہ پاپا</p>	<p>۴۶ مہین گریب چھنا حضرت کا کوئی نام فراتے تھے گناہ ہوں از نام سے کیا کام مہین کی بجائی کا بھروسہ نہیں تاں نام نغازہ افاک ہو اور افاک ہو انجام</p>
<p>۴۷ کہہ ہوئے دانشدہ راست کو چھوڑا ہاں یہ فضلات ہوئے منہ دین مویا بجایہ ادب کہہ دیوں نے ہاتھ کو جوڑا فرسوس کہہ در در کلمہ سے طوطا</p>	<p>۴۸ تو یک تھانے ہوئے نذر شاہ لاک پھٹ چکے زین شکر ہے یہ گنبد افاک فرزندوں نے گزرتے گریبان سے جاں تھے لوٹے اور کے بار بے جاں</p>	<p>۴۹ عالم نبین دنیا کا خدایا بڑا گاہ نہم گوگون کی خدمت میں کیا کرنا ہوں گاہ مسکین کے سکین سے ہوں اور بہت راہ غیبت زدہ تباہ و برباد ہوں گاہ</p>
<p>۵۰ اُس در کے تلے دب گئی بٹی جوینی کی چلائی دوبائی ہو رسول عربی کی</p>	<p>۵۱ جب کرتی تھی وہ آہ تو جلائے تھے دونوں رو کر بھی در سے پٹ جاتے تھے دونوں</p>	<p>۵۲ آگاہ رہ حق سے کم و بیش ہو نہیں بھی درویش جویم ہو تو جگر ریش ہوں میں بھی</p>
<p>۵۳ تھی تھی عشق کے جو قانون تیار لیکھے مبارک پر کسی چوٹ ثبات عشق نے گئے اور نہ رہی روئے کی طاقت چاہی بھی غم کے شکر میں ہوئی حالت</p>	<p>۵۴ فرمایا جو خاص کو شاہ درسلنے دم مارا اس ظلم چھی شیر خدائے مرغ بین چھی بند عولی رسن عقدہ کشائے ملاوین چھی کین مسرت علم اہل خدائے</p>	<p>۵۵ ہو ایک سا دانشدہ لایا ملن و خاج کام آوے مرا سہ چھی تو دانشدہ کو حاضر جان دینے کو جو بد نبین دوست کی خاطر رکھا ہی بہت اُس مسافر سے مسافر</p>
<p>وہ میدہ جو وقت تڑپتی تھی زمین پر سہیٹیا اتھا روح امین عرش برین پر</p>	<p>اُس شخص نے دست تم آپر نہ اٹھایا اُس صابر و شاکر نے مگر سہ نہ اٹھایا</p>	<p>معان میں یان زیر زمین جائینگے ہم بھی جانا ہی جہان تکرور میں جائینگے ہم بھی</p>

<p>۴۵ ماؤنٹین دکھانا بھی آتا تھا میرزا سائیکل کھلا لیتے تھے تب کھلتے تھے ٹھیکہ آؤ تم میرے آگے یہ جنت ہے جو باہر عزت میری نہ رہی کچھ حضرت میرزا جان</p>	<p>۴۴ نیشا پور میں رہنے لگے جیل کے کار نیشا پور میں رہتے دنیا نہیں دیکھا نیشا پور میں رہتے دنیا نہیں دیکھا راحت ہو جانے کی اسے واسطے آزار</p>	<p>۴۳ نیشا پور میں رہتے پاسبان کا ہو نہیں سکتا نیشا پور میں رہتے پاسبان کا ہو نہیں سکتا نیشا پور میں رہتے پاسبان کا ہو نہیں سکتا نیشا پور میں رہتے پاسبان کا ہو نہیں سکتا</p>
<p>کیا صبر تھا قبضہ میں سب روئے زمین تھی تھانہ و رقبہ اور غذائان جوین تھی</p>	<p>اک روز نہ جان ہو نہ یہ ملبوس بدن ہو گھر قبر ہو تن خاک ہو پوشاک کفن ہو</p>	<p>میں تباہ کجا گور کے ممان کی خاطر دورخت نہیں چاہیے اک جان کی خاطر</p>
<p>۴۶ نیشا پور میں رہتے کین زینت میں نیشا پور میں رہتے کین زینت میں نیشا پور میں رہتے کین زینت میں نیشا پور میں رہتے کین زینت میں</p>	<p>۴۷ اک روز تھیں کہ کونکر دن نیت نیشا پور میں رہتے کین زینت میں نیشا پور میں رہتے کین زینت میں نیشا پور میں رہتے کین زینت میں</p>	<p>۴۸ نیشا پور میں رہتے کین زینت میں نیشا پور میں رہتے کین زینت میں نیشا پور میں رہتے کین زینت میں نیشا پور میں رہتے کین زینت میں</p>
<p>فرماتے تھے یوں کیا کروں پوشاک بند سب خاک ہو مرے یہ سوا ذات خدا کے</p>	<p>کیا حکم ہو کیا جالے جناب احدی کا تن کا پتا ہو خوف قیامت سے علی کا</p>	<p>مالک عقائد ک کا عطا اسباب جہانے سوچیں گے اب قوت تیسر ہو کمانے</p>
<p>۴۹ اک روز تھیں کہ کونکر دن نیت نیشا پور میں رہتے کین زینت میں نیشا پور میں رہتے کین زینت میں نیشا پور میں رہتے کین زینت میں</p>	<p>۵۰ نیشا پور میں رہتے کین زینت میں نیشا پور میں رہتے کین زینت میں نیشا پور میں رہتے کین زینت میں نیشا پور میں رہتے کین زینت میں</p>	<p>۵۱ نیشا پور میں رہتے کین زینت میں نیشا پور میں رہتے کین زینت میں نیشا پور میں رہتے کین زینت میں نیشا پور میں رہتے کین زینت میں</p>
<p>آرام غلام آپ کے پاتے ہیں جہان میں اور آپ یہ تکلیف اٹھاتے ہیں جہان میں</p>	<p>ہو گا عمل نیک سب لطف خدا کا وان مرتبہ یگانہ ہو شہنشاہ و گدا کا</p>	<p>مرنا ہوا جب دولت دنیا ہوئی تو کیا راحت ہوئی تو کیا اگر ایدہ ہوئی تو کیا</p>

<p>۱۷۷ کیا تھا کیا صوبہ تھا اشد عین تھی تاہم دوزخ دوعالم پر یہ عسرت زیادے خزانے کے تو خوار تھے حضرت فاتمہ پر فاقہ تھا شفقت پر شفقت</p>	<p>۱۷۸ ہیں بھوک کے مارے صلیبیں برہم اسٹھ نرسی آکھنہ کھین بہتر سے تقابست کے سبب آکھنہ کھین دیکھو کو مری آکھنہ کھین</p>	<p>۱۷۹ لہجہ لڑکنا تھا بین دون میں اعلا سے جہاد آپ کیا کرتے ہیں اکثر بجائے حاضر ہو یہ سری سے جاوے تو اس کے کچھ کچھ دیکھو</p>
<p>۱۸۰ دون آب کستی کر کے گذرنا تھا کام آسہ گردانی سے تھا بت نبی کو</p>	<p>۱۸۱ دوون تک انھیں جیت لے پارہ نالک معصوم ہیں بچے ہیں کرین صبر کمان تک</p>	<p>۱۸۲ فاتمہ سے نہ ٹکین تھے نہ عسرت کا لگا تھا ہر گام پہ تسبیح تھی اور شکر خرا تھا</p>
<p>۱۸۳ سید علی حسن سے جو ایک روایت دوون سے سید شہناہ دلایت اچھا آئی تھی چھ آب کی بھی نہ اجرت مجھ سے لکھن تو تھا شفقت ثبات</p>	<p>۱۸۴ ہیں کیا کہوں ہوتا جو سو دم احوال جب چھپے سے ہاتھوں کو گردن میں کستے ہیں کہ یوں بھوکے موی کوئی احوال ایان ہیں کھانکھو درو توجہ احوال</p>	<p>۱۸۵ پوشیدہ کیے نہ عبا جاد نہ سحر بیس ایک بیوہ کی کے کچھ کچھ جب آئے وہی شہ لاک کو کچھ کچھ مولا سے دوعالم کی وہ تنظیم</p>
<p>۱۸۶ لب خشک تھے اور زروح شیر خدا تھا فاتمہ سے شک ہفت بہارک سے لگا تھا</p>	<p>۱۸۷ کون ایسا ہو جس شخص کھا نا نہیں گھر میں تم ایسی ہونا دارکہ دانا نہیں گھر میں</p>	<p>۱۸۸ کی عرض کہ آپ آئیں یہ ریتہ مراکب ہو فرمائے کیا آنے کا اس وقت سبب ہو</p>
<p>۱۸۹ ملا تھی یہ فیلا کہ از نیت ملا تھی غلبہ جو بہت بھوک کا ہیم کچھ کھانے کو آد جو آیا ہو بیکسیر مولا کی فاقہ تھا شک آکھنہ کھین</p>	<p>۱۹۰ نہ تھی نہ تھی فاقہ کی جلیب تھوڑی نہ تھی نہ تھی والدہ کی کچھ کچھ نہ تھی نہ تھی نین کی کچھ کچھ نہ تھی نہ تھی بیا مری کچھ کچھ</p>	<p>۱۹۱ ہر چند کہ اس سے شہناہ دوعالم ریت ہو مگر راحت و زیلے بہت کم ان دونوں کی گویا نہ تھی نہ تھی</p>
<p>۱۹۲ کیا لاکے کھلاؤں تھیں جو کیا مر گھر میں یہ تیسرا دن ہو کہ ہر فاقہ مر گھر میں</p>	<p>۱۹۳ ناچار ہیں اجاتے کی طاعت نہیں رکھتے کچھ اسکے مواء اور رضاعت نہیں رکھتے</p>	<p>۱۹۴ شالی نہیں شرمندہ احسان خدا ہیں ایذا ہی سنتے ہیں چو خاصان خدا ہیں</p>

<p>۴۴۴ از اہم کی جاگرت نہیں ہے دار بصیبت موسن سے یہ بیخ جو کا کر کو راحت انسان سے سدا ہوئی ہو انسان کی ضرورت پس اپنے تو کھچا دے قانون ریاست</p>	<p>۴۴۴ جو قرب خلد سے جو کھچا دو کرب ہو کچھ پوری مری ہو دی فاش رب ہو ہذا مریو اکتش عالم کا سبب ہو عالم میں مرا صاحب لاکھ قبیرو</p>	<p>۴۴۴ ہو فیض دو عالم میں سدا عری یعین عرض نہیں کرتے خباب احدی جو دیو سے نجات آکھوس فاقہ کشی اور دودھ غلا اس کا غنیمت جی ہے</p>
<p>حق راضی ہو خوش بہت رسول علی ہو جو دے تجھے اک ساء کہ فاقہ شکنی ہو</p>	<p>مختار ہوں جو چاہوں سودوں راہ زمین مقبول دعا ہو مری درگاہ خدایں</p>	<p>ہو جہاں القب شیر خدا کون و مکان میں محتاج ہو وہ تان شہینہ کو جہان میں</p>
<p>۴۴۴ لکھنی وہ بیو دی نہ راہ دیو دی داسن میں آنچین کے کچھ عیشیہ جو کچھ تھے راہ چاک فاقہ خیز کربا بکا راہ کہ راہ خوش جیمہ</p>	<p>۴۴۴ مقدور ہے کچھ بولے کچھ بولے انیس مری مری کاتے پاتے ہوں جیکے غلاموں کے لیے خلد کے طع میں پو پو پو پو پو پو پو پو پو</p>	<p>۴۴۴ یہ تھے کما اس خرقہ کشا نے بے عین انجی میں غشی میں خلد نے سکرت نہ بچھڑا کوئی اس راہ کو جانے چاہیں تو ابھی خلد کے گلیں گلیں</p>
<p>تقدیر تو ہوئی پیا دھڑ لائے تشریف سن لیجئے کچھ عرض تو لیجئے تشریف</p>	<p>محبوب خدا بادشہ روس زمین ہو کھالے کو میر نہ تھیں نان جوین ہو</p>	<p>رہتہ نہ کچھ فلتے سے کم ال بھی کا واحد کہ یہ فقر تو ہر فقر ہے کا</p>
<p>۴۴۴ انہی نے بیو دی کے شہر میں بجا م نے کہا پاشا نجیب کی یہ ہو جا فرمایا کہ ابن علم تھارا جو حضرت آدم سے زیادہ مارتجا</p>	<p>۴۴۴ لنتا ہوں کہ جو حضرت علی کا جلیل جز ایک روبا پس جو یو نہ نہ رسال کچھ ہی آنچین پیسے بگٹا جو رسال سلطنت کی کا نظر آتا ہے احوال</p>	<p>۴۴۴ بان انج جو کچھ لیے راحت دان کہ زیادہ جو خیر ہے کہ وہ اہل خانہ ہو ہو طالب غنیمت ہی موسن کا نشان ہو یہ ناک سن سنی ہو کیا اسین زیان ہو</p>
<p>میں خاصہ خالق ہوں میں محبوب خدا ہوں رہتے ہیں سولان سلف سے میں سوا ہوں</p>	<p>کر کے کبھی ثابت نہیں دیکھے بد لون میں وہ چاہے پھرتے ہیں پھنے پیر ہون میں</p>	<p>اک دن نکل گور میں محتاج و غنی ہیں یہ صورتیں سب خالیں ملنے کو بنی ہیں</p>

<p>۹۱ پہلے دنیا میں کب جو عداوت بطرح کی قانون میں ملتی ہو تو ان پر تو نہیں سبوت دینے چاہیے اور وہ فوت ہوئے سے عفو ہو جائیں عداوت جنت</p>	<p>۹۲ چکچک جو بیوی نہ یہ اجازت مان فرد سب پر اور مرد اول سے مسلمان کی عرض کہ میں تجھے خدا کی قسم مردان حضرت کے تصدیق سے ملی دولت مان</p>	<p>۹۳ بجائے کون گھٹن کی نہیں جاتا بے پردہ ہون ناموس تو کیا طیش ہوتا باشکہ کہید اشد اگر باقترا تھا ہا نماز کی تاب مسکی جہان میں کی لارا</p>
<p>خالق کی عداوت کے سزاوار ہیں جن جنت کے بھی کوثر کے بھی مختار ہیں</p>	<p>شہنے کہا ہر عداوت کا مالک وہی رہتا کہ یہ چادر تھمرا کی زیارت کا سبب ہو</p>	<p>ہو زیر کیا بنے زبرد ستون کو رط کے طاقت تھی کہ بجاتے آئے گھرے پکڑ کے</p>
<p>۹۴ بگوش بیان وصف بزرگی کا خدا کی بخشا ہو چھین مہر وہ ہوتے نہیں شاکی سبوت نہ بند ہو جائے یہ دیار طراکی سرجا بہن تو ہو جائے یہ دیار طراکی</p>	<p>۹۵ عزت میں بھی تھافضیلات کا جابی ہر امر میں حشمت کی خدا کرتا تھا باری فاو نہیں بھی تھی منسلط حضرت باری کافر کو مسلمان کیا باجی ہونا باری</p>	<p>۹۶ اعلیٰ تجھے تختہ زلف نہ بھیجے کچھ مرتبہ حشمت کرار نہ تھے غنا کے گھر کا سے غنا نہ تھے انفوس کہ خدا کو خدا نہ تھے</p>
<p>قوتہ پہ کرین مروت خورشید ہیں ہو قطرے کو جو کہدین تو ابھی درخشاں ہو</p>	<p>کس مرتبہ تھا لطف و کرم رب غنی کا تھا زہر یہ اور زور تھا خیر شکنی کا</p>	<p>کیا تھر ہو داماد بی پر یہ ستم ہو نکمن ہو کہ تربت میں محمد کو نہ غم ہو</p>
<p>۹۷ نوا کی بھی تم کوئی نہ کیا کفار جو کوئی اعجاز سے سونے کی وہ دیار ادرا کی صدرا اس سے کیا چھلکار حاضر ہوئے میں اب بس مالک کفار</p>	<p>۹۸ جو در در میان دو عالم میں علی شہ آفاق میں حشمت کیا نہیں کوئی جو زور جو گرمی بازار شجاعان جہان سرد وہ نہتے اسی کے منہ خورشید ہو زور</p>	<p>۹۹ تھا ایک نوع عالم کو جو جبر کا اور دوسرے استقامت ہو صالح کا حشمت کو کوئی کیے وارث جو تھا گھر کا ہر سہ سے عجیب تھا اس خیر جبار کا</p>
<p>فرمایا کہ چہر نظر لطف خدا ہو میں آپ غنی ہوں مجھے پروا نہی کیا ہو</p>	<p>شیر و گے جگر اب ہیں صمصام علی سے تھرا تا ہو مریخ فلک نام علی سے</p>	<p>پھر آنکھ کے نہ دروازے سے باہر گئی تھرا جس جبر سے میں بھی تھی دہن گئی تھرا</p>

۱۲

<p>مرثیہ میں نے دیکھا ہے کہ جو شخص اپنے میں سے کسی کو بھیجے گا وہ اس کے میں سے کسی کو بھیجے گا وہ اس کے</p>	<p>مرثیہ میں نے دیکھا ہے کہ جو شخص اپنے میں سے کسی کو بھیجے گا وہ اس کے میں سے کسی کو بھیجے گا وہ اس کے</p>	<p>مرثیہ میں نے دیکھا ہے کہ جو شخص اپنے میں سے کسی کو بھیجے گا وہ اس کے میں سے کسی کو بھیجے گا وہ اس کے</p>
<p>اب دست تم کس پہ اوٹھا دینگے سنگر اب پہلو پہ در کسے گرا دینگے سنگر</p>	<p>آواز یہ آتی ہے ہر بول غمرا کی مارا ہے شوہر کو دو ہائی ہر خدا کی</p>	<p>کچھ ذکر زبان پر نہیں جز طاعت حق ہی سزا ہے جہنم صریح نہیں سے شوق ہی</p>
<p>مرثیہ جو کہ میری آن تری صورت کے تین تین صدمے سے پہلو سے شکست کے مہر جان جی کہ تین جنت کو ملے ہو گیا ویران نیائی کا پھیلوئی ہوئی ہرگز کیا دیران</p>	<p>مرثیہ میں نے دیکھا ہے کہ جو شخص اپنے میں سے کسی کو بھیجے گا وہ اس کے میں سے کسی کو بھیجے گا وہ اس کے</p>	<p>مرثیہ میں نے دیکھا ہے کہ جو شخص اپنے میں سے کسی کو بھیجے گا وہ اس کے میں سے کسی کو بھیجے گا وہ اس کے</p>
<p>تم کہیں اب کون دلا ساہین دیگا اب کون خبر شیر و شیر کی لیگا</p>	<p>پھٹے ہوئے تھے مادر فقیدہ جگر سے اک باپ کا سایہ تھا سو اب اٹھتا ہر ستر</p>	<p>ہوش آیا ہر جب کہتے ہیں جو وقت مر و گلا اچھڑے اسی طرح ملاقات کروں گا</p>
<p>مرثیہ میں نے دیکھا ہے کہ جو شخص اپنے میں سے کسی کو بھیجے گا وہ اس کے میں سے کسی کو بھیجے گا وہ اس کے</p>	<p>مرثیہ میں نے دیکھا ہے کہ جو شخص اپنے میں سے کسی کو بھیجے گا وہ اس کے میں سے کسی کو بھیجے گا وہ اس کے</p>	<p>مرثیہ میں نے دیکھا ہے کہ جو شخص اپنے میں سے کسی کو بھیجے گا وہ اس کے میں سے کسی کو بھیجے گا وہ اس کے</p>
<p>مسجد میں کسی نے اسدا شد کو مارا بے جرم دو عالم کے شہنشاہ کو مارا</p>	<p>مخون ہو گیا مسجد میں چھڑکے وصی کا ہر سمت ہر غل ہاے علی ہاے علی کا</p>	<p>ہم گھر میں رہے ہم کو خبر کی نہ کسی نے بابا تھیں زخمی کیا مسجد میں شقی نے</p>

<p>۵۱۱ تو چاہتی زاد و نہ فریاد نہ سدا اعلان کیں عید سے نزدیک مر لیا آواز سے تو چھپتے تھے پیر سے بھی چھوڑا تیرا کیا بواہ مبارک میں بربا</p>	<p>۵۱۲ رونے لگا شرم سے نور کے منکار چاہا یہ حشر نے کہ لگا دین آستے تلوار کیا صوم فرما کے کئے عید کرا اردن سے قید کر دیا تو سر خدا</p>	<p>۵۱۳ دشمن بھی مولا کا بیجا لطف و مدار پیاسا سے تاش نہ عیش کو تھا آوار وہ لوگ تھے کیسے کہ وہ انصاف خدا کیا پیا بھون سے حضرت پیچیدہ سوار</p>
<p>اس سن میں تھی کاہین داغ و یاہی روز و نین نمازی کو ترے قتل کیاہی</p>	<p>یہ چاہتا ہی بند سے رسی کے ساہون تم کھو لو باقہ اس کے کہ میں عقدہ کشا ہوں</p>	<p>قائل یہ یہ احسان تھا جس حق کے ولی پانی سے ترستا رہا فرزند اسی کا</p>
<p>۵۱۴ قاتل کی توجہ تھی لاسے کیا کہ مشکین بھین بندھی سر کو چھلنے کا شکر جس پر پڑا آنکھ نظر تو نہیں تاش سے یہ فرات کے شے حیدر</p>	<p>۵۱۵ باز دین بند سے اس کے چہرے میں ہر وہ بین کہل کر تے ہیں غلبہ میں دشمن نہیں بین اس کا یہ گوہر و تاش دیو کا سنرا اس کی اسے خالق عادل</p>	<p>۵۱۶ لکھا ہی چو بھاجانی چو جب تم کو تھی پیاسی حضرت کی زبان بد و نیک باہر کہتے تھے کہ دوزخ کا پیا سا ہوں کہ زنجیر پھوڑا سا ہے پانی پا ہوں</p>
<p>کیا میری خطا تھی جو ستا بچے تو نے کس جرم پہ یہ دار لگا یا بچے تو نے</p>	<p>کی آستے بُرائی تو ضرر کیا ہی ہمارا دشمن پہ کرم رحم یہ شیوا ہی ہمارا</p>	<p>رحم آیا نہ دل میں یہ تفاوت تھی تھی کے پیا سا ہی کیا ذبح نواس کو بی کے</p>
<p>۵۱۷ سب بات کہی نہ تھی نہ تھی چاہیے کہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی سب بات کہی نہ تھی نہ تھی نہ تھی سب بات کہی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>۵۱۸ بولال تم جو تھیں غصے میں نہ رہا جب تک کہ میں زندہ ہوں خاکہ پیا تھا جہوت میں ہوں عالم فانی سے روانا اک وار سے تم پہ زیادہ نہ لگانا</p>	<p>۵۱۹ قاتل کے پیراں سے گلوں نے نہ بھان ادب انداز سے کہتے تھے نہ تھی نہ تھی نہ تھی بانسے اسے تھے ان سے نہ تھی نہ تھی نہ تھی زمانے میں نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>
<p>بیس کیا پیار و نکل و سول دوسرا کے مارا بچے کیوں آنکے سجدے میں خدا کے</p>	<p>جو کھا و نہیں کھانا وہی ہو چا میو اسکو پیا سا ہو تو پانی سے نہ ترسا میو اسکو</p>	<p>ظالم ہمیں دربار میں جب لیکے چلے تھے اک رسی تھی اور بارہ امیر دیکے چلے تھے</p>

<p>۱۲۱</p> <p>قصہ فرزند جسے جب کہ چکے چکے ہوئے دو لے لے بابا سے نہ نہ لے لے لے لے چا کر کہ اٹھیں اٹھنے کے فاتح خیر پہنچنے کے کہا ابد صومعہ سے سو</p>	<p>۱۲۲</p> <p>ماہاوست اور اسے مجھے موت نہ آئی آج کے لیے اتنی صف میں نہ بچائی اب اور اک آفت یہ تقدس دکھائی دیشی کر پر دین بابا سے جدائی</p>	<p>۱۲۳</p> <p>دو دن رہا اس تیر عالم کا عالم رخ زرد غالب غلغلی تھے تھے پیر سنا یہ قدم چیل گیا تھا انتر پہنچنے بھی جو لاف تو دم بٹھا تھا دم</p>
<p>۱۲۴</p> <p>جان زینب وہ کلہوڑی ہو سکی بد میں سجست اٹھا کر مجھے اب لچو لھر میں</p>	<p>۱۲۵</p> <p>س سے کہوں جو مجھ جفا ہو گئی لوگو زیادہ تو تقدیر مری سو گئی لوگو</p>	<p>۱۲۶</p> <p>الی جو شب بست و یکم مر گئے جیت غل پڑ گیا دنیا سے سو کر گئے جیت</p>
<p>۱۲۷</p> <p>اے ہے سبیلین جی باب کو لے سہیلے ناموس چھوڑیں آئے زینب نے کہا ہے پیر غوین نہ لے بابا نہیں زینب یہ ستم کو دکھائے</p>	<p>۱۲۸</p> <p>کتنے جان پہنچنے کے روئے تھے تھے ایک ایک کو بھلے تھے چھائی سے نکالے سہیلے پہنچنے تھے جو سبیلین چھوڑے اس صدمے سے ہو جانے تھے غلغلی</p>	<p>۱۲۹</p> <p>بلن اہل عز و کرم وقت بکا بیوہ کہ چھوڑ کا دھی قتل ہوا باری جو تھا ہر وہ دنیا سے اٹھا دوران کا سوچو تو قیامت سے سوا</p>
<p>۱۳۰</p> <p>برادر ہو مین بیٹیاں بھی بیٹے بھی بھر بھی بن ہانکی تو قہری چھوڑ چلے پاسے پدر بھی</p>	<p>۱۳۱</p> <p>ہوش آتا تو کہتے نہیں مرنے کا الم ہے ان روز دسے محروم رہے ہم یہ تم ہے</p>	<p>۱۳۲</p> <p>اک شور ہر ماتم کا پیا گھر میں بیٹے بیٹے یہ جاتے دن جنازے کو علی کے</p>
<p>۱۳۳</p> <p>بابا نے جی بوسے جو مری نہ تھی دو لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے آج کے لے لے لے لے لے لے لے لے لے زینب بھی نہ سو گئے لے لے لے لے</p>	<p>۱۳۴</p> <p>غریب تھا وہ رضا کا مین آنا سواہ مین ہوئے مین جنت کو درانا اس عید کا انوس پہنچنے نہ دو گانا تو غلغلی تھا اس مین نہانا</p>	<p>۱۳۵</p> <p>حاجتیں تھیں پریا گیا پانی دیکھی تری دیاسے طبیعت کی روانی پہنچل مین ہر چند یہ الفاظ معانی تو غلغلی نہ تھیں انجی زبانی</p>
<p>۱۳۶</p> <p>دن دے گزرتا تھا تو شب آہ و فغا مین ماہم کیے خلق ہوئی تھی مین جہا مین</p>	<p>۱۳۷</p> <p>مسجد مین بغلیہ چہ ہو وینے نازی شیرت پرت کر مین روئینے نازی</p>	<p>۱۳۸</p> <p>مداحی حیدر تو کرس مٹھ تراکس ہوا امداد محمد ہوا یہ تائید خد ہوا</p>

<p>۱۱۱ بہارِ حیات میں سے شفاعت کا سہارا نہایتِ جلیبی کی کوئین کا شہر جوئی کی مجلس کا کوئی شفاعت کی اختیار نہیں ہو گا دیکھو تو یہ قاطع ہو گا آج</p>	<p>۱۱۲ اب بندہ فقیر کا کچھ کاناؤں حال فانے پر فائدہ کرتی غنی اکثر وہ پر مال لے لے جو زربِ سبب شہرِ زورِ اجل تیب جو بونگے کی پستی میں وہ کو خصال</p>	<p>۱۱۳ حضرت کوئی اپنی ادا دیکھ یہ کہ بیجا کہ اور صلیون اسے انشرف ایشا عبادت میں جو داخل بیت انشرف ہوا کیجا کہ پستی پستی میں بت مصطفیٰ</p>
<p>۱۱۴ کس دبدبے سے بیٹی ہمیں لڑکی آتی ہو سر کو مواری شافع محشر کی آتی ہو</p>	<p>۱۱۵ دولت سے کچھ غرض تھی شمت سے کام تھا آٹھوں پر خدا کی عبادت سے کام تھا</p>	<p>۱۱۶ محنت کشی کا بیج ہو اس حق شناس پر اک ہاتھ ہو حسین پر اک ہاتھ اس پر</p>
<p>۱۱۷ کچھ بیٹی کی شہر سے شمس زینت ہوئی اور جا بجا بیٹی کی زینت میں وہ دلبر ہوئی کچھ بیٹی کی شہر سے شمس زینت ہوئی اور جا بجا بیٹی کی زینت میں وہ دلبر ہوئی</p>	<p>۱۱۸ خوابِ دل سے کشند تھی دوسری مہربان تھی تھی خواب کے پیوند جا بجا بہشت سے تھا بھی تھی ایک آستانہ زینتِ زمین تھا خوابِ گزشت مصطفیٰ</p>	<p>۱۱۹ پیشانی پر حق پر کف دست ہو نگار دینی میں دودھ روٹا ہو جب قتلِ شہر جانی زبان پاک پر جو جو کردگار ہلویں مارے ہو کہ تھے غنیمتِ شہر</p>
<p>۱۲۰ کیا دیکھتی ہو قاطع کیا اغلا رہے بخشش میں ان بھونکی تھے اختیار ہو</p>	<p>۱۲۱ دنیا میں جینے کی بھی راحت نہیں ملی قانون میں گری بھی تو ان جوین ملی</p>	<p>۱۲۲ فرمانی ہیں نہ رو کچھ اس میں بھی راز ہو واری خدا کریم ہو بندہ نواز ہے</p>
<p>۱۲۳ کونیاں دہانے غلاموں کو شہر راؤ کو جو بڑے شہر کے جو کچھ میں شہر کھو گیا شہر شہر سے خلد میں کباب مردمِ غلامین شہر کی ہو جا بجا بواب</p>	<p>۱۲۴ باقی اس حدیث کا سلمان خوش ہو سجد سے کہیں میں کیا قاطع ہو نقص نہ آئے یہ کتابِ تربیت در عربان ہو رہا جو کچھ شیر الیشیہ</p>	<p>۱۲۵ دیکھو کاحال دیکھو دل جو کیا کباب کی عرقِ قاطع سے یہ بادیدہ کباب ای دفتر رسول خلد سے فلکِ غلاب ان غنیمت کی آپ کے دل میں کسان کباب</p>
<p>۱۲۶ خندان پھر شہر سایہ لطف رحیم میں خجاناتِ عدن میں کبھی بارغِ فہیم میں</p>	<p>۱۲۷ کرے حجاب کچھ ابھی آنار و انہیں بنتِ رسول پاک کے سر پر روا انہیں</p>	<p>۱۲۸ جو بیٹی ہیں دودھ پسر کو بالائی ہیں فہم کے ہوتے آپ یہ ایذا آٹھائی ہیں</p>

لے قاطع ہوئی
بیجا اور عدل
بیجا ایک مقام پر
ہو نہ رہا ہو گیا
جات عدل کہتے ہیں
لے بیف چلے
ہو نہ کہتے ہیں
لے اس غنیمت آیا
بیجا ملی

<p>۱۹۱ فرمایا فاطمہ نے پس از شکر کردگار اکدن تو غم نہ کرتی، جو لب گھر کا کاروبار ادھکے درمیں نے غمت کیروزہ اختیار ایذا اور اسکو نہ نہیں منظور زیبار</p>	<p>۱۹۲ چلتی تھی اس پس کئی تھانہ مطلقا گردش میں آپ صورت گردون تھی تیار بیخبر رہتے تھے ناظرین کی صدا نہی تھی یہاں سے فاطمہ بیچ کی صدا</p>	<p>۱۹۳ تکلیف تھی مگر تھانہ خات کا جتنی حال فلت میں رہتے تھے تھے کیا سوال دست لائی کچھ بچاڑ سے جا کدہ غرض حال دیکھ کے مال کو نہ بھیجتی تھی کچھ حال</p>
<p>۱۹۴ گو میں محمد عربی کی سیر نہ ہوں حق کی کنیز وہ بھی ہر میں بھی کنیز ہوں</p>	<p>۱۹۵ سوئے میں سفل طاعت رب و دود تھا دل میں خدا کی یاد تھی لب پر درد تھا</p>	<p>۱۹۶ سینہ میں دل علاؤن دنیا سے پاک تھا کوہ طلا بھی سامنے نہ ہڑا کے خاک تھا</p>
<p>۱۹۷ سلمان بنے جانب جب چور دان ایلا سے فاطمہ کا جتنی سے کیا بیان بر اختیار روئے کے سرور زبان دیکھا کبھی تھے کو بھی سوئے آسمان</p>	<p>۱۹۸ کتنے تھے بے سول فلک جناب روئے سے آج فاطمہ ہوا اباراب تھی چلی پیٹنی کی تن زار میں زبان چاہا یہ بیان کر آج سے اسکو خواب</p>	<p>۱۹۹ کنا جو ایک ادوی شیرین سخن بیان تھے مسجد منیرہ میں پیغمبر زبان اعراب ایک آگے لگتے ناگمان فلتے پہ فائدہ کار باہن اوں تھلا نر جان</p>
<p>۲۰۰ آنسو پھر آئے آگھ میں شیر آگھ کی زہر لکی بیکسی پہ محمد نے آہ کی</p>	<p>۲۰۱ غافل کیا بتول کو راحت کے واسطے بھجوا دیا فرشتہ کو خدمت کے واسطے</p>	<p>۲۰۲ ایمان بھی لاچکا پہ فراغت نہیں بچے کپڑے بناؤں اتنی بھی طاقت نہیں بچے</p>
<p>۲۰۳ حضرت سرمدین رفتے تھے شاہ افغان اکدم کہ عجب آئے خوشی پیش مصطفیٰ پوچھا سبب تھی نہ خوشی کا تو یہ کیا سوں تھیں مگر میں فاطمہ جو عجب تھی</p>	<p>۲۰۴ انتر خدائے بین غیر انسا کے گھر جھوٹے کو تو جھلکتے ہیں جھیل باسور اور چلی پیٹنی میں سرافیل خوش ہے</p>	<p>۲۰۵ پہنچے اب دیدہ ہوئے شاہ کا جات اصحاب بادلتے تھی نے کئی بیات کچھ نہیں اسکو جو کوئی ایسا کو صفات رہے تھے یہ سنتے ہی حلال نکلات</p>
<p>۲۰۶ خادم بھی کوئی تھا نہ مرے نور عین کا پہل رہا تھا آپسے جھولا حسین کا</p>	<p>۲۰۷ میکال ذکر حق میں میں بدلے بتول کے پیش خدا یہ رتبہ میں بنت رسول کے</p>	<p>۲۰۸ سرتاج دین نے اپنا جامہ دیا آستے جیدڑ کے بعد سونے جامہ دیا آستے</p>

<p>۱۲۲ لیکھو ردا کو حضرت سلمان چوہدران شعرون کے پاس جا کے کیا اسطرح بیان رکھو یہ روایت حضرت عیسیٰ میں کہ ایک فقیر ہر روز شجر کا بیان</p>	<p>۱۲۳ پتھر پتھر کی ٹہنی بجے آتا ہو چاہی یہ کچھ نہیں ہو گا کہ سائل کو دونوں جواب نقیض الفیاض خدائے کیا ہو مرا خطاب جو شرم کی جگہ جو ہوئے وہ نہ ہوایا</p>	<p>۱۲۴ سلمان نے کہنے لگے تیرا نام ایسا بھی ہو کوئی جو کھلا کھلا سے طعام سلمان نے باوجود اس کے تب یہ کیا کلام تخصیل تو نہ کرتا ہو اس کے لیے طعام</p>
<p>۱۲۵ گھر میں جو کچھ نہ دینے کو پایا بتول نے چار درگرد کو بھیجی ہو بہت رسول نے</p>	<p>۱۲۶ اب تک تو رسول کسی کا کیا نہیں اس درپہ سائل کے خالی پھر نہیں</p>	<p>۱۲۷ کوشش میں امر خیر کی جانا ثواب ہو بھوکے کو کھانا لاکے کھلانا ثواب ہو</p>
<p>۱۲۸ یہ سنتے ہی وہ رونے لگا اور یہ کہ واللہ زید یہ ہے یہ جو بہت مصطفیٰ کہ کا یہ عرصہ ہو جو بہت مصطفیٰ خدا کہ مصطفیٰ و فرستادہ خدا</p>	<p>۱۲۹ شہر دروخت عجب ذوالجلال فیاض ہو علی شاہ خورشید خصال کیا جانے اغیبی مری فائدہ کشی کا حال بلین کے گامہ ملا خالی گیا سوال</p>	<p>۱۳۰ سلمان یہ کہنے لگے فائدہ کشی سائل کا حال عرض کیا سب پر خداوند جان نے کہا تب جملہ کے سر غیر از خدا کے ہو سرے حال کی خبر</p>
<p>۱۳۱ ناطق کلام حق ہو تیرے بتول کا توہیت میں ہو ذکر رواے بتول کا</p>	<p>۱۳۲ اک نان جو بتول نے جگو عطا نہ کی حاجت رواے خلق نے حاجت روانہ کی</p>	<p>۱۳۳ فرزند میرت بھوک کی شدت مرے ہیں بچہ تو تین روز سے فاقے گذرتے ہیں</p>
<p>۱۳۴ یہ کہنے آئے کھلی وہ چادر چھتر نور غلبے ہو گیا روشن تمام ہزار عین خطوط شمع کی تھاجلوہ کر ارباب یہودی کا رطب زبان پر</p>	<p>۱۳۵ آخر اے تار کہ سر نہ ادرے ردا سلمان سے نہ دیا اسدا شدت کہا کہ بہت ہو ردا مری اور خیر تاب لا یاسیر ہو طعام سے اک بندہ خدا</p>	<p>۱۳۶ مقام غلام کو بہت فخر زیب کرتے ہیں روز فائدہ کشی شاہ لائق سائل سے آہ سخت فحالت ہو وہ نہیں کیا بچہ کو غش و کاشت ہیں سب کو تولا</p>
<p>۱۳۷ بے دین کو دم میں صاحب ایمان بنا دیا کافر کو اس روانے مسلمان بنا دیا</p>	<p>۱۳۸ خاق نے کی ہو چار رکت عطا سنے کافی ہو سر پہ سایہ لطف خدا سنے</p>	<p>۱۳۹ طاقت نہیں ہوا تھی کہ آنکھ کھڑی نہیں نجا دے ہر نماز میں گر گر پڑی ہو نہیں</p>

<p>۵۲۴ لے آیا باکے کھڑے ہو وہ باقی ملان وہ لیکے نہتے بھی کے کیا تو جلدی سے یکے دوسرے سلطان سلاطین پکی ہیں پیسے لکھیں جو ابل خیرین</p>	<p>۵۲۵ سائل کا فاطمہ سے شکر ہے نہا جو نام کے گادہ تخت دل سے کیا نام سائل جو میان توند ناگین ہم طعام دیو چکا جو سوار توند ناگین ہم</p>	<p>۵۲۶ سلمان نہ جانے جب دیا سال کو طعام تب آسے بے غشے گدے دیں عیاد نام کھانا دیا یہ کہنے تو بارہ دیک نام خیرین کے گھر سے لایا ہوں اور شاہو طعام</p>
<p>۵۲۷ پر تھیں یہ ناتوان کہ بدن تھر تھرا تھا نہ ہا کو اسے صفت غش پر غش آتا تھا</p>	<p>۵۲۸ ڑکے ہیں گو یہ آج تو منت اٹھانے دو ہو گا تو اب ہم کو بھی جلی پھرانے دو</p>	<p>۵۲۹ فاقمہ جو تھاروں کو بھی مرقشی کو بھی حیرت ہوئی تھی کو بھی شیر خدا کو بھی</p>
<p>۵۲۸ بات سے اسے منفیہ کے چال خیرین چلی کے پاس کے کیا مان سے یہ خیرین جو زنیہ نہ ہو کہ ہوا فضل زور المن نہتے سے سننا سا ہوا آن دیارین</p>	<p>۵۲۹ خیرین کی آستین آتش کر وہ خیرین خیرین کی آستین آتش کر وہ خیرین چھوٹا سا جو بڑے کی جانب بجات خیرین کی آستین آتش کر وہ خیرین</p>	<p>۵۳۰ خیرین کی آستین آتش کر وہ خیرین خیرین کی آستین آتش کر وہ خیرین خیرین کی آستین آتش کر وہ خیرین خیرین کی آستین آتش کر وہ خیرین</p>
<p>۵۳۱ دنیا میں لوگ کھاتے ہیں نعمت زمانے کی دو دن کے بعد میان ہوئی تدبیر بھلنے کی</p>	<p>۵۳۲ جو بے چارے کھاتے ہیں نعمت زمانے کی دو دن کے بعد میان ہوئی تدبیر بھلنے کی</p>	<p>۵۳۳ فاطمہ کا بوسہ کھاتے ہیں شیر خاشاک تھا جھوٹے ہیں دو دھبے اب پتھر خاشاک تھا</p>
<p>۵۳۴ خیرین کی آستین آتش کر وہ خیرین خیرین کی آستین آتش کر وہ خیرین خیرین کی آستین آتش کر وہ خیرین خیرین کی آستین آتش کر وہ خیرین</p>	<p>۵۳۵ خیرین کی آستین آتش کر وہ خیرین خیرین کی آستین آتش کر وہ خیرین خیرین کی آستین آتش کر وہ خیرین خیرین کی آستین آتش کر وہ خیرین</p>	<p>۵۳۶ خیرین کی آستین آتش کر وہ خیرین خیرین کی آستین آتش کر وہ خیرین خیرین کی آستین آتش کر وہ خیرین خیرین کی آستین آتش کر وہ خیرین</p>
<p>۵۳۷ کھاکے تھارے حق میں جو سال مارا ہو کیا عجب جو حق نہیں نعمت عطا کرے</p>	<p>۵۳۸ بولیں بولیں اس میں لینا روا نہیں سائل کا کیا خدا ہر ہمارا خدا نہیں</p>	<p>۵۳۹ راحمی ہوں میں تو جو کہ رضا ہے اللہ ہی لیکن حسن حسین کی حالت تباہ ہو</p>

<p>۴۴۴ گو دین پھر فرستے کو لیکر بدردوغم کی یہ دعا سول خدا نے پیغم اور ازق العباد و ان بچوں پر</p>	<p>۴۴۵ اس بندہ کو جسے وہ بٹھا ہوا تھا خدمت ہو چکی بنت سلیمان کا اختیار سب نعمتیں خلد کی اسکو ہوا اختیار کسی کی جسے وہی ہو بیکار نہ لگا</p>	<p>۴۴۶ تلاوت مجھ پر نہ تھا اکدم نہ سہا بہی سے کیوں تھا آویزا نا مدار چھانی سے چلوں گا کر کے گا پیار وقت میں آجی نہ بیگی یہ سو گوار</p>
<p>۴۴۷ اُسودگی ہر سارے زمانے کے واسطے اَل رِضْوَانِ روتے ہیں کھانے کے واسطے</p>	<p>۴۴۸ دنیا میں آج کو اسے عمرت کے پرچہ ہیں پر قاطعہ کے واسطے عقبی کے گنج ہیں</p>	<p>۴۴۹ اس فاقہ کش کو چھوڑ کے بابا گھر گئے ابا و گھر تعلق کا دیران کر گئے</p>
<p>۴۴۸ دو نوکریاں تھیں غلامی میں غلامی نیر سے قلم سے قلم داری ہوا تو راب دو نوکریاں ہر دولت دنیائے غلامی وہی ہے حال دیکھنے کی غلامی</p>	<p>۴۴۹ جسپر کہ ایک غلامیت ہوتی ہے میں کیا کیا ہوئے سرور نام دنیائے کو چھوڑ کر جب سرور نام ترغیب پریش پڑا کوہ درد و غم</p>	<p>۴۵۰ چنے میں دھن تو دین از رنگ نہ موزش جگر میں دوش پر آندہ دین نہ میں بھی بجا بھی تھا پاؤں سرور نہاں کیلے الہ پستان رخ پر سرور</p>
<p>۴۵۰ صدے عجب گذرتے ہیں اس باقیہ ہوا فاقہ ہیں تین روز سے تیری کینز ہوا</p>	<p>۴۵۱ محبوب کبریا سپد گھر سے اٹھ گیا سایہ تھا جگہ پر وہی ہر سے اٹھ گیا</p>	<p>۴۵۲ بند آگھین دل میں یاد رسات پناہ کی نیکے سے کبھی جو اٹھایا تو آہ کی</p>
<p>۴۵۱ حضرت کا یہ مقام ہوا تھا ابھی کلام موجود اس ملک میں ہوا ظلم کا کلام خونخوردہ بھی کہ جس سے مصلحت نام آئی صلے غیبی کو سید نام</p>	<p>۴۵۲ تلاوت مجھ پر نہ تھا اکدم نہ سہا بہی سے کیوں تھا آویزا نا مدار چھانی سے چلوں گا کر کے گا پیار وقت میں آجی نہ بیگی یہ سو گوار</p>	<p>۴۵۳ لاؤں کہاں سے آہ دو عالم کے شاہ کو سوے زمین میں چھوڑ کے اس خجگاہ کو</p>
<p>۴۵۳ رتبہ یکہ تھا مگر کچھ اور جو کے واسطے کھا گیا ہنہ بھیا ہر نہ ہرا کے واسطے</p>	<p>۴۵۴ رہتی ہی ہوج دھام نظر سوے درمیری شفقت سے پوچھتے نہیں اگر خبر مری</p>	<p>۴۵۵ لاؤں کہاں سے آہ دو عالم کے شاہ کو سوے زمین میں چھوڑ کے اس خجگاہ کو</p>

<p>۵۸ غیر تھاجی کہ مسیح نہیں شاہ کائنات گر بات کی تو نصرت خیر اور کی بات نہی کرنا چاہے جہاں سے پیغمبر کی ہوفات</p>	<p>۵۹ ہاں نہ سیر غزلت نظر کی فاطمہ روئی تھی تیری تیرے پھر کی فاطمہ چھائی پر ہاتھ لگے چلائی فاطمہ زیادہ کرتے آئی ہو وہ پائی فاطمہ</p>	<p>۶۰ یہ بین کر کے کھول دیا فاطمہ باغوں سے چلنے لگے چھائی پیغمبر جب کہ کانٹے لگے دیوار و بام و در پیش بین آتھی حاریر الیہ</p>
<p>دنیا کے در و درم سے پھرتے نہیں بھے پاس اپنے بابا جان ہلاتے نہیں بھے</p>	<p>یا شاہ ضبط ملک مری آج ہو گئی بیٹی تمھاری قوت کو محتاج ہو گئی</p>	<p>رقت ہوئی نہ ضبط جو اس دلفگار سے نکلے تھی کے دست مبارک مزار سے</p>
<p>۶۱ جنت نہ کھانے بھی نہ پانی کا تھا خیال جہوہ نہ سونپتے تھے آنکھیں عین دوزخ لال کنا سیاہ بزمین پر نشان سر کے ال پیران زمین پر غش میں بوجھ تھی نال</p>	<p>۶۲ کوئی تیری توبل مرابغ چین گیا ماں مہی کا تھام سے چنے کا آسرا بوجھ بوجھ آہ کھلائی اب بین گیا حضرت کے غم سے ہوئے چھوڑ کر تیرا</p>	<p>۶۳ موسول پاک سے پھر آئی یہ صدا تیرے کو کہیں شائے ہوئے کیا ہو گیا چچا ناب نے ہاتھ اور آواز مصطفیٰ تیرا شہر کے ہوئے عالم میں مل گیا</p>
<p>۶۴ دُشمن سے غرض تھی نہ بستر سے کام تھا مگر کام تھا تو ذکر جمیر سے کام تھا</p>	<p>۶۵ مرد درسی کر کے لائے تھے سو وہ بھی چھوٹی نہ بھر تھامے مہر سے ہر طرح ٹٹ گئی</p>	<p>۶۶ کرد و نہ نہ شکر کے شور و لشور کو نزدیک تھا کہ چوٹے سر اقبال صو کو</p>
<p>۶۷ میں نے بھی در پہ پڑنے کی کین باغ فدک سے جو چھٹکانا نہ تھا کین سجبت غلام کا گئی یکے وہ خرمین مرا سو دیا جواب کہ تیرا ہم نہیں</p>	<p>۶۸ دودا دای دے اعدا تانے بین مرا در رخ زو مجھے دینے کو آتے بین مرا گر گئی سے تلکاتے بین پس بوسے آنکھوں سے آنسو بہا بین</p>	<p>۶۹ اشہ بین آئے روتے دستان لافا چادر و چھائی فاطمہ کو اور یوں کیا بیب بید خدکے واسطے کرتی ہو کیوں کیا بیب بین چلو کہ روتے بین مصطفیٰ</p>
<p>۷۰ بس جل سکا نہ زوجہ شیراکہ کا پرنس کیا نوشتہ رسالہ پناہ کا</p>	<p>۷۱ کس سے کون جو کچھ مری تو فیر ہوتی ہو اشیر خدا کے قتل کی تدبیر ہوتی ہو</p>	<p>۷۲ لازم ہو تگور جم کہ رحمت کا باب ہو ایسا نہ ہو کہ خلق پہ نازل عذاب ہو</p>

<p>۴۳۴ بیکے کھڑے تھے جہاں تھیں غش زلف و مہر و تاج و تہ سپہرچی بختی تھی قوم جبوں کو خجہ دیا نہ چین سے مہر لول کو</p>	<p>۴۳۵ ہر روز سے تھیں کی حالت ہوتی رہتی تھیں اپنے چہرے پر دن بھر چرخہ چرخہ چرخہ چرخہ چرخہ سینہ چرخہ چرخہ چرخہ چرخہ</p>	<p>۴۳۶ رو کرنا علی نے یہ کیا کرتی ہو کام تا کہ میں مصطفیٰ نے تیرا ہون صبح و شام نزدت تھاری اب جو بچے مرگ کا پیام سجایا فاطمہ کہ ہو صبر کا مقام</p>
<p>پاس ادب رسول کے گھر کا اٹھا دیا دور وازہ آئے اٹ سے اسکا جلا دیا</p>	<p>کرتی ہو موت قطع سخن اشتیاق کے ایام وصل گزرے دن آسے فراق کے</p>	<p>بن مائلی تھی جہاں میں ہر کو بھی رو جی مدت تمام عمر کی نہ ہر کے ہو جی</p>
<p>۴۳۷ دیکھ گئی وہ کتنی آنسو بہا بہا کیون گھر ملا جلتے ہو میں نے کیا کر کیا اس شخص نے تم پر کیا دا مصیبت دور وازہ لات بار کے مگر کر دیا</p>	<p>۴۳۸ بھٹت ہوئے اور مصیبت ہوئی بچوں سے میر سے رہو خبر دار یا علی بچوں میں شین کے اڑا دینے کو بھی بچے جا بیا رات کو بے نیندگی</p>	<p>۴۳۹ شب کو بچے آٹھا بواو شاہ لانا دیکھتے نہ نہنوں میں جانا نہ کوئی مرا بزار علی علم سے جو بہت مصطفیٰ بچوں میں بونین ہوئے جو بچے بچے کر دیا</p>
<p>پہلو پہ آئی ضرب جو بہت رسول کے محسن ہوا شہید شلم میں تھوں کے</p>	<p>میر جاؤں جب تو چھاتی پہ انکو سلام دو درون کو بیا کہ جو گلے سے لگا یو</p>	<p>محسن کے خون کی داود نہ جب تک میں کوئی پیش خدا میں عرش کا پایہ ہلاؤں گی</p>
<p>۴۴۰ صنعتیہ رحم آپ کی کو نہ نہ بیا باز بھی تازہ کیا نہ سے سکا کیا گلار رہی گئے میں ڈال سے غنا بجا خدا کے دوست پہ شہید کیا بیا</p>	<p>۴۴۱ بوتا جو چرخہ غش آٹھا بیا شاہ جبر نہیں بھی سے رہتی ہو شہر خانہ جانیہ بوتا جو اس کے حال پہ کوئی سے مرگ پہ میری لادلی سے غم میں جانیہ</p>	<p>۴۴۲ پہلے آبدیدہ ہوئے شاہ شرفین انہ میں سے مصطفیٰ و جان محسنین مادر کے ننہ کو دیکھتے روئے بنور زین سے جانیہ سے یہ احمد کی نورین</p>
<p>غل تھا کہ کل تو احمد مختار مر گئے اور آن قلم یہ یہ صدے گزر گئے</p>	<p>جگو دعائیں جینی کی پاس آسکتی ہو ہر دم ہلا میں ننھے سے ہاتھوں سے لیتی ہو</p>	<p>مہان کوئی گھڑی کی چھوڑ لی پیاری ہو بہلاؤ تم انھیں کہ مجھے دم نہاری ہو</p>

<p>۱۷۷ بے علی بی بی کو چھاتی لگا لگا نہم حاد سوئے روزہ مجوب کبیا دان نخے نخے باغ اٹھا کر کردعا تا جہ قاطمہ کے کسے حال بر خدا</p>	<p>۱۷۸ بہ یکے سپ بونی جو وہ خد و منان نہ نہ بے بی نفسم سے با چشم فشان کچھ کہتے تھے تو تین خاموش آن جان نہی نہ دے اکھ فقا تا اس آن</p>	<p>۱۷۹ بہشتی ہی وہ دے لگے دار عید بچکین بین پو بیان مسرے آسار داسمہ تار کاسی باری پلکار واسمہ تار کاسی کو پھر تار کار</p>
<p>بھیجا انھیں ادھر جو وہی رسول نے چہرے کے در کو بند کیا بیان قبول نے</p>	<p>چھوڑا جہان فانی کو بہت رسول نے صف مائی پچا و قضا کی قبول نے</p>	<p>مسجد میں جا کے کہنے لگے بابا جان سے گھر میں جا کر اٹھ گئیں آن جان سے</p>
<p>۱۸۰ سجد میں ترقی سے کہتے تھے نہ یان فاطمہ نے جس سے کہا غیب دل راز اے خالق تین زبان سے سب نیاز میں ہوں تری کز تر تو عالم کا راز</p>	<p>۱۸۱ ترتیب نے شکے ناکی آواز درناک کھلا جو در تو دیکھا سدھارین تیل یک تھوٹا چھاتی کوئی کیا چہرہ کو چاک نفس نہ بین یہ کیسے سمجھو تار خاک</p>	<p>۱۸۲ بیون سے مرے قلم کی کہتے تھے نہ غش ہوئے علی ملی پیت پیت چلیکے شعیان علی پیت پیت بازہ بود پھر چہرہ پیت پیت</p>
<p>مقبول یہ دعا میری اس آن کیجیو مشکل فشار قبر کی اس آن کیجیو</p>	<p>شہزادی میری ہاے جہاںے کز کئی فضہ نہ فاطمہ کی بلا لیکے مر گئی</p>	<p>مارا تھا بیگناہ جسے تازیانے سے وہ فلتے کرنے والی سدھارنی مانے سے</p>
<p>۱۸۳ بی بی زینب رسول کھنڈن ہون چکر لگا زردہ ہون اس کی بی بی جسے تو نے خدا افکار فرز دہ دیے کہ کیا بی بی تو نے پیار سب کچھ دیا تو سے مجھے اتنا بھی فقیر</p>	<p>۱۸۴ اشق بین آئے فاطمہ زہرا کے زوال آنکھ میں اشک گرد و جیسے کیسے جوبل تھوڑا کچھ ایک کا بیسے بعد لال کیا بخش چھوڑا ابھی آن کا کیا حال</p>	<p>۱۸۵ عاصب فک زہرا کو لگے کس کو اب کس گھر چلنے کو جائے کس کو ممنوع غمی ہوئی اب جس سے داد خواہ نہت رسول ایک کو زبانی بیگناہ</p>
<p>محشر میں آؤ گئے قبر سے جب آئے فاطمہ جسے بے بہشت میں لجا لے فاطمہ</p>	<p>ترتیب بیماری نہ ہوا نہ سہر کرو بابا کو ان کے مرے کی جا کر جسہ کرو</p>	<p>کس درد سے نواستہ تیرے کہتے تھیں دو لو کی بیسی بہ جگر لکڑیے ہوتے تھیں</p>

یابی
ہر جودہ دن کہ از انبیا و سیدین
گر تو بیکر اشک و غم و غم و غم
زبان بگو وادی از تھک
بن بایک سیدین و سیدین

<p>۴۱ بسم اللہ الرحمن الرحیم سب ملک روایہ کے زیر نگین ہوا شیخ پیر سے زیادہ اسے بغض و کین ہوا از اسے اہلیت کا درپے بھین ہوا</p>	<p>۴۲ آخر کی کوچ کے بندہ کو کیا طالب جانی بھیجے نامہ کے حافظہ کے سبب زیادہ اس سے جاگ رہا تھا کہ وہ سبب معلوم ہو کر بھی جو بلا بیکل ہے سبب</p>	<p>۴۳ سب جانتے ہیں بیت فاسق حرام ہو اسکی طلب نہیں یہ اجل کا پیغام ہو ایسی علی کے لال سے تفسیر کیا ہوئی کیا حرم کیا گناہ ہوا کیا خطا ہوئی</p>
<p>۴۴ حاکم مذہب کو کھانا بندہ مضنون ہوا کہ تب ہی اطاعت نری نہ بیت سری حاکم سے تو بچو کہ میں فوجی بھیجا ہوں کرگی تری ہو</p>	<p>۴۵ حاکم نے اپنے عزیز و رفیق دیار قائم کرنے کھلی سانسے شمشیر آبدار کر کے بھی طلب کیا اباب کو زار تسے کمال غلطی میں چلتا تھا</p>	<p>۴۶ ناحق یہ ظلم حق سے نہیں لوگ ڈرتے ہیں جنگ اس جس برق نلتے گزرتے ہیں حاکم یہ بات صورت نہ آٹھ کھٹ ہے حاکم کے گھر نہ جائینگے ہم بے رط ہے</p>
<p>۴۷ دل میں کہا یہ ظلم تو جو عقل سے بعید میں قیامت کے لال کو کیوں کر دین بہتر ہے کہ وہ خط سبب متروک ہو اور بید پیر کا نام نہ لیں جب نام نہ لیں</p>	<p>۴۸ حاکم کے دشمنوں کو بیکار و بیکار حاکم کے دشمنوں کو بیکار و بیکار حاکم کے دشمنوں کو بیکار و بیکار حاکم کے دشمنوں کو بیکار و بیکار</p>	<p>۴۹ زندان میں آئے سرے چھوڑ دیں مذہب غریب جانی ہو جائے یہ بین زندان میں آئے سرے چھوڑ دیں مذہب غریب جانی ہو جائے یہ بین</p>
<p>۵۰ دعوائے سلطنت بھی نہیں بے قصور ہو ایسے کنارہ کش پہ ستم کیا ضرور ہے</p>	<p>۵۱ بکرا کی گر تو خون کے دریا بہا لینگے کام آن بھی نہ آئے تو کس کام آئینگے</p>	<p>۵۲ گریان بلیگا چین نہ نہ ستر لای جانی کو جنگل میں جا رہے گی میں لیکے بھائی کو</p>

<p>۴۱ پہلے پہلے کہنے کے پھر نیت نہ کیا بے بہا تھ جوئے عجب کی نالیا دل کو غلام کے نہیں آجکے بیان نہ سایہ کی طرح ساتھ چھوڑ دیا جان نہ</p>	<p>۴۲ ہندو کمال حضرت زین العابدین بیت الشریعہ جانی تھیں نہ دوری سے بے بار عجب اس سے باب کے کما اور وفا شعار جہاں کو چھوڑ دینا کیلا بن نہ</p>	<p>۴۳ جہاں کو پیسے پائے کر نہ نوبت حال کیا بات ہو تو خاطر اقدس بے جلال مناجبتا نہ جگے نہیں قاطعہ کالال جہاں پہ چھوڑ گئی اور خود گئی سب کمال</p>
<p>شاید نہ پہونچے بان ملک اور زوہ کی کفینیں بے رہی گاہ خادم حضور کی</p>	<p>حاکم سے ہم سخن جو نہ ہو تھصال ہوں تم اک طرف ہو ایک طرف میرے لال ہوں</p>	<p>شاید وفا ہو جنگ کا سامان یہ جلیں حاکم کے گھر میں ساتھ تھے بھی یہ جلیں</p>
<p>۴۴ بجھا کھائی گئے حاکم کے پاشے آئے کیا معاویہ نے کی عدم کی راہ پر بھی غنیمت نہ کیا اور شاہ دین پاشے وہیکہ وہ خدا نام سے بھی جگے آو</p>	<p>۴۵ پہاں کے رہنے لگی وہ جگہ کیاب چاندنی شخص کے علاوہ اب تو تراب جو دیکھا تھا شان نام ملک بناب بنا تھا وہ کہرات کو نکلا ہو آفتاب</p>	<p>۴۶ پیشہ کی کہی تھیں ان کے نام دین پیشہ کی کہی تھیں ان کے نام دین فرمانہ نہ نہ رہی ہو کیوں غوث کلمہ نہیں حاکم کے گھر میں جا کر چھوڑ دیا جان نہیں</p>
<p>فرمایا سر کے تو کئے کچھ الم نہیں دانستہ دیوین ہاتھ سے عزت وہ نہیں</p>	<p>رستے میں شب کو مسرتی کا انہو تھا افلاک تک زمین کے تاروں کا نور تھا</p>	<p>وہ اور ہو جگہ تھیں جس کا خیال ہو بان مجیبہ ہاتھ اٹھائے کوئی کیا مجال ہو</p>
<p>۴۷ ہم ابن تنویر دین نشان تھیں خالق نے اپنے راز کا کھوکھو کیا امین واللہ ہم ابن دارث سردار مسکین روشن تھیں تارے نور ابرار سے جو زمین</p>	<p>۴۸ حاکم کے اندر پہونچے تو کئے کلمہ تم سب ہو زمین کے زمین دان تھار کلام پہونچ کر دان بیکار کے حاکم سے کلام زار نہ آئو کہ مدد کا جو وہ مستقام</p>	<p>۴۹ بندھی کے چپے بن کر جو حضرت خشت باندھی کے چپے بن کر جو حضرت خشت والا عباس کے چپے کو دوش پر بیکر عصائی کے چپے شاہ جگر و بر</p>
<p>گردش سے گوزا نے کی مظلوم آج ہیں فضل خدا سے عرش ملے کے تاج، مین</p>	<p>بھراتے آٹا کیوں ہو کیوں بہ تصور نہ تم ہو مجھے دور نہ میں تم سے دور ہوں</p>	<p>مہلن ساتھ تھے عزیز شہ کم سپاہ کے جیسے شاہ چرخ پہ ہوں گرد ماہ کے</p>

<p>۱۹۱ بھیا جانی غافل نہ رہا کافی نہ رہا اسے جو فقط قل زیادہ سے من پر تو شکر تھا چکر کیا خانے سر افراز لا شکر</p>	<p>۱۹۲ یو کیا امام نے انسو بجا بس یک بیک داری کی کانپے لگا آئی فریج پاک چمکے یہ صدا جان باب میرا یہ فدا اورین فدا</p>	<p>۱۹۳ ریشیہ کو دنا دیکھ رو سے بہت نام رضت کا ان کی فکر کو جھک کر کیا سلام نہ بھر گھر میں روئے سے شاہ خاں عالم وقت محروم سے چلے نیا نام</p>
<p>۱۹۴ ہم سے زیادہ کسا ہو تیرے جہان میں ہو قرآن ہو تین حصہ ہماری ہی شان میں</p>	<p>۱۹۵ تیرے الم سے بھڑکیں دل پہ چلے ہیں جاتا ہو تو قبر سے ہم بھی نکلے ہیں</p>	<p>۱۹۶ رستہ پہ شہر کے تو سواری کا شور تھا اہل وطن کے نالہ وزاری کا شور تھا</p>
<p>۱۹۷ چلے آئے کھڑے ہوئے شاہ ذوالاخر فیر چلے تیری شب کو گئے امام لے فریج پاک سے اور یہ کسے کلام رضت کر دے حسین کو کیا سدا نام</p>	<p>۱۹۸ لان سے دیکھ کے ان کی فیر دیکھا کہ بیٹی دلی بن کر تیرے کتنی تیرا اپنے لال کی تیر کو نہیں خبر جانی اسرا بند سے ہو عازم سفر</p>	<p>۱۹۹ مالوں سے جو ظالم کے نور میں سے لے تھے تیرے کھینچے تھے نہ شکر ہیں سے میں سات کوئی گھر میں نہ سوا تھا چین نیل تھا مدینہ ہوتا ہوا خالی حسین</p>
<p>۲۰۰ زیت میں لیکے جلد لگا لیجے سینے سے اعدائے دینے دین مجھ مدینے سے</p>	<p>۲۰۱ ملتی نہیں پناہ شہ دین پناہ کو سب چاہتے ہیں قتل کرین بیگناہ کو</p>	<p>۲۰۲ رضت حرم سے ہو تیں آگے ہوئی تھیں کو ٹھونپہ پر دے دایاں ہنڈو ہالے رقیہ</p>
<p>۲۰۳ حضرت کی فریج تھی اور تیرے انا جان میں چپ بیون جہان کین لیا نیکان آرام گھر وین میں ب زیر آسان زیادہ کر حسین کو لیتی نہیں ان</p>	<p>۲۰۴ آج تھاری بیجان ہوئی ان میں کیونکہ کچلے بجائی کو آفت سے یہ بن ہو اور جا رہا ہو اوچھو لاجلا چین دردن سے بغیر دین شام نہ زن</p>	<p>۲۰۵ آج تھی جب عادی تیرے تیرے نام آن عورتوں نے کتنی غمی و غلام اگر ہو سکتا خدا کو یہ میل کام شہر کی سلاخی کی دیکھ لیجے صبح غلام</p>
<p>۲۰۶ ناموس کو حضور کے گجا بٹھاؤں میں بچے ذرا ذرا سے کمان لیکے جاؤں میں</p>	<p>۲۰۷ بچہ کھاتے دین نہ پیئے ہیں شب کو سوا ہیں تربت بہ نانا جان کی جا کے روتے ہیں</p>	<p>۲۰۸ وہ دن خدا کو کہ خوشی تھا پاؤں میں بجائی کو لیکے خیرت پھر گھر میں آؤں میں</p>

<p>۱۳۱ ہاتھ لگ کر تو ساتھ مخالفت کا ازراہ سب کو دوا کر کے روانہ ہوئے اہل اہل حرم کو ساتھ لیے با صداقت سلام میں کر کے دین کے کعبہ میں جا کر کیا مقام</p>	<p>۱۳۲ دایاں ہاتھ سے قتل کا بیج بکریاں مسلت طلب ہو کر ان کی قیادت کا لال مذہب کے نام نہین مقبول یہ سوال کر کے گور کے لئے انہوں نے نصال</p>	<p>۱۳۳ بیت علی کیسے گئے مسکریاں رہے ہو چھپ چھپ کر ان کی بجائی انہوں نے چھپ چھپ کر ان کی بجائی انہوں نے چھپ چھپ کر ان کی بجائی</p>
<p>۱۳۴ تھا قصہ جج حبیب خدا کے حبیب کو وہاں بھی ملا نہ چین حسین غریب کو</p>	<p>۱۳۵ مسلت ملے جوس و نصرا کے واسطے اور حکم قتل شدہ دلا کے واسطے</p>	<p>۱۳۶ بہتر ہو موت آتے اگر اس جیات سے گور و کفن تو پاؤنگی بھائی کے ہات سے</p>
<p>۱۳۷ مگر اس کے بل بوتے پر وہ خواہ اس پر ہر زبان کی دان کے رکھ راہ منظور تھا کہ ہو دین کی جگہ تیار چار دن طوفان سے قتل کوئی گئی پیاہ</p>	<p>۱۳۸ بچو بچو کہہ رہے تھے شہر سب دی مسلت آن کے کیا شاہ دین پیاہ نیم دن آئے دست پرست رشتہ کی شاہ دیکھا کہ حال حضرت زینب کا جو تیار</p>	<p>۱۳۹ دوست اہل علم کے بن کے کام ہیں فرمایا جی اور درخشا ہو مقام یاس پیر اندا امید کو کیا پیام توڑا وہ روز چاہی خیمہ چاں یاس</p>
<p>۱۴۰ ویا تھا کہ در مع زن افواج خام کا تھا جون جاب بیچ میں خیمہ امام کا</p>	<p>۱۴۱ مل ملے ہاتھ کسی دین ہو دین دینی ہون پر دسہیں حسین بھائی سے چھٹی ہون</p>	<p>۱۴۲ سیدانو کو قطع امید جیات بھٹی ہو وہ دشت ہوں کہ تھا اور کالی رات بھٹی</p>
<p>۱۴۳ میں نے سنا تھا امام فلک خطاب میں نے سنا تھا امام فلک خطاب میں نے سنا تھا امام فلک خطاب میں نے سنا تھا امام فلک خطاب</p>	<p>۱۴۴ مسلت کے پاس روئے گئے اور کیا بھینا ابھی سے روتی ہوئیں تپہ بین فدا مسلت کے پاس روئے گئے اور کیا بھینا ابھی سے روتی ہوئیں تپہ بین فدا</p>	<p>۱۴۵ میں نے سنا تھا امام فلک خطاب میں نے سنا تھا امام فلک خطاب میں نے سنا تھا امام فلک خطاب میں نے سنا تھا امام فلک خطاب</p>
<p>۱۴۶ تین تین کھینچی ہوئی ہیں سر انجام جنگ ہی باتو نکا، یہ وقت کہ ہنگام جنگ ہی</p>	<p>۱۴۷ تم قیدیوں میں جاؤ گی ہم رہیں سوئے مہمان ہیں اندا جلی شب کل نہ ہوئے</p>	<p>۱۴۸ میں نے سنا تھا امام فلک خطاب میں نے سنا تھا امام فلک خطاب میں نے سنا تھا امام فلک خطاب میں نے سنا تھا امام فلک خطاب</p>

<p>جمع بے بس سناؤ کہ جو غم غم کا خوف تھا غم سے کہ گریہ پھر نہ تھے عجائبات باندہ شیریں شمع ہر بار یہ صدا مبارک ہو تیار جو ان ترغیضا</p>	<p>جمع بے بس سلام تب تو غم غم کا کوئی خاطر سے کہ یہ غم نہ ہو تب کیا لذت سب راہیں ہو چکین نہیں باقی کوئی رات جو روز قتل قطع ہوئی دست حیات</p>	<p>جمع بے بس کہہ دے کہ حضرت کو جو غم حلقہ کیے تھے کہ وہ غم نہ ہو غم بند گل گفتہ تھا ہر ایک گلخوار میں غلطی کے باعث یہ وہ آخری بار</p>
<p>نزدیک صبح جنگ ہو کچھ رات اب نہیں آقا بھی جا گئے ہیں یہ غفلت کی شب نہیں</p>	<p>طاعت کا وقت ہاتھ سے کھو یا نہیں کبھی شاہد ہو تو کہ شام سے سویا نہیں کبھی</p>	<p>موت کے ثوق میں قدم آگے جوڑتے تھے ہنس ہنس کے باتیں کرنے میں کیا چل چلے</p>
<p>جمع نزدیک صبح ہو کہ آقا نہیں ہیں در ناموس میں غفلت کی خبر دہری اور ضرور ہر وہی اور غلطی غفلت میں ہو تصور ماضی ہو کہ حق کی عبادت میں ہیں حضور</p>	<p>جمع موت نہ ہو کہ کیلے آقا کیا کیا جو بھی نہ ہو تھانہ وہ بھی ادا کیا تو نے کہ تم حسین تھے لا انتہا کیا ان کے سارے خلق کا حاجت را کیا</p>	<p>جمع تو نے کہ ساتھ سے کھلنے تھے کہ آتش تھے تیرے آدھ سے تو بن جاتے تھے تیرے نہو نے کہ چہرہ ہو کہ تیرے تھے خاک ہو کچھ تھے تیرے کہ پے مبارک پہ پانچا تھے</p>
<p>اس رات بستر وہ نہ جا جا کے سوئیں کل دنے پاؤں دشت میں پھیلا کر سوئیں</p>	<p>صدہ ہوا آن قاطعہ کے زور میں پر آسان کرے قتل کی شکل حسین پر</p>	<p>کیا خوش نصیب وہ تھے کہ جب دم نکلتے تھے نچھ اپنا ان کے چہرہ نہ پھیرنے تھے</p>
<p>جمع کا گاہ آمان پہ واضح کا طمسور پھیلی پھیلی ہو گئی ظلمت جہانے دور کا فوری طرے آرا رو سے کہ کا نور باد خدا میں نہ مرنے نہ گئے کیوں</p>	<p>جمع تیار رہ کے صحن میں آئے ہاں دیکھا کہ اہلبیت کے بیان کیے ہیں چاہیں زبان اوداع کہ اب ہوئے ہم ہلاک ناموس مصطفیٰ نے اسی سوئے خاک</p>	<p>جمع کا شمع نہ نہیں لاش پلائے گرا دیا عجب تھے کہ جس کا دریا بیا دیا کہ تیرے دم میں نامور ہو کہ چھلکا دیا وہاں تیرے کہ تیرے کہ دھسا دیا</p>
<p>آنا صبح کے جو عیان ہوتے جاتے تھے حضرت نماز پڑھتے تھے اور روتے جاتے تھے</p>	<p>بالو شاہ خاک پہ بخش کھائے کر پڑیں بڑب قدم پہ شاہ کے گہرا کے کر پڑیں</p>	<p>سنا جب آگے بعد نہ بھر وہ ہوے تیرے سانس علی الصغر پہ ہوے</p>

<p>۱۰۴ آسوت تھی نام پر کیا کیسی پائیں لاشین تعین گرد اور نہ عا کوئی اس پائیں فاقہ تھانین رند کا ٹوکہ پسر کی پائیں ریشم کی ہزار کرلا وہ حق شناس</p>	<p>۱۰۵ تسودا کر کنندہ خیر مرا پائیں ابڑا ٹھاکاوت کوہ کا ٹوٹی جو کوکر کچھ سوچا نہیں کہ سواہر جوان پس کر نہ ہو شیر کو جو کورن غیلے نظر</p>	<p>۱۰۶ چلتے تھے زخمیو تھے چلتے پائیں جلی کو ذرا تھام کر یک غلہ من نرس چلتے تھے برقیق سے اعدا شال خس مروغین قادی خود کر کہیں جو چلتے</p>
<p>۱۰۷ اے رام دھر تو نیز و نہ نیزے لگاتے تھے نیمہ سے اہلیت (دھر نکلے آتے تھے</p>	<p>۱۰۸ وارث ہوں ذوالفقار جناب امیر کا رگ رگ میں میری زور ہو پھر کے تیر کا</p>	<p>۱۰۹ تھے پیارے شیر جناب بتوں کا امت پر ہم کیجیے صد نہ رسول کا</p>
<p>۱۰۸ سب کوئی کہنے لگا شہرے ادب حالت علی کی کیا ہوئی اوت نہیں ہواب جو آپ کو چاہتے تھے مار گئے وہ ب انھوں نے کانٹے کا ہو شاید ہی سبب</p>	<p>۱۰۹ میں نے جنگ کیے لڑنے میں دیر ہو کچھوں تو فوج خاتم کی کسی دیر ہو گو اقد کا خفیہ میں راول تو تیر ہو نہیں ہو کب پائیں میں غیب سے تیر ہو</p>	<p>۱۱۰ حسوت اقد کو گویا اوستے غاہ تھے کیا نہ رسم کہ کبیر تعاب گناہ اراجوان پس کو یہ کیا خفگی تھی وہ میں ہو گیا تباہ کہ تم ہو گئے تباہ</p>
<p>۱۱۱ ایک عروق کھڑو کی بالین اٹھائیگی منتر کے ذوالفقار بھی کھینچی جسائیگی</p>	<p>۱۱۲ بھائی کا غم سنا علی اکبر کو رو چکا کس کس جوان کو اھیں ہانھوت کھو چکا</p>	<p>۱۱۳ یو چھو تو اس سے خاکین یوں جکا کھڑے ہاں پھر تھے نہ اقد جو میرا پسر لے</p>
<p>۱۱۲ تھے ایسا شہر دیکھا کہ جلال اندر تیر ہو تھکین تھکین جلال میں کھاتے تھے تھک تھک سب جلال نہاں اس سے سر اور بون</p>	<p>۱۱۳ پہنچے چینی تو تھکے تھک نہاں کا تھکے ہو اور تھک کچھ تھک تھک تھک تھک تھک تھک تھک تھک تھک</p>	<p>۱۱۴ کچھ چلتے تھے کچھ تھک تھک دیکھتی تھی کہ ہاتھ کو کھڑے کی جاک فرانسیس میں حسین بس امت پر ہم اولاں سے پائیں زور جوان پس</p>
<p>تو جانتا ہوں علی کو ہر اس ہو جکو فقط رسول کی امت کا پاس ہو</p>	<p>تا بندگی برق نکا ہوئے سر گئی شکل اہل یمنو کی آکھوئیں پھر گئی</p>	<p>جب تک کہ سر کناک نہ جنت میں آوے عبداللہ سے لوگ نہ اکبر کو پاوے</p>

<p>۱۱۱ پیشہ کی مینا میں کی شہنشاہی و انصاف یوں کر کہ اگر کسی است بہ بین شہار اب ہر وقت حسین کی زبان کا انتظار آئی صدا بعل کی اور ہر گز گھٹا</p>	<p>۱۱۲ آختر از بین تیر علی کا ناز میں عشق آید کانیہ یابل کی زمین زنگ بڑھا چڑھت ہوئے شہرستین زار و قور کا چھاتی پر گز نہ پہنچ کین</p>	<p>۱۱۳ میں ہر وقت در دولت پرک زبانی ہوا وہ گھر آجیوگی غارت وہ کا خانہ ہوا مکین ہر نہ مکان طرف کا خانہ ہوا زمین اولیٰ کی کیا انقلاب زانہ ہوا</p>
<p>۱۱۴ میں بی بی تھی بر بھی جب اکیرنے کھائی تھی آنان تو دیر سے تھیں لینے کو آئی تھی</p>	<p>۱۱۵ بے سر نماز میں ہر قاطع ہوا سجدہ ہو چکا تھا کہ بس خاتمہ ہوا</p>	<p>۱۱۶ میں ہر وقت در دولت پرک زبانی ہوا وہ گھر آجیوگی غارت وہ کا خانہ ہوا مکین ہر نہ مکان طرف کا خانہ ہوا زمین اولیٰ کی کیا انقلاب زانہ ہوا</p>
<p>۱۱۷ میں ہر وقت در دولت پرک زبانی ہوا وہ گھر آجیوگی غارت وہ کا خانہ ہوا مکین ہر نہ مکان طرف کا خانہ ہوا زمین اولیٰ کی کیا انقلاب زانہ ہوا</p>	<p>۱۱۸ میں ہر وقت در دولت پرک زبانی ہوا وہ گھر آجیوگی غارت وہ کا خانہ ہوا مکین ہر نہ مکان طرف کا خانہ ہوا زمین اولیٰ کی کیا انقلاب زانہ ہوا</p>	<p>۱۱۹ میں ہر وقت در دولت پرک زبانی ہوا وہ گھر آجیوگی غارت وہ کا خانہ ہوا مکین ہر نہ مکان طرف کا خانہ ہوا زمین اولیٰ کی کیا انقلاب زانہ ہوا</p>
<p>۱۲۰ راحت میں قاطع کی نہ کیوں غلٹ پڑے جسکی کمانی لٹسی ہو کیا اسکو کل پڑے</p>	<p>۱۲۱ اما داغ و بخت و میر کار زاریست لیکن دل رویم کم از ذوالفقاریست</p>	<p>۱۲۲ میں ہر وقت در دولت پرک زبانی ہوا وہ گھر آجیوگی غارت وہ کا خانہ ہوا مکین ہر نہ مکان طرف کا خانہ ہوا زمین اولیٰ کی کیا انقلاب زانہ ہوا</p>
<p>۱۲۳ میں ہر وقت در دولت پرک زبانی ہوا وہ گھر آجیوگی غارت وہ کا خانہ ہوا مکین ہر نہ مکان طرف کا خانہ ہوا زمین اولیٰ کی کیا انقلاب زانہ ہوا</p>	<p>۱۲۴ میں ہر وقت در دولت پرک زبانی ہوا وہ گھر آجیوگی غارت وہ کا خانہ ہوا مکین ہر نہ مکان طرف کا خانہ ہوا زمین اولیٰ کی کیا انقلاب زانہ ہوا</p>	<p>۱۲۵ میں ہر وقت در دولت پرک زبانی ہوا وہ گھر آجیوگی غارت وہ کا خانہ ہوا مکین ہر نہ مکان طرف کا خانہ ہوا زمین اولیٰ کی کیا انقلاب زانہ ہوا</p>

حرفِ نیکوئی نہ کہ نیکوئی میں
کہ جو جی میں ہے وہی حق ہے
اگرچہ میری عمر تھی اور میں تھا علی دلی
خندہ کے نور و شمع سیاہ خانہ ہوا

گرانی بریں کسی بد خاک نے یا تقدیر
جو کھیت میں میری قسمت کا ایک دانہ ہوا
کہ کوئی اگر نہ ہو تو اور میں
جو نہ تھا کیا تھا وہ قافلہ روانہ ہوا

کیا قبولِ قناعت ہے مجھ کو عالم میں
صوت کیلئے میرے جوابِ دوانہ ہوا
میرا جو سایہ کیسے چھوڑا
تو دوانہ بچا یہ مجھ کو تارنا ہوا

کشان کشان مجھے جا پڑا دوانہ
جہاں جہاں میری قسمت کا ایک دانہ ہوا
مجاہد کے ہیں رکھتا تھا کیسے نا آکو
کلہ کو ایک کی تیرم نہ سبب نہ ہوا

موجھ
لکھنے کے لیے کوئی تیرم نہ لکھنے
یہ کہ مجھ کو ایک کی تیرم نہ لکھنے
یہ کہ مجھ کو ایک کی تیرم نہ لکھنے

دلہن کو دے کے سوئے تھے آئینہ
کفنِ شب کا وہی خلعت
میرا نہ مغزِ اداں کو جامِ پانی کا
مرا جی دلا گلا تیر کا نشانہ ہوا

دورِ لبِ خوب سا نہیں نہ ہی کا
جی کی تیرم نہ لکھنے
یہ کہ مجھ کو ایک کی تیرم نہ لکھنے
یہ کہ مجھ کو ایک کی تیرم نہ لکھنے

میرا
میرا
میرا
میرا

میرا
میرا
میرا
میرا

<p>۴۱</p> <p>بیک کو غنیمت کو نہ دینا غنائی جو عہد کیا ایک نے غنائی کی شرم غنائی ہے سافز پر غنائی</p>	<p>۴۲</p> <p>نور ہو اس شمس کے اول پہلیک نور اسے کج اگر سے بلبک ببارک پلو پہ نگین بر جہان اور چانی یہ ناک فدائے جی نہ ہو سکے پھر جہان</p>	<p>۴۳</p> <p>اوقات دہن کی چکی تھی جیت مر کا جی جالاس نہ دہ اہل تفاوت سب غاصبون نے غصب کی جو چوٹی فصاحت مقدور کیا خلق سے وہ صاحب دست</p>
<p>۴۴</p> <p>بانی دوم مرگ دیا شندہن کو کس ظلم سے ٹکڑے کیا آدرہ وطن کو</p>	<p>۴۵</p> <p>آودہ تھی سب ریش مبارک جو موسیٰ چھاتی پہ ٹپکتا تھا لوہر سر مرست</p>	<p>۴۶</p> <p>یزید یہ کیا شام کی جانب ہر مسلم محتاج رہا گورو بھی پیسہ مشکل</p>
<p>۴۷</p> <p>سکھ بھائی غلام نہ بنے نہنگا پیش کو نہر دون سے وہ کیس تنہا دعوت کہین نہ مانہ دادار کوئی تھا کیا اس کی صورت نظر آتی تھی اصلا</p>	<p>۴۸</p> <p>بیش میں گزافا کہ یہ وہ بھائی اسلئے کیا مسلم کہین باز نہ کیا میں زنجی کے بازو میں کیسے آتے سکھ پہ جہاں نہ کہیں سر پہ آتے</p>	<p>۴۹</p> <p>نور سے اور نور چکے تھے شاہ دادار فدائے غنائی کو بکشت اچھین جانا مانع سے اسباب پر حضرت نے نہ مانا تھا نور نظر جو بچہ دلین تھا ٹھکانا</p>
<p>۵۰</p> <p>اس پر بھی نہ بچ رہا تھا اپنا نہ الم تھا کوئے میں چلے آوین پیشیر یہ غم تھا</p>	<p>۵۱</p> <p>سولہ ٹکڑے محمد کا ہوا دل بھی جسٹ بھی دارا گرام بھی ہو قتل پس بھی</p>	<p>۵۲</p> <p>یہ شوق شہادت کا تھا اس عاشق رب کو یعقوب طہ جلتے تھے یوسف کی طلب کو</p>
<p>۵۳</p> <p>جہان کی کہین اذہ تھی بندہ سے کوئی چاہتا تھے نہ کسٹم پر سے کسٹم سے سواران نہ گائے سے کسٹم سے چاہتے تھے اور کوئی نہ چاہتے</p>	<p>۵۴</p> <p>بنیون نے تیار کیا کفن و تدفین کا ادب کیا کوئی کفن اور غسل کسا نکا کو کھلے پہ تو سرک گیا جس شہید کا ادب سے کفن بنے تھے ایک ڈھانکا</p>	<p>۵۵</p> <p>ہر کام پر شہرت میں جہر تھے عین مشغول کی خاطر تھا گوارا اسٹم عین کتنے تھے کہ بہتہ اور شہرے جو قدم عین جوبل ملے دیکھتے تھے ہر دم عین</p>
<p>۵۶</p> <p>جب وار نہ چل سکتا تھا اس شیر زبان پر انگا سے یحییٰ پھکتے تھے سوختہ جاں پر</p>	<p>۵۷</p> <p>خندق کے بھی رہتے نہ دیا غار میں لاشہ رستی سے پھرے کھینچتے بازار میں لاشہ</p>	<p>۵۸</p> <p>کیا صبر کر دن صبر کا ہنگام نہیں دھر میں سر کے کٹاے مجھے آرام نہیں دھر</p>

<p>۱۱۷ منزل ہر وقت میں کہتے تھے یہ تقریباً پونچھادسے کہیں منزل مقصود پہنچے میں جلد ہو میرا وہاں نہیں تھیں</p>	<p>۱۱۸ جہاں آئی تھی میں وہاں نہ تھی جس میں کہیں کہیں تھی میں سواری پڑے کو آٹھ سو گھوڑوں کی سواری حضرت کی تھی چاکرین میں سواری</p>	<p>۱۱۹ کہتے تھے نہ شاہ کا اور آپ کی تھی گھوڑی کیوں جلد سے گھڑا بابا میرا بھی وہی حال ہے وہاں جو تیرا جانی کی ملاقات میں بھی ہوں تیرا</p>
<p>۱۲۰ بھائی کی جدائی کا بڑا رنج و غم ہے میں اسے ملاقات نہ دے تو غصہ ہے</p>	<p>۱۲۱ کب چاندی صورت میں دکھلائیے بابا کوئی سے ہیں لینے کو کب آئیں گے بابا</p>	<p>۱۲۲ میں ساتھ ہوں بابا کے بھی ملنے کا یقین ہے میں کو تو دیکھو کہ کوئی پاس نہیں ہے</p>
<p>۱۲۳ میرا تو جو جدائی کو پہلے ہی میں تھیں تو میں سے آنا نہیں چاہتے تھے بابا آج میں میں دشمن ہیں بہت تھیں بابا جو میری حالت کا وہ اک کو نہیں بابا</p>	<p>۱۲۴ بابا کی ملاقات کو اس دل پر تیرا کتنی بھی نہیں رام کی طرح کروں کیا گھوڑی ہوں پھریں نہیں اور نہ تیرا آج میں میں سوچ جاؤں جو دو دن کا ہو تیرا</p>	<p>۱۲۵ میرا کیا اور چاہتے تھے غم سے ہو مفلک دو جانی تو میرا وہاں اور ساتھ ہو مار آج میں میں تو ان کو نہیں ہو میرا آج میں میں غم ہو گئی جاؤں کو میرا</p>
<p>۱۲۶ ہستے کا نہیں کیا ہی گزرتی پڑے گا کوئی میں اکیلا وہ ہزاروں سے پڑے گا</p>	<p>۱۲۷ مشتاق ہو دل جہنم بھی ویرا طلب ہے قسمت میں ملاقات خدا جانیے کب ہے</p>	<p>۱۲۸ آج سے تو بھی چاہنے والے ہیں مغربین کیا حال ہوا ہو دیکھا آج سے ہو گھربین</p>
<p>۱۲۹ میرا جہاں پہلے تو گیا تھا وہاں بعد میں جا کر بھی منزل سے پھرا بابا تھا میرا پاس میرا جہاں میں نے تو وہ تھا جہاں سے اب اس پہنچا ہوں اب اور بھی دیکھنے دلوں</p>	<p>۱۳۰ کوئی سے ہیں بہت دل کہ ہیں لاؤ تھیں موت ہوئی سوئی نہیں آغوش پر ہیں مخوش ہو تپ چکی تھی سے جگر میں راست نہ سفر میں آؤں تو تم گھر میں</p>	<p>۱۳۱ حضرت کی جہاں میں تھے یہ تقریباً تھیں کہیں یہ رہنے لگیں آؤں سے دیکھیں جہاں میں تھے یہ صدی مری میں تھے اب دیکھیں کہ تیرا وہاں میں تھے</p>
<p>۱۳۲ میں نے ایسی نہ کچھ بات ہوئی ہو وہ آخری ہے نہ ملاقات ہوئی ہو</p>	<p>۱۳۳ میں کیا کہوں جو درد و غم دیکھ رہی ہو بابا سے جدائی نہ دیکھتا میں کسی کو</p>	<p>۱۳۴ زینت نے کہا روئے میں تران مری غم پہلی تراش لگیاں مری صغیرا</p>

<p>۷۱ روئے کی صورت اعلیٰ آئی جو کیا راہی ہوست رہتے ہوئے دل نہ برابر جانی تھی زمین دھوپ کیون تھی نور برابر سایہ کی غافرت مبارک پہ شکر</p>	<p>۷۲ اطفال کی گرمی کے سبب بچے نہ تھیں رجلے ٹہپ کر کوئی تھامی دوساں جو باگت تھا پانی پلا دے تھے عجیب اس کو بچے بچے دوسے تھے پیو بچیاں</p>	<p>۷۳ کیا بی بی شنگھت ہوئے ہتھیار صف انداز کے استاد ہوئے شاہ کے انصار دینی وطن کے فطرت سید ابرار تھے بے بین وطن کی تمام بچیاں</p>
<p>۷۴ لب خشک تھے گرمی سے ہر گچھ دم کے مرجھا گئے تھے پھول مجھ کے چمن کے</p>	<p>۷۵ جو پوچھتا فرماتے یہ رونے کا سبب ہو بانی نہ میسر ہو کسی دن تو غضب ہو</p>	<p>۷۶ اور پہلو زمین زینت دھڑلے کے پسر تھے دو مہر اُدھر کو تھے تو دو ماہ اُدھر تھے</p>
<p>۷۷ خوش حرارت کے سبب غا کر قرار بے باک تعین سب والیان اور علیہ تھے جوار کہ کوہ تھا جو ان آہن حلا اور شہر بار تھی زم زم بانیان اٹھاتے تھے ہوار</p>	<p>۷۸ اکٹھنے کہا بانی نہ ملنے کا سبب کیا وان م تر نیلے شاہ جان ہر دیار کیا نہ نہ نہ کہا آتہ و گاتا دور یا ہی پوٹیا نہ نہ نہ کہا آتہ و گاتا دور یا ہی پوٹیا</p>	<p>۷۹ تھا خن تنخا سے سب شکر انصار تھے بے نگر و ہون جون ماہ کے انصار عجب بچے دھڑلے مگر ان عقب اس شکر بلال اور خاک کویت تھے</p>
<p>۸۰ جو سوتا تھا آغوش قبول عذرا میں چپکا وہ چلا جاتا تھا اس گرم ہلام میں</p>	<p>۸۱ آرام کہیں احوال جانی نہ ملے گا جو بیس پہر بچہ کو پانی نہ ملے گا</p>	<p>۸۲ عامے سر و پیر تھے نازی وہ جوان تھے پشایو نہر سجدہ خالق کے نشان تھے</p>
<p>۸۳ سکین بنیاد شکر تھے نہ باہر سایہ کے بچے تھے بچے بچے چپ کر کون تھے تھے چاند سے بھی تارکی سے نہ دم تا شام تھے بچے بچے بچے بچے</p>	<p>۸۴ پیکے تلے وان جو دے نہ نہ وال دار و ہوا اک وقت میں وہ دلبر تھیں چل بہا کیے وان خیمہ اُردو سے مولا وان پھل گیا جب اور گاہ پھلے سبایا</p>	<p>۸۵ پس روز تھے غم بہت حضرت پوچھتے خانوش تھے خوشی و نقاصت تصویب ہر سنگار ان تھے تکرار سرور و دلگداز تھا دھیان جو بچوں کو ان کے کول تھے</p>
<p>۸۶ تھے شاہ سفر میں ہم قوم تھی سے ان روز زمین چھڑا دیا گھر آل بی</p>	<p>۸۷ نہ نے کہا اب دیکھئے صحر کو بھی چلے بیٹے سر رہ کر سی پہ خیمہ سے نکل کر</p>	<p>۸۸ رخسار و پنہ اکھوئے کبھی شک روان تھے ب پر کبھی دنیا کی مذمت کے بیان تھے</p>

<p>۴۱</p> <p>فاد کوئی نہ تھا جو شکم کا لایا تشنہ میں تنہا تھیں ترزار کا جایا ہجرت سے اک مرد مسافر نظر آیا چلے گا اسے کوئی نہ ہوئے جلا</p>	<p>۴۲</p> <p>کمر تخت بست آگے طرف سے دھڑکا آگاہ نہیں رخ سفر سے ابھی اصلا غبار وطن میں جہاں گھر کا انھیں رستا اس عزم میں حرا کوئی دیکھا تھا نہ دریا</p>	<p>۴۳</p> <p>اردو کے وہ گئے لگا گئے کس کے کس کے مسلم کا بھی کس گیارہی کا بھی ایشاد انہوں نے نہیں لاشوں کے سین بازو کے پنجواہ بازار میں پیچھے بے پھرے میں سراہ</p>
<p>۴۴</p> <p>تسلیم کی اس شخص جھک کر شدہ دین کو علین مبارک پہ لگا لئے جبین کو</p>	<p>۴۵</p> <p>ان منزلوں میں پھول سے کھلا گئے ہونگے رخ تابش خورشید سے سولا گئے ہونگے</p>	<p>۴۶</p> <p>دونوں سرزمین تمام میں جانے کی خبر ہو لاشوں کو مردار چرغا نے کی خبر ہو</p>
<p>۴۷</p> <p>سے اٹھتے تھا کائنات سے سید والا بچکے کار سے آتے اس طرح سے پوچھا ان شخص تو آتا ہو کہ جس طرح بتلا وہ کہنے لگا کہ تے آتا نہیں نہا</p>	<p>۴۸</p> <p>مناہوں بت لوگوں کی آنکھیں بے نیوٹو کیار سے پہلی کچھ دین پر نیت غلامین مجھے لگا تھا کہ جلد ہی حضرت کیا حکم کو وہ بھی ہو معروف اعانت</p>	<p>۴۹</p> <p>نور الیہ جہم و خطا آچا جہاں نوریت جی ساز کی کسی نے نہ بنائی میں سے بھی پہلے ہوئی بلبل نے جلالی بے نیوٹو غیب اور غنی میں اجل آئی</p>
<p>۵۰</p> <p>شہر نے کہا کوئی کا مسافر تو اگر ہو مسلم رہ جائی کی بھی کچھ جھکو خبر ہو</p>	<p>۵۱</p> <p>دھڑکا کا ہو اسی کا کہ وہ ایسا نہ پھر جائے تہ نام را بھائی کین اعدا میں نہ گھر جائے</p>	<p>۵۲</p> <p>دور یا یہ آنکھیں بارے جب آیا تھا حارث دور بار میں دو چھوڑے سر لایا تھا حارث</p>
<p>۵۳</p> <p>کھینچے تو ان سے جو روئے ہیں ایک کھینچے تو نہیں پہلے پہل سے ہیں چھوئے کیا کہتے تھے تو نے انھیں دیکھا ہو کر دھڑکا ان رقی ہر آگے سے بے جا جانی تو نے</p>	<p>۵۴</p> <p>میں ہو گیا حضرت سے یہ نہار دیکھو کیا کہتا کہ مسک کے وہ تھا حال سے ابر چھوئے جو نہیں شخص کے حیرت ہوئی ظاہر نہ گئے گلاب سے شہر صابر و نہا</p>	<p>۵۵</p> <p>لایا تھا جو دریا پہ وہ کہنے سے بے نیوٹو مناہوں بت نہیں کرتے تھے وہ گلو تھے ایک ہی دسی میں منہ سے دونوں کے بازو کھینچے تو میں سے چھوئے پر قتل کر تو</p>
<p>۵۶</p> <p>اس گرمی میں کیا کام تھا جو کاسفر میں بابا سے پہلے تھے قرب اس لیے گھر میں</p>	<p>۵۷</p> <p>اگر شخص تبارنگ تر کیلے حق ہے جو گدڑی ہو کہدے کہ مر دل کو قتل ہے</p>	<p>۵۸</p> <p>نہ میں نے بھی دیکھے تھے عجب نچوہ ان تھے زسار و پتہ دونوں کو تھوڑے نشان تھے</p>

<p>۴۱۱ بہشت سے نئی جہنم تک پہنچنے کا وقت کا پورا عرصہ گزرا تو نبی بنین تڑپنے لگا دل میں کہ خدا کے لئے کوئی کام کیا ہے</p>	<p>۴۱۲ دلداد کے پھر اس شخص کے لئے کچھ بھی نہ تھا وہی خاص نہ کسی پر اس لئے کہتا ہوں کہ وہ واقعہ نہ ہو نہ نہ بدیشان مری حقیقت</p>	<p>۴۱۳ لیکن سب سے پہلے یہ کہ وہ عجب اس کو تشویش میں لایا اس کو صبح میں تھے تیرے</p>
<p>۴۱۴ ہلو کے دینہ سے ہمیں مر گئے مسئلہ ہم کوئے تک آئے تو سفر کر گئے مسئلہ</p>	<p>۴۱۵ ہو دھڑ دھڑ بھی گرفتار الم میں مر جا بگی سر پیک کے وہ باپ کا غم میں</p>	<p>۴۱۶ کیا وجہ ہو جو اس کوئے پتھر دھوکا ہوں چل کر کہیں آئے کہ کیوں رو ہیں ماموں</p>
<p>۴۱۷ بھائی کو کٹ کے بھائی یہ کہا خداوند بھائی تھے دنیا کے غم درخت سے غم تو ہم بھی وہیں آتے ہیں تھے کوئی دیکھو آزادہ سر اس اپنے بار بار دیکھو</p>	<p>۴۱۸ دو بیٹے بھی زور بھی ہو مسکی حوا مسلم زمین را گیا میں مسکیا واند دل پر سے اس غم کا فلک ٹوٹ پڑا سبا ہو گا وہ جب ہو دیں حال آگاہ</p>	<p>۴۱۹ قائم کا عجب حال تھا درخت سے جو پتھر نیاب کھاد دل تک تھانے کا متغیر تھے مضطرب و حیران یہ مسکے پر آہستہ یہ کہتا تھا بار بار سے بار بار</p>
<p>۴۲۰ اب خون جا کر گب تلک اس غم میں بیوگلا میرے لیے مارے گئے میں بھی نہ بیوگلا</p>	<p>۴۲۱ شرم آتی ہو تھکانا کیا بار ا مجھے کب ہو عورت کے لیے بیچ نہ ڈاپے کا غضب ہو</p>	<p>۴۲۲ یار انہیں جو پوچھیں کہ حضرت نے ناکیا کیا جالینے کو قے مسافرنے کہا کیا</p>
<p>۴۲۳ جو کچھ کہہ چکے تھے تم آئے وطن سے جو کچھ کہہ چکے تھے تم آئے وطن سے</p>	<p>۴۲۴ رخصت وہ پہلا آپ پھر میں تشریف جوالے بیچھے تھے جان پھر میں تشریف جوالے</p>	<p>۴۲۵ موسوت سے غمگین میں نہایت شہزاد دھڑکا ہو کہ خلقت نہیں کوئے کی دھادار</p>
<p>۴۲۶ شرمندہ ہوں کیا بھائی یہ احسان کی بھائی جانی بھئی بیٹھے ہی قرآن کی بھائی</p>	<p>۴۲۷ یہ کہہ لیتے تھے روال کبھی دیدہ غم پر لو تھے کبھی سر کو جھکا زانو سے غم پر</p>	<p>۴۲۸ یہ کہتے تھے اور جوش تھا سینے میں پاک کا نہوئے تھے آنسو جھپٹا آنکھوں سے چپا کا</p>

<p>۱۴۷</p> <p>زینب نے کہا خیر تو بڑے صدمے میں تیرے دوست ہوئے خیر میں سے بادل مضطر کیوں دوتے ہو جلدی کو مری جا بگی بار</p>	<p>۱۴۸</p> <p>آسمان غمید میں رہا تھی نہار نہ آتھی غم کی ایک ایک کی صورت زینب نے کہا خیر تو بڑے صدمے میں تیرے دوست ہوئے خیر میں سے بادل مضطر کیوں دوتے ہو جلدی کو مری جا بگی بار</p>	<p>۱۴۹</p> <p>یاد آتا ہے گھر تنگ ہو یا رنج سفر سے یا ایسے روتے ہو کہ چھوٹے ہو پدر سے</p>
<p>۱۵۰</p> <p>دیکھو کہ میں یان ہوگی کہ دان ہوگی سکین وہ بھی دہن ہو دلی جان ہوگی سکین</p>	<p>۱۵۱</p> <p>جلا کے کہا مجھ کو نہ تڑپا کیے بھائی باہر میں نکلتی ہوں نہیں آئے بھائی</p>	<p>۱۵۲</p> <p>یاد آتا ہے گھر تنگ ہو یا رنج سفر سے یا ایسے روتے ہو کہ چھوٹے ہو پدر سے</p>
<p>۱۵۳</p> <p>یاد آتا ہے گھر تنگ ہو یا رنج سفر سے یا ایسے روتے ہو کہ چھوٹے ہو پدر سے</p>	<p>۱۵۴</p> <p>یاد آتا ہے گھر تنگ ہو یا رنج سفر سے یا ایسے روتے ہو کہ چھوٹے ہو پدر سے</p>	<p>۱۵۵</p> <p>یاد آتا ہے گھر تنگ ہو یا رنج سفر سے یا ایسے روتے ہو کہ چھوٹے ہو پدر سے</p>

<p>۴۵</p> <p>کیونکر جی چہن کی منگو کے غایت اور سر پہ چہن کا تھا اسے بھلا بے صداقت شک دل میں نہ پڑا اس کی کہ بچی ہو تو تھکت کچھ کچھ سوچ کے اور خام کے وقت</p>	<p>۴۶</p> <p>میتے ہی سوٹ کے چلائی وہ دھڑک ہو جو مس بابا میں تھکین باؤ کی کیو کہ میں عینی ہی آپ سے تھک جانے کا شکر کبھی سے تھک جانے کا شکر</p>	<p>۴۷</p> <p>پتھام زندہ اپنے کاٹا بیٹی سے جدم تھوٹھٹ کے باغوں نے بکاری وہ بھنگم ہو جو مس دلی سے صاحب مس ہدم لاشے پر بان کے کیا بد رنگا ماسم</p>
<p>اس لطف فراوان کا سب کیا ہو چچا جان اطان بھتیجی یہ کیا ہو چچا جان</p>	<p>مہمان یہ کچھ رحم بھی کھایا نہ کسی نے تلوار میں چلین تہہ بچا یا نہ کسی نے</p>	<p>میں جیتی ہوں صدمہ ہو مری جان حزین کس بکسی سے لاش بڑی ہوگی زمین کا</p>
<p>۴۸</p> <p>انرا نہ ہی آن بچہ جو نظر آتا جس طرح تھوٹھٹ کوئی رحم ہو سکاتا اس پاپیہ دل ہو میرے کوئی نہیں بیا کچھ تو جو دل سینہ میں نہ کیوں نہیں بیا</p>	<p>۴۹</p> <p>پیشی کی نئی زود بے غماری اس سے زور گر بیگی کے بکاری کیا آئی خبر کیا ہو کیوں روتی ہو داری پیشی سے کماؤت ہی اس باری</p>	<p>۵۰</p> <p>بے درد و دین ز غم کو کیا ہو دیکھائے سرس ز میں زانو پے لیا ہو دیکھائے کبھی سے تھک تھک دیا ہو دیکھائے تربت میں تھک تھک دین کیا ہو دیکھائے</p>
<p>کون سے بڑی دور سفر کر گئے بابا کیون آپ نہیں کہتے میں کیا مر گئے بابا</p>	<p>اب کیا کون تقدیر مری سو گئی امان پر دس میں بن باب کی میں ہو گئی امان</p>	<p>پر دس میں فرزند کمان چھٹ گئے ہونگے زخم میں مرے بچے کو دم گھٹ گئے ہونگے</p>
<p>۵۱</p> <p>کیونکہ وہ بی بی کا ناما نہ رور بابا کی جگہ اپنے ہم اب بکجی ہو مان جو تری اب میری بن نہیں ہو کچھ تو جو دل سینہ میں نہ کیوں نہیں ہو</p>	<p>۵۲</p> <p>میرا زہن تو تھک سے اب غم کو چھوڑا اب زردن کے تھکے میں سے ادھر آ اب مائی صفت پتھ سے روئے کی بھجھا اب کو پوچھان کرو خاک مہراؤ</p>	<p>۵۳</p> <p>انے میں صلا حضرت علی کی تھی انرا زہن تو تھک سے اب غم کو چھوڑا مان جو تری اب میری بن نہیں ہو کچھ تو جو دل سینہ میں نہ کیوں نہیں ہو</p>
<p>میں نے پوری کا بچے معلوم نہوگا سب ہوگا براک مسلم مظلوم نہوگا</p>	<p>تم اٹھ پھر رہتی تھین مشتاق خبر کی اکی ہو سانی مس مظلوم پدر کی</p>	<p>تھرا ہی ہو قبر چنی میری فعال ہے پرسا بچے دینے کو میں اکی ہوں جانا</p>

<p>۱۲۴</p> <p>دارت جو تیرالال پیسے ہوا قربان ایں زانو پہ چوہہ ترا اب ہوا احسان شہنائی کا تو مسکے کی نہ کرو بھیان میں پس بھی جسم نہ ہوا خونِ غلطان</p>	<p>۱۲۵</p> <p>اب نکو پہ تہجو کہ بھر جاؤ دین کو مادر بھی ہمارا اور چھٹی بین کو ہاتھ میں گوارا کرو دین کو وہ کہنے لگے تھے یہ حضرت خلیج کو</p>	<p>۱۲۶</p> <p>کس غم نے کیا خائف و ترسان تجھے گھوٹے پیاری ہو میرا جسے کیا جان تجھے گھوٹے</p>
<p>۱۲۷</p> <p>لاش کی بھینچے تھے لاش کے چور سر پہ لپیٹی تھی تین لاش کے چور کر تھے رسل عربی بالہ جانکاہ لاش تھے کفن خلد بریں اسد اللہ</p>	<p>۱۲۸</p> <p>جنت کو فنون نے مارا ہوا جو تارک ہم بھی زینتِ محرابین سے جانے مارے خویش رہتے تھے وہ جنت کو سواہارے سرن سے کوئی نہ بین ہا بھی تارے</p>	<p>۱۲۹</p> <p>دہ دن تو ہو سنے گا کر کیا کر گئے ہم بھی مارا انھیں لکار کے یا کر گئے ہم بھی</p>
<p>۱۳۰</p> <p>پوچھا تو کوئی بولا یہی دشت جفا ہو نام اسکا ہو اک مار یہ اک کرن بلا ہو</p>	<p>۱۳۱</p> <p>یہ کہتے تھے اہل دشت تھے دوزخ میں جا درد کو آغوشِ غم تھی شاہ کی خواہ تکلفِ افسوس بفرستے تھے سرور کیا داغِ برادر کو دیا ہے برادر</p>	<p>۱۳۲</p> <p>جو ہونا تھا سو ہو چکا اس کشتہ عظم پر اب باقی رہا وہ ہو جو کچھ ہوتا ہو ہم پر</p>
<p>۱۳۳</p> <p>سادات کے یہ خون کے بننے کی جگہ ہو ماحشر ہمارے ہی رہنے کی جگہ ہو</p>	<p>۱۳۴</p> <p>سویا نہ کوئی مسلم مظلوم کے غم میں تا صبح رہی سینہ زنی اہل حرم میں</p>	<p>۱۳۵</p> <p>پہنچے تھے تیرے گھر پہ حضرت نے کیا صدائے گھر تو تیرے منزل پہ آتا مارا اب آگے ہو اس دشت سے کب جا بیٹا مارا سکن ہو جی ادیبی دوزخ ہو مارا</p>

<p>۷۷۷ ایران اسی رشت میں تھا زنجاب کو استاد کر دیجیے ام تر واد و حسرت کو نزدیک دین مجھ کو بیدار بل نہ کو محبوب بنے ہیں ان کے اعدا کوئی دم</p>	<p>۷۷۸ تو چرخ غم میں نہ ہو کر چھلکے دیکھا جو کھینچ کی طرف آنے پہلے نہیں نے کہا نہ سے بن مصطفیٰ پہلے اس کے بھیا تری مغلطہ دکھائے</p>	<p>۷۷۹ چرخ غم میں نہ ہو کر چھلکے دیکھا جو کھینچ کی طرف آنے پہلے نہیں نے کہا نہ سے بن مصطفیٰ پہلے اس کے بھیا تری مغلطہ دکھائے</p>
<p>جیتو گویا پس کی ملاقات عنیت فرست جو لے آئے تو ہر رات غنیمت</p>	<p>کس کھمیں تو اور وارث اولاد کے ناما ہو نہ بابا ہو نہ ان کو کھ جلی ہو</p>	<p>باقی بھی رخصت لے کے جانے لگے رہیں سب تابہ دم ظہر ٹھکانے لگے رہیں</p>
<p>۷۸۰ وہ شوق میں نہ تھے ہی غیب کے اشار اور غلوں سے آتے حرم کے اہل اشار تھے گری کے دن پائیس کی ہونے لگی فراد گھوڑے زینت کے کیا شاہ نے ارشار</p>	<p>۷۸۱ تو شوق میں نہ تھے ہی غیب کے اشار اور غلوں سے آتے حرم کے اہل اشار تھے گری کے دن پائیس کی ہونے لگی فراد گھوڑے زینت کے کیا شاہ نے ارشار</p>	<p>۷۸۲ جب کٹ گیا سب یہ مظلوم کا شکر اور وہ گیا تنہا خلف ساتھی کو شکر کتنا تھا یقین سے کہ راہ قوم شکوہ اب میں ہوں دیا خیمہ ناموس و شکر</p>
<p>دیکھ تو بہت دور ہو دریا کہ قرین ہو بچے مرے سب پیاسے میں اور پانی نہیں</p>	<p>کل آسوں گا کاہے کو خنجر کے تلے سے آج اور لگا لو نہیں سلیقہ کو گلے سے</p>	<p>منظور اگر یہ ہو کہ جاؤں نہ وطن کو تو اور کمین جانے دو مجھ نشہ دہن کو</p>
<p>۷۸۳ کی غرض نہ تھی کہ راہ سود والا ہم چچ میں ہیں گرد ہو سب شکر والا دیا تو جو بہ فون کی کثرت ہو وہ سجا ملن نظر زانہ میں دریا کا کنارا</p>	<p>۷۸۴ تو شوق میں نہ تھے ہی غیب کے اشار اور غلوں سے آتے حرم کے اہل اشار تھے گری کے دن پائیس کی ہونے لگی فراد گھوڑے زینت کے کیا شاہ نے ارشار</p>	<p>۷۸۵ کتنی آغوشیں بھالیں اعلیٰ نہ بابا مجھے وہ گنہگار کیا بانی کا پانا تیرے من اس فاضل کے دل کا چھانا ہو جان چھوڑو یقینوں نے نہ جانا</p>
<p>خالی ہی یہ منگو گویا دریا سے پھر آئے پینے کو بھی پانی نہ ملا پیاسے پھر آئے</p>	<p>جانے ہی لڑائی ہوئی شمشیر ز نوٹے سرکٹ کے گرسہ کے رفیق کے نوٹے</p>	<p>پر خون کیا عامہ فرزند کے کو مکڑے کیا تلوار دے بلوس نبی کو</p>

<p>میں نے اپنے لئے کیا کیا ہے میں نے اپنے لئے کیا کیا ہے میں نے اپنے لئے کیا کیا ہے</p>	<p>میں نے اپنے لئے کیا کیا ہے میں نے اپنے لئے کیا کیا ہے میں نے اپنے لئے کیا کیا ہے</p>	<p>میں نے اپنے لئے کیا کیا ہے میں نے اپنے لئے کیا کیا ہے میں نے اپنے لئے کیا کیا ہے</p>
<p>میں نے اپنے لئے کیا کیا ہے میں نے اپنے لئے کیا کیا ہے میں نے اپنے لئے کیا کیا ہے</p>	<p>میں نے اپنے لئے کیا کیا ہے میں نے اپنے لئے کیا کیا ہے میں نے اپنے لئے کیا کیا ہے</p>	<p>میں نے اپنے لئے کیا کیا ہے میں نے اپنے لئے کیا کیا ہے میں نے اپنے لئے کیا کیا ہے</p>
<p>میں نے اپنے لئے کیا کیا ہے میں نے اپنے لئے کیا کیا ہے میں نے اپنے لئے کیا کیا ہے</p>	<p>میں نے اپنے لئے کیا کیا ہے میں نے اپنے لئے کیا کیا ہے میں نے اپنے لئے کیا کیا ہے</p>	<p>میں نے اپنے لئے کیا کیا ہے میں نے اپنے لئے کیا کیا ہے میں نے اپنے لئے کیا کیا ہے</p>
<p>میں نے اپنے لئے کیا کیا ہے میں نے اپنے لئے کیا کیا ہے میں نے اپنے لئے کیا کیا ہے</p>	<p>میں نے اپنے لئے کیا کیا ہے میں نے اپنے لئے کیا کیا ہے میں نے اپنے لئے کیا کیا ہے</p>	<p>میں نے اپنے لئے کیا کیا ہے میں نے اپنے لئے کیا کیا ہے میں نے اپنے لئے کیا کیا ہے</p>

روفا تو ان قیامت کا سربراہ ہو ظالم

<p>۱۰</p> <p>نہاں مچ کے جینو کا سفر ہو خوشید قازم ہو و جینوں کا سفر ہو چھٹا ہو وطن گزشتہ دشمنوں کا سفر ہو اگر نہ انہیں کوپ جینو کا سفر ہو</p>	<p>۱۱</p> <p>وینا کی دست میں ہوا ارشاد چھپو ہر تین صاحب کے نہیں اوتے فنون و اول تو سال نہیں ہوا دست چپی ہو اور دوسرے جس شخص کی ہوا یک جہی ہو</p>	<p>۱۲</p> <p>دو دنوں کے لیے پنج و الم شام و سحر ہو باقی رہی اب ایک مصیبت وہ سفر ہو</p>
<p>۱۳</p> <p>دشمن کو بھی لاش چڑھتے نہ دینے چلے ہی بلبل چو پھوٹے چن سے واقع ہو مسافر کا دل اس پنج و سحر چھٹا نہیں گھر جان بکھاری ہو تن سے</p>	<p>۱۴</p> <p>عزت کی بھی ہوتی ہو عجب صبح خیاں کرتا ہو سفر خاک راحت و آرام وہ دست خوردی وہ غم و صدمہ و آلام نیل چپی مکین نہیں راحت کا سرخیاں</p>	<p>۱۵</p> <p>آرام کی صورت نہیں ممکن سے پھر طکر طائر بھی پھر لکھتا ہی نہیں سے پھر طکر</p>
<p>۱۶</p> <p>کوشش ہو اب اور قافلہ ہوا کا سفر ایک ایک قدم راہ میں لٹ جائیگا دھو بتی کو نہ رستے میں کسی جا نہ سفر دشمن کو کہ یہ پاد و کا سفر ہو</p>	<p>۱۷</p> <p>اوس فصل میں ہو نصرت و زینت جن اندازوں کچھ و بھی نہیں چھوٹے ہیں گھر اندھیر ہو خاک اور تی ہو دل چپی ہو دن بھر جھیلو ہے بند سے جی بکھلتے نہیں باہر</p>	<p>۱۸</p> <p>یہ دھوپ میں حدت ہو کہ سب گوشہ نشین سایہ کمان پتے بھی درختوں میں نہیں ہیں</p>

<p>۱۰۰</p> <p>کتاب کوئی کیا ہوا شیخ بھلائے کیا جانے خدا کو نہ سے کس طرح کے آئے روشن ہو چکی کے شہر میں سبھی نیا کچھ ایسا ہوا ایک کہ یہ مظلوم بچا ہے</p>	<p>۱۰۱</p> <p>اعلانے شہر بھر لکھا کو تانا بیکسی کی جی زار سے کو تانا پان چھ بچا تے شہر والا کو تانا زبوں عیب ایک زبیا کو تانا</p>	<p>۱۰۲</p> <p>بچو بچو بچو بچو بچو بچو نیاب میں بے بد سے ہیں اس چھوٹا ایک ایک سے فراتے ہیں وہ صاحب اقبال ہیں بچو بچو بچو بچو بچو بچو</p>
<p>کوئی میں جنت نہ مرد نہ یہاں خط کر کے گئے ہیں بلانے میں دعا ہی</p>	<p>اس گوشہ نشین پر یہ لکھی تھی کیا قبر میں میرے جوار کی خطا تھی</p>	<p>عزت ہو اطاعت میں امام دوسرا کی پھر آئی گے گزشتہ اس سال وفا کی</p>
<p>۱۰۳</p> <p>کتاب میں تندر میں سفر کے شہر آباد گھر میں بھی کہ جلتے ہیں مال بھی کو آباد اسباب سفر باندھے ہیں یاد د انصار بھلائیں بھلائیوں میں صد دہائی تیار</p>	<p>۱۰۴</p> <p>لکھتے ہیں جہان میں سبھی کی اب ہے بچہ چھ چھ چھ چھ چھ نیاب میں اجاب علل دلاور دونا ہو اگر تیار کوئی کے قائم ہو</p>	<p>۱۰۵</p> <p>در کوئی لڑا جی کوئی لڑا تندر میں ناریک ہو دنیا کی غمگین کی نظر میں میں جمع خانے کی جو بیا بیان بھرتی کے شہر جہاں میں شہر میں</p>
<p>ہر فرد پہ الطاف و کرم کرتے ہیں پیشکش ہر ایوان کے نام رقم کرتے ہیں شہر</p>	<p>ہر مرتبہ اشک آنکھوں میں ہر لکھتے ہیں چھاتی سے ہر لکھتے کو لکھتے ہیں</p>	<p>سب لکے بکارتے ہیں جب آتا ہو کوئی یوں روتے ہیں جھڑک کر جاتا ہو کوئی</p>
<p>۱۰۶</p> <p>حلفت کا بڑھ روتے ہیں جوتا ہو لڑا ہوا آغا بچو بچو بکرتے ہیں بکرتے ہیں بکرتے ہیں چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ</p>	<p>۱۰۷</p> <p>کلمہ کہ ہم لکھتے ہیں بکرتے ہیں ایک ایک کے اندر وہم نہ خج او جاری کرتے ہیں کہ اب تلخ ہوئی لکھتے ہیں کیا ہو گا چلی جائیگی جوت سوری</p>	<p>۱۰۸</p> <p>بکرتے ہیں بکرتے ہیں بکرتے ہیں کھڑکے خطا کے بکرتے ہیں بکرتے ہیں پانی کی گری کے دن خوف کا رستا دور دھوپ بکرتے ہیں بکرتے ہیں</p>
<p>اندھیر ہو کر یہ شہر والا تو ہے گا اب شہر کی گلیوں میں او جا لائے گا</p>	<p>جب آئی گے یان نالہ و فراد کرینگے سب روینگے جب خلق جسٹس یاد کرینگے</p>	<p>کیا سوچ کے اس فصل میں بچو بچو بچو بچو کرورم کہ ناز و گے بے ہیں</p>

<p>۱۹۱ خفتہ زینت ہر روز دھوا کی زبانی جلیو نہیں جی انور نہیں جی بے شک پانی افس فصل بیت ہوئی جو بہت ترشہ دہانی سطح کی جھلکے اسدا شمس کے جانی</p>	<p>۱۹۲ جہنم سے ہوئی اٹھارہ سال سے جانی دم بھر سے مان جاے نہ رات نہیں جانی مان باپ چھپے پہلی مصیبت وہ چھائی تنہا ہے تب زہر سے بچان پہ چھائی</p>	<p>۱۹۳ جلادت کے قریب کے پہلے گئے حضرت بچھو کہ ابھی اٹھنے کی تم نہیں طاقت اک صفت کی تصویر بولہ بی جی نقابت سکون رات کو کسی ہی باب کی طبیعت</p>
<p>تو نسا ہوا کچھ کبھی جان بر نہیں ہوتا جب خشک ہو پھول تو پھر تر نہیں ہوتا</p>	<p>راحت سے کسی رات کو سوسے نہیں پیچیدہ دن کو نسا ایسا تھا کہ روئے نہیں پیچیدہ</p>	<p>تب میں جو کراہی تھیں تو کھلے تھے حضرت بیہوش تھیں ہم شرب کو بھی ہم آگے تھے حضرت</p>
<p>۱۹۴ خوبست میں جو نوکے تلف ہوئے کاٹو رو چم اسپر اور لازم کہ یہ پہچان کرے خوبست میں جو نوکے تلف ہوئے کاٹو رو چم اسپر اور لازم کہ یہ پہچان کرے</p>	<p>۱۹۵ خوبست میں جو نوکے تلف ہوئے کاٹو رو چم اسپر اور لازم کہ یہ پہچان کرے خوبست میں جو نوکے تلف ہوئے کاٹو رو چم اسپر اور لازم کہ یہ پہچان کرے</p>	<p>۱۹۶ خوبست میں جو نوکے تلف ہوئے کاٹو رو چم اسپر اور لازم کہ یہ پہچان کرے خوبست میں جو نوکے تلف ہوئے کاٹو رو چم اسپر اور لازم کہ یہ پہچان کرے</p>
<p>۱۹۷ خوبست میں جو نوکے تلف ہوئے کاٹو رو چم اسپر اور لازم کہ یہ پہچان کرے خوبست میں جو نوکے تلف ہوئے کاٹو رو چم اسپر اور لازم کہ یہ پہچان کرے</p>	<p>۱۹۸ خوبست میں جو نوکے تلف ہوئے کاٹو رو چم اسپر اور لازم کہ یہ پہچان کرے خوبست میں جو نوکے تلف ہوئے کاٹو رو چم اسپر اور لازم کہ یہ پہچان کرے</p>	<p>۱۹۹ خوبست میں جو نوکے تلف ہوئے کاٹو رو چم اسپر اور لازم کہ یہ پہچان کرے خوبست میں جو نوکے تلف ہوئے کاٹو رو چم اسپر اور لازم کہ یہ پہچان کرے</p>
<p>۲۰۰ خوبست میں جو نوکے تلف ہوئے کاٹو رو چم اسپر اور لازم کہ یہ پہچان کرے خوبست میں جو نوکے تلف ہوئے کاٹو رو چم اسپر اور لازم کہ یہ پہچان کرے</p>	<p>۲۰۱ خوبست میں جو نوکے تلف ہوئے کاٹو رو چم اسپر اور لازم کہ یہ پہچان کرے خوبست میں جو نوکے تلف ہوئے کاٹو رو چم اسپر اور لازم کہ یہ پہچان کرے</p>	<p>۲۰۲ خوبست میں جو نوکے تلف ہوئے کاٹو رو چم اسپر اور لازم کہ یہ پہچان کرے خوبست میں جو نوکے تلف ہوئے کاٹو رو چم اسپر اور لازم کہ یہ پہچان کرے</p>

۱۲ ازبان ہندی مرثیہ شریف

<p>۱۷۱</p> <p>میں چلتا ہوں شہر سے اٹھائی دو گیسو جہاں کہیں میں چڑھا جاؤں گا کہیں نہ گھر میں نہیں پائی کی بھر اس ہی ہونے پر پھر کیا ہو کسی دن جو نہ پائی ہو اس</p>	<p>۱۷۲</p> <p>وہاں کی آج بوقت کم ہو تھا بہت تپ کی بھی ہو شہر میں کی اور نہ سخت بہت سے میں خود اٹھ کے شہر بھی ہوں حضرت پانی کی بھی خواہش ہو تو ان کی بھی جو نہ</p>	<p>۱۷۳</p> <p>شہر سے کہا تم اس سے میر نہیں آگاہ مجبور نکلا ہوں اس شہر سے واسطہ آفت کا ہے یہی ہے سفر غریب کی ہر راہ پیار ہو کر کیلئے ہے بجا دن نہیں آہ</p>
<p>۱۷۴</p> <p>تم جانے کے قابل نہیں میں رہ نہیں سکتا شب ہی وہ تنویش کہ کچھ کہ نہیں سکتا</p>	<p>۱۷۵</p> <p>حضرت کی دعا سے مجھے محنت کا یقین ہی اتو مرے نہر کا بھی مزاح نہیں ہی</p>	<p>۱۷۶</p> <p>آزار سیدہ ہوں گرفتار بلا ہوں گھر چھوڑ کے جلا دوئی سرحد میں چلا ہوں</p>
<p>۱۷۷</p> <p>گھر میں نہیں چھڑوں نہ نہیں کھڑکوں بچاؤں تو بچا نہیں ممکن ہو نہ تھا بچاؤں کوئی سے زیادہ نہیں پیرا عجب ہوں سب سے بھر نہیں اب کئی چار</p>	<p>۱۷۸</p> <p>کیونکہ یہ ہو یا یہ نزدیکی نہیں جا سب سہل ہو چکا ہو نہیں ہونے کی ایذا پہلے سے کہ دینی ہوں ای سید والا میں خاندان میں نہیں رہنے کی تنہا</p>	<p>۱۷۹</p> <p>وہ صعب پڑا تو سفر اور وہ کر کے کوئی دن رات سا فریج بھی دھوپ بھی اٹس ایک ایک قدم رخ والہ محنت و فتنوں ہوتا نہیں جزو خار کوئی کے قدیموں</p>
<p>۱۸۰</p> <p>فرق میں سلام و فریاد کروں گا ازدنگا جو منزل پہ نہیں یاد کروں گا</p>	<p>۱۸۱</p> <p>اب روح مرے جسم میں گھبراتی ہو یا با ان باتوں سے کچھ بوسے فراق آتی ہو یا با</p>	<p>۱۸۲</p> <p>آرام کہیں راہ میں جانی نہیں ملتا جنگل میں وہ پیر ہوں کہ پانی نہیں ملتا</p>
<p>۱۸۳</p> <p>میں نے کہا آپ کی الفت کے میں قربان میں کو پھر کو پھر کو پھر کا نہ ہو درمیان میں نے صحت کا بھی ہو جائیگا سامان میرا کی تو تیرے ہر اک درکاران</p>	<p>۱۸۴</p> <p>میرا دلی پھری ہو سچ دوست صحت مجھے ہو جائیگی حضرت کی دعا سے کٹ جاؤ گا اندر سفر فضل جاری میں جان آئیں گی کی بات</p>	<p>۱۸۵</p> <p>میں نے کہا آپ کی الفت کے میں قربان میں کو پھر کو پھر کو پھر کا نہ ہو درمیان میں نے صحت کا بھی ہو جائیگا سامان میرا کی تو تیرے ہر اک درکاران</p>
<p>۱۸۶</p> <p>جہر لفظ لطف مسج دو سرا ہو برسوں کا ہو سارہ تو لکھ میں غصا ہو</p>	<p>۱۸۷</p> <p>سب ساتھ میں روئی نہ تم کھاؤنگی بابا لہجی ہوئی محل میں جلی جاؤنگی بابا</p>	<p>۱۸۸</p> <p>خوش ہو گا تم اب دل پہ اگر جبر کرے گی مر جاؤ گا جب میں تو نہ کیا صبر کرے گی</p>

<p>۵۲۴ جاننا ہو خط و کتابت سے کہ اب ہم سب گھٹن بہن چھری تنہائی کی تصویر بن گئے ہیں اک خوش تو آنسو و ناکا دیدہ ترین صد سے کھٹک درد کی پیرا پیرا ہیں</p>	<p>۵۲۵ پیشے ہی میں تکی تو چھائی تاشد آتی جلالی وہ ناشاد کہ جو عری جانی زینب نے کیا گھٹے نکلتا جو یہ جانی جلانے ہے کچھ کم نہیں صحر کی جانی</p>	<p>۵۲۶ پیری میں جو دو ٹپک دیا جانے کی کیا انس کہ میں گریں گے جسے بھی تو بولتے آہ آہ کو آہ ان کو نہ بنو کو مری چاہ سب جیتے ہیں غم جو ابھی ہو کر رہا</p>
<p>۵۲۷ نخل اپنی شب ہجر جو دکھلا گئی او سکو کاپتا یہ تن زار کہ تب آگئی او سکو</p>	<p>۵۲۸ کھڑ لٹا ہو کس طرح قیامت نہ پسا ہو پسلا ہو یہ غم آگے خدا جانیے کیس ہو</p>	<p>۵۲۹ بھولے سے نہ اب خاطر ناشاد کر سنے میں قبر میں جب ہونگی تو سب یاد کرینگے</p>
<p>۵۲۸ نخل اپنی شب ہجر جو دکھلا گئی او سکو کاپتا یہ تن زار کہ تب آگئی او سکو</p>	<p>۵۲۹ آغا و منور میں تو نام جو نہ کر ستم کیا کہیں کھاتا جو اس آغاز کا انجام بچل ہو کہ سب ہو کمان راحت و آرام ان دو کی جانی ہے پھر کر سو شام</p>	<p>۵۳۰ کیا خلق میں کو کوئی ہو تانین چار جو کوئی نصیب کہ سب ہو گئے بیکار زندہ ہوں بہر سے کی طرح ہوئی دشوار سین جانتے ہیں سب مجھ کو کونسا آزار</p>
<p>۵۳۱ بے آپکے اس گھر میں نہ یا شاہ رہو گئی اچھا میں کینزدن ہی کے ہمراہ رہو گئی</p>	<p>۵۳۲ بستی بھی ہو جنگل جو کچھ نہ ہو پر میں بھول لی وہ چھوڑنے کیلئے جسے گھر میں</p>	<p>۵۳۳ حیرت میں ہوں باعث مجھے کھلتا نہیں کا وہ آنکھ چرا لیتا ہو تھکتی ہوں جسکا</p>
<p>۵۳۴ سب اردن کے لئے تیاری تفریق جلانی کسب نے کہ میں صدمے مری ہمشیر گم گئے کہ یہ فرستے گئے حضرت شہید نہیں جو مجھ کو کچھ ایسا تو ہے دیا</p>	<p>۵۳۵ مغفلت کما آگئی بارگشت میں زبان تم جان چکا کہ میں ٹوٹی ہوئی چھین جان بہنی ہوئی کی مری شکل کرو اسان جانبی جی صحر تو نہ بھولیں یہ احسان</p>	<p>۵۳۶ تپ کیا مجھ کو کہ سپاسم اجل جو کہ مری راحت کی بنا میں غل زایا چھوڑا مجھے سب نے جو سفر کا محل آیا کیا خوب مسرتی نخل قناریں چل آیا</p>
<p>۵۳۷ کم سن میں سفر مجھے تشویش بڑی ہو دن چڑھتا ہو اور آجکی منزل بھی کڑی ہو</p>	<p>۵۳۸ یکہ بات بھر گریہ و زاری نہیں کرتیں ان تو سفارش بھی تیری نہیں کرتیں</p>	<p>۵۳۹ دل سخت کیا مان نے مجھے غم ہو اسکا رج ہو کہ نہ مانے میں نہیں کوئی کسی کا</p>

<p>۱۳۴ وہ چاہنے والا ہے مصیبت میں کھنکھاتی مین کی ہوئی اور کوئی سیر انوار ہے اس راہ میں ہر راہ کنیز تو ہوں ایوان کھنکھاتی ہو چاہنے والی وہی راہ ہے</p>	<p>۱۳۵ سنائی میں شہت بھی نہ تھی خفتا کی جو کادل پہلے گا دشت سے کھنکھاتی مین کوئی نہ زنت میں نام دو جانی نہفتت مجھے بارانگی بہنوں کی نامی</p>	<p>۱۳۶ اس وقت بخت مری ہو جائیگی خالی جب راہ میں خطا ہو گئے کھنکھاتی دوسری کھنکھاتی چاہنے والی ترابہ جو جھوٹا وہاں ہو جائیگی خالی</p>
<p>۱۳۷ باری مین دو خوب ہوئی ہے تجو زمرے واسطے کیا خوب ہوئی ہے</p>	<p>۱۳۸ فرقت میں مری طرح جا کر گھر سے ہنکھاتی مین گھر میں مری تو یہ گھر کس سے ہنکھاتی</p>	<p>۱۳۹ ہمت نے سنائی خبر مرگ سفر میں وہ قبر میں مری جسے چھڑا گئے تھے گھر میں</p>
<p>۱۴۰ مین آن میں درمے اور چاہیگی یہ مان در دجی سو میں سے ہو چاہیگی یہ مین کوئی تو چاہیگی یہ اعلیٰ کی سب بہتر سے کرکب اور کھنکھاتی سب</p>	<p>۱۴۱ سب چاہنے والے ہیں کران کی کھنکھاتی بابا کی تقریر ہی بہنوں کی یہ صورت چھڑا مین سب دیکھتی تانگی بہت بولین پچھو جانی جان کی کھنکھاتی</p>	<p>۱۴۲ چرخ نہیں کے کوئی لکھ ہو جانی سب نے کھنکھاتی کران سے لکھ لکھایا عالم سے در دجی ہی جو قرب میں سوا کیا نفع اسے کوئی کر چاہا کوئی رویا</p>
<p>۱۴۳ کم ہوگی حرارت الم ورج وحن مین غم کھانے سے آجائی طاقت مین مین</p>	<p>۱۴۴ فرقت کا الم میرے کچھ کو چھڑی ہے سب اچھے مین کو مری تقدیر جری ہے</p>	<p>۱۴۵ پرست کیلے جمع ہوئے لوگ تو بھر گیا پردیس میں کنبے نے رکھا سوگ تو بھر گیا</p>
<p>۱۴۶ کھنکھاتی کو بھی اڑھانہ سوا نفرت سے کھنکھاتی کا کھنکھاتی دھونا نکلیں اور الین پر غزیر کا کھنکھاتی تھقیہ کامل ہو مے واسطے رونا</p>	<p>۱۴۷ عاشق کھنکھاتی کھنکھاتی مین داری دودھ سے کھنکھاتی مین کی آگے چاری قاتل کو کھنکھاتی کیا جو مین کران داری مین کھنکھاتی ہو چکا جان کو باری</p>	<p>۱۴۸ جان کرانہ خفا کے جو دھنکھاتی کھنکھاتی مین کھنکھاتی کھنکھاتی کھنکھاتی کھنکھاتی جلیلی مین چاہیگی کھنکھاتی سے لپٹ کر اس کھنکھاتی کے مین کھنکھاتی کھنکھاتی</p>
<p>۱۴۹ راحت سے شب وروز علاقہ مجھے ہوگا فاقہ جو کوئی تو انا فاقہ مجھے ہوگا</p>	<p>۱۵۰ اند توڑ کر کوئی غموار نہیں ہے مری مری کھنکھاتی کو غموار نہیں ہے</p>	<p>۱۵۱ فریاد ہے موت بہن مری ہو جانی تقدیر مین سے جدا کرتی ہو جانی</p>

<p>۵۵۵ بجائی تنائی پر آنسو نہ بہاؤ ردن ہون کہ پھر خیر سے اس شہر آؤ ہر چند یہ شکل کہ عتیا میں پاؤ صدے گئی پھر آنکھوں سے کہے جاؤ</p>	<p>۵۵۶ خچر چلے اور کہا بولنے میں صغرا جلدائے میں خود نہیں بلوائے میں صغرا ہم سب زری تنائی کا غم کھاتے ہیں صغرا جان اپنی نہ کھانچیں بھلے ہیں صغرا</p>	<p>۵۵۷ شہر کے غمے اشد در گار ہر سبکا انسانی کیا آس بھر دیا تو رب کا سبھی غم کا بھی عیش و طرب کا سا ان آری غم کا بھی شہر نشاہ عرب کا مضطر نہیں از زہر نشاہ عرب کا</p>
<p>۵۵۸ عرصہ ہو تو خط لکھکے طلب کیجیو بھائی اب بیاہ میں بھگوتہ بھلا کیجیو بھائی</p>	<p>۵۵۹ قرآن پیر آب و غذا ترک نہ کیجیو بڑھ جائیگا آزار دوا ترک نہ کیجیو</p>	<p>۵۶۰ ماگویہ دعا خیر سے وہ وقت بسر ہو جبر و زکریا پشیر کا دنیا سے سفر ہو</p>
<p>۵۶۱ وہ دن ہو کہ پوٹائی تھاری دھول کے جلدی کہیں یا حضرت باری دھول کے سب بھول کے گئے ہیں سنواری دھول کے نہم چبے ہو دھول ہی پاری دھول کے</p>	<p>۵۶۲ پیشی سے یہ نرا کسے طے قیاد عالم ناسوس چھوٹی چلے ساتھ بصد غم صغرا بھی چلی جاتی تھی روتی ہوئی باہم جس بیان دانتے ہوئے تھیں حلقہ نام</p>	<p>۵۶۳ پیشی کے برآمد ہو وہ خلق کا دالی نفاق و پیچھے سے سب جسم سید دالی اجباب ترشہ پیچھے کیجئے تھے موالی نعل خاک چھڑکا جو لکھ بوا خالی</p>
<p>۵۶۴ ہمشیر کو تربت میں نہ ترسائیو بھائی بھابھی کو مری قبر پہ لے آئیو بھائی</p>	<p>۵۶۵ راحت تھی جو بکوشہ ویاہ کے دم سے اک پشینی تھی ایک پشینی تھی قدم سے</p>	<p>۵۶۶ یوں روتے تھے بگر و حسین ابن علی علیہ السلام جس طرح کہاتم تھا خانہ بیہوشی کے</p>
<p>۵۶۷ دلے کا اور دھول خاں فضا کی بکری تیار ہو ناسوس چھوٹی سوار کی دروازے کے نزدیک تھوڑی سی عاری سیرا بھر آب آسے بدلتی کی پاری</p>	<p>۵۶۸ غل تھا شبہ بار خدا حافظ و نام رڈ وٹے مدو گار خدا حافظ و نام ایو خلق کے سردار خدا حافظ و نام مناجوت کے غمخوار خدا حافظ و نام</p>	<p>۵۶۹ مظفر آغا کی تھی حالت زنا راہی کی بار بار سری در پیہر انگار جن نے تھے پشینی یا کوئے شاہ داد دل انگار مظفر نے کسے پشینی کے چلائی دھوپار</p>
<p>۵۷۰ ہر بار فنا تو نے قریب آتے ہیں عیالمیں اب جلد سواری ہو یہ فراتے ہیں عیالمیں</p>	<p>۵۷۱ دکھ فاقے کو بہت کے ام سے کہیں گے مشکل کوئی اب ہوگی تو ہم کس کہیں گے</p>	<p>۵۷۲ قرآن کی آخری دیدار دکھا دو امان مجھے اہم کو پھر اکبار دکھا دو</p>

<p>۴۳۴ مضطر ہوئی آنکھیں غنیمت کی تھی کہ پر زب سے جگر بند کا غنیمت کہ دیا باہر بی بی سے کما دست بستر تھے پر لکھو واختری تسلیم چالائے بین مضطر</p>	<p>۴۳۵ نکھین اوتے پوچھا کے چلے سید بار غش کل کے گری خاک چھوٹا جگر افکار نکھین اوتے پوچھا کے چلے سید بار غش کل کے گری خاک چھوٹا جگر افکار</p>	<p>۴۳۶ نکھین اوتے پوچھا کے چلے سید بار غش کل کے گری خاک چھوٹا جگر افکار نکھین اوتے پوچھا کے چلے سید بار غش کل کے گری خاک چھوٹا جگر افکار</p>
<p>۴۳۷ منہ زرد اور رخسار و نیہ آنسو بھی بچھین یہ زکریا گھونے تھیں دیکھ رہے ہیں منہ زرد اور رخسار و نیہ آنسو بھی بچھین یہ زکریا گھونے تھیں دیکھ رہے ہیں</p>	<p>۴۳۸ روئے تھے مجاور جو نواس کو بی بی کے اک حشر تھاروئے پہ رسول عربی کے روئے تھے مجاور جو نواس کو بی بی کے اک حشر تھاروئے پہ رسول عربی کے</p>	<p>۴۳۹ بقیہ مراد دنیا میں گرفتار بلا ہو باقی تھا حسین ایک سو مرنے کو چلا ہو بقیہ مراد دنیا میں گرفتار بلا ہو باقی تھا حسین ایک سو مرنے کو چلا ہو</p>
<p>۴۴۰ مظفر نے ہوس باغ تھا رو بکاری اس باغ کے اس چاندیم آتھ کے پانی مظفر نے ہوس باغ تھا رو بکاری اس باغ کے اس چاندیم آتھ کے پانی</p>	<p>۴۴۱ ان ہی صلا و صری تریج مجاور صوت تری غلو کی کے اوجا بر دنا کر ان ہی صلا و صری تریج مجاور صوت تری غلو کی کے اوجا بر دنا کر</p>	<p>۴۴۲ ان ہی صلا و صری تریج مجاور صوت تری غلو کی کے اوجا بر دنا کر ان ہی صلا و صری تریج مجاور صوت تری غلو کی کے اوجا بر دنا کر</p>
<p>۴۴۳ جب آکے بھر اس جھولے کو یاد کرو گے تم بھی مری گودی کو بہت یاد کرو گے جب آکے بھر اس جھولے کو یاد کرو گے تم بھی مری گودی کو بہت یاد کرو گے</p>	<p>۴۴۴ دشمن کو بھی اس طرح اذیت نہیں دیتے خاتم مجھے مرنے پہ بھی راحت نہیں دیتے دشمن کو بھی اس طرح اذیت نہیں دیتے خاتم مجھے مرنے پہ بھی راحت نہیں دیتے</p>	<p>۴۴۵ کیا ہو گا ہوا ظلم کی جب آہ چلے گی مادر بھی پھر ہو نیکو ہمراہ چلے گی کیا ہو گا ہوا ظلم کی جب آہ چلے گی مادر بھی پھر ہو نیکو ہمراہ چلے گی</p>
<p>۴۴۶ چلیں غنیمت کہ اتنا تیری شکر مر جائیگی اب قلم مضطر مری دفتر چلیں غنیمت کہ اتنا تیری شکر مر جائیگی اب قلم مضطر مری دفتر</p>	<p>۴۴۷ ان دو دو نکو یوں بھول گئے اہل شقاوت عزت کا یہ نقشہ ہوا قرآن کی وہ صورت ان دو دو نکو یوں بھول گئے اہل شقاوت عزت کا یہ نقشہ ہوا قرآن کی وہ صورت</p>	<p>۴۴۸ ان دو دو نکو یوں بھول گئے اہل شقاوت عزت کا یہ نقشہ ہوا قرآن کی وہ صورت ان دو دو نکو یوں بھول گئے اہل شقاوت عزت کا یہ نقشہ ہوا قرآن کی وہ صورت</p>

<p>مرثیہ بارانِ وطن سے رشتہ ہوئے ارکٹ غمِ قلمِ نغمہ روئے ہوئے گھوڑے پہ چلے جلتے تھے زارِ تاجِ ایک ایک اور صاحبِ قلم</p>	<p>مرثیہ بارانِ وطن سے بارانِ باری نے کیا کوئی چن سے نکلاد زاریاں بے بنوت کے عدل سے نہیں ہوئی تھیں عجب نچوڑ سے</p>	<p>مرثیہ فرماتے تھے او دہر گرفتار بلا ہوں مین وہ ہوں جو آغوشِ محمد میں بلا ہوں</p>
<p>مرثیہ نیا ہوئے غمِ فائدہ و مصیبت ہم کیا ہیں جو غمِ توپانی نہیں راحت اجاب کا جو وصل بھی اور بھی فرقت نہوئی ہوئی ایسی نہیں صحت</p>	<p>مرثیہ کتنی تھی غمِ زکریا کی وہ طریقی عمیق تھی غمِ بوی ہوئی جاتی نہیں سزا برکھ سے کہنے میں تھی غمتِ جانکاہ تھا شور کہ نہ نہ کہیں عزت کہیں جاہ</p>	<p>مرثیہ رشتہ میں ہی جب جبرِ مسلم و ملکی منہ و جانب کے رویا اسد کے کاجانی صد سے مسافر کا اوج ہو گیا پانی فرماتے تھے انوس برادر کی جانی</p>
<p>مرثیہ آج کج تو یہ ہو کہ پھر تھے ہن وطن سے اٹھ جائیے اک روز یوں دارِ حق سے</p>	<p>مرثیہ ہاتھ کی صدا تھی کہ بہت بعد نہیں ہو گھر دور ہیں اور منزلِ مقصد و قرین ہو</p>	<p>مرثیہ آج آنہ جو گزری وہ ہمارے لیے کلا ہو مسلم کی شہادت نہیں پیغامِ اجل ہو</p>
<p>مرثیہ لاکھوں ہیں مسافر کہ نہ پھرتے غم سے جنگل میں غمِ زکریا جل گیا گھر سے رک جاتی ہو شمشیر کی ضربت تو پہرے ساعت و داخل کی جو کہ تھی نہیں سے</p>	<p>مرثیہ اوس صوبہ میں بستانِ محکم کا تھا حال سویلا سے ہوتے رنگ تھے لالے کی طرح لال چھوٹے سے کوئی دھوپ میں روئے تھا حال تھا تھا جگہ کوئی رخسار و فیروز لال</p>	<p>مرثیہ چھوٹے سے کوئی دھوپ میں روئے تھا حال تھا تھا جگہ کوئی رخسار و فیروز لال مظاہر کی ہو وہ کو بھی دیا ہے سا فرماتے تھے کہ وہیں ہے کہیں کیا ہے</p>
<p>مرثیہ کتنے ہیں مسافر کہ تھاک سنانِ دین قبرین تو ہیں دیرانی میں ہی مگانِ دین</p>	<p>مرثیہ دن تھی کہ شجر جل گئے تھے دشتِ بلا میں معلوم یہ ہوتا تھا کہ ہو آگ ہوا میں</p>	<p>مرثیہ سر پہ لے روئے دم سر دھیر سے فرست ہوئی ماتم سے تو کل کو بے گریب سے</p>

<p>۴۳۳</p> <p>بیاہنمہ دین مست شہ عالم تا صبح سیاہی بکرتی تھیں باہم سید انبان سے پیشے چھانیاں ہوں مسلم کے بیکر پیشے چھانیاں ہوں</p>	<p>۴۳۴</p> <p>یہ ذکر بھی کرتے عیال شہ عالم جوتے دان مسلک مظلوم کے دلدار سب ساتھ ہی اولاد و خلیل کج کار بیکجا جو انھیں روکے تھے تیار</p>	<p>۴۳۵</p> <p>حضرت نے کہا جالی کا غم جو نکاح کیا کیا نہ تھم سکے وہ دنیا سے کیا آہ دیشیں عین بھی کوئی دین ہی راہ اس غم میں بھین جگر غائب کرے آہ</p>
<p>۴۳۶</p> <p>اپنی تھی زمین اسے مسافر کی حد سے سویانہ کوئی زوجہ مسلم کی بکاسے</p>	<p>۴۳۷</p> <p>دل ہل گیا چونکے یہ پیرو جوان کا دربار میں ک شہید آہ و فغان کا</p>	<p>۴۳۸</p> <p>آفت ہو غم بے پردی دار محن میں اب تک مناسب ہو کہ پھر جاؤ وطن میں</p>
<p>۴۳۹</p> <p>کار غم ہوست حضرت جوڑے سے نکلتے ارٹا کر جالی سے انکے اکھڑتے ہیں جھوٹے گھر سے ہیں غم مسلم میں جگہ سے خون سے نہیں انکے سر دیوہ سے</p>	<p>۴۴۰</p> <p>پیشانی کے بوتے یہ تھے رکھ دیا ہوا مٹا دیا سند پر انھیں اپنے برابر</p>	<p>۴۴۱</p> <p>کافی تر تھا مسلک کی شہادت واقف دین تکوین جی کرنا ہوں نصرت رواں کو بھی ہمراہ محنت میں بہ عزت جو مصلحت وقت گوارا کر دے عزت</p>
<p>۴۴۲</p> <p>پرست کے بے غیمہ میں جایا نہیں جاتا منفرد نہ کہ مسلم کو دکھایا نہیں جاتا</p>	<p>۴۴۳</p> <p>فراتے تھے یہ راحت جان بخت جگر میں آگے تو تھیتے تھے بہ اب میرے بس میں</p>	<p>۴۴۴</p> <p>مسلم کی لڑائی ہو مرے نور نگہ ہو اتو کہے تو اکر و اٹھوئی جسک ہو</p>
<p>۴۴۵</p> <p>جنگ کی غرض کہ ارشاد کیا ہے خادم کا چھڑنا سبب آہ و بکاہو کوئے بن تو مولانا موت نہ ڈھاو جو دین میں مال کی جنت کا دھاو</p>	<p>۴۴۶</p> <p>اس لطف پہ پہنچے خدایا بپہنچان ہر غلامی میں اس لطف کی جان کلمہ کے جو آواز نہایت زیور اس لطف پہ پہنچے خدایا بپہنچان</p>	<p>۴۴۷</p> <p>چلے آئے دونوں پہلے تو جھکے پھر چلے آئے انکو دشمن لب بدہ لائے دہ جاہلین کمان اور اسرار شد کے آئے جو اپنا بدن چھوڑ کے مرنے کے آئے</p>
<p>۴۴۸</p> <p>بد عہد میں طاعون ہیں بیدار وہیں عالم مظلوم کو بیکر کیا نامرد ہیں فلسلم</p>	<p>۴۴۹</p> <p>بیٹو کو نہ کیوں غم و سہاگت کی جاہو آزاد ہو بند ہی جو آقا پہ خدا ہو</p>	<p>۴۵۰</p> <p>جائے جگہ جدھر آپ آؤ صبر جائے مولانا گھر قبر ہو مر جائیں تو گھر جائے مولانا</p>

<p>۹۹۱ سوت میں آفاکی زلفت سے کنار چہ اس طالع کو نہ ہو گیا گوارا نورانیہ شریب میں جواب کون جارا اگر باب چھاسو سو وہ دنیا سے سوار</p>	<p>۹۹۲ دو بجائی تو چہ دید جان ہم باب کے دق کی زیارت کو جانین اس راہ سے چہ جانین تو تھک کو کھانین حسرت کو جواب کا دہرہ او وہ جان</p>	<p>۹۹۳ مکھڑے جو دہائے بھی خیاں عالم نظام سے ارشاد کیا آپ نے اس دم بچپنی میں فکر تو اپنا نہیں کچھ ہم اس نسل کے پھول میں زانی و بستکم</p>
<p>۹۹۲ مشتاقِ جنان طالبِ فردوس برین ہیں جیسے یہ جو مرتے ہیں غلامِ آئین نہیں ہیں</p>	<p>۹۹۳ مر جا بیٹے قدمو نہ شہ جن و بشر کے قبر میں بھی جواب ہوگی تو پہلو میں پدر کے</p>	<p>۹۹۴ شہر ہے جو میں سیرابِ محضین افسونہ وصل جو مشکین کھالین ہیں وہ سب پانی سے بھر ل</p>
<p>۹۹۳ تھک کو کھانین چہ جانِ وارفت ہم اپنی اجل کے میں ملکِ زلف سے مارا جو عینوں نے سا فر کو زلف سے رنگے عینِ عین پر اہل جلف سے</p>	<p>۹۹۴ جہوتی شہنشاہی کی یہ ستھار زبان کہ جی کہتے تو دم و دولتِ قادر اسٹھ جانین زانے سے جب اسطرح کے غدار ہو خلق میں کی پرست کی لذت نہیں نہ دار</p>	<p>۹۹۴ پہلے ہرکِ ظن میں تھوچ کھڑا باب راہی ہوا اس میں سے بھی کا کل شاداب گری تھی جا سن کر کسی دکنو تھی ناب تھا غافلانِ رشت میں فرشتہ جان باب</p>
<p>۹۹۴ مر جا بیٹے باجنگ کو سر کر کے پھر سنے کونے کی زمین خوسے ترک کر کے پھر سنے</p>	<p>۹۹۵ اب دمِ شغیر کے شتاق گلے زمین بہتر ہو چلا ہم بھی تو مر نیکو چلے زمین</p>	<p>۹۹۵ لون چل رہی تھی رنگ بھی سو لگا ہوتے تھے جنگل میں گھاس مگر چھائے ہوئے تھے</p>
<p>۹۹۵ اب دجوان جو آکر کا نہ بنو بلکہ کھو دعویٰ جو عینوں نے میں خونِ پدر کا میں جو تھی بتی زخمِ جگر کا رنگے کو دیکھتے ہیں بانی شر کا</p>	<p>۹۹۶ تو کہ میر اس فن سے جلا کمال نچے نیر کو صدمہ اس فن سے رخِ ال منزل پر تار کی جو پونچا وہ خوشِ انبال نہیہ ارشد کی شہادت کا حال</p>	<p>۹۹۶ حضرت بھی چلے چلے تھے افسردہ دلگیر جو ایک دلاوت سے کسی گھوڑے پر کبیر اس شخص سے فوراً لگے حضرت پچھو تلا سب اس زکر کا اور صاحبِ نوحہ</p>
<p>دل میں بھی چھپوے ہیں کچھ بھی جلا ہو اب نیچے اور حاکم کو نہ کا گلا ہے</p>	<p>دو صدمہ تازہ ہے اک جانِ حزمین پر وہ رات بھی اندوہ میں گذری تھیں پر</p>	<p>کی عینِ قریب آکے شہ عیشِ شبنم کے وہ نکل نظر آتے ہیں کونے کی زمین کے</p>

<p>۱۰۱ دو چو کی عرض کیا تو دیکھ کر نہایت سے بیان نکل تو دیکھ کر عجب سے عکس دار نے جب غور سے دیکھا تو عرض نہ کیا کہ فون آئی ہو</p>	<p>۱۰۲ لڑکے حضرت کی طرف جب وہ نکلا عجب سے نہ فرمایا کہ برصیغہ خبردار بیاہو تھان خیمہ اٹھانے ابرار تو کچھ تھیں ہر وہ نہیں فرار</p>	<p>۱۰۳ کچھ کچھ ہر بار شہناہو بکا نیاس جلات کا کچھ دھیان ادب کا ہر شکر عام ہر اس خاندان کا فصلہ بھی نونہ کو کچھ سے غضب کا</p>
<p>۱۰۴ کیا جانیے ہنر ہوا چند نفس ہیں نورین یہ سنا تو کی ہیں یا گوش فرش ہیں</p>	<p>۱۰۵ کچھ عرض جو کرنی ہی تو کچھ کھڑ کر سردار جو آئے بھی تو گھوڑی سے اتر کر</p>	<p>۱۰۶ ڈالو گے اگر رنگ رانی کی بسا کا بھرا بھی بن جائیگا بازار سنا کا</p>
<p>۱۰۷ کچھ نہ فرمایا کہ جگتے ہو جان پہلے سے کہہ کر نہ کہتے ہو جان ماتم میں تھی روز سے رات نہیں جانی کیا درد کر گویا جی جگل میں رانی</p>	<p>۱۰۸ کیا جو دار چلتے ہی آگے نکلتے پیغام کی کچھ یاد ہو تھیں کوئی لائے میں سے کہہ کر نہ کہتے ہو جان کیا درد کر گویا جی جگل میں رانی</p>	<p>۱۰۹ کچھ نہ فرمایا کہ جگتے ہو جان پہلے سے کہہ کر نہ کہتے ہو جان ماتم میں تھی روز سے رات نہیں جانی کیا درد کر گویا جی جگل میں رانی</p>
<p>۱۱۰ سرکش ہیں ارادہ کریں بے ادبی کا خیمہ کہیں برپا کرو ناموس منجی کا</p>	<p>۱۱۱ گرے ادب آؤ گے تو جانانہ ملیگا ہتھیار بھی باندھے ہوئے آنا نہ ملیگا</p>	<p>۱۱۲ آئے ہیں ملاقات کو باقاعدہ غا ہر پچھ بھی تو ظاہر ہو کہ منظور آئیں کیا ہو</p>
<p>۱۱۳ کچھ نہ فرمایا کہ جگتے ہو جان پہلے سے کہہ کر نہ کہتے ہو جان ماتم میں تھی روز سے رات نہیں جانی کیا درد کر گویا جی جگل میں رانی</p>	<p>۱۱۴ کچھ نہ فرمایا کہ جگتے ہو جان پہلے سے کہہ کر نہ کہتے ہو جان ماتم میں تھی روز سے رات نہیں جانی کیا درد کر گویا جی جگل میں رانی</p>	<p>۱۱۵ کچھ نہ فرمایا کہ جگتے ہو جان پہلے سے کہہ کر نہ کہتے ہو جان ماتم میں تھی روز سے رات نہیں جانی کیا درد کر گویا جی جگل میں رانی</p>
<p>۱۱۶ سزا قائم آہن میں تنگ کار زمان تھے سب ایک ہزار آئین زرد ہوا تھے ان تھے</p>	<p>۱۱۷ جنگل میں وہ آترا ہی جو مختار زمین ہو شیر و کتا یہ بیشہ ہی جہر تو نہیں ہو</p>	<p>۱۱۸ دولت غلامی ہو مجھے آں جی سے اب حق ہو محبوب ہوں اس بے ادبی سے</p>

<p>۵۱۱۱۱ حاکم کا چنگی اور سالہ سے ہوا مخواب سے واقف ہیں نہ آدھا آگاہ بہن غلط نہ فرمائیے بہر شہ نہ بجاہ اب غیر اجازت نہ بیٹھو گلا کوئی رادہ</p>	<p>۵۱۱۱۲ کوسوں کے پانی کے تختہ بس میں مٹاؤ چرخان چرخہ کسین کیجا نہ کسین چاہ دس سو میں سواران عزتی سے ہوا میں سو میں کسین کے تہ میں بیا نہ بجاہ</p>	<p>۵۱۱۱۳ فریاد سے سنی کہ کچھ نہ کہو اب میری ہی مرضی ہے کہ سیراب ہوں بجاہ ان کا افسانے روا ہوتا ہے مطلب میں جاہن مسلمان بگوارا ہے محجب</p>
<p>۵۱۱۱۴ ہو عفو ترحم کا روان آپ کے گھر سے تقصیر بھی ہو جاتی ہو دنیا میں بھر سے</p>	<p>۵۱۱۱۵ اب جان نہ گھوڑ نہیں اسوار نہیں دم ہو اوی سانی کوثر کے پس وقت کرم ہو</p>	<p>۵۱۱۱۶ میں مالک کوثر ہوں ترود و تحصین کیا ہو پسائیں انکی بھادو مرے پوٹھکا خدا ہو</p>
<p>۵۱۱۱۷ جب جہان بے بختی تفریق سے تھی شہرہ سے سر کی تفریق نہ رہ جاتی بیہوش اجازت خور نہ دانی بانی خود بھی بیاہ آپ کے بیٹھنا چھو جاتی</p>	<p>۵۱۱۱۸ پہنچتے ہی تیاب ہو سے بیلچہ چھو دیکھا جی چھو گلاں کوٹھکین بھر کر فرمایا کہ یہ لوگ ہیں بیاہ سے بیلچہ میں جھوٹا بولی بھی منگو اور بول کر</p>	<p>۵۱۱۱۹ پہنچتے ہی تیاب ہو سے بیلچہ چھو جہانی ہو سے آدھہ بیاہ سے بیاہ میں جھوٹا بولی بھی منگو اور بول کر میں جھوٹا بولی بھی منگو اور بول کر</p>
<p>۵۱۱۲۰ دیکھا جو شہنشاہ کے اقبال چشم کو جرا کیا صف باندھ کے سلطان ام کو</p>	<p>۵۱۱۲۱ بھیا کر اب کھو لیو بیاس اکی بھیا کے میں کانپ رہا ہوں کہ یہ بندے ہیں بھیا کے</p>	<p>۵۱۱۲۲ ہاتھ میں کٹورے مرقا شہ کیے تھے مستقون نے بھیا کے دہن کھول دیے تھے</p>
<p>۵۱۱۲۳ نیکو کیلئے لائے گئے شاہ خوش تال بیاہ جو تو مرگ ہو بے منتظر بجاہ نہ عفو نہ کی حیرت نہ اوقا طے کے لال تیاب ہیں بیاہ بجاہ کی بیاہ</p>	<p>۵۱۱۲۴ چلیاں سنی عفو کہ ہو کل کھو کیا طاقت و قدرت ہو کون حکم نہ کر پہنچتے ہی تیاب ہو سے بیلچہ چھو میں جھوٹا بولی بھی منگو اور بول کر</p>	<p>۵۱۱۲۵ میں جھوٹا بولی بھی منگو اور بول کر میں جھوٹا بولی بھی منگو اور بول کر میں جھوٹا بولی بھی منگو اور بول کر میں جھوٹا بولی بھی منگو اور بول کر</p>
<p>۵۱۱۲۶ آہو کا دھواں اٹھتا ہو بیاہ کے جگر سے قطرہ نہیں بانی کا ملا تین بہر سے</p>	<p>۵۱۱۲۷ مولا کی فرسخ ابھی جانا ہو بیاہ کے مانع کے وہ بانی تو پھر آگیا کھانے</p>	<p>۵۱۱۲۸ ہر پہ تھکے شہ والا کا بیان تھا دریا کے کوم سانی کوثر کا روان تھا</p>

<p>۱۱۰</p> <p>جہاں سے تیرے سباجت سے بلاتا کیا سہل ہو اس فوج میں گھر کو مل جاتا جہاں تو یہ کہہ دے کہ اور یہ بہانا جہاں جو بچہ بچہ تو اس جہاں زانا</p>	<p>۱۱۱</p> <p>پہاں نہ رہا جب کوئی ایک کھنچ لایا تب خستہ ہوئے تیرے گئے سید بار اب اپنے اصرار کا احوال کر اظہار کیا قصہ ہو کیا غم ہو اور زوار</p>	<p>۱۱۲</p> <p>جہاں سے تیرے یہ کٹورہ کو چاکر جو فوج میں بیسا ہوا وہ پانی پیچا کر خاک ہو گیا جو آب ہوا دشت کی کھاکر دھڑی میں جگہ سرد کر دیا جس جگہ</p>
<p>۱۱۳</p> <p>رگ رگ میں مرے زور ہو خالق کے بولی کا میں اور نہیں ہوں کوئی بیٹا ہوں علی کا</p>	<p>۱۱۴</p> <p>حاکم کوئی حاکم کا جو لایا ہو تو کمدے لڑنے کے ارادے پہ جو آیا ہو تو کمدے</p>	<p>۱۱۵</p> <p>یہ مشک ہر ایک چشمہ شیریں بھری ہو کوثر کا جو الگ ہو سہیل آئے دھری ہو</p>
<p>۱۱۶</p> <p>وہ کوئی کہ میں نے جہاں کا ہونے کا کیا سمجھا ہو فیدی مجھے وہ ظالم غدار جہاں تک کہ سلامت ہو وہ اٹھ اور یہ لودہ دینے کا نہیں نہت دل سے کہہ کر آؤ</p>	<p>۱۱۷</p> <p>سب جہاں کی طرف کی خاصہ داد جہاں جہاں جہاں کو نہ تیرے یہ کہ رستے میں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں نہ تیرے سے آئے نہ بدل ہو جو دہم جہاں</p>	<p>۱۱۸</p> <p>سب جہاں کی طرف کی خاصہ داد جہاں جہاں جہاں کو نہ تیرے یہ کہ رستے میں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں نہ تیرے سے آئے نہ بدل ہو جو دہم جہاں</p>
<p>۱۱۹</p> <p>بیکس ہوں مسافر ہوں پریشان خیرین ہوں کچھ حاکم کو نہ کا گندگار نہیں ہوں</p>	<p>۱۲۰</p> <p>بیرب تو کیا سوسے بھف جانے نہ دینا کوئے کے سوا اور طرف جانے نہ دینا</p>	<p>۱۲۱</p> <p>جیوا تو کا بھی تاغہ مغموم نہ رہ جائے یہ گھر ہو سخی کا کوئی محروم نہ رہ جائے</p>
<p>۱۲۲</p> <p>کھانا جو بدین ہو چاہو جو وہی ہو برائے ہو کہہ کہ ایک بات میں غور نہیں کہیں کی جلا کوئی نصیب نہیں کہیں کی جلا کوئی نصیب</p>	<p>۱۲۳</p> <p>حضر نے کہا پھر تیرا اسین کو کہہ کر حکم کے میں ہوں حکم کے جہاں بہن شہزادہ کو غفلت سے نہ کھانے پر نور نہا کہہ دے کہ کھانا جو وہی ہو</p>	<p>۱۲۴</p> <p>حضر نے کہا پھر تیرا اسین کو کہہ کر حکم کے میں ہوں حکم کے جہاں بہن شہزادہ کو غفلت سے نہ کھانے پر نور نہا کہہ دے کہ کھانا جو وہی ہو</p>
<p>۱۲۵</p> <p>کھٹے گڑا کرتن صد باش کو کھنچ بھر پاد نہیں بانہ ہی رتن اور لاش کو کھنچ</p>	<p>۱۲۶</p> <p>کیا ہوتا ہو دم میر میں ذرا لوگ تو ہمسک سے ہم ابھی جاتے ہیں بھلا روک تو ہمسک</p>	<p>۱۲۷</p> <p>جیوا تو نکایہ پاس تھا جس شاہ امام کو بانی نہ ملا تین دن اس بھر کرم کو</p>

[illegible]

<p>۱۳۱ تو نے غم اور مصیبت میں غلامی کا نشانہ دیکھا ہے کہ جس نے غم کی آغوش میں سجود کیا ہے وہی ہے غم کا شاہنشاہ</p>	<p>۱۳۲ تھا پس اب خود کو دربار نشین بنایا بھی میں بلندہ کے زیا نہیں اک مر سپاہی ہوں فلاں سے نہیں آگاہ</p>	<p>۱۳۳ ہوئی تو میں نے قتل کی تدبیر تلا میں بن باہر چھان میں باہر نہیں موت چلی جاتی تو تیرے پر غم</p>
<p>۱۳۴ ہوں رات بسر ہوتی تھی اس عاشق ربا کو جس طرح سے جنگل میں اسد پھرتا ہے شب کو</p>	<p>۱۳۵ خاک اس پہ کہ سید سے جو دل صاف نہیں محسن کی بدی شیوہ اشرف نہیں ہے</p>	<p>۱۳۶ یہ گارہ میں لاکھوں کراک نیک ہی مولا خو جوت سبب کو فو و شام ایک ہی مولا</p>
<p>۱۳۷ تو نے کیا ابن اسد افسانے بچہ کون آتا ہے تو نا نہیں موت آنی اور سیر نہر کے بڑھاپا تو کوڑے سے دو اور</p>	<p>۱۳۸ تو نے کیا اس سے ساتھ ہے دیو چپ کے چمک چمک میں ہے اور غم بپا ہے مرا یا ہے تو نے تو نے تو نے تو نے</p>	<p>۱۳۹ تو نے کیا میں سے باغ میں نشوونما جو چاروں طرف میں ہے غم کی دھوم میں میں ہی میں بے بند بچے غم ہی غم</p>
<p>۱۴۰ کہو مجھے خبر ابن شداد عرب کو کچھ عرصہ موزی ہے کہ میں آیا ہوں شب کو</p>	<p>۱۴۱ فرمایا کبے مارو شر آیا ہو بلا لو گراہ تھا اب راہ پر آیا ہو بلا لو</p>	<p>۱۴۲ ایسا نہو جلاؤ و نہیں گھر جاسے مولا میں پاؤں پہ سر رکھتا ہوں پھر جاسے مولا</p>
<p>۱۴۳ فرمایا کہ آئے گا تو میں کا دل آرام آرام میں ہو جاؤ گے میں کا دل آرام کی عورت کہ باخضرت عجب میں کا دل آرام</p>	<p>۱۴۴ آگے سے آگے سے میں کا دل آرام آگے سے آگے سے میں کا دل آرام آگے سے آگے سے میں کا دل آرام</p>	<p>۱۴۵ سب سناؤ تو میں کا دل آرام سب سناؤ تو میں کا دل آرام سب سناؤ تو میں کا دل آرام</p>
<p>۱۴۶ قسمت جو ہی یاد تو تیرے پانچ کا خادم آقا نہ بلائیے تو پھر جائیگا خسار</p>	<p>۱۴۷ فوجین بے تاملہ شہر و شہر آئے کیون اپنا وطن چھوڑ کے حضرت آدم آئے</p>	<p>۱۴۸ منظور ہے ہو مرا سر کاٹ لے تن سے رنے کے ارادے پہ تو آیا ہوں دہن سے</p>

<p>مرثیہ نقشبندیہ کی خدمت میں کیا زور دیا کی عرض یہ کرنے کہ بجا جو یہ اشارا مولا گرفت سے مناسب ہو سنا</p>	<p>مرثیہ الہ تعالیٰ فوج ظلمات سے نکالے رب دروجان نور کو ظلمت سے نکالے دیوار کو اشاری کی محبت سے نکالے معبود لئے کی مہربانی سے نکالے</p>	<p>مرثیہ لے تا پورا نصرت اور شہ سے خد نکالے راہی اہل سے عجلت میں جانے شہ بار وہ دشت پر آشوب کی وحشت وہ شہ بار کہیں کہیں بن میں کہیں پھر کہیں خار</p>
<p>مرثیہ گو فوج نہ تھوڑی ہو نہ مخموری کم ہیں ہیں اسلئے کتا ہوں کہ ساتھ اہل مردم ہیں</p>	<p>مرثیہ سکن ہو وہاں خلق میں چونیک جگہ ہو توادر حسین ابن علی ایک جگہ ہو</p>	<p>مرثیہ صورت نہ بشر کی نظرانی تھی بشر کو معلوم نہوتا تھا کہ جلتے ہیں کدھر کو</p>
<p>مرثیہ کچھ کچھ فرات کے سبب چھپے اگر دست بھی اسے ہو تری تو ہو نہ جانبیکے جدھر ساتھ اجل ہوگی نضر کہیں نہ شب بار بسیرت کی جو کوئی نہ</p>	<p>مرثیہ دوست جو ہیں کیا اور کا تری نام وہ حق میں وفاقی ترے اور وفائی کا نام نفرین کسے ابن علی کا یہ نہیں کام چم کرتے ہیں است کی مہربانی کا نام</p>	<p>مرثیہ جنگل سے جوانی تھیں دندنی ملکین دہم تھیں تھیں سیانان چو نہ دما میں سستی تھی تھیں تھیں تھیں تھیں سستی تھی تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>مرثیہ کونجرا سکی ہو کمان قبر بنے گی پر ہوگی وہیں صبح جہان قبر بنے گی</p>	<p>مرثیہ اسرار کو کیا تو ابھی جلتے کہ وہ کیا تھا لے کھو کر اب اسکو کچھ ہنے کہا تھا</p>	<p>مرثیہ جھاس بھی آواز ملاتے نہیں جھکو امان کہیں بابا نظر آتے نہیں جھکو</p>
<p>مرثیہ دوتا پورا نصرت کو آٹھا خد دل آٹھا جانی سے لگا کر اسے لئے شہ بار لے جھول جانا ہوں اسی بار دفا دار چلتے ہیں تو بدلی لاقات پھر کیا</p>	<p>مرثیہ خیرے کما از شادی کیا کہ نہیں ہو بین بندہ ناچنے ہوں یا سب چھپے ہو حضرت کے غلاموں کی ہو تھیں می مادر نامہ کا اوردے شہ والائی زبان ہو</p>	<p>مرثیہ اسوار و نہ پڑت تھی پاد و نہ تباہی مٹی تھی نہ تھی نظر آتا تھا نہ راہی گیا تھیں ظلمات تھی چکل کی باہی</p>
<p>مرثیہ تو ہم یہ تو ہم بچہ فدا ہو سینگے بھائی پھر تاہ قیامت نہ جدا ہو سینگے بھائی</p>	<p>مرثیہ ہر شخص مجھے خادم در گاہ کسے گا تاخر مری قوم میں فزا سکا رہے گا</p>	<p>مرثیہ کڑیاں شہ زیجاہ پہ پون راہ میں گزین جس طرح کہ یوسف پہ شین چاہ میں گزین</p>

<p>جہاں دشت میں پھرتے تھے وہاں لکھنویوں کا جھپٹ کر تین میر شہنشاہ تار میں تار سے ہاتھ سے ہوتے ہوئے میر شہنشاہ اور تار میں گڑھے سارے ہاتھ سے وہ دوسرے آفت میں گڑھے</p>	<p>جہاں پہنچتے تھے وہاں تار میں تار سے شہنشاہ فرمایا کہ بن کھول دو اور تار میں تار سے طالب تھا میر شہنشاہ کا لکھنویوں کا تار علاؤں کو تار میں تار سے شہنشاہ</p>	<p>جہاں تو تار میں تار سے میر شہنشاہ کی تار میں تار سے دور تار سے میر شہنشاہ کی تار میں تار سے دور تار سے میر شہنشاہ کی تار میں تار سے</p>
<p>گردش میں گئی رات ولی ابن ولی کو تقل یہ ہوئی صبح حیشین ابن علی کو</p>	<p>ہو گیا مقام اب میر شہنشاہ کے پسر کا لو شکر کر دھاتہ ہو آج سفر کا</p>	<p>پھر یہ کہ مانع کوئی غدار نہ ہوئے وہ کیجئے جس امر میں تکرار نہ ہوئے</p>
<p>جہاں لکھا ہے تار میں تار سے میر شہنشاہ میر شہنشاہ کی تار میں تار سے میر شہنشاہ میر شہنشاہ کی تار میں تار سے میر شہنشاہ</p>	<p>جہاں کیا داری کی تار میں تار سے میر شہنشاہ تار میں تار سے میر شہنشاہ کی تار میں تار سے تار میں تار سے میر شہنشاہ کی تار میں تار سے</p>	<p>جہاں تار میں تار سے میر شہنشاہ کی تار میں تار سے تار میں تار سے میر شہنشاہ کی تار میں تار سے تار میں تار سے میر شہنشاہ کی تار میں تار سے</p>
<p>اگرے اسے دیکھا ہو پہنچتے نہیں دیکھا سو کوئی دھارے میں بھی تھمتے نہیں دیکھا</p>	<p>دیکھے جو اسے پھر نہ کرے سیر چن کی ہر جھل سے یان آئی ہو دیاس وطن کی</p>	<p>ایزارہ خالق میں بہن بھائی ہو بھائی لون میں بھی غریبوں کی گذر جاتی ہو بھائی</p>
<p>جہاں اس تار میں تار سے میر شہنشاہ کی تار میں تار سے تار میں تار سے میر شہنشاہ کی تار میں تار سے تار میں تار سے میر شہنشاہ کی تار میں تار سے</p>	<p>جہاں تار میں تار سے میر شہنشاہ کی تار میں تار سے تار میں تار سے میر شہنشاہ کی تار میں تار سے تار میں تار سے میر شہنشاہ کی تار میں تار سے</p>	<p>جہاں تار میں تار سے میر شہنشاہ کی تار میں تار سے تار میں تار سے میر شہنشاہ کی تار میں تار سے تار میں تار سے میر شہنشاہ کی تار میں تار سے</p>
<p>مانا ہو سدا حکم شہنشاہ اسم کو ناچار ہوں مولا کوئی تھا ہے ہو قدم کو</p>	<p>کیون تلو جگہ کوئی مطلوب ہو بھائی کی عرض ترائی تو بہت خوب ہو بھائی</p>	<p>ہو پاس میر شہنشاہ کی تار میں تار سے است جو تار میں تار سے میر شہنشاہ کی تار میں تار سے</p>

<p>۱۷۱ اس شخص کی غرض یہ تھی کہ خدا کا خادم بن کر عبادت کرے اور اس کے نہایت کا غائب فکر بھی تو جارا</p>	<p>۱۷۲ یہ ایک پست انگ ہے جو انھیں سونے آئے حرم پاک کے اور ان کے برابر محل سے جاری نہ مظلوم کی خاطر سیاح اس وقت میں بھی گاردار</p>	<p>۱۷۳ حضرت کا خیر و گھر اور خدا کا پاک زمین ساری زمین سے کہہ رہے چھوڑا جو اسی ارض مقدس کے لیے گھر مکن اور بیان بکافورنا اس کا تقدیر</p>
<p>۱۷۴ خدا جو تھے جس سے وہ محروم رہیں اس کے تم سامے بزرگوں سے ہیں</p>	<p>۱۷۵ سنی ہوں جدھر گریہ و زاری کی صدی بجیابھے تھلاؤ تو یہ کوئی جس ہوں</p>	<p>۱۷۶ یہ بن ہوں ان تھلاؤ اور ایجاد کریں گے اب دیکھو تم ہم اسے آباد کریں گے</p>
<p>۱۷۷ عزت کی جگہ پر میں اور گھر میں دروازہ گرا رہا میری اور کے ختم بابا کو جو گھر کے لیے جاتے تھے کھوتے ہوئے گھومتے تھے ان کے</p>	<p>۱۷۸ اور کسی کی بی بی کی آتی ہے یہ ان اور وادی غوث کے سافر سے تھلاؤ اور دشت میں بیکس ہو تھلاؤ سے تھلاؤ زادہ اور وادی میں تھلاؤ</p>	<p>۱۷۹ ان کے تھلاؤ تھلاؤ تھلاؤ تھلاؤ بیکس اور تھلاؤ تھلاؤ تھلاؤ تھلاؤ تھلاؤ تھلاؤ تھلاؤ میدان کو اور تھلاؤ تھلاؤ تھلاؤ</p>
<p>۱۸۰ و کہ سیک زانے سے سافر ہو میں امان جھگڑے میں اسی بلے کے آخر ہو میں امان</p>	<p>۱۸۱ یہ وہ تھلاؤ تھلاؤ تھلاؤ تھلاؤ بیکس نہ کہ جو مرے ناز و نکلے کے لیے کو</p>	<p>۱۸۲ منظور نظر تھی جو وہ جا سر در دین کو چھڑ کاوٹے نہ کر دیا مقول زمین کو</p>
<p>۱۸۳ بن تھلاؤ تھلاؤ تھلاؤ تھلاؤ کیا دور ہو کر بند تھلاؤ تھلاؤ سب کو تھلاؤ تھلاؤ تھلاؤ تھلاؤ حاکم وہ جو غائب اول کا ہر تھلاؤ</p>	<p>۱۸۴ تھلاؤ تھلاؤ تھلاؤ تھلاؤ تھلاؤ تھلاؤ تھلاؤ تھلاؤ تھلاؤ تھلاؤ تھلاؤ تھلاؤ تھلاؤ تھلاؤ تھلاؤ تھلاؤ</p>	<p>۱۸۵ تھلاؤ تھلاؤ تھلاؤ تھلاؤ تھلاؤ تھلاؤ تھلاؤ تھلاؤ تھلاؤ تھلاؤ تھلاؤ تھلاؤ تھلاؤ تھلاؤ تھلاؤ تھلاؤ</p>
<p>۱۸۶ غیرت نہ کسی کو فلک پیر دکھائے دیکھنے یہ ان جو ہمیں تقدیر دکھائے</p>	<p>۱۸۷ پہلو سے ذرا مانے جو تھلاؤ تھلاؤ ایک ایک سے ڈر ڈر کے تھلاؤ تھلاؤ</p>	<p>۱۸۸ مثل شجر طور کلس زر نشان تھا خود شید سے کہ وہ مرد ہم عیان تھا</p>

<p>مرثیہ مولانا سے عازم گلگون کے تصدق آقا سے میرا ہن بختن کے تصدق ان زخموں کے دوران دل جھڑکی تصدق یہی پیر تیرے تپہ قدوز دے تصدق</p>	<p>مرثیہ حکمت از تائین جو پھول کے پوسہ نعلین سبھی زرد چھپائیں نے پوسہ اک بات کو غلط ہے غصی پوسہ کے سود سجھاؤ اٹھائے تھے شکاری ہوں چادر</p>	<p>مرثیہ خود کو تاجا خیمہ می رفت پر کھنڈ کیون آج جہانین مرثانی جو کئی اور نشتے میں سے خود تکی کے میں بکور پادشہ زلے میں کی کا جو پور</p>
<p>خبر کے تے بجدہ رب کرنے کے صدقے آقا سے بانی کے طلب کرنے کے صدقے</p>	<p>اک دھڑ پیڑا دھڑ ایک دھڑ تھی سر بلو میں کھل جائیگا اسکی نہ خبر تھی</p>	<p>کوسنی ہو کر گردون کوئی پائے میں ہیں سیر جو عوش کے تارے ہیں وہ سائے میں ہیں سیر</p>
<p>مرثیہ رضی ہو سے ملو اور نہ سے دیو کی جیسو جو جو ستم اچا دے نہ کیلے زکے کیو جو جو رسے نیلے پر رکھا شکر نے زانو جو جو تری پوشاک بھی کیجئے کیو</p>	<p>مرثیہ الک تو تیا تاجا سامان سولسی اگر دزدہ تاجر تھے میرے بیاری بودن تھانہ تھن کجا وہ نہ تھاری بودن تھانہ تھن کیا سنگ دیاری</p>	<p>مرثیہ اشد سے شرف خیمہ افلاک خشم سائے تائین کہ احاطہ تھا کرم کھڑا آں تھکا محل شہاہ امم کا جو گرد پھولت کیا اسے حرم کا</p>
<p>کا ندھ پہ عبا بر میں تبارہنے نہ پائی ہو ہوتے لائے پہ روارہنے نہ پائی</p>	<p>نخے کی بچونے گئے ساتھ بندھے تھے تھے بال کھلے چہرہ پہ اور ہاتھ بندھے تھے</p>	<p>ڈیوڑھی نہ کو رحمت معبود کا درخت کعبہ میں جو پیدا ہوا اس شاہ کا گھر تھا</p>
<p>مرثیہ رواؤں وہ دعوب آٹھ پیر کے چٹیا لی آ کے کسی نے نہ خبر کیا تے چٹیا نیزت کی نالی اور تو اس کے چٹیا سکین چھٹ نہیں جاتا جلا تے چٹیا</p>	<p>مرثیہ ان عیدید شرب ہوتا جو آخر پر سادہ کہ میں قلم اس نام میں حاضر جو در شاہ آوارہ وطن ہائے مسافر نیزت قنات نہ دین علیہ در شاہ</p>	<p>مرثیہ والت جو بارش نزلت میں بچا کس خان سے داخل ہے ناموس پوجا بود سے آ تیرے لکین جب زفر عکس پیر سے کو بچا ہے ہوسے تھے قلم</p>
<p>بکھڑا نہ اس نار میں اور نور میں رکھا نکھلی سنے سراک کو تھوڑ میں رکھا</p>	<p>زلفین وہ تری خاک میں ب آگ لیں آقا ہو تری گردنی لگیں کٹ لگیں آقا</p>	<p>رایت یہ عکس فلک جاہ کھڑے تھے خود اپنی عبا رو کے ہوسے شاہ کھڑے تھے</p>

<p>صلو صورت بجا زیمین بن خاوند کے غنکار خبر کس کے بلالین مطالب شہر ابرار فائق سے آئیں اس باب پر دعا کیدل زار باب اسی بات سے رہے جو کسو کسو کا</p>	<p>ہر دم پسر فاطمہ کی یاد میں گذرے دن رونے میں شب نالہ و فریاد میں گنبرے</p>	<p>سلام بے خف و زار ہوں زرد چہرہ ہو کر بے تاب ہوں ماں تم سچا کو میں جب سار ہوں بے گل سفر ہو گا مسرا نہیں بوسے گل جو کسی پر بار ہوں وہ نہیں میں جو کسی پر بار ہوں</p>
<p>کرکس کرکس سب کجی کا نہیں میں جو مو میں شیخ جو سب دلم ہوں از زمین کج کو عذارت سے نزدیک تجربہ کا کھڑا دس ستار ہوں</p>	<p>قطرہ شہر کو غرضی میں یہ جھٹکنا رہم کجی طالب دیدار ہوں شام سے گنتی ہوں تارے تاحر صوت متاب شب دیدار ہوں</p>	<p>شربت دیدار ہو میری دوا اگر سچا لئے زمان بیمار ہوں میں نے تجھے نہیں پاس میں غلام سید ابرار ہوں</p>
<p>اللہ اقا کو حسین ابن علی سے ابن علی ہر اکا کلمہ برادر ہوں میں نے تجھے نہیں پاس جنگل کے لئے ہے تجلیا ہوں</p>	<p>کون جو کو میں میں مجھ جری صفت ننگن ہوں صف در در ہوں کاک داؤنگا سر اعلیٰ کے دین دو الفقاجی طور کر آزار ہوں</p>	<p>میں نے تجھے نہیں پاس اگر شکار و تحیف دزار ہوں تو دبیدم کھینچو نہیں میرے ہاتھ کو پاکوں پر جو تھے نہیں ناچا ہوں</p>

<p>سب کو رو دیتی ہوں فرشتے کی نین عیش سے آفریں ہوں تلوار ہوں بین نے کاتے ہیں پر روح الامین بین علی کی تیغ جو ہر دار ہوں</p>	<p>سب کو رو دیتی ہوں فرشتے کی نین عیش سے آفریں ہوں تلوار ہوں بین نے کاتے ہیں پر روح الامین بین علی کی تیغ جو ہر دار ہوں</p>	<p>سب کو رو دیتی ہوں فرشتے کی نین عیش سے آفریں ہوں تلوار ہوں بین نے کاتے ہیں پر روح الامین بین علی کی تیغ جو ہر دار ہوں</p>
<p>سب کو رو دیتی ہوں فرشتے کی نین عیش سے آفریں ہوں تلوار ہوں بین نے کاتے ہیں پر روح الامین بین علی کی تیغ جو ہر دار ہوں</p>	<p>سب کو رو دیتی ہوں فرشتے کی نین عیش سے آفریں ہوں تلوار ہوں بین نے کاتے ہیں پر روح الامین بین علی کی تیغ جو ہر دار ہوں</p>	<p>سب کو رو دیتی ہوں فرشتے کی نین عیش سے آفریں ہوں تلوار ہوں بین نے کاتے ہیں پر روح الامین بین علی کی تیغ جو ہر دار ہوں</p>
<p>سب کو رو دیتی ہوں فرشتے کی نین عیش سے آفریں ہوں تلوار ہوں بین نے کاتے ہیں پر روح الامین بین علی کی تیغ جو ہر دار ہوں</p>	<p>سب کو رو دیتی ہوں فرشتے کی نین عیش سے آفریں ہوں تلوار ہوں بین نے کاتے ہیں پر روح الامین بین علی کی تیغ جو ہر دار ہوں</p>	<p>سب کو رو دیتی ہوں فرشتے کی نین عیش سے آفریں ہوں تلوار ہوں بین نے کاتے ہیں پر روح الامین بین علی کی تیغ جو ہر دار ہوں</p>

۴۰	۴۱	۴۲
جس شاہ کو ملت نہ ملے غم کی س کی بیداریاں چٹھا چھائی غم کی وہ ایک نوراہن اب ملک عدم کی بچا ہے چلی فتنہ شاہ ام کی	۴۳	۴۴
اس دین اب بجا تو فتنہ کی بیتیاب رخصت ہو رہی اور جو نمبر و عراب دل غم سے بھرا آنا اور فتنہ کی بیتیاب دیکھ چکے ہیں فتنہ کی بیتیاب	۴۵	۴۶
تو میں آنکھیں گر بھل بھی بائیں مری کے کاشٹے بھی ایں چکل میں تو پاس میں ہو	۴۷	۴۸
اب جبے بعد در کہ اور قبا داد اب جبے جدا ہوتا ہو فتنہ کی بیتیاب ملتی نہیں یہ کو امان واسے فتنہ جانا ہوں سو گور مسرور فتنہ کی	۴۹	۵۰
دوری ہوئی اس گھڑے سے اب لکھتین کو فرمانی شہید کا ہنگام قسیرین ہو	۵۱	۵۲
سب مل مرے گرد و نہی سے ایشک گرمی کے یہ دن بوجہ نہی سے گیشک	۵۳	۵۴
چھتر فتنہ کی طرف پرے کے زیات کی عرض مسافر کی دوبارہ درخت کعبہ میں بھی مولانا شہید ہوئی راحت زور پہ بندے ہیں کراں فتنہ کی	۵۵	۵۶
یہ خانہ خالق ہو وہ حضرت کا مکان ہو میرے لیے ماسن نہ بیان ہو نہ وہاں ہو	۵۷	۵۸
یہ خانہ خالق ہو وہ حضرت کا مکان ہو میرے لیے ماسن نہ بیان ہو نہ وہاں ہو	۵۹	۶۰

۱۲
سے لکھا میری بات ہے شاہ میری حالت اور آس میں جاتی ہے اس اور شہید جاتی ہے گریز

۱۲۷۱ھ بمطابق ۱۸۵۵ء کو ایک رات کو جبکہ نوابان لگاتے ہیں اور اونٹ مست ہو کر تیر چلتا ہوا ۱۲۷۱ھ و درانیہ جس یعنی تختہ ۱۲

<p>۱۰۱ کھینچ ہو سہاگے غنایں ترازو نہیں ہوں برابر کہ یہ عادل کا ہوا رزو نہیں ہے جو فرزندہ کی بنیدہ وہ خوشخو نہیں ہے جو ہونیک میں ہوا زین ہون</p>	<p>۱۰۲ کا بجی ہوا آ سے دی دولت لایان بہ زاد سافر جاوے ایک آب کا نہان تھا صنف الملق کی طرح خلق پر احسان نہیں کوئی نہ فیض نہ تھی صورت وین</p>	<p>۱۰۳ دست تمچک میں بر اعلیٰ وہ نگار چلتی حرم عنقریب معبود میں تلوار گر بس تھے خبر نہ تھی عجبائش خوش ہوا ہوتے رہے تاج سر شام سے تیار</p>
<p>۱۰۴ اک فصل میں اس جس کے تھکے بھی کھلنے اعمال رو بہ عمل کی میزان میں ٹھلنے</p>	<p>۱۰۵ وہ کونسا عاجز ہو جو کچھ پانہ میں جاتا دریا پہ جو تاتا ہو وہ بیاسا نہ میں جاتا</p>	<p>۱۰۶ بھیرے ہوئے ضیفم کہیں افون سے رکتے نہیں نہ یہ قافلہ حاج سے رکتے</p>
<p>۱۰۷ قویان سے نیات کو دیا جانی خلقت کسی پہنچل نہیں تھے خیمہ سے حضرت کیا نہ تھی ہر کہ پر نظر لطف و عنایت مناجرت سے تین تین غنیمت نہ میں تھی</p>	<p>۱۰۸ جنت میں آس سرور کے تھے قدم بابوس کو قرار کھل دیدیاں ہم آئے یوں آئے جہنم کے نام آئے بطرح بر شاہ ابواب کرم آئے</p>	<p>۱۰۹ کے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے نہیں نہ تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے پایا اسکا نوحہ گا کہ یہ وہ قافلہ غفار سروں ابھی آوہ صفالائے انبار</p>
<p>۱۱۰ ہر عاجز و بیکس کی مدد کرتے تھے مولا ہر دیش کا ہر بھی نہ رد کرتے تھے مولا</p>	<p>۱۱۱ جو خشک تھا برسوں وہ جنگل بھی ہر اٹھا صحرا کا جو دامن تھا وہ پھولوں سے بھرا اٹھا</p>	<p>۱۱۲ یوں قتل ہو سہ فوج لڑائی کی بنام جس طرح لگے کٹے ہیں دہنوں کے بنام</p>
<p>۱۱۳ خالی تھے آراخٹ میں دینے تھے حضرت جبارک درختوں کو دینے تھے حضرت لاکوں کی دو پھول تو دینے تھے حضرت</p>	<p>۱۱۴ سب کھٹے او اٹھا تھا کہ جاتے کیوں خانہ حق چھوڑ کے مولا اور جاتے فراتے تھے چھوڑ کر ہم نہ تھے نہ پاتے یوں کوئی سلمان نہ مسلمان کو نہ تھے</p>	<p>۱۱۵ ہو نہ ہو کو تو جاتے تھے تھے تھے تھے تھوڑا با تھا غنیمت سے قاسم کا جی نام نہیں تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے بیکہ بہ لڑنے ہی ملے جاتے تھے نام</p>
<p>۱۱۶ پھل سا کو دے جسکو بردمند نہ دیکھا قیامت کی مٹی کو کبھی بند نہ دیکھا</p>	<p>۱۱۷ نیاری تیغ و تبر و تیر ہنری تھی تدبیر گزقاری چھوڑ کر ہنری تھی نہ</p>	<p>۱۱۸ تلوار میں کیر لکڑ جو لہنو نہ جھلکتا رو کیٹے جو آقا بھی تو پھر ہم نہ رگکتا</p>

<p>۱۴۴ نہ میں جو چاہے اسے دلدار ایک ایک سے کرے نہ تھے قصہ ہی برابر نہ میں جو چاہے کہ پہلے نہ تھے نہ میں جو چاہے کہ پہلے نہ تھے</p>	<p>۱۴۵ نہ میں جو چاہے کہ پہلے نہ تھے نہ میں جو چاہے کہ پہلے نہ تھے نہ میں جو چاہے کہ پہلے نہ تھے نہ میں جو چاہے کہ پہلے نہ تھے</p>	<p>۱۴۶ نہ میں جو چاہے کہ پہلے نہ تھے نہ میں جو چاہے کہ پہلے نہ تھے نہ میں جو چاہے کہ پہلے نہ تھے نہ میں جو چاہے کہ پہلے نہ تھے</p>
<p>۱۴۷ نہ میں جو چاہے کہ پہلے نہ تھے نہ میں جو چاہے کہ پہلے نہ تھے نہ میں جو چاہے کہ پہلے نہ تھے نہ میں جو چاہے کہ پہلے نہ تھے</p>	<p>۱۴۸ نہ میں جو چاہے کہ پہلے نہ تھے نہ میں جو چاہے کہ پہلے نہ تھے نہ میں جو چاہے کہ پہلے نہ تھے نہ میں جو چاہے کہ پہلے نہ تھے</p>	<p>۱۴۹ نہ میں جو چاہے کہ پہلے نہ تھے نہ میں جو چاہے کہ پہلے نہ تھے نہ میں جو چاہے کہ پہلے نہ تھے نہ میں جو چاہے کہ پہلے نہ تھے</p>
<p>۱۵۰ نہ میں جو چاہے کہ پہلے نہ تھے نہ میں جو چاہے کہ پہلے نہ تھے نہ میں جو چاہے کہ پہلے نہ تھے نہ میں جو چاہے کہ پہلے نہ تھے</p>	<p>۱۵۱ نہ میں جو چاہے کہ پہلے نہ تھے نہ میں جو چاہے کہ پہلے نہ تھے نہ میں جو چاہے کہ پہلے نہ تھے نہ میں جو چاہے کہ پہلے نہ تھے</p>	<p>۱۵۲ نہ میں جو چاہے کہ پہلے نہ تھے نہ میں جو چاہے کہ پہلے نہ تھے نہ میں جو چاہے کہ پہلے نہ تھے نہ میں جو چاہے کہ پہلے نہ تھے</p>

۱۴۳
نہ میں جو چاہے کہ پہلے نہ تھے
نہ میں جو چاہے کہ پہلے نہ تھے
نہ میں جو چاہے کہ پہلے نہ تھے
نہ میں جو چاہے کہ پہلے نہ تھے

<p>۵۳۱ سوز و غم میری جو چلیں گی میں پرانے جیسے تجار تازہ دینے کی بجائے تاراب حاضر ہو کر مجھ پر چڑھائیں تو اباب بہر ہو کوئی حکم سے مولکے یہ کیا تاب</p>	<p>۵۳۲ انہی نے مجھ کو یہ خوف میں جاری سب کو یہ کہہ کر کہا اور خاموش باری نہ تو آپ پھر الدین تو زمین خشک ہو ساری صحر کی طرف رخ کر کے ابیر ساری</p>	<p>۵۳۳ کھنٹے میں مولائے غلاموں کے گھوڑے کھنچے کوئی تلو تو ہم سینہ سپر میں ہم بندے ہیں اور آپ چھوٹے پیر میں جانیں ہیں نقد و قفا قد و غیر میں</p>
<p>۵۳۴ جیتے ہیں تو حضرت کی غلامی میں مرینگے ہم جان بھی دیدینے میں صرف نہ کریں گے</p>	<p>۵۳۵ باغ و عین کوئی پھول نہ پتا نظر آئے کو سون گھنٹے میں نہ ہوا نظر آئے</p>	<p>۵۳۶ اشرف ہیں صادق ہیں و نادار ہیں مولا اس دہ کے زن و مرد حیا دار ہیں مولا</p>
<p>۵۳۷ کھنچو مجھ کو اب کمان چلتے ہیں مولا یہ کیا جو جوشک کھنچیں بھولتے ہیں مولا خادم افسین قدموں سے شرف پاتے ہیں مولا بہر ہو چاند نہ ہو جو ہم کھاتے ہیں مولا</p>	<p>۵۳۸ پیشوا سلطان ہو اس جاہ و شہر پر وہ قطع ہو جائے آٹھے شاہ ام پر نہا یہ ترشم غنایت نہیں کسم پر مہان میں دنیا میں سب اس پر</p>	<p>۵۳۹ حالت بھی میں قاطعہ تمام چوران کیا دفتر میں کی زیارت کا جو ران نور سبھی لڑوہ ہو جس قوم کا دیوان نقصہ کو بھی بکلیف نہ ہو دیوان</p>
<p>۵۴۰ غالی ہو جو دنیا قدم سرور دین سے وانہ کبھی بر سو نہیں نہ پیدا ہو زمین سے</p>	<p>۵۴۱ نور آب جو بخشین تو تارے بھی تر ہوں اس گھر کے طفیل میں ملک ہوں کہ بشر ہوں</p>	<p>۵۴۲ ہو گا وہی تنہا دیان جو منہ سے کہیں گی سب دی بیان قریب کی گنیزی میں بہ بینگی</p>
<p>۵۴۳ کھنچو قدم اس پر رام دوسرے بہشتی رکت خاک کے کھینچے کو خدائے اک دانے کو سو سو خدا دیتا ہوں بنیا ہو تو مجھے اسے دانا ہو تو چلے</p>	<p>۵۴۴ وہ کون ان اٹھوئے جو پانہیں چاہا غالی کوئی اللہ کا بند نہیں چاہا تکڑے سے پیچھا جو چھوٹا نہیں چاہا نہیں ہی ہوتا جو تو چھوٹا نہیں چاہا</p>	<p>۵۴۵ رات تھے حضرت تعین کے آباد دنیا میں بر بند ہو یک ایک کی اولاد کیا اپنی تباہی کوئی میں کیسے نشاں روئے مفضل جو سنوئے مری اوراد</p>
<p>۵۴۶ جو دل سے چھلا دیتا ہو حق آن ہی کے بکلی بھی جو گرتی ہو تو خرمن پہ اٹھی کے</p>	<p>۵۴۷ دربان کوئی روکے یہ وہ سرکار نہیں ہو کاہر ہو اس گھر کا گنہگار نہیں ہو</p>	<p>۵۴۸ دربیش ہو وہ راہ کچھ کہ نہیں سکتا سینچ لحداب میں کہیں رہ نہیں سکتا</p>

<p>۱۵۵</p> <p>جای چاہا اسی مست یہ ظلم سانس نزل جو ازل سے جو معین و غیظ طر بنی ہو کر چکل دی حافظہ ہی نام زنا ہو خرم یہ مینا بھی ہو زخم</p>	<p>۱۵۶</p> <p>اس بن میں چلے جانے والے کو لکھو ہنی ہوئی کہ در سے باگاہ نمودار پوچھو جو تو سب زب زب سید بار پوچھو کہ میں یہ دینے کی کج ب</p>	<p>۱۵۷</p> <p>کھلایا نگاہ ہونا ہو جو کج سبب ہی پر قصہ مرا غنی نہیں رہنے کا کسی پر</p>
<p>۱۵۸</p> <p>بکھے یہ زبان وہ جو امام دو جہان ہو عقدہ یہ وہ کھوے جو لیان زمان ہو</p>	<p>۱۵۹</p> <p>پیدا تھا غم و درد و الم اسکی صدمہ سے کچھ کہتی تھی گویا پسر شیر خدا سے</p>	<p>۱۶۰</p> <p>نہیں کہ توں کی اور آئے تین کیسے انجا زخمان دیدہ بھی ایک نہیں چھپے پڑ جا یا جو چھلا لکھی آہن کو جو چھپے نہیں کہ توں کی ایسی نہیں الفت کہ جو چھپے</p>
<p>۱۶۱</p> <p>جہات ہوں آوارہ ہوں کر دو درام دم جو خورن ملالک اٹھا کا سو و شام اک بات میں بن جاتے ہیں گڑے جو کلام عالم کا ریلہ بن شمشادہ خوش انجام</p>	<p>۱۶۲</p> <p>تو جان بھی دیتی تھی شوش زینین پر جھک کر بھی گئے گرد زنی دین پر کیچتی تھی اٹھا کر بھی دم راست زین پر تو چھپتی تھی بھی دھپانے شہ دین پر</p>	<p>۱۶۳</p> <p>موت الی تو برین کی صحر کے رہینگے جیتے جو بھرے ہم تو ہیں گے رہینگے</p>
<p>۱۶۴</p> <p>سب اس درد و دل پہ جھکائے ہو سون دنیا میں اگر ہیں متمر و توبت رہیں</p>	<p>۱۶۵</p> <p>پایا تھا میں عقدہ کشا اہل عبا کو ہو نہ تو لے کر لاتی تھی دامن قبا کو</p>	<p>۱۶۶</p> <p>ان سب کے زلزلے چلے سید بار روئے ہوئے تہی میں تھے اپنی وہ دینار بھونچے وہی چکل دی صحر دی کسار بہی تھی کو سون نہ کین بابا بجا</p>
<p>۱۶۷</p> <p>موندن رخ درگ دروزل توں دیکھ سب تے میں جب ہوا تو پھر خلق میں دیکھ کی جینے جفا سپہ چلی عدل کی شمشیر زیر پرسی میں کبھی خضر سے نہ کی دیکھ</p>	<p>۱۶۸</p> <p>تو دیکھ تھے شیشہ جو کئی شہر خدا سے ایک ایک کا تختہ تھی رشتہ دین سے میں میں تھے شہر باوند کو شمشیر پہلے میں میں تھی خلق کے مولیٰ کو پا سے</p>	<p>۱۶۹</p> <p>گرمی تھی کہ تھے غل بھی سوکھے ہس بن کے مر جھا گئے تھے بھول چھوٹے جن کے</p>
<p>۱۷۰</p> <p>کچ بچ گئے یان فرخ سے جاندر ہزاروں چھٹ چھٹ گئے مرغان گر قمار ہزاروں</p>	<p>۱۷۱</p> <p>علم اسکا کسی اور کو گونگر ہو جہان میں کچھ کہتے تھے حضرت اسی ہرنی کی زائین</p>	<p>۱۷۲</p> <p>۱۷۳</p>

لے اکھڑا جیو جیو آواز داناں آواز داناں آواز داناں سے ہو ۱۷

<p>۵۵۵ بچے کھلے ہر کندہ دشت اور زمیں پر چپائے بن کر کیا ہوسے حرم کو اخلاق حسن اور زچہ کا کرم ہو زبان زہین ہوتا وہ جو بچے غم کو</p>	<p>۵۵۶ فریاد خاتمے کی کو غم سے ادا داد بیاں آئی کہ فریاد کو یہ مضطر زاد کسی کو اس نشت میں جو بچہ بیاد ملا دے بچے کو کہ لے گیا جلا داد</p>	<p>۵۵۷ اس رات کو اب اس کا سوکھ نہایت پہنچا بھی نہ کہ کبھی تر یا کبھی روبا کنا تھا کہ تو اب جو کرم کی جو بیا خاموشی کی کہ جگہ بند کو کھو بیا</p>
<p>۵۵۸ اٹھ دست شرت بہار رسول دوسرے مالک تو خدائی کے ہیں بندے ہیں خدا کے</p>	<p>۵۵۹ بیکل رہوں طبیعت مری جینے سے بھی ہو آقا بچے ہر رات ترپنے میں کٹی ہے</p>	<p>۵۶۰ جائیگی سو کو تو اس گھر میں نہ آنا بچہ نہ لے گا تو مرے گھر میں نہ آنا</p>
<p>۵۶۱ مظلوم کو دنیا میں ملے دارا سی گھر سے نگین چمکے آرا وہ گیا دارا سی گھر سے اگر بد ہو بھی ہو تو آزادا سی گھر سے زینت کی آکھ نہ ہو اس دارا سی گھر سے</p>	<p>۵۶۲ مناخین حضرت کی تپکے کا خطا پانی نہ بھیرا کئے خوش آتا ہو نہ دانا کو بچے چھ کھڑے چھکے میں جانا زور دے دو مالری آکھ نہ زانا</p>	<p>۵۶۳ کیون تو نہ نرا درد چلے جانے کی گئی کیا کام ہو اب گھر میں سے کیے تری ساری یہ مصیبت زنی غفلت و غانی لے لے تو سے لیکھی اور ساتھ دانی</p>
<p>۵۶۴ کھانا ہو ملا نچہ جو دلیر آتا ہو مولا اس در بہ دکتا ہوا شیر آتا ہو مولا</p>	<p>۵۶۵ بیاب ہو دل خون ٹپکتا ہو جسکے سے میں چو کڑی بھولی ہوئی ہوں چاہے سے</p>	<p>۵۶۶ پھوٹا ہے گل سے الگ جگہ مرونگا اب سر کو پہاڑ سے میں ٹکرا کے مرونگا</p>
<p>۵۶۷ اگر نہ دق فاضی شہباز کو بہر جو زونے تھپتھپے بین فیصل ہے اثر مولا سے جان نور خدا سب سے چھپے دنیا میں اگر ہو تو ہو عامل کا بھی</p>	<p>۵۶۸ جلت کو کھو کھو کھو کھو کھو کھو کھو کتنے ہیں کہ کس کی آستے ڈھونڈ لاکھ عباد کے گھر سے دیکھتے ہیں جادوں منجھ جادوں میں لے لے کے درود پراکھ</p>	<p>۵۶۹ سایا بھی عین دھیرا چلتی ہو آقا میں دھوپ میں آپ اور زمین جاتی ہو آقا کب دیکھتے ہیں سو سے بڑا لکھی ہو آقا کب دیکھتے ہیں سو سے چھوٹی جاتی ہو آقا</p>
<p>۵۷۰ ظالم کو سزائے شر و بیداد ملیگی فریاد کو آئی ہو تو یان داد و لیسگی</p>	<p>۵۷۱ جتنی رہوں یہ وہ ہم جو رہ نہیں ہو اہو کوئی بچہ بھی مرا اور نہیں ہو</p>	<p>۵۷۲ فریاد اسی دشت پر آفت میں لٹی ہو بچے سے بھی ہو سے بھی گھر سے بھی چٹی ہو</p>

<p>۴۷۵</p> <p>زینبین شہدل کو کبھی نہ سنے لازم جو آیت آیا جو ادب پاک ہے جانے کیا جانے کب کب پر کس دم کہ اجلے کیا جانے کب کب پر کس دم کہ اجلے</p>	<p>۴۷۶</p> <p>یہ لہجے ہی قیامت تھری تھی سمندر ہر نی جی تھی ساتھ سہا سہا سمندر نکھرے نکل زیادہ تو بے شر صفا حس چاکر ہو کو بیان چور سے لاکر</p>	<p>۴۷۷</p> <p>زینبین شہدل کو کبھی نہ سنے لازم جو آیت آیا جو ادب پاک ہے جانے کیا جانے کب کب پر کس دم کہ اجلے کیا جانے کب کب پر کس دم کہ اجلے</p>
<p>۴۷۸</p> <p>رہت دو جہان گھر ترا آباد رکھے گا بھائی ترے پتھر کو خدا شاد رکھے گا</p>	<p>۴۷۹</p> <p>حسرت اسے دودھ اسکو پلانے کی ہری کر بچو وہاں کا ہی یہ ہرنی جو گھڑی ہے</p>	<p>۴۸۰</p> <p>صورت کین باد بہاری نہ نکل جائے جا جلد کہ مولا کی سواری نہ نکل جائے</p>
<p>۴۸۱</p> <p>منظور نظر ہو کہ نہ غلبہ نہ چوچان بلا وہ کہ بخشا سے نہ بے زبان مین اور مار گھر کے الطاف پر زبان ہرنی سے یہ ملنے کے سر زرد زبان</p>	<p>۴۸۲</p> <p>صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کیجئے ششند دل میں کما متبیل جو یہ بندہ دور دور آگیا اور گود میں بچے کو لٹکا کر لا آیا اسے چھوڑ دیا اسے برابر</p>	<p>۴۸۳</p> <p>دلدادہ کو زینبین سلامت کے لئے اولاد کی الفت سے تو خوب آپ ہیں گاہ جیو کہ گویا دلنہل کی ہنسی پر بہت چاہ خند مدد مری از زبان دیا اسے</p>
<p>۴۸۴</p> <p>بس اب مری جانب بکرت نگران ہو لے بچے کو لکر طرن دشت روان ہو</p>	<p>۴۸۵</p> <p>منکھ کے چہرے ملانے لگی ہرنی بوسوٹھکے دودھ اسکو پلانے لگی ہرنی</p>	<p>۴۸۶</p> <p>بچہ نہ ہو دہشت مجھے جلد مارا اصغر کا تصدق مر سبچے کو دلا</p>
<p>۴۸۷</p> <p>آجھوئے گا کہ قدم سستید ابرار بچہ بچہ رہا ہی ہوئی مری سوسے کسار کچھ بچہ جانی تھی گمراہ بن ہزار بسنے کا کیا کشتی اور اب یہ جگر انکار</p>	<p>۴۸۸</p> <p>جب سیر ہوا دودھ سے مار کے دیکھا ہرنی نے اسے چھوٹے منہ شاہ کا دیکھا منہ سے نہ مانے لگے سستید ابرار بچے بچہ بچہ اور اسے خوش رکھا</p>	<p>۴۸۹</p> <p>بچہ بچہ سستید ابرار کے مین بچہ بچہ سستید ابرار کے بچہ بچہ سستید ابرار کے بچہ بچہ سستید ابرار کے</p>
<p>۴۹۰</p> <p>فرمایا عرض خیر کا ہی خیر جان مین دیتی ہے دعائیں یہ مجھے اپنی زبان مین</p>	<p>۴۹۱</p> <p>جس چیز کی خواہش ہو وہی جگوٹھا دون بچہ اسے دے دوں گے بخشش کی عادت</p>	<p>۴۹۲</p> <p>دم بھری ہو شکل سلی نظر آئی مولا تکسیر ہو کہ قلب کو ہو جلائی مولا</p>

<p>عشر ہستی کو اور اٹھ غما کے جانے غافل سے بچھڑے ہو کر گونجے ملانے اندسے تو اسکی جزا خلق میں لینے نبوت میں بلا کچھ سے پہنچنے پونے</p>	<p>عشر انجان اس طرح دکھاتے ہوئے جانتے تھے بعد عوق سوئے گزرا نام کو کھڑے تو کھڑے ہوئے حرم میں بدعا میں تھیں کراہی ایک نظر</p>	<p>عشر عجب فتنہ جوان علی دیکھے طحالیں کوئی تھی تھیں نیرنگی جلی جالیں گرمی سے وہ کوئی نہ زار زار کو نکالیں دھوپ آنے پہ تھیں لینے میں سدا بایں</p>
<p>ہو بھٹ و کرم ختم گھرانے پہ عملی کے قریب غوال حرم لم یزنی کے</p>	<p>کشتی مری خوان میں ہو سائل نظر آئے شتان ہو دل جکا وہ منزل نظر آئے</p>	<p>اشد ری تب و تاب بیا بان بلا کی بھو نو کا عوق کھینچا گری سے ہوا کی</p>
<p>عشر کیونکہ ازل و ارم کا حضرت کسنا مال جیوان پڑی کرتا تھا کرم فاطمہ کلال اسے آئے کس ظلم اسے شاہ کا اطفال بارگاہ کی بچہ صفت کھل ہوئے پال</p>	<p>عشر خورشید و زخان راست ہو سفین گردش نظر آتی ہو نظر و در فین اجاب دین بھیجے ہیں حضرت کی نظریں صفا کے بچھڑ جانے کا ہو درد جگر میں</p>	<p>عشر غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم چلتی تھی یہ لون آگ بھڑکی تھی جلیں نہ جگر میں راحت تھی کسی دل کو نہ میں جھیلو میں نہانی تھا نہ تھیں بچھڑ میں</p>
<p>اکبر تو جوان تھا اسے شمشیر مارا اصرار کی خطا کیا تھی جسے تیرے مارا</p>	<p>تشنہ سے تھکا قافلہ والا نکا بھی فق ہو نوبت میں عجب یوسف زہرا کو قلع ہو</p>	<p>بیا اب تھے گرمی سے وہ دریا جو تھے تھے سوئیں بھی نہ آئی تھیں کھینچ میں خشک پڑے تھے</p>
<p>عشر کچھ وہ مسلمان کچھ عزم نہ آیا بہار نہ ہوئے ہوئے پانی نہ لایا حضرت نے تو یوں بچا ہو کو بچایا نہ ان کے کیونکہ کوئی بچھڑ لایا</p>	<p>عشر وہ کس کس کے اور پڑی وہ دین دینار تھا پانی کسی شے سے جو تھیں دینار تھا دھواں دے لکھا جانی تھیں</p>	<p>عشر بچھڑ کی چٹان سے لکھتے تھے شمس باری تھی ہوا سے تھیں خورشید سے سارے تو یہ تھے عوق میں اسد اس کے پیاسے دھواں کا کھا کہ یوں کسی بچہ کو نہ پاسے</p>
<p>بسل سی تربیتی رہی وہ قید محن میں مرجانے پہ بھی تھی سی گردن تھی بدن میں</p>	<p>سو فلا گئے تھے چاند سے منہ سمجھ بروئے ثابت تھا کہ غم نہ بد برابر ہو سروئے</p>	<p>ہوش آنا تھا اصرار معصوم کو عرش سے اودے تھے لب لعل سلیمہ کے عطش سے</p>

<p>۴۷۴</p> <p>تھا تو میری عزت سے بہ حال نہ ابرار بافتے سے پلٹتا تھا حق تو نہ تھے خسار تو میری عیبان تھی بے عمل نہ تیار مگر نفس سرور نہ زار تھے ہر بار</p>	<p>۴۷۵</p> <p>حضرت کو سیکھتے یہ صوفی تھے کتنے عمل میں گھٹا جا رہا ہوں گری سے دردم بے ادب تھی ہونے سے پہلے کا ہر عالم بے حس کی بیوقوفی تھی خفیہ کے نہیں مہم</p>	<p>۴۷۶</p> <p>تسلیمین پہنچتے یہ سواری کے تھے ہزار جلد سے تھے پانی پہنچتے فتنہ نہ تیار جس طرح کہ پانی کا بونٹ بے سبب جاہ پانی پر گریب پہنچتے تھے نہ تھے بے جاہ</p>
<p>۴۷۷</p> <p>اک چول بھی نہ تھرا کہ جن میں نہ لیدگا کیا ہوگا جو پانی کسی بن میں نہ لیدگا</p>	<p>۴۷۸</p> <p>ہن ابر کرم آپ کرم کیجیے بابا سایہ کہیں مل جائے تو دم کیجیے بابا</p>	<p>۴۷۹</p> <p>جگل میں عطش کا تھا جود نہ ہر دم کہ پر چہرے پر چہرہ کا تھا کوئی کوئی زور پر</p>
<p>۴۷۸</p> <p>گرتی ہے یہ قاضی عبادت علی عالم تھے مسرت تھا ادباً پتھے صورت کیلیم پہرہ بھی عورت کا تھا اندھ بھی بزم زبان تھے انک اکھنڈین بھر کر نہ عالم</p>	<p>۴۷۹</p> <p>تکڑے پیچھے کی صدا حضرت عبادت لکھتے تھے چپا صفتے بود و نہ بد بایں سیانی پہنچتے ہو جو بہت پارس تھیں غشتا جو عمل میں تو آجا دوسرے پاس</p>	<p>۴۸۰</p> <p>تو تھا قادم سر و پشیمان کوئی ہوئے داس سے ہوا دنیا تھا کھڑک کوئی دھوکے بچتا تھا کوئی لون سے دریا چہرے کہہ دیتا تھا سو کوئی عدال جھوکے</p>
<p>۴۸۱</p> <p>تم خیر ہو راحت تمہیں بھائی نہ ملیگی جب تک کسی دریا کی ترانی نہ ملیگی</p>	<p>۴۸۲</p> <p>مکلف تھاری ہمیں منظور نہیں ہو دن ڈھلتا ہو منزل بھی بس اب دو نہیں ہو</p>	<p>۴۸۳</p> <p>پرلی تھیں جو چھٹین تو مڑا دیتا تھا پانی جھک کر کوئی جلو ہی سے پی لیتا تھا پانی</p>
<p>۴۸۴</p> <p>بون آگم نہ تھے پہنچنے میں نہ تھے عجب تپ مورت بن جا کوئی نہ تھے بہ چلنے کا دل تو نہ تھی بے ہول تھے تپ دو جہان عشق کی گری سے چلے</p>	<p>۴۸۵</p> <p>تھیں نکلا آگم عجب فصل میں گھرے تم کی ابھی رات ہو صوبان نگرے جواز نہ کی پانی کہ ہوا ناز گل ترے عمری میں وہ بولن سرور کو لے لے کرے</p>	<p>۴۸۶</p> <p>لکھتے تھے تو تھیں آگم نہ تھے ابرار حاضر ہو چو پانی کسی بابی کہہ دے دربار آزادی سے گھٹا تپ تھیں تھیں تھیں ہی نہ تھے پادشہ سلطنت سے خبر دار</p>
<p>۴۸۷</p> <p>گزر چکا ہر دم ہمیشہ دے فلق میں سب تابہ کر ڈوہے ہوئے عرق میں</p>	<p>۴۸۸</p> <p>مجمود ہیں کچھ بن ہمیں آتا ہو سکینہ نیزنگ یہ سب چرخ دکھا ہو سکینہ</p>	<p>۴۸۹</p> <p>رستہ یہ پہاڑ دکھا ہو منزل یہ کڑی ہو بچو کو چھائے رہو لٹن آج بڑی ہو</p>

<p>۹۱ مخلف نظر کے پادشاہ کی بجائی کتنی تھی کہ اس سے یہ نکل دکھائی جس نے چھٹا گھر کہیں راحت نہیں پائی زیادہ ہن دھوپ میں سو لگائے بجائی</p>	<p>۹۲ دہ لکھا تھا کوئے میں عجب اندر ہر مول ہمت میں قلعے تو فدا ہونے میں جا دور آگیا جو کچھ بیک وقت نہیں اصلا پہنچے ہیں ستم کی کسی کی نہیں سننا</p>	<p>۹۳ مخلف نظر کے پادشاہ کی بجائی کتنی تھی کہ اس سے یہ نکل دکھائی جس نے چھٹا گھر کہیں راحت نہیں پائی زیادہ ہن دھوپ میں سو لگائے بجائی</p>
<p>۹۲ لیا بن گئی جنگل میں امام دوسرا پر سایہ بھی درختوں کا نہیں ظل خدا پر</p>	<p>۹۲ لوٹا ہر فلک ظلم کا شیعوں کے سرو پر جہے کیے دوڑیں چلی آتی میں گھر و پر</p>	<p>۹۲ لیا بن گئی جنگل میں امام دوسرا پر سایہ بھی درختوں کا نہیں ظل خدا پر</p>
<p>۹۳ دن کا مٹے سایہ میں کہیں راہ کو چپے نہو دھوپ کے دم بجے پویشاک بدبے تعلق جاتی ہر آن کی بیاہوئے بچے</p>	<p>۹۴ انفراںات میں غنیمت نہ پہنچے نہیں گھر دروازے نہیں کھولتے ٹھکانے کے درے ہو جاتی ہر جب غلام توڑ دین گھر سب کرتے ہیں جوت کہ باہاں کی گھر</p>	<p>۹۴ انفراںات میں غنیمت نہ پہنچے نہیں گھر دروازے نہیں کھولتے ٹھکانے کے درے ہو جاتی ہر جب غلام توڑ دین گھر سب کرتے ہیں جوت کہ باہاں کی گھر</p>
<p>۹۴ ناخدا بہن اب کی غربت پہ فدا ہو بچہ کوئی گر تو لے کے مر جے تو کیا ہو</p>	<p>۹۴ یہ ظلم یہ سب دامن میں اور کسی پر سولایہ تباہی ہو جتنا ہے پر</p>	<p>۹۴ ناخدا بہن اب کی غربت پہ فدا ہو بچہ کوئی گر تو لے کے مر جے تو کیا ہو</p>
<p>۹۵ مرد خدا کی جان بولیں سے کو ذرات مرد خدا کی جان بولیں سے کو ذرات مرد خدا کی جان بولیں سے کو ذرات</p>	<p>۹۵ مرد خدا کی جان بولیں سے کو ذرات مرد خدا کی جان بولیں سے کو ذرات مرد خدا کی جان بولیں سے کو ذرات</p>	<p>۹۵ مرد خدا کی جان بولیں سے کو ذرات مرد خدا کی جان بولیں سے کو ذرات مرد خدا کی جان بولیں سے کو ذرات</p>
<p>۹۵ مرد خدا کی جان بولیں سے کو ذرات مرد خدا کی جان بولیں سے کو ذرات مرد خدا کی جان بولیں سے کو ذرات</p>	<p>۹۵ مرد خدا کی جان بولیں سے کو ذرات مرد خدا کی جان بولیں سے کو ذرات مرد خدا کی جان بولیں سے کو ذرات</p>	<p>۹۵ مرد خدا کی جان بولیں سے کو ذرات مرد خدا کی جان بولیں سے کو ذرات مرد خدا کی جان بولیں سے کو ذرات</p>

<p>منزل کونچہ بختیاری صیقل دینا تھا میرا بجا کا جو کل اک عجب کوثر سے گھٹن گھٹن جو کچھ چاہئے نہ خیر رفتہ ہو مکتوبین پابندین بازار</p>	<p>منزل جون جون بویان کا اتحادہ دریا خاموشی کے سستے تھے بیاورد ناصر منہ بھائی کا تھے تھے نہ صاحب و شاکر دو عوض کیلئے تھے کہ حیل جو کام</p>	<p>منزل شک کا خزانہ جو بخت تھے رائے زندہ کی دوی راہ بخت میں جو در جائے ایذا بھی زیادہ ہوئی رہتے بھی بیک جا وہ کام ہو کام پہ مولا کے جو در جائے</p>
<p>منزل پہننے کا نہیں رہے بجان دشمن دین ہیں مسکلم کہیں پوشیدہ ہو فرزند کہیں دین</p>	<p>منزل کچھ نہ نہ اس میں ہو نہ تشکیک ہو مولا جو کتا ہو رہہ رودہ خبر ٹھیک ہو مولا</p>	<p>منزل لاکھوں رط نام کیا تیغ زنی میں داخل ہوئے دربار رسول عربی میں</p>
<p>منزل آتش پریشانی کو خلیق کے تاج جو دین کے ستون تھے وہ مکان پور تاج کیا کیا شرفانان شہید کو دین تھاق کل قتل ہوا وہ جو رقتا رہہ راج</p>	<p>منزل مسکلم سے بیل بیاس جو حضرت خلیفہ انوس کے سپرد حسین مودہ ہوئی ہمشیر بندہ میں بد عہد میں مرتدین وہ بھی چہ اب کوئے میں چلے گی یاد رکھو کی نشیہ</p>	<p>منزل بھر نفس سر دھڑے شاہ فلک جاہ جلتا تھا جگر قلب پہ نفا صد نہ جاہ شہادت ہو کر سفر موتی جو کوتاہ کرتی تھی حضرت پر عجب پنج ستارہ</p>
<p>منزل دو خوش ہیں رعیت میں جو خاک سے تھے پرسش ہو کہ کیا سوچ کے مسکلم سے تھے</p>	<p>منزل یہ موک دیکھ گادہ زندہ جو رہیگا خون تابہ کر وار مارہ میں ہسیر گاہ</p>	<p>منزل منزل پہ بھی کچھ خوش نہ فرماتے تھے چلیں توش تھی ایسی کہ گلے جاتے تھے چلیں</p>
<p>منزل جمع کر کے لکھی کو شکر گارے مارا عشرت تھی غیب شہر زار بار بار ایک ایک کا صد سے کچھ بجا تھا دیار غیب کی طاقت تھی نہ فرار کا بار</p>	<p>منزل پہلے میں مونا تھا آنکھیں خاک پہ جو مری تھی ہم میں بحر حال افراشد ہر طرح آواز جانیے یہ بھی نفس چند ہم پر میں کہ مسکلم میں بارہ ہون فرزند</p>	<p>منزل موم بھر میں دم سے لیا جب دو پیراں ماہی کو بھر دھوپ جیالاس سرائی لیکن نہیں رات کی نہ صورت نظر آئی جب آئی خبر او میں دشت آرائی</p>
<p>منزل دل چھک رہے تھے آگ لگی تھی جگر و شہن فاقد رہا دور و ز مجتوں کے گھروں میں</p>	<p>منزل یاور ہیں تو کیا ہیں جو گمانی ہیں تو کیا ہیں سب ناخن بائے شہہ والا پہ ندامت ہیں</p>	<p>منزل مشاق تھے جسے خبر گئی کہ سوار وہ جس دوست سے پوچھا یہ شامل ہوا وہ</p>

<p>۱۱۱ آہی کیسے دے دے غمزدہ فزون آہستہ تھا قتل کی افشاں کو شکر اس طرح کیا نام عبد اللہ فطر جیل سے رہتا ہے بلور کو بار</p>	<p>۱۱۲ حب منزل عاجز ہے بے جا پیکر آہی یہ فصل خبر علم دنیا سے گیا اٹھوین تاج و خند نرنگہ مصیبت میں ہوئے ظلم عظیم</p>	<p>۱۱۳ اٹھو سے شکر مجاہد کی زاری پیش آیا کئی بار کئی باری غلبہ نہ ہو جو اہل آہی نہ باری رہنے لگی خلد کو بابی سواری</p>
<p>ہوتا ہو غم جو نکا تا سب غم را کو دے آہن میں ہو میں اہل وفا اہل وفا کی</p>	<p>نام ہو کسی دے مسلمانوں کے گھر میں خندق میں تو لاش کی ہو سر تلویہ در میں</p>	<p>بھڑکی ہو وہ آتش کہ جلائی ہو جگر کو دو بھیا ہو کو رو میں کہ مظلوم پدر کو</p>
<p>۱۱۴ مصلحت وہ مولیٰ کی جان میں آہو چچی نصیب ہو غم پیچی زار افغان میں مولائے ہوسے دو عین نہ خشک زبان میں اٹھو سے جو درد میں لایں خاک چھان میں</p>	<p>۱۱۵ آہی آہی زار دے تھکے گناہ اٹھو سے بے گناہ ہو گناہ آفت کا سفر اوردے نام کی جنب آہ پایا پوسے خیمے دین آہستہ نوبت جاہ</p>	<p>۱۱۶ اٹھو سے غم میں رہنے کا کہ نہ ہو چھوٹا گھر آہو سے ہوسے اٹھو سے عربی غلہ آہو سے ہو دینوئی خبر ہو آہ دہری کی سرکھو سے خیمے دینوئی</p>
<p>بان کو نسی ایذا ہو جو در پے نہیں ہوتی بے خار ام راہ خدا اچھی نہیں ہوتی</p>	<p>لشکر پہ آداسی تھی غریب الغریا کے سب روتے تھے رونے پہ اہام دور کے</p>	<p>جلائی تھی کیوں حشر پہ رہا ہوا لوگو کسی خبر آئی ہو اسے کیا ہوا لوگو</p>
<p>۱۱۷ ہنگامہ بین ملک کوئی دم غم نہیں کتنے کتنے دین ملک کی جی کہ ہم غم نہیں کتنے گھر باندھ تھی قلعے تو قدم غم نہیں کتنے نختی جو کہ آہ باب ہم غم نہیں کتنے</p>	<p>۱۱۸ فتنے شیعہ سافر اجائی مقتول غاصد و شاہ مرا اجائی ہر دو مارا دوسرا آخر مرا اجائی افت میں مری گریا آخر مرا اجائی</p>	<p>۱۱۹ اٹھو سے کوئی تھی باغی دلاں کا میرا تو بیکر کچھ کو چلا آتا ہو سربا اسی کی جو جھوٹے آہو میں چھوڑی ہوں چلا کیا ہو جو دے تھیں تو بیکر شاہ ابرا</p>
<p>پھر راہ میں گھڑج ڈگے پاؤں کسی کا جبہ قافلہ سالار نوا سا ہو چکی کا</p>	<p>جب گئے آرام بلا شک نہیں پایا قربان برادر کفن اب تک نہیں پایا</p>	<p>ہر دہ پہ جواک غم کی گھٹا چھائی ہو لوگو کیا کچھ مری بچی کی خبر آئی ہو لوگو</p>

<p>۱۲۷ گاہ فربہ آگیا جنگی و رسالہ گھوڑے ہوا سب و صورت و بال چاؤ کوادھر فوج خولے جی بیجا بہر گئے وہ آب و بزم جی جی</p>	<p>۱۲۸ ب کینڈا اس جگہ کینڈا بین سول ب کینڈا اس سے اب تاب کی بین نہیں نار کچھ روئے کچھ قطع ہے راہ میں ہمار پسینہ بین تا اہم جی عجب باشہ ابرار</p>	<p>۱۲۹ عجائب سے زاریا کہ تھو کو بلا باقیہ ہو سیراب بین شہید و خین فاطمہ سے کہا چاکلین تلخ کو جاو کجا چاکو کو نکلا</p>
<p>مولائے سوے فوج نظر کی جو ٹھہر کر جوا کیا سردار نے گھوڑے سے اتر کر</p>	<p>ہر شے کی حیات آوے مولا ہی اسی پر پانی کی نہ تکلیف ہو دنیا میں کسی پر</p>	<p>یہ قافلہ ب دھوپیں ب تشنہ کھڑا ہو دو پیاسو کو پانی کہ ثواب اسکا بڑا ہو</p>
<p>۱۳۰ نہ گئے تب بخت نہ زکبہ آنا ہو کس سمت سے اسے بندہ اشد کی غرض کہ اوی خلق دو عالم کے شہنشاہ تو تاج وادھر کوئی کی سرحد سے پوخواہ</p>	<p>۱۳۱ اس معین اجا گلا شکر سارا بشیرہ جی نہ ہو نہ دریا کا کنار اب جو قوا سی کرم کا ہی مہارا اسی مانی تو شکر کے بسیریا نیچ مارا</p>	<p>۱۳۲ یہ شے ہی دور سے شہر والا کہے پوخواہ جمع ہو سکا کہے سقون کا سراہ کجا چاکلین دست مبارک میں جی شہنشاہ جلد کے پچا بین عجب عیش نیچ جاو</p>
<p>سب کچھ مرے شکر میں ہی رہا ب نہیں ہو پیا سا ہون تلم کی گجے تاب نہیں ہو</p>	<p>اب بات کسی سے نہیں کی جاتی ہی مولا ہر بار زبان شہد سے نکل آتی ہے مولا</p>	<p>کی جگہ نظر لطف شہ جن دبشہر پر خود رکھ لیا مشکیزہ ہشتی نے کمر پر</p>
<p>۱۳۳ سختین کو ان کوئی نہ شہ نظر آیا جب چاہے پھر مری بین گئے شکر بچا اس دھوپیں جو ابر کرم آچا پایا اب خیر کو شہر تقدیر ہے لا یا</p>	<p>۱۳۴ قزاق جو کی صورت بصر اشک نشانی گجرات سے بولا اسدا شہ کا جانی خاطر ہو وہ جو کچھ مرے ہمارہ جو پانی تو زوی مخدومند چاکلین شہ دانی</p>	<p>۱۳۵ شہر کو شہر والا نے دیا پانی کا ساغر سیراب ہو جب تو کجا راودہ دلار مدت سے اسی تخت ملک ساتی کوثر خیر جگر و قلب ہوا درون و نظر</p>
<p>کبا عرض کروں جو پیش دے تعب ہو فیاض کی سرکار سے پانی کی طلب ہو</p>	<p>ہم دوست کی تکلیف گوارا نہیں کرتے پانی کو تو کافر سے بھی پیارا نہیں کرتے</p>	<p>خدمت سے غلاموں کی ہی اعراض نہیں ہو اس گھر سے زیادہ کوئی فیاض نہیں ہو</p>

<p>۱۱۱ مردم کو چرخ دشت نشاہ خوش انجام بہار کو چرخ دشت نشاہ خوش انجام مردم کو چرخ دشت نشاہ خوش انجام مردم کو چرخ دشت نشاہ خوش انجام</p>	<p>۱۱۲ جان کو چرخ دشت نشاہ خوش انجام جان کو چرخ دشت نشاہ خوش انجام جان کو چرخ دشت نشاہ خوش انجام جان کو چرخ دشت نشاہ خوش انجام</p>	<p>۱۱۳ سکندر کو چرخ دشت نشاہ خوش انجام سکندر کو چرخ دشت نشاہ خوش انجام سکندر کو چرخ دشت نشاہ خوش انجام سکندر کو چرخ دشت نشاہ خوش انجام</p>
<p>فرزند بھی چرخ دشت نشاہ خوش انجام اک جاگتی سرچشمہ دریا کے کرم تھے</p>	<p>تھا شور کہ افراط ہو پاں آب بقا کی جنگل میں سے غصہ یہ قدرت ہو خدا کی</p>	<p>پیا سے نداب استرین نہ شہد برین مولا دوچار کچالین ابھی لہر برین مولا</p>
<p>۱۱۴ غمان کرم سب لہن کتا وہ نہیں دیرانے بھی بدست کتا وہ نہیں</p>	<p>۱۱۵ انسان کو چرخ دشت نشاہ خوش انجام انسان کو چرخ دشت نشاہ خوش انجام انسان کو چرخ دشت نشاہ خوش انجام انسان کو چرخ دشت نشاہ خوش انجام</p>	<p>۱۱۶ بہار کو چرخ دشت نشاہ خوش انجام بہار کو چرخ دشت نشاہ خوش انجام بہار کو چرخ دشت نشاہ خوش انجام بہار کو چرخ دشت نشاہ خوش انجام</p>
<p>۱۱۷ مردم میں شمس واپن کوڑا و سیم کرم اکدن یوین کوڑا کو بھی فقیر کرم</p>	<p>۱۱۸ غل تھا کہ عجب حم ہو نہ ہڑا کے پسوین پیا سونے لیے جو کرم کے آئے ہیں برین</p>	<p>۱۱۹ مسنون ہر اک تابہ لب گور رہیگا اس بانی پلانے کا بھی اک شور یہیگا</p>
<p>۱۲۰ اس کو چرخ دشت نشاہ خوش انجام اس کو چرخ دشت نشاہ خوش انجام اس کو چرخ دشت نشاہ خوش انجام اس کو چرخ دشت نشاہ خوش انجام</p>	<p>۱۲۱ سکندر کو چرخ دشت نشاہ خوش انجام سکندر کو چرخ دشت نشاہ خوش انجام سکندر کو چرخ دشت نشاہ خوش انجام سکندر کو چرخ دشت نشاہ خوش انجام</p>	<p>۱۲۲ بہار کو چرخ دشت نشاہ خوش انجام بہار کو چرخ دشت نشاہ خوش انجام بہار کو چرخ دشت نشاہ خوش انجام بہار کو چرخ دشت نشاہ خوش انجام</p>
<p>۱۲۳ اللہ سے کرم پیا سکے مارو کو جلا یا دم بھرین سچانے ہزار و کو جلا یا</p>	<p>۱۲۴ ہر دم کرم حضرت باری تعالیٰ میں پر اک فیض کا دیا تھا کہ جاری تجا میں پر</p>	<p>۱۲۵ بات آج دو عالم کے شہنشاہ نے کھلی غوت میں مری آبرو اللہ نے کھلی</p>

<p>۱۱۹ وہ چاہے خاکِ قلعہ کو دیا بھی کرے خیمہ جو بنیان سے پیدا بھی کرے نزد کو صدمت کے دریا بھی کرے جس اٹھ کو چاہے بیٹھا بھی کرے</p>	<p>۱۱۹ کھنچا چکا جب رنگا جدم وہ زار اب کبھی بچے ان نغمہ ساز رہنا تو شب کو بھی ملاقات کرانا جوار تک نانِ جون بھی کھینا</p>	<p>۱۱۹ اسے لکھ لکھنا بنیاد بنا زبانِ خجوا لکھنا جو لکھنا بنیاد بہرِ دودل جب ہوئی تپسین سنی پسینے سے ہوئے عجیب طبع</p>
<p>۱۱۹ کراچ وہ جتنے تو زمین عرش بریں ہو تسہ پہر کس نہر تو خورشید مہین ہو</p>	<p>۱۱۹ حاضر ہی جو موجود ہی محتاج کے گھونٹن تجسہ بھی وطن دور ہی ہم بھی این سطرین</p>	<p>۱۱۹ بیدین ہی جو حکم شہہ خوشنویں نہیں ہو میں چپ ہوں زبان کیا ترے قابو میں نہیں ہو</p>
<p>۱۱۹ وہ کہ یہ گریبان جو ہے سید دل خونے کما سولہ کے یہ رونے کا سبب کیا زبان کہ دل نرم ہو اولاد میں کا رہا ہوں کہ نرم کبھی چلیا کیا لڑا</p>	<p>۱۱۹ میر شہر سے غوراک یہ لڑا خود بجا میں جا کر نہ کافر تارہ ہوں یا شاہ بہتر کہ اب کہنے میں چلیے میں ہوا میں اور وطن جانے نہیں دینے کا واسطہ</p>	<p>۱۱۹ کس سے شہنشاہ کا کیا کس سے شہنشاہ کا کیا کس سے شہنشاہ کا کیا کس سے شہنشاہ کا کیا</p>
<p>۱۱۹ نور کا سنا سنا نہیں صدیہ جو چمچ حال اس سرورنی کا بھی گھلیا کیا چمچ</p>	<p>۱۱۹ ہر چند غلام ہر شہر خدایوں مامور ہوں اسپر کہ نہ حضرت جدایوں</p>	<p>۱۱۹ ڈالے گا اگر ہاتھ لجام شہہ دین پر سروہو گا کین جسم کین ہو گا زمین پر</p>
<p>۱۱۹ واقف نہیں تو اس سے جو از شانی سنی ہی میں سنی دن تشہ دانی ختمے خیمین الفت سے لپا ہر چانی جو جانیئے اک روز ہی دشمن جانی</p>	<p>۱۱۹ نور سے چننے ہی ہم جو سوت زبان کہ اس جلست سے جانا ہو سوت کہ کہ نہیں جلنے کا جا نہ پوچھ سوت کس کے کہ رو کے مجھ سارا تر سوت</p>	<p>۱۱۹ سروہو کے کہنے میں ہی ہو چکی تھی جوانی کے کہنے میں ہی ہو چکی تھی نیا کہنے کے اور شام کے حکم کی تھی دشمن کا کہنے کے اور شام کے حکم کی تھی</p>
<p>۱۱۹ ہم ناز و فریاد بھی ہر چند کرینے پانی مہر چو نہ یہی بند کرینے</p>	<p>۱۱۹ ڈرتے ہیں نہ تیر دے نہ شمشیر نہ بس ہم وہی کہتے ہیں جو کہتے ہیں رہا</p>	<p>۱۱۹ ہم شہر میں صحرائے وہ نامور ہو غلام ہو ایک شغال ایک میگ زر ہو غلام</p>

[illegible]

<p>۱۱۷۱ نعلی شب مار تیار ہے بھئی نہ اک بارہ جو چکا شیب تیار ہے دوایک کہیں شیب زینت کا تھا نہ مقدور پوچھا نہ تھا ثابت کوئی نذر کہ چوہر</p>	<p>۱۱۷۲ پہلے سے نعلین پہ اوٹھ لکھنے نہ بیچ جودہ کیا لکھنے اور سر نہ دینے محل چوہر کیا ہے کہ پر نہ نشین سیر کیا تیار ہے ناٹا دوزخ میں</p>	<p>۱۱۷۳ پانی کی تو غریبیت میں تکلیف سہو گین جھیلوئین میں رہتے ہیں بے درجہ گین چھائی سے ہمارا ہیں چھائی کی گین پہلے سے نہ چھائی اور نہ چھائی گین</p>
<p>۱۱۷۴ حضرت پیرہ اس میں پہر افسین گزری تکلیف سکندر پہ چٹلات میں گزری صوت نہ زلزلے سے نہ زلزلے کی حضرت نے زلزلے کی غنائت کی</p>	<p>۱۱۷۵ چٹلائی میں واقف ہوں جو کام ہو یا نکا پہ چھوڑے لوگو کوئی کیا نام ہو یا نکا تکلیف کی تھی یہ اللہ کی جانی جو گزرتا ہے آج صدائے شہر سے آج</p>	<p>۱۱۷۶ پانی کی تو غریبیت میں تکلیف سہو گین جھیلوئین میں رہتے ہیں بے درجہ گین چھائی سے ہمارا ہیں چھائی کی گین پہلے سے نہ چھائی اور نہ چھائی گین</p>
<p>۱۱۷۷ کیا فیض ہو کیا نور ہو کیا جلوہ گزری شہر و کہ یہی وقت ناز سحری ہو صوت نہ زلزلے سے نہ زلزلے کی حضرت نے زلزلے کی غنائت کی</p>	<p>۱۱۷۸ کیا غل ہو میں بھائی کا کیوں ساہو چھٹکا کس کا وہ چین ہو کہ جو اس نہیں لٹکا تکلیف کی تھی یہ اللہ کی جانی جو گزرتا ہے آج صدائے شہر سے آج</p>	<p>۱۱۷۹ پانی کی تو غریبیت میں تکلیف سہو گین جھیلوئین میں رہتے ہیں بے درجہ گین چھائی سے ہمارا ہیں چھائی کی گین پہلے سے نہ چھائی اور نہ چھائی گین</p>
<p>۱۱۸۰ بے درجہ کا ادا کر کے دو گانا صوت نہ زلزلے سے نہ زلزلے کی حضرت نے زلزلے کی غنائت کی</p>	<p>۱۱۸۱ پانی کی تو غریبیت میں تکلیف سہو گین جھیلوئین میں رہتے ہیں بے درجہ گین چھائی سے ہمارا ہیں چھائی کی گین پہلے سے نہ چھائی اور نہ چھائی گین</p>	<p>۱۱۸۲ پانی کی تو غریبیت میں تکلیف سہو گین جھیلوئین میں رہتے ہیں بے درجہ گین چھائی سے ہمارا ہیں چھائی کی گین پہلے سے نہ چھائی اور نہ چھائی گین</p>

<p>تعلیٰ دریا پر تو نظر ہی یہ چشمہ ہو گیا ہو کوثر کا خدا نے تھین مختار کیا ہو</p>	<p>تعلیٰ حالی ہو سکہ محل معونہ جیو جیو میں چھپے عرش سہلی کے ستارے جتن ار وند پر تو کھم کھم خدا تارے</p>	<p>تعلیٰ مختار کیا تو تھین مختار کیا جانی دریا کے لیے آست اچھوٹے رانی تو نہ چھپے چشم سے تھین دوسے رانی کیاں ہو سنا فر کو وہ دیتی ہے ترائی</p>
<p>تعلیٰ لاکھ نہیں بھی تعداد نگار اسکا ہنوگا بے روز حساب آئے شمار اسکا ہنوگا</p>	<p>تعلیٰ جیسے قرآن سرج جہاں تاب میں دیکھے یوسف نے وہ کوکت بھی امین دیکھے</p>	<p>تعلیٰ دریا ہو تو نظر ہی یہ چشمہ ہو گیا ہو کوثر کا خدا نے تھین مختار کیا ہو</p>
<p>تعلیٰ کچھ بختا اسکا محاسبہ چاہا کچھ بختا مندریں کا طایق وہ بنایا دی کلکتے آواز کہ ان عقل بنایا انار کی سیاہی سے کلکا جائے بنایا</p>	<p>تعلیٰ تھا خوش کامو نہی اسی خمیہ کا سلیا غل تھا نہ شرف بچ شرف نے نہیں بنایا فرشتہ کا دل سے بوسے تھا غل کا پاپا نبین جیسے فرود سے چو لک بنایا</p>	<p>تعلیٰ چھلکے کہ اور کچھ سے بند کیوں میدان میں استاد ہوا خیمہ لافس امج اسکا جو بکھا تو دیا چرخ مقرر خیمہ نشین ز شاد و کوکے سے کیا</p>
<p>تعلیٰ خرید خط و خال کا اب دھان نہیں ہو دھو نہ تباہ گناہ کچھ آسان نہیں ہو</p>	<p>تعلیٰ تکلیف جلالی ہی جو جسم نہی کی کرسی چھی کہ مسد تھی رسول غبی کی</p>	<p>تعلیٰ یہ رنگ تھا اسپر فلک مر شرف کا جس طرح کہ متاب پہ دھبہ ہو کلف کا</p>
<p>تعلیٰ جس باتوں تاریخ کی نقل میں بنائی غیرت میں ہی مع زار وند پر وقت عجیب آئی شب آئی کہ نوحہ غم و رخسار تو شب آئی تھا خود کہیں موت غم و رخسار آئی</p>	<p>تعلیٰ دریا آگ کہ روئے کلک تھا قاتلین نہیے تھا زور کہ نہی تھین نہ را تین نہیے تھا زور کہ نہی تھین نہ را تین پان لائی آواز دی دوزخ کی را تین</p>	<p>تعلیٰ خود از بند سے خوش شرف نہت نہت تھین چارمین زور سے کچھ بوسہ لایا تین خود از بند سے خوش شرف نہت نہت تھین چارمین زور سے کچھ بوسہ لایا تین</p>
<p>تعلیٰ راحت نے کنار کیا ز بھر کے پسرے پانی بھی ہوا بند اسی شب لی پسرے</p>	<p>تعلیٰ اب خلق میں ایسا کوئی گھرا ج نہیں ہو اس کا گدا اور کا محتاج نہیں ہو</p>	<p>تعلیٰ اس دن قویہ پر وہ تھا یہ شوکت یہ جیہ تھی اکدن ہی زینت تھی کہ محتاج رو تھی</p>

لکھنؤ میں روزانہ اور کیفیت ہریانہ مراد شاہ قلعہ سے ہوا

<p>۱۲۱ ہر کوئی کہتے تھے قیامت تھی میر کی شکر تھی میر میں یہ رست تھی میر ہر کوئی کہتے تھے قیامت تھی میر کی شکر تھی میر میں یہ رست تھی میر</p>	<p>۱۲۲ ہر گاہ اذان دینے لگے کہ میر چپ ہوئے سب دیکھ کر میر زینب نے صدوی کر اس آواز کے قربان کیا دعوت سن کر کو زمانہ کو خانوان</p>	<p>۱۲۳ شاہ شہداء خیمہ میں جا کر نکل آئے آنسو رخ آفدیں یہ کیا کر نکل آئے مشتاق کو دیکھ کر دیکھا کر نکل آئے خوشی ہو کر چلائی سے لگا کر نکل آئے</p>
<p>وہ دن بھی کتاب تو مصیبت کی شہلی لکھتے ہو یا کو شہادت کی شب آئی</p>	<p>آواز حرمین کے دلوں کو نہ کل آئی بیل بھی گستاخ چکر کر نکل آئی</p>	<p>خون بہا تھا فریاد مسکینہ پہ جگر پرچے کوئی بیٹی کے پھرنے کو پدر سے</p>
<p>۱۲۴ میر کی شہادت تو رانی کا دن آیا پیشہ بردار کی جلیق کا دن آیا غن کا تلامذہ کا دہائی کا دن آیا ویرانہ کے پہرے کی صفائی کا دن آیا</p>	<p>۱۲۵ آزادہ دم صبح کا دم رات کا دم وہ وقت عبادت وہ تقرب کا زمانہ وہ جو نماز تھا کادہ وقت سنانا وہ جو نماز تھی وہ وقت سنانا</p>	<p>۱۲۶ میر کی شہادت تو رانی کا دن آیا پیشہ بردار کی جلیق کا دن آیا غن کا تلامذہ کا دہائی کا دن آیا ویرانہ کے پہرے کی صفائی کا دن آیا</p>
<p>بیت الشرف صاحب معراج لید کا محبوب الہی کا چمن آج لید کا</p>	<p>بے فکر نہ بنے نہ گل و خار ہے تھے مرغان چین و جد میں چکار ہے تھے</p>	<p>یوسف و انصرت نے قریب آ کے قدم پر اقبال نے سر رکھا یا سوا کے قدم پر</p>
<p>۱۲۷ میر کی شہادت تو رانی کا دن آیا پیشہ بردار کی جلیق کا دن آیا غن کا تلامذہ کا دہائی کا دن آیا ویرانہ کے پہرے کی صفائی کا دن آیا</p>	<p>۱۲۸ میر کی شہادت تو رانی کا دن آیا پیشہ بردار کی جلیق کا دن آیا غن کا تلامذہ کا دہائی کا دن آیا ویرانہ کے پہرے کی صفائی کا دن آیا</p>	<p>۱۲۹ میر کی شہادت تو رانی کا دن آیا پیشہ بردار کی جلیق کا دن آیا غن کا تلامذہ کا دہائی کا دن آیا ویرانہ کے پہرے کی صفائی کا دن آیا</p>
<p>تیار جماعت ہو ناز آپ پر اب فرض ادا کر کے رطلی پہ چڑھیں گے</p>	<p>آدھ جو تھی فوج یمن بے ادبی پر تیرنے لگے شکر اللہ وہ تھی پر</p>	<p>گرد آٹنے نہ پائے فرسنگی ناک دھین سرکے ہو فاطمہ زہرا ہر جلو میں</p>

<p>۱۹۱ تلاوت تو نہیں کیا کہیں جو ان کیسے تھے سستی تھیں کہیں کہیں جو ان کیسے تھے پہ نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں</p>	<p>۱۹۲ اس نے جو بچہ سر میدان وہ جو جاننا بچلے گئے چاند زمین ہوئی ممتاز برائے گئے تیر ہزار دن خدا نادر</p>	<p>۱۹۳ وہ چاند نہان غنیمت جو فغا کا نہیں بار کے بچے بیت جو فغا کا نہیں بار میلانہ اصرار کو کر رہی یہ تارا</p>
<p>۱۹۴ وہ زہر علم ان شہم قلعہ شکن جو جو چاند سادو لٹا جو زہر زور شکن جو مختل چہرہ جو چہرہ شکن جو</p>	<p>۱۹۵ ہر بات میں کنت تھی یہ عالم تاراجا کہ جو کیا خزانہ شہم شہم فنا تو تھار اور کار عالم راحت جان کا</p>	<p>۱۹۶ بیچون کے اب شیراز کوئی نہیں جو شہر تھے تب تھان کوئی نہیں جو قاسم سامراحت جان کوئی نہیں جو</p>
<p>۱۹۷ کیا ہے بچہ بچہ کی زبان سے افضل جو وہ محبوب حبیبان جہان سے یہ جان ہو ہر ہاشمی و مطلبی کی</p>	<p>۱۹۸ اک شہر کا لاشہ نظر آتا تھا اب جو بہشت کا لاشہ نظر آتا تھا اب جو اس کے لاشہ نظر آتا تھا اب جو</p>	<p>۱۹۹ خوشید ہو غنیمت کہ جلال آگیا تگا سنبھل کے جو کیا یا اسد اللہ گھٹنے سے بڑھ کر تھانے تھانے</p>
<p>یہ جان ہو ہر ہاشمی و مطلبی کی اسمین تو ملاحت ہو رسول ہوئی کی</p>	<p>سوئے تھے وہ تنہا جو ہزاروں سے ریتی یہ درد مصحف ناطق کے پر تھے</p>	<p>سید سے جو ہو تنگ زرہ ہوئی برین ہاتھوں میں وہ رشتہ تھانہ وہ تھانہ تھانہ</p>

<p>۱۰۱ رقی ہوئی آنکھیں جو تھی تھی غول ثابت تھا کہ آیا غضب خفت تیار اس پر جو پہلے غلجے تھی تھی غول تکلیف جو دیکھیں تھی تھی غول</p>	<p>۱۰۲ بھلا کیا ست پرندہ درواہ پر آئے میدان سے کسی تیر شاہ پر آئے یوں تیغ بکف نشکرید خواہ پر آئے جھپٹا اسد جمع رو بہ پر آئے</p>	<p>۱۰۳ حکم کیا جب غول پہ غول غول بہ زنج یاد دہ نہ گل اندام غول بانہی کچھ نہ کر دیکھ جگر غول کچھ بیاہیہ صمصام غول</p>
<p>۱۰۴ رہا رہن شیر زبان ہو گئے پتھر غل تھا کہ سر سے جان ہو گئے پتھر</p>	<p>۱۰۵ دل لگے ہی خوف سے چھوٹا نظر آیا دیکھا تو ہر اک مورچہ ٹوٹا نظر آیا</p>	<p>۱۰۶ مجروح جو بھاگے تھے ادھر فوج ہو گیا جنگ کی طرف دو گڑبے پڑتے تھے ہو گیا</p>
<p>۱۰۷ چمکے کی طرح اٹھ کو قبضے پہ چوڑا چلے ملک اب ہوئی دنیا پہ دالا چمکے فرس کو یہ پاسے شب دالا بان کون جو لاکھ نہیں مار گئے دالا</p>	<p>۱۰۸ چھوٹا غصہ تیغ دیکھ کر نہ ممکن شہر سے نیشان تو غول نے چھین قولا عوام سے کہہ دے زبانی اونچا چوکیا اٹھ تو صحرانوار شہن</p>	<p>۱۰۹ سن چڑھ کر غول سے نہ چھوٹا منظر سلامت کسی انس کو چھوٹا زندہ کسی غول کو شکر سے نہ چھوٹا تھکا کر نہ کیا تھکے دوسرے نہ چھوٹا</p>
<p>۱۱۰ نوتھی کوئی دم میں چلتی ہو علی کی آگاہ میں کرتا ہوں کہ است ہو ہی کی</p>	<p>۱۱۱ تھی صاحب ہو کو یوں اوجالا نظر آئے اک دوسرے نولان پہ دبالا نظر آئے</p>	<p>۱۱۲ مارا بے دوزخ کو وہ راہی نظر آیا چو رنگ سپاہی پہ سپاہی نظر آیا</p>
<p>۱۱۳ شہر کو کوئی بات بات کی نہانی مارا علی کے سر پر اسراف نہانی صدمے سے کیجے کالو ہو گیا بانی مشتاق اجل اب جو دیکھ کا جانی</p>	<p>۱۱۴ لکھنے کو قلم نہ تھی نہ کھینچا ب فوج کو بادین تھکے نہ کھینچا کہ جو قدم سے عدم تھکے نہ کھینچا کہ جو قدم سے عدم تھکے نہ کھینچا</p>	<p>۱۱۵ گنگنی کو لاد دیتی تھی شہر غول دیکھتے کو لاد دیتی تھی شہر غول دیکھتے کو لاد دیتی تھی شہر غول دیکھتے کو لاد دیتی تھی شہر</p>
<p>۱۱۶ ہر چند کہ طاقت نہیں ماتم میں مسکرت جو ہر تو دکھا دن تھیں شہر دوسرے</p>	<p>۱۱۷ غل تھا کہ برستی ہوئی آتش نہیں دیکھی یہ کاٹ یہ کس بل یہ کٹ کش نہیں دیکھی</p>	<p>۱۱۸ زہر او کا چڑھا جب وہ بسل نظر آیا فولاد کا جو ہر سم نائل نظر آیا</p>

<p>۵۲۴ وہ بدب و بدچم و وہ دل اسکا وہ پیکار وہ قد و بدن صاف و بدن جلوہ گرا اسکا ہر اقد میں مہر و عجم سے ہی تھی غفلت اسکا محبوب تھی ہر خاندان میں تھا گھر اسکا</p>	<p>۵۲۵ کھا جو تیار باب تو اس نے کھر بڑھتی تھی نہ ضرب جو نہ شمشیر و پیکار بڑھ جاتی تھی ہتھکڑ اور سہم و مسر ہر اقد میں کتنے ہی عین تھے یہ</p>	<p>۵۲۶ کئی تھی خاص بودہ شمشیر و پیکار میں تھی ہتھکڑی کئی جگہ نہیں آسکر وہ کو دیکھنے تن میں صوب کو برابر وہ چھو بیٹے خنبہ اوکھا لڑا و نہ پیکار</p>
<p>کس کا یہ جگر تھا کہ روکے جو ہر سینے میں درآمد تھی برآمد تھی جگر سے</p>	<p>پھر کس روکے وارا نام ازلی کا ملو ارودہ اور باقر حسین ابن علی کا</p>	<p>جن پر علم میں انھیں ٹھکڑے جلیے تھے نصرت یہ وہی ہیں جو شریر و نہر جلیے تھے</p>
<p>۵۲۷ کشتہ تھا کہ تیغ کے ساتھ تین کا عریان تھی تیرہ تین نہ تھا کچھ ستر کا گرتا تھا موچھ کے نہ جو ہر کچھ چین کا روشنی ہوئی تھی رنگ پیکار تھا بدن کا</p>	<p>۵۲۸ کا نا آتے جس شمشیر سے پیکار تھی تاکتے ہو چار آئینہ جکے وہ پیری تیغ کبیر میں نہ اچھی تھی جلیست میں اڑی تیغ نیر کو کچھ کیا چاک تھی شمشیر کڑی تیغ</p>	<p>۵۲۹ فلک کا سلطان فلک کا کھلے توڑا سرمہ سرور کا شمشیر کھلے توڑا ہر صفت کو سرور صفت جگا کھلے توڑا در کفر کا ضرب اسدا کھلے توڑا</p>
<p>سب جسم چھو کا تھا حرارت تھی غضب کی نفاذ کو چھو کا تھا حرارت تھی غضب کی</p>	<p>وہ کرتی تھی وہ ہر کس ناکس کو یہ کس تھا اک ہاقد میں فارسی نہ زیر تھا نہ فرس تھا</p>	<p>یوں تیغ نہ ٹکڑے کیا تابت قہر کو توڑا تھا بد اسد نے جیسے صنمو کو</p>
<p>۵۳۰ تیغ ایسی تھی کہ آندہ بھی جا کر جلی کی بھی تھی گری بازار جان سرور پھر تاتھا تو تاتھا بد اسد کو پھر تاتھا تاتھا پیسے خجل خطر کو</p>	<p>۵۳۱ شہر تھی وہ نہ شکستہ تھی تیغ افان جو ہر تھا عجم کا تھا زور و شرافت اس سے گئی تھی شکستہ تھی تیغ افان پھر تاتھا تو تاتھا بد اسد کو</p>	<p>۵۳۲ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>
<p>برے تن زلیں نگار آگئی گویا آیا وہ جدھر باد بہار آگئی گویا</p>	<p>پکا جو لہو منہ سے شر سے نکل آئے دریا سے گہر سے تارے نکل آئے</p>	<p>سر کس کا ہونا کہ پر برسا دیا آئے تب نکلے کہ جب خانہ تن ڈھایا آئے</p>

<p>۱۲۱ کیونکہ کھولنا شب سہو سے قدم کا سر پہ جو روان حال ہے جو تشنگی کا پوئی تھی قیامت کی طرارہ تھانم کا پتھر آگیا اس صف کوئے ازراوہ چکا</p>	<p>۱۲۲ وہ شاک جہانک کہ کچھ کچھ کام پرسے جو فلک سیر سیر ہے آجے خوش تھامت و خوش و خوش انداز و خوش تھانم آتش کین دم بھر تھانم</p>	<p>۱۲۳ کھا شکر تہہ جو تلوار ندین جو جگر غنیمت اند کا جو دھار ندین جو سک فوج پہ بہ بیت شمر بار ندین جو کس شوق کا کدھر دشت میں بار ندین جو</p>
<p>حیرت زدہ و شند رود لکیر تھے آہو اڑتا تھا یہ اور آہو سے تصویر تھے آہو</p>	<p>دھڑا ہوا لاشونہ قدم جاتا تھا گھوڑا والان جرات کی ہوا کھاتا تھا گھوڑا</p>	<p>یون لاکھوئے اک پیاسے کو لڑ نہیں دیکھا کھیت ایسا جہان میں کبھی پڑتے نہیں دیکھا</p>
<p>۱۲۴ کچھ نظم میں آتش کی تصویر تھی کچھ بولی ہر مصرعہ چھپیدہ کی زنجیر مضمون کا بندھا رنگ نہ اس میں کسی تصویر اڑاؤ لگی کا نڈ سے سیاہی دم</p>	<p>۱۲۵ نعل آئینہ رنگ ایسے کہ آئینہ بھی نعل ہر رنگ فلک اربع نظر نعل ہر رنگ فلک اربع نظر نعل ہر رنگ فلک اربع نظر</p>	<p>۱۲۶ نعل ہر رنگ فلک اربع نظر نعل ہر رنگ فلک اربع نظر نعل ہر رنگ فلک اربع نظر نعل ہر رنگ فلک اربع نظر</p>
<p>رنگ مرغ قرطاس بھی فق ماہرین دیکھا بھلی جو ہلک سادہ ورق ماہرین دیکھا</p>	<p>شند رہوں فلک زین جواہر کی چمک پر سم رکھو کبھی جا کے سر سبز فلک پر</p>	<p>کٹ جاتا ہوا ہن یہ ہر تیغ دو سر لسی سر جس کے دے ہم کوئی سپر لسی</p>
<p>۱۲۷ بیاہر جو کہیہ کہو اکا تھا وہ گھوڑا تھا و رفت عالم کا بھی میدان آگھوڑا منشوق میں لب آدم آسے سر پہ جو چھوڑا جب تک کہ ایک کی کہیہ کہو آگھوڑا</p>	<p>۱۲۸ وہ ہر رنگ فلک اربع نظر نعل ہر رنگ فلک اربع نظر نعل ہر رنگ فلک اربع نظر نعل ہر رنگ فلک اربع نظر</p>	<p>۱۲۹ نعل ہر رنگ فلک اربع نظر نعل ہر رنگ فلک اربع نظر نعل ہر رنگ فلک اربع نظر نعل ہر رنگ فلک اربع نظر</p>
<p>نکلن تھا کہ فوج میں اسے لڑ لیں گے وہ چمکار کے حضرت ہی جو روکین تہر کے وہ</p>	<p>دم اپنا برصاے کو سو جاٹ رہی تھی کس کھات ادا کے گلے کاٹ رہی تھی</p>	<p>نکلن فلک بستے میں گھڑائے ہو کین پڑخون سے جبریل بھی سر کاٹے ہو کین</p>

سلا ازاد جیہ و تہہ میر تقی میر

<p>۵۲۲ کھانے تھے جو کچھ خیرین پر دم بیکار مرا آئین زینت تھی تلواریں تلواریں فراتے تھے جب بیکار تھی تلواریں تلواریں لالہ دیو جی کا دم کا دم</p>	<p>۵۲۳ در پہ بیکار نے جو عصا تھیں کھینچا کنا می جا بے کرا کیوں دانا دانا اب انہیں کہتے کہ بیکار تھیں بیکار بابا کی صحبت نہ بھلا نا یہ ہے با</p>	<p>۵۲۴ بیکار تھی وہ تیغ تو نہ تھی بیکار بیکار تھی ہر ناری جو غار کا غار جن کہتے تھے اب جان بیکار تھی بیکار یوں بیکار کا تانا کہ گار ابرو جو غار</p>
<p>تلواریں دم لیتے کی فرصت نہیں تھی سجدہ بھی کچھ کرنے کی صلت نہیں تھی</p>	<p>مشکل ہو جو کچھ سہل ہوئی جاتی ہو بیٹا بچو نہ خبر دار کہ فوج اتی ہو بیٹا</p>	<p>بہتر ہو کنارہ کر دگر فوج عدوت بھر جائے کہیں کشتی گردون نہ ہو</p>
<p>۵۲۵ جلد بیکار کیوں تھی تلواریں کیا چھوڑے نقل کو چلا جا بیکار اوترا ہون فرس کہ جلی حلقہ طرحہ نوین نازا کی کر دقل میں</p>	<p>۵۲۶ ماں بیٹی کی تم کھینچو بیکار یہ قافلہ زاد کا حال ہے جو تھکے چاند کوئی نہیں بیکار بیکار کوئی نادان بیکار</p>	<p>۵۲۷ بیکار نہ دالنے ہزار دگر بیکار جو تھی کیا رحمت کا ہوا غیظ و غضب دل نہ کھینچے لگا دیکھ حق میں بیکار سب بیکار جان بیکار کھینچ بیکار</p>
<p>سجدہ میں شہادت ہوا دم دوسری یہ ذکر رہ فرض ادا کر کے قضائی</p>	<p>گھٹ جائیگا دم جان نکل جائیگی سن سے نخاسا گلا اسکا بچا لیجور سن سے</p>	<p>صدہ ہوا آست کے یہ جان خیرین پر روئے ہو گھوڑے اترائے زمین پر</p>
<p>۵۲۸ خلیق کی نسبتا تھا نا کی تفسیر نہایت تھی حضرت کہ لگا خلق چاک تیر کھینچا تھا بیکار کہ بیکار تھی بیکار کھینچا تھا بیکار کہ بیکار تھی بیکار</p>	<p>۵۲۹ تلواریں تھیں بیکار کہ نظر آئے جلاد و تلواریں تھیں بیکار کہ نظر آئے بیکار تھیں بیکار کہ بیکار تھی بیکار بیکار تھیں بیکار کہ بیکار تھی بیکار</p>	<p>۵۳۰ نہایت تھی بیکار کہ بیکار تھی بیکار نہایت تھی بیکار کہ بیکار تھی بیکار نہایت تھی بیکار کہ بیکار تھی بیکار نہایت تھی بیکار کہ بیکار تھی بیکار</p>
<p>خولی نے تبر پہلو صد چاک پہ پار اک شامی نے تیغ اک پاک پہ مار</p>	<p>ملوٹے ہوا تیغ نے جگر حق کے ملی کا خون بنے لگا احمد روز عمر اعلیٰ کا</p>	<p>تم قصد نکلنے کا نہ کیجوا بھی گھر سے دوان فاطمہ لٹی ہوئی روتی ہیں گھر سے</p>

<p>۵۲۳ کچھ بچے تشریف لے گئے تھے کچھ بچے تشریف لے گئے تھے کچھ بچے تشریف لے گئے تھے کچھ بچے تشریف لے گئے تھے</p>	<p>۵۲۴ ہاتھ کی صداقت پر شوق آتی چلائی تھیں بیان کہ دو آئی ہو وہاں زنجی نے سیخاک کی گھاٹوں پر چلائی وہ دفعہ حسرت کی گھاٹوں پر چلائی</p>	<p>۵۲۵ وہی ہوئی تھی کہ تشریف لے گئے تھے ثابت ہوا کہ سم کہ یہ تشریف لے گئے تھے چلائی کہ اور دشت کہ تشریف لے گئے تھے چلائی کہ اور دشت کہ تشریف لے گئے تھے</p>
<p>۵۲۶ پہلے قدم سے زرد گشت پہ مارا نیزہ بن اشک سے لادھر نشت پہ مارا</p>	<p>۵۲۷ برتی پہ طہان دیکھ کے خورشید زمین کو گردش بھی ہندو کے کھڑے چرخ زمین کو</p>	<p>۵۲۸ اور چرخ چمکے نواس کو بتا دے اور نہر گئی روز کے پیت کو بتا دے</p>
<p>۵۲۹ پہلے پہل پہ تیرا کبریاں ابرار تھے خاک اور غول سے جھستے چاند سے خوار تھے بھی زبان پا پس چمکتا تھا دل زار تھے خوار تعجب خشکین پہ ہر بار</p>	<p>۵۳۰ یہ واقعہ کہ تھے بن بیان را تو اخبار جب زانوس قاتل تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے</p>	<p>۵۳۱ تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے</p>
<p>۵۳۲ حق بندگی حق کا ادا کرتے تھے مولا تم کو کوئی بخشش کی دھا کرتے تھے مولا</p>	<p>۵۳۳ دیکھا کہ سوا بن علی آتی ہو زمین کالی کھنی پہنے جلی آتی ہو زمین</p>	<p>۵۳۴ تلوار و زمین رستہ بھی نہیں باقی ہو زمین محرم زیارت پہی جاتی ہو زمین</p>
<p>۵۳۵ جلائے صدر شہر دستان کو دیا محبوب خدا کے دل نالان کو دیا فریاد جو آئینہ ایمان کو دیا زانو سے تھے زور سے تھے زانو کو دیا</p>	<p>۵۳۶ سر پہ تھکا ہوا تھکا ہوا تھکا ہوا گردن پر تھکی بال میں تھکا ہوا ایک ایک قدم تھکا ہوا تھکا ہوا سینہ پہ تھکا ہوا تھکا ہوا تھکا ہوا</p>	<p>۵۳۷ لکھا ہے کہ جب کبھی تھکا ہوا لکھا ہے کہ جب کبھی تھکا ہوا لکھا ہے کہ جب کبھی تھکا ہوا لکھا ہے کہ جب کبھی تھکا ہوا</p>
<p>۵۳۸ صدمہ ہوا اشک شہر وستان کھل کر آئے سینے میں جو دوسے تھے وہ بیکان کھل کر آئے</p>	<p>۵۳۹ کہنی پر یہ ہو صابر و معصوم کا ماتم یوں چاہیے تھکیر سے مظلوم کا ماتم</p>	<p>۵۴۰ مقتل میں ابھی تھی ختم جیسے جلی ہو یہ اور کوئی ہو کہ حسین ابن علی ہو</p>

<p>۴۱</p> <p>جس کو کیا شب نے سفر راہ خدا کو بیکو کیا شب نے سفر راہ غیب الغیب کو منزل پہنچا لای غیب الغیب کو اک عید ہوئی عاشق ریت دوسرا کو ببارک لو آئین پہ پکار نکلا کو</p>	<p>۴۲</p> <p>موت سے اسی خاک کا نشان تھا پھر تھی سدا کا ٹھکانہ اس نیت کی تصویر اس ارض مقدس کی محبت تھی بمنزل مقصود پہ لائی تھی تصویر</p>	<p>۴۳</p> <p>اوترو یہ فرشتوں کی صدا آتی ہو جگلو یاد گلشن جنت کی ہوا آتی ہو جگلو</p>
<p>۴۴</p> <p>اوترو یہ فرشتوں کی صدا آتی ہو جگلو یاد گلشن جنت کی ہوا آتی ہو جگلو</p>	<p>۴۵</p> <p>کیا نہیں فرشتوں کی کیا خوب نصار کیا نہیں فرشتوں کی کیا خوب نصار جنت کا فوٹو ہے اسے ہے جو جگلو تیرا رسم ہے سونے کی اگر ہو تصویر جگلو</p>	<p>۴۶</p> <p>یوں غیظہ خاطر نبسم ہوا کھل کر خوش ہوا ہی جیسے کوئی مستون ملک</p>
<p>۴۷</p> <p>یوں غیظہ خاطر نبسم ہوا کھل کر خوش ہوا ہی جیسے کوئی مستون ملک</p>	<p>۴۸</p> <p>کیا نہیں فرشتوں کی کیا خوب نصار کیا نہیں فرشتوں کی کیا خوب نصار جنت کا فوٹو ہے اسے ہے جو جگلو تیرا رسم ہے سونے کی اگر ہو تصویر جگلو</p>	<p>۴۹</p> <p>یوں غیظہ خاطر نبسم ہوا کھل کر خوش ہوا ہی جیسے کوئی مستون ملک</p>
<p>۵۰</p> <p>یوں غیظہ خاطر نبسم ہوا کھل کر خوش ہوا ہی جیسے کوئی مستون ملک</p>	<p>۵۱</p> <p>یوں غیظہ خاطر نبسم ہوا کھل کر خوش ہوا ہی جیسے کوئی مستون ملک</p>	<p>۵۲</p> <p>یوں غیظہ خاطر نبسم ہوا کھل کر خوش ہوا ہی جیسے کوئی مستون ملک</p>

<p>۱۰۰ نہ تیرے کہنے سے کہ صحرے جو عالم آج بھی کھڑی ہے دستِ نظر سے تیری جی نہیں کم نہ تیرے عجب کلام سے تیری جی نہیں کم کہیں نہ کہیں نہ سوئے ہیں ہم</p>	<p>۱۰۱ تیرے کہنے سے کہ صحرے جو عالم آج بھی کھڑی ہے دستِ نظر سے تیری جی نہیں کم نہ تیرے عجب کلام سے تیری جی نہیں کم کہیں نہ کہیں نہ سوئے ہیں ہم</p>	<p>۱۰۲ نہ تیرے کہنے سے کہ صحرے جو عالم آج بھی کھڑی ہے دستِ نظر سے تیری جی نہیں کم نہ تیرے عجب کلام سے تیری جی نہیں کم کہیں نہ کہیں نہ سوئے ہیں ہم</p>
<p>۱۰۳ دریا پہ اترنے کا سراجام نہ کیجیے جس بات میں تکرار ہو وہ کام نہ کیجیے</p>	<p>۱۰۴ اک دن تو مرے بعد یہاں آگیا شہید عقد ہر اس رونے کا کھل جایا گشتہ</p>	<p>۱۰۵ گرمی کے میں دن سرد ہوا جاتی ہو اکثر شیر و کوترائی ہی میں نیند آتی ہو اکثر</p>
<p>۱۰۶ ہر چند حقیقت میں یہ دریا بہا کر پر کرتے ہیں ہم ویدہ و اس کے کنارے</p>	<p>۱۰۷ بہا کر کے کہنے کے گشتہ ہر چند حقیقت میں یہ دریا بہا کر</p>	<p>۱۰۸ نہ تیرے کہنے سے کہ صحرے جو عالم آج بھی کھڑی ہے دستِ نظر سے تیری جی نہیں کم نہ تیرے عجب کلام سے تیری جی نہیں کم کہیں نہ کہیں نہ سوئے ہیں ہم</p>
<p>۱۰۹ فکر اسکی بحث ہو کہ نہ ہاتھ آگیا پانی اندھ میں پیا سو کو ہو بخیر گایا پانی</p>	<p>۱۱۰ کم سن کئی مصدوم ہیں ادھر گرم ہو پراہوب نہر جو نیمہ تو بجا ہو</p>	<p>۱۱۱ دریا جو مرے سامنے نہر تار ہو بجائی دل خود بخود اسوقت بھرا تا ہو بجائی</p>
<p>۱۱۲ نہ تیرے کہنے سے کہ صحرے جو عالم آج بھی کھڑی ہے دستِ نظر سے تیری جی نہیں کم نہ تیرے عجب کلام سے تیری جی نہیں کم کہیں نہ کہیں نہ سوئے ہیں ہم</p>	<p>۱۱۳ نہ تیرے کہنے سے کہ صحرے جو عالم آج بھی کھڑی ہے دستِ نظر سے تیری جی نہیں کم نہ تیرے عجب کلام سے تیری جی نہیں کم کہیں نہ کہیں نہ سوئے ہیں ہم</p>	<p>۱۱۴ نہ تیرے کہنے سے کہ صحرے جو عالم آج بھی کھڑی ہے دستِ نظر سے تیری جی نہیں کم نہ تیرے عجب کلام سے تیری جی نہیں کم کہیں نہ کہیں نہ سوئے ہیں ہم</p>
<p>۱۱۵ پاس کے گھٹا توپ کو کھڑا تھے عجب ہر بی کو محل سے اترتے تھے عجب</p>	<p>۱۱۶ منزل پہ میں رکھاتا تھا شکر و کھیر پانی پر کس پر تھے ناؤں سے اتر کر</p>	<p>۱۱۷ کھایا تھانہ کھانا نہ ذرا سوئے تھے بابا تا دیر کھلے ہوئے ہیں روئے تھے بابا</p>

<p>۹۱</p> <p>جانا نہ تو تیری درخیز کی بجائے کسی سے ترشے آج شہر تیرے دیوار تیرے آگے آیا قاسم و عیاس جس نے آگے نہ جھکی دھڑکنے والا</p>	<p>۹۲</p> <p>آگست بندھے آگے اسطبل کی بیل محل جواد تارے تو پست اوٹ کی بار آٹھ پے گلکشت جہان خوش طرار میر کے گلستان جگہ صحرایہ گلزار</p>	<p>۹۳</p> <p>نقشے آگے آئے گلشن کوئین بانی تو نے ہوسے گھوڑوں کی جھبی تشنہ دہانی موقوف اسی دکن ہوشی رسانی نکر میں بدلی شاہ کے غلامی رانی</p>
<p>۹۴</p> <p>اک ہاتھ علی اکبر زیجاہ نے تھاما اک ہاتھ جگر بندیداشتہ تھاما</p>	<p>۹۵</p> <p>صورت نظر اللہ کے مقبول کی آئی ہنسنے گئے جس سمت ملک پھونکی آئی</p>	<p>۹۶</p> <p>مہا زونہ رحم آیا نہ پیمان شکونکو قافو تکبیرام آنے لگے بے وطنونکو</p>
<p>۹۷</p> <p>جھانی سے لکھنے کو لگے چو آئین ننداری کو جادو میں چھپکے چو آئین آنسو رخ افردے ہلے ہوسے آئین اور تھامے سر کو جھپکے ہوسے آئین</p>	<p>۹۸</p> <p>وہ غمزدگاری شاہ نشہ وال جو جو یہ گروئے تھارفت میں دہاں ادع اسکا جو دیکھے تو نے دیکھنے وال سیر چرخ چہارم سے زینت جو نکالا</p>	<p>۹۹</p> <p>گزار جودہ دن عالم غبت میں پیچام آسا بار ازان دینے لگے اکبر الکھلام معصوم عبادت میں سیر شاہ خوش انجام حکایت کے لیے جمع ہوا اسرار اسلام</p>
<p>۱۰۰</p> <p>آگاہ نہ تھی اس ستم چرخ کہ ہے کھل جائیگا سر ہاتھ بندے ہو کر ہے</p>	<p>۱۰۱</p> <p>دستار پہ رکھ ہاتھ جو رکھا ہر فلک سے نور شید کا نہ زرد ہوشے کی چاک سے</p>	<p>۱۰۲</p> <p>جون دانہ تسبیح برابر وہ حلال ہے صف چھپے تھی اور آگے امام دو حلال ہے</p>
<p>۱۰۳</p> <p>گلشن میں جہین درخیز ہو گیا نور شید کا نہ زرد ہوشے کی چاک سے جس نے آگے نہ جھکی دھڑکنے والا بالمین کھڑکی ہو کین اور گانے کی تر</p>	<p>۱۰۴</p> <p>وہ غمزدگاری شاہ نشہ وال جو جو یہ گروئے تھارفت میں دہاں ادع اسکا جو دیکھے تو نے دیکھنے وال سیر چرخ چہارم سے زینت جو نکالا</p>	<p>۱۰۵</p> <p>گلزار جودہ دن عالم غبت میں پیچام آسا بار ازان دینے لگے اکبر الکھلام معصوم عبادت میں سیر شاہ خوش انجام حکایت کے لیے جمع ہوا اسرار اسلام</p>
<p>۱۰۶</p> <p>کرو کو پیادوں نے اور سواروں پہ کولا روکا زکوٰۃ شکر کے دکا دروایے کھولا</p>	<p>۱۰۷</p> <p>کاٹو کے بیان پھر حق گلشن نظر آلا پھونکے ہزار دست کا دامن نظر آلا</p>	<p>۱۰۸</p> <p>داخل ہو حضرت حرم شاہ نجف میں اختر تو ہے ماہ گیا سچ شرف میں</p>

<p>۲۱۴ اس وقت سے کہ شادمانہ غرضوں سے کچھ حکم سے افسانہ کے باب میں اس وقت سے کہ شادمانہ غرضوں سے کچھ حکم سے افسانہ کے باب میں</p>	<p>۲۱۵ حضرت نے کچھ نہیں شوق میں جان اندسے لازم جو طلب خیر کی ہر آن مانتی وہ جو جو پورے مشغول ہیں زبان اب اسے بین دو کو کہ ہم چکے ہیں جان</p>	<p>۲۱۶ کہ کوئی نہ دین سے متاثر کیا جا کر اپنے ان کی بجائی کی بلا میں بہت کر جانچھی کی شوق میں غم جلد سے جا کر کہ کوئی نہ دین سے متاثر کیا جا کر</p>
<p>گرد و غبار سے ملائک کے اترنے کی یہ جاہی انکو نہیں معلوم ہی کرب و بلا ہی</p>	<p>فراق الم و رخ سے ہونے کے دن آئے صدقے پدرباب چیت سونے کے دن آئے</p>	<p>کس کس سے بلائے کے لیے میں نے کہا تھا بابا تھیں بہت مراد ڈھوڑ رہا تھا</p>
<p>۲۱۷ یہ سچے اور انک سے غرضوں سے نیکوئی سے کیا ہو چکا ہے کہانی حضرت نے کہنا خیر جو کیا کرتی ہو خواہ وہ بولیں میں بے اس ہوئی اسے مقدر</p>	<p>۲۱۸ کچھ دیکھنے میں کیا کہنے کی شوق میں جان باہا ہوں بہت میں خیر کی ہر آن کیونکہ اچھین میں سوچی ہوئی کی ہر آن نہ تو تھکے تھکے حال اور بھی بقیہ</p>	<p>۲۱۹ کہ باخا اندیشہ جو میں نے کیا تھا خاطر بھی پریشان کی گئی ہو چکا تھا کہ کوئی نہ دین سے متاثر کیا جا کر کہ کوئی نہ دین سے متاثر کیا جا کر</p>
<p>طفلی سے مجھے یا انکی مصیبت کی خبر ہو اب مجھے کھلا یہ وہی آفت کا سفر ہو</p>	<p>ہاتھوں سے نہ مار کا چلن دیکھو بھینا مرجان کا شہیر تو رو لپیو بھینا</p>	<p>ہر تہہ کیوں اشکوں سے غم و صدمہ ہوا کیا فاطمہ صخر کے لیے روتے ہو یا</p>
<p>۲۲۰ اس وقت میں نے کچھ حکم سے افسانہ کے باب میں گناہ بھی چھانوں تو نہ افسانہ کے باب میں جینا کو نہ دین سے متاثر کیا جا کر کہ کوئی نہ دین سے متاثر کیا جا کر</p>	<p>۲۲۱ کہ شادمانہ غرضوں سے کچھ حکم سے یہ کوئی نہ دین سے متاثر کیا جا کر کہ کوئی نہ دین سے متاثر کیا جا کر کہ کوئی نہ دین سے متاثر کیا جا کر</p>	<p>۲۲۲ کہ شادمانہ غرضوں سے کچھ حکم سے یہ کوئی نہ دین سے متاثر کیا جا کر کہ کوئی نہ دین سے متاثر کیا جا کر کہ کوئی نہ دین سے متاثر کیا جا کر</p>
<p>اولاد سے ماؤں کے یہ چھٹنے کی جگہ ہو ماموس جی کے یہی لٹنے کی جگہ ہو</p>	<p>باکو کو بھی شوق میں نے یان کھیر لیا ہو کچھ دودھ سے اصغر نے بھی کچھ پیر لیا ہو</p>	<p>تجربہ تو مصدقہ پہنچ جا رہا ہے شہیر اب دیر جو ہوئی تو کھیر اتار رہا ہے شہیر</p>

<p>۴۱۴ بیخود تھی تھیں تمام خوشیوں میں تھی تھیں بیخود تھی تھیں انسوؤں میں تھی تھیں نہ کھائی تھیں نہ سوتی تھیں تھی تھیں چھپے کوئی مہاجر اور بولن رفتی تھیں</p>	<p>۴۱۵ ہاتھ نظر دوڑ گیا ایک صبا دم پھر زیادہ اور کیے یہ عجیب کو کیا غم قاتم ہے اقبال شمشادہ دو عالم مرنے کی موتی فوج لب نہ فرام</p>	<p>۴۱۶ کہہ نہ سکا تو اتھا کیا فوج میں چربا تھکر گیا اور سر کو ذہ نور کے یہ بول شکر زہ کو میں جو چھپا ہے یہ عجیب شکر سے یہ زبان فطاح و فنی کیا</p>
<p>۴۱۷ وہ دین وہ فریاد و بکا یاد ہو محکو وہ ہائے حسنا کی صدا یاد ہو محکو</p>	<p>۴۱۸ سب چار نہزار آئین زرہ پوش جوان ہیں پیچھے تو صفین فوج کی ہیں آگے نشان ہیں</p>	<p>۴۱۹ کشتا تھا یہ لشکر عمر سعد شقی کا سر لینے کو آئے ہیں حسین ابن علی کا</p>
<p>۴۲۰ بیخود تھی تھی ہوا و سر ہوا و سر آں سے زبان ہوا و سر ہوا و سر بیخود تھی تھی ہوا و سر ہوا و سر آں سے زبان ہوا و سر ہوا و سر</p>	<p>۴۲۱ اس فوج میں تیا جو سب جنگی ہیں نیز دیکھ کر گویا ہو نستان گھوڑے دو دم کیب ہیں جواز کے تیران یکجا ہے ستر قدم آہن میں ہو زبان</p>	<p>۴۲۲ عجب عجب گئے کل غنیمت جو چاکر کی تیغ کے نیچے یہ نظر غلط میں آکر فرمایا کہ دیکھو تو میں اس فوج کو جا کر وہاں کشتہ مظلوم نے بھاتی سے لگا کر</p>
<p>۴۲۳ ماتم میں ترے کو کہ مری چل گئی بیٹا تو فوج ہوا مجھے چھری چل گئی بیٹا</p>	<p>۴۲۴ دھالین عقب دوش ہیں چار آہن ہیں تلوارین تو قبضو میں ہیں بھر ہیں کہن</p>	<p>۴۲۵ سوچے کہ نہ آداب میں شہ کے خلل آئے غصے سے یہ تھراے کہ انسو نکل آئے</p>
<p>۴۲۶ ہوشیاری سے جو نہ کرنا اور نہ لگنا ناوس چھوڑ کر ہوا صد نہ جا گاہ باجہ کی صدا زشت سے آنے لگی نا گاہ ہو چکا یہ خبر دار کو حکم نہ دیا گاہ</p>	<p>۴۲۷ شہ نے کہا کہ وہ لشکر کا ہو کیا نام کی عرض تب آئے عمر سعد کا نام منکر نہ خبر پڑے شمشادہ فدا لا کر نام صد لشکر کہ آہو چاہا میں موت کا پیغام</p>	<p>۴۲۸ شہ نے کہا کہ وہ لشکر کا ہو کیا نام کی عرض تب آئے عمر سعد کا نام منکر نہ خبر پڑے شمشادہ فدا لا کر نام صد لشکر کہ آہو چاہا میں موت کا پیغام</p>
<p>۴۲۹ ہاں جلد خبر لا کہ یہ لشکر کدھر آیا اس سمت نشا فوج کے ہیں رخ یا ادھر آیا</p>	<p>۴۳۰ دشمن کو اگر زخمی حکومت کی خوشی ہو موجود ہیں ہکو بھی شہادت کی خوشی ہو</p>	<p>۴۳۱ غصہ کی یہ جا کہ نہیں کیا اس میں ضرر ہو سر لینے کو آئے ہیں تو حاضر مرا سر ہو</p>

<p>۱۲۴ ظلم مرثیہ غفلت سے مظلوم کو کیا کام نقصہ کا نہیں وقت یہ جو صبر کا ہنگام جراخ کو سمجھو رہے مہر دین آرام منظر ہو زبانِ نیست نیست است کا گم نام</p>	<p>۱۲۵ مجمع صدائی آتی تھی تیرا دوزبان بہشتِ خدا جگہ نہ کہیں جو تیرے سیکانے فرستے تھے اس صاعقہ شکنہ نشانے محبوبین ہم علم خاتمے دو جانے</p>	<p>۱۲۶ بنین مرثیہ ابھی باندھی تھی گنجان خچر چھوڑ کر کھینچے جلتے نہیں دشمن میں مرثیہ بنین کرتی ہوئی خلیوں گھر میرا جلا دیا کہے نہیں بنین</p>
<p>کچھ جان کا صرفہ نہیں چھوڑ کر بسر کو وہ مالکین تو غرور کاٹ کے میں بھی بیکو</p>	<p>یہ دیدہ و دانستہ جفا میں نے سہی ہو تلوار وی ہاتھ وی زور وی ہاوی</p>	<p>بے تیغ چلے غلامین تم آگے بھائی سرکٹنے کے مذکور یہ تھڑا گئے بھائی</p>
<p>۱۲۷ کیا ہوتا ہے کہ نہ دیکھتے ہیں شکر حالت ہو کوئی اتنا غلط سنا ہو چکر موجود ہو اگر سب سے برابر کہیں روئے ہو تم کا مٹا ہو کون ملام</p>	<p>۱۲۸ اتان مرثیہ اپلو سے شکستہ کہیں شکست چھوڑ چکی جانی تھیں ردا و دشمن دالے چلائی تھیں کوئی اسے وارث کو کچلے بازار میں سہ پہر پیچھے دیکھنے والے</p>	<p>۱۲۹ نور غنا شاد چھوڑنا گئے تھے شکر میں مرثیہ جلا صبر کیا جا چکا کینہ اس پارسے مظلوم کو پہنچا چکا جبار کے جیب میں کوئی کچھ چھپا چکا</p>
<p>آنسو نہ بہاؤ کہ ابو میرا گھٹے گا آگے نہ تھارے سر سے سر پہ گھٹے گا</p>	<p>نہ ہنس نہ آنا گھٹے سر پہ نظر تھی بابا کی فقط خالق اکبر پہ نظر تھی</p>	<p>لوں کرو اتنا بھی کوئی رقا ہو بھائی بھائی تو ابھی فرخ نہیں ہوتا ہو بھائی</p>
<p>۱۳۰ شاکر کوئی دشمن بن نہیں مانتا موقع نہیں قصہ کا ہر وقت کرتا عالی کے زبردستوں کو بانیہ کیا نہ سب کیا ہے رنج ہو رہا ہے جیب میں</p>	<p>۱۳۱ قصہ تھا تعاری ای طرح کو بھائی کہ غفلت میں آنکھوں نے نہ دیکھا دکھائی کہ جس نے تیار تھے کچھ نہ بن گئی کہ جس نے نہ سمجھ رہے تھے کچھ دلائی</p>	<p>۱۳۲ اسے میں صد اور سے قاف زکائی آواز نہ تھا کارونے سوار کوئی آئی شہر بسے کہ پھر فرخ بھاگا مذکور آئی میں تھی ہی بھڑکی بھی خبر درویشی</p>
<p>اس روز نہ تقدیر سے کچھ زور چلا تھا رستی سے بھلا بندھنے کے قابل وہ گلا تھا</p>	<p>جب والدہ روتی تھیں تو چلائے تھے ہم پسے ہو بابا سے چل جاتے تھے ہم بھی</p>	<p>کی عرض وہ شکر ہی یہ جسکے علم میں اک شہر ہو اور چار ہزار اہل تم میں</p>

<p>۴۹۹</p> <p>بجای چو رفت بسر سدا خنجر دہنی طرٹ اس وقت کے آواز جو کھو عجب اس سے شب بیدار کسواں بلور آستین کے داخلہ شمشیر کے</p>	<p>۵۰۰</p> <p>بیشے تھے جو دوسرے اگر تیر چار آپو نیچا بنیدیا بن رکاب تیرا عنان تھا تو تیرے رکابا جو دریا کا کنار گھوڑوں سے رکابا جو دریا کا کنار</p>	<p>۵۰۱</p> <p>اور تیرے تھے ناک تو تیرے چہرے تو تیرے اور کو تیرا تھا دانت وہ گھونٹنے صدا ازدھب کتنی کوس تھا دھانوی گمٹا سہتی زن اس لیے کہ تھے تیرے چہرے</p>
<p>۵۰۲</p> <p>اک خنجر باز تیرے ناکھاد کر لی سر کھول کے اشد سے فریاد کر لی</p>	<p>۵۰۳</p> <p>یالی بھی کوئی نہرت پاتا نہیں اتو جز تیغ و نشان کچھ نظر آتا نہیں اتو</p>	<p>۵۰۴</p> <p>غل تھا کہ نہ صلت دوشم جن و شمر کو سادات کا سر کاٹ کے کھولنے کو</p>
<p>۵۰۵</p> <p>بیشے تھے تیرے تیرے تیرے تیرے بیشے تھے تیرے تیرے تیرے تیرے بیشے تھے تیرے تیرے تیرے تیرے بیشے تھے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۵۰۶</p> <p>لے دلیخ بجاتے ہوئے باجی کینہ لے دلیخ بجاتے ہوئے باجی کینہ لے دلیخ بجاتے ہوئے باجی کینہ لے دلیخ بجاتے ہوئے باجی کینہ</p>	<p>۵۰۷</p> <p>لے دلیخ بجاتے ہوئے باجی کینہ لے دلیخ بجاتے ہوئے باجی کینہ لے دلیخ بجاتے ہوئے باجی کینہ لے دلیخ بجاتے ہوئے باجی کینہ</p>
<p>۵۰۸</p> <p>خنجر کے بچنے کا بھی کچھ طور نہیں ہو اسکا تو کوئی میر سوا اور نہیں ہو</p>	<p>۵۰۹</p> <p>آندھی ہوئی بادل کی طرح فوج گراں بھی مقتل کی زمین گھوڑوں کی پاؤں سے نہاں بھی</p>	<p>۵۱۰</p> <p>بدلی سپہ شام کی پیا سونہ بھلی بھی شہ تیج میں تھے چار طرٹ راہ کی بھی</p>
<p>۵۱۱</p> <p>اس فکیر میں سوئے فدا سبیل چیم صحر میں رہی تباہ کھر آوے دکوئی خنجر میں چلی تھی تیرے خبریت آرا جو اب ساتھ لیے تھے</p>	<p>۵۱۲</p> <p>فوج میں تھے تیرے تیرے تیرے تیرے کھتا جو کوئی تیرے تیرے تیرے تیرے اداس فزون تیرے تیرے تیرے تیرے آتش کا تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۵۱۳</p> <p>آتش میں تیرے تیرے تیرے تیرے سازت نمون کیوں تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>۵۱۴</p> <p>خود آگے ہو اور پیچھے کمانداری صف ہو ایک ایک کا رخ فوج حسین کی طرف ہو</p>	<p>۵۱۵</p> <p>لکھے ہیں: بھنے کہ چہ لاکھ اہل جہاں کیا بیکس و معلوم امام دوسرے تھے</p>	<p>۵۱۶</p> <p>جنت ہی شہید فوجی شہادت کا صلاح ہفت تیرے دم تک اٹھیں بانی نہ ملا تھے</p>

۱۳۸

<p>۴۴ تھی ملک میں دل سے سر شاہ ولایت ایک ایک تھا پورا درویش صبح ولایت کے شہنشاہ کی شہنشاہی</p>	<p>۴۵ نور اللہ میں صبر و وفا کا سنا نور اللہ میں صبر و وفا کا سنا نور اللہ میں صبر و وفا کا سنا</p>	<p>۴۶ خوش ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی خوش ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی خوش ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی</p>
<p>۴۷ ہر چند یہ سامان دعا ان کی طرف تھا حضرت کے ہاتھ سے ساتھ خدا ان کی طرف تھا حضرت کے ہاتھ سے ساتھ خدا ان کی طرف تھا</p>	<p>۴۸ نیکوئی سے صد انیک عمل ہوتا ہر مرتب اب بھڑکے تیرے دل میں خلل ہوتا ہر مرتب اب بھڑکے تیرے دل میں خلل ہوتا ہر مرتب</p>	<p>۴۹ زینت ہو رہی فوج حسین بن علی سب کر لین زیارت کے نشانی ہو رہی علی سب کر لین زیارت کے نشانی ہو رہی علی</p>
<p>۵۰ خوشنود رہے فاطمہ وہ کام کرین ہم پیارے محبوب کے پیارے سے مرین ہم پیارے محبوب کے پیارے سے مرین ہم</p>	<p>۵۱ کے کو تو کرسی تھی مگر عرش تھا تھی پایہ میں کہیں تخت سلیمان سے سوتھی پایہ میں کہیں تخت سلیمان سے سوتھی</p>	<p>۵۲ ہوئے تھے بیان بیکسی شاہ ام کے تھیں بی بیان سر کوہ سے پہنچے ہم تھیں بی بیان سر کوہ سے پہنچے ہم</p>
<p>۵۳ رواں جو حضرت نے رکھا دیدہ نم پر گہرا کہ بہن گر پڑی بھائی کے قدم پر گہرا کہ بہن گر پڑی بھائی کے قدم پر</p>	<p>۵۴ پوشاک کو مانند کفن چاک کیے تھے اور بارہن سر نہاد کو ہاتھوں پہ لیے تھے اور بارہن سر نہاد کو ہاتھوں پہ لیے تھے</p>	<p>۵۵ سادات کا اقبال و ختم جانا ہو دیکھو گھر سے مرے نانا کا علم جانا ہو دیکھو گھر سے مرے نانا کا علم جانا ہو دیکھو</p>

<p>۴۰۰ عجیب کی زور و سیلان تیری کیون صاحب و کعبین یہ علم لانا نہیں ہے کہ تیرے عزمین چھوٹے ہیں نہیں ہے کہ تیرے عزمین چھوٹے ہیں</p>	<p>۴۰۱ مژدہ بہ ستار و دیو عجیب بہیجہ منور شمس سے ہوا تشویش بہیجہ منور شمس سے ہوا تشویش تربان تھارے میں شش و در عالم</p>	<p>۴۰۲ عجیب کی غلطی سے تیری غلطی عجیب کی غلطی سے تیری غلطی عجیب کی غلطی سے تیری غلطی عجیب کی غلطی سے تیری غلطی</p>
<p>خادم شہ دین کے ہیں تو عباس اس محمد کے الین جو اگر میں تو ہی ہیں</p>	<p>مخدومہ کوین کے جانی کے تصدق آقا میں تری مرتبہ دلی کے تصدق</p>	<p>جھپلا کے وہ کہتے تھے کہ مر جانے کی جا تلوار کے بھی زخم سے یہ زخم سوا ہو</p>
<p>۴۰۳ اگر کس کا پاؤں نہ آوے دلدار یہ منصب والا سے دیکھتے شہ برابر وہ کہتے کہ چھپرے علی ہدین پہ چاہیے عجیب علی ہدین</p>	<p>۴۰۴ کیونکہ تو اس جانی کو گویا نعلین اٹھانے لگے جب پوش بنجار نام اپنا جو خادم کا جو تیرے ہو دیا سب شہر میں لانا جو کمان جاہ دار</p>	<p>۴۰۵ تا یہ عجیب غلطی سے تیری غلطی جو اس دلدار قلب کا سر اور غلطی منصب دار مر جاہ دار جو غلطی نہیں ہے کہ تیرے عزمین چھوٹے ہیں</p>
<p>اس وقت انھیں نظر سرور دین ہو اور ایسا جو ان بھی کوئی لشکر میں نہیں ہو</p>	<p>تو فرجوانی ہو تو نام شہ دین ہو جانینکے ہی سب کہ غلام شہ دین ہو</p>	<p>کیا قمر ہو کیونکہ نہ بھگے رنج و غم ہو سن لیون کہیں قبلہ عالم تو غصہ ہو</p>
<p>۴۰۶ حاشا کہ تیرے جو کلمات ہیں یہ شان حسن و عین نظر ایک کی ہمار تیرے جو کلمات ہیں تیرے جو کلمات ہیں</p>	<p>۴۰۷ توین میں دلی کو دیکھتا عزت وہ دیوین کو کہے کون نفوذ جو کہ تیرے جو کلمات ہیں تیرے جو کلمات ہیں</p>	<p>۴۰۸ پہان یہ تھا کہ تیرے جو کلمات ہیں اس رات ملک تجھے بھی تھے ہمار حاشا کہ تیرے جو کلمات ہیں تیرے جو کلمات ہیں</p>
<p>شہ دیکھتے ہیں اشک بھر دیدہ ترین تصویر علی چہرتی ہو اما کی نظر میں</p>	<p>شہ دیکھتے ہیں اشک بھر دیدہ ترین تصویر علی چہرتی ہو اما کی نظر میں</p>	<p>حسرت ہو کہ جب سامنے افواج ہم ہو اس دو شہ تلوار ہو اور اسپہ علم ہو</p>

<p>۱۳۷ مین زردہ ہوں وہ مہربان مین خاک ہوں قدور مین تھی کھیلون شاہ سے کرتے نہ ہونچ مین تھی کھیلون شاہ سے کرتے نہ ہونچ مین تھی کھیلون شاہ سے کرتے نہ ہونچ</p>	<p>۱۳۸ جہاں کس کیس پادشہ حضرت نے لایا آزاد ہے انھوں کو وہ جوڑے ہو آیا جہاں کو علم فوج کا نیکو سے لایا جہاں کو علم فوج کا نیکو سے لایا</p>	<p>۱۳۹ سا مان تو خالق ہے کی ساری خوشی چوے نہ مامون کے وہ اپنا ہے خوشی سا مان تو خالق ہے کی ساری خوشی چوے نہ مامون کے وہ اپنا ہے خوشی</p>
<p>۱۴۰ قاضی کو صدرا ان کی دیوی دیوی ہو چکا گویا پوچھو میر جان سے ہر اٹھا کر دامن کو بھی گران کو تیار لگا کر بچھا دانا ہو میر انھیں بیا بجا ہو چکا</p>	<p>۱۴۱ زبانی شدہ دین نہ کہ ننگ اور ساری ہا کا در خیمے نہ ٹیٹ یہ چاری عبادت میں صلیبے ہو شکت پتھاری عبادت میں صلیبے ہو شکت پتھاری</p>	<p>۱۴۲ کنا کہ بارک ہو عین منجیب جعفر کنا کہ بارک ہو عین منجیب جعفر کنا کہ بارک ہو عین منجیب جعفر کنا کہ بارک ہو عین منجیب جعفر</p>
<p>۱۴۳ عاشق ان کی کچھ تیر تیرا جو دل زار کافی اور دلالت کو تری درو کی آفتار اس خیمے کا گراج نہیں کوئی خیر خیمے کا گراج نہیں کوئی خیر</p>	<p>۱۴۴ جہاں کو علم فوج کا نیکو سے لایا جہاں کو علم فوج کا نیکو سے لایا جہاں کو علم فوج کا نیکو سے لایا جہاں کو علم فوج کا نیکو سے لایا</p>	<p>۱۴۵ تاعوش خوار تہ کو ہو پناہا ہو گیا تاعوش خوار تہ کو ہو پناہا ہو گیا تاعوش خوار تہ کو ہو پناہا ہو گیا تاعوش خوار تہ کو ہو پناہا ہو گیا</p>
<p>۱۴۶ افسردہ نہ ہو غمزدہ امید کھلے گا افسردہ نہ ہو غمزدہ امید کھلے گا افسردہ نہ ہو غمزدہ امید کھلے گا افسردہ نہ ہو غمزدہ امید کھلے گا</p>	<p>۱۴۷ چھپیں یہ نہ دونوں کے نظیر کچھ بھائی چھپیں یہ نہ دونوں کے نظیر کچھ بھائی چھپیں یہ نہ دونوں کے نظیر کچھ بھائی چھپیں یہ نہ دونوں کے نظیر کچھ بھائی</p>	<p>۱۴۸ تاعوش خوار تہ کو ہو پناہا ہو گیا تاعوش خوار تہ کو ہو پناہا ہو گیا تاعوش خوار تہ کو ہو پناہا ہو گیا تاعوش خوار تہ کو ہو پناہا ہو گیا</p>

<p>۴۱ جسکے بلالین دا غلہ شاہ دین ہوا رشت بلا غور نہ خلد بسین ہوا سر جگ گیا فالک کا یہ افق زمین ہوا خورشید جو حسن حسین حسین ہوا</p>	<p>۴۲ یہ رشت ہونا کس کا نہیں کمان پچکل کمان پتیل کے گل بیہوش کمان کند کمان بی کا یہ دار حسن کمان تفریق کمان خفاستہ دوتی وطن کمان</p>	<p>۴۳ پچکل زمین گلیا جو عزم فرشت بالیدگی سے ہوئے رکھنے لگے غم فرشت آئی صدا فالک کہ جلتے زمین کے بنیت اب اس زمین پر سوچا غمناک زمین</p>
<p>۴۲ پایا فروغ تیر زمین کے فہور سے جنگل کو چاند لگ گئے پھرے کے نور سے</p>	<p>۴۳ اے ہین ڈھونڈتے ہوئے اس فرنگ لگ سچ ہو کہ خاک کھینچی ہو اپنی خاک کو</p>	<p>۴۴ رفت کا اسکی فرشت محل عرض تک گیا لوارج خاک کا بھی ستارا چمک گیا</p>
<p>۴۳ نہی کے اختر نئے زمین آسمان ہوئی غازی جہان چلے وہ زمین سکھان ہوئی سب ارش پاک غیرت باغ خان ہوئی ایسا کہیں لگا کہ رفیع ارکان ہوئی</p>	<p>۴۴ پہلے جو چین چین کہ بیا لگی اب قریب بانی جو چین چین تو یہ ہو مودیم قریب ہوئی یہ آشیانے جلد ہو کے غنایب زیا گل ریشم ہوئے خوش خا نصیب</p>	<p>۴۵ کتنی تھی آسماں زمین فلک شرم کیوں آج مہینے زیادہ ہو کر ہر شرم جھپٹتے وہ جو نور نورت یہ ہے قسم بڑے سے بھی بیان مر سہ شرم</p>
<p>۴۴ واسن جو پاک صاف تھا دشت مہلو احرام باندھا کعبہ نے اُسکے طواف کا</p>	<p>۴۵ خضر اس زمین کا چہ شہ افس من پھر دیکھو خدا کی شان کہ جنگل کے دن پھر</p>	<p>۴۶ اب تو یہ خاکسار بھی کیوں ان اساس ہو دیور جو عرض کا تھا وہ سب سیرایں ہو</p>
<p>۴۵ بہشت نئے صدائے جہان آگیا نثار کا نثار ہو مہمان آگیا چھوڑتے آج جھگڑا دامن آگیا بس اب نوان بنیت جو بیان آگیا</p>	<p>۴۶ نہی کھلوان کلوانی ہوا دشت آگیا نہی کھلوان کلوانی ہوا دشت آگیا نہی کھلوان کلوانی ہوا دشت آگیا نہی کھلوان کلوانی ہوا دشت آگیا</p>	<p>۴۷ جیلانی ہوئے جیلان شاہ عزم ہو صورتیں ٹٹکارتی سبز بھی سر ہو جلدی ہونے جلتے یہ دریا کو دی خبر تاریکی پچا زمین غمناک و تر</p>
<p>۴۶ خورشید دین کے فیض سے کیا کیا فرشت روشن ہو جس عرش وہ درخشاں ہے</p>	<p>۴۷ خورشید دین کے فیض سے کیا کیا فرشت تاروں کو گرد و کر ویا دڑوں نے خاک کے</p>	<p>۴۸ جب تک وہ بحر فیض برائے وضو برٹھے بڑھ کر قدم تو لے کہ تری آبرو برٹھے</p>

<p>۴۰ ساحل پہ پہنچے جلوہ ناز اب ہم دریا کی گلی گلی کی سر پہنچے بیکر مٹی علقہ کی سر کو قدم کچے ہوئی دھڑی ہر اک</p>	<p>۴۱ نیل زمین خلد مصفا ہو زمین ساقون فلک سے افق میں بالہ زمین روئے زمین پر عرش مٹی پر زمین نور و نور کھنچا ہوا نقشہ ہو زمین</p>	<p>۴۲ نور و نور اسے اشرفی نہر نہر پہنچے نیاور نہر کس کس سے مٹی کی آگ کو بانیہ سر نہر سے بھر جو واروئے آرزو و دور نہر</p>
<p>۴۳ آمدنی جو سطر سالت ماب کی ہو ساحل سے آنکھ لڑ گئی اک اک جباب کی</p>	<p>۴۴ اسکے لیکن ہو گئے پراگندہ نشر میں بے سراسر زمین ہم ٹھنیکے شرمین</p>	<p>۴۵ زندہ الم سے پتے ہیں ہر فشاں آنکھوں میں نور آتا ہوا اسے غبار</p>
<p>۴۶ جس نے زمین کو درخت شاہ فلک قرار منزل پر ہم پہنچے اسے احسان کردار آگے ذاب ہو زمین جو جیسے بے دل تھا بھولتا تھا دل</p>	<p>۴۷ خواب طبع اور زمین فلک جباب سو گیا اس کی خاک پہ فرزند و تراب ہو اس طرح یہ ساری زمینوں میں انتخاب ہو اس طرح ہی شرف ہو تار و تراب</p>	<p>۴۸ خاک اس کے دل پہ چھوئے شاخ و غبار مچھوئے اس کے فیض سے اٹھ گیا رنگار پڑا جیسے جیسے جسم چھوئے خاک اس کی ایک بار ہاں اسے آتش و دوزخ کے قرار</p>
<p>۴۹ قرآن اس مکان سعادت نشان کے پایا درمرا د بڑی خاک چھان کے</p>	<p>۵۰ مزا لکھا ہوا ہو بین سر نوشت میں جائے گا ہاتھوں ہاتھ یہ طبقہ بہشت میں</p>	<p>۵۱ یوں دور ہوں گناہ بے گناہ کس نیک بخت پتے خزانہ میں گرتے ہیں جیسے درخت</p>
<p>۵۲ آئندہ ساقی کہ سفر ہو چکا تمام کو پاب نہ ہو گا شکر ملک جو ہو بین تمام مقل ہی زمین جو ہی شمس تمام اندھونے بار بار کے بجا کو تمام</p>	<p>۵۳ تکلیف کی جیسے ملک وہ زمین میں ہو جیسے کھڑا ہو نقش شفا وہ انگلیں میں ہو تکلیف ہو مدنیہ ارباب دین میں ہو کعبہ ہو جو بخت ہو جو خلیفین میں ہو</p>	<p>۵۴ کلام ازبکی خلد میں نہ انگام در دین اس خاک سے نہ کا کفن نور کا لباس تسبیح اس کی قرین ہو لکھی جیسے اس تو سبوح کی بایک اراحت و دین</p>
<p>۵۵ بستر لگا و شوق سے اس ارض پاک پر چھڑکا ہوا ہو آب بقا مٹی خاک پر</p>	<p>۵۶ تھی اس زمین کی قدر سلطان پاک کو آنکھوں سے سب لگا گئے ہیں یان کھاک کو</p>	<p>۵۷ فرمانیکے ملک ارم اس کا مقام ہو سونے دوجین سے یہ مطیع امام ہو</p>

مرثیہ میر انیس

<p>۴۴۴</p> <p>جسے پہاڑ چوڑے کے علی بن شمس نہیں کہان بکریں یا شاہ جبر انداہو مخلوقین بہت اہلیت پر پہچان ناک میں گھونٹے زیادہ</p>	<p>۴۴۵</p> <p>عادل نام تو نام خلافت علی کمال جب زیادہ چائی کی رات کا خیال ورسی کی طرح کا آقا کو بولال</p>	<p>۴۴۶</p> <p>بھائی ستاس تین کی بی بی بزدل نام واقف اسرار شمس بہرہ سوسن میں آئے جی لایم جو بھائی کی بی بی جی کو شوق</p>
<p>۴۴۷</p> <p>کسے عاروں کے میں بڑے بچے ہوں گرمی کے مارے دم میں بھونکے رہے ہوں</p>	<p>۴۴۸</p> <p>گوشہ کے ہمین نہ فضا ہونہ سیر ہوں ابو بی پڑی ہو کہ جانو تکی خیر ہوں</p>	<p>۴۴۹</p> <p>ساحل پہ دشمنوں میں کسی کا عمل نہ ہو بھائی کے ڈرے کہ رو دو بدل نہ ہو</p>
<p>۴۵۰</p> <p>کسے سوچا رام دھرم نے یہ کیا تو نہیں جان کہ میں میں خیر کرو کیا پہچان میں نے ہی عقیقہ اس بلو قہ جہیز میں محل میں بہت ہی صفا</p>	<p>۴۵۱</p> <p>ارام کو تو میں نے بیچا ہوں کسے آفتوں میں بیچا ہوں یہ آندھیاں یہ گرمی کے ایام میں نہ جہیز میں دھوپ میں جاکر بیچا ہوں</p>	<p>۴۵۲</p> <p>دست اور کب جہیز میں شمس تو نہیں کہ میں نے بیچا ہوں تو نہیں کہ میں نے بیچا ہوں کسے کوئی شمس سے بہتر نہیں ہو جا</p>
<p>۴۵۳</p> <p>حاضر ہو جان نثار امام غیور کا بریا کمان ہو جیمہ اقدس حضور کا</p>	<p>۴۵۴</p> <p>گرمی سے کھیت خشک تھے جنگل آج ایک ایک کوس او جبل میں بہاڑ تھا</p>	<p>۴۵۵</p> <p>جو مہ قاطعہ میں ہو یہ وہ فرات ہو گرمی میں قریب نہر کا آب حیات ہو</p>
<p>۴۵۶</p> <p>بولی بہتے دھڑخانوں روزگار اس امر میں جہاں گیا دخل میں نثار نظمی ہو یا زلی چین ہو کہ سہو زار جہاں مسافر دیکھا کمان ہو کہ گار</p>	<p>۴۵۷</p> <p>آج اس میں بہتین لایا جو آسمان اب کچھ کھائی ہو تقدیر کیا بیان آٹا کی خبر میں صاف لگو جانی جان اب مسافر کو مبارک ہو یہ مکان</p>	<p>۴۵۸</p> <p>جب نہر میں بہا ہوا جہیز دھیرا نہر کی گئی کا گیا جو جہیز دھیرا نامع وہ ہو جو دھیرا میں شمس کا قریب جو حسین سے رو دو بدل</p>
<p>۴۵۹</p> <p>نثار کائنات کے تم نور عین ہو آزادان جہان مگر جانی کو چین ہو</p>	<p>۴۶۰</p> <p>دشمن بہت میں بادشہ خوشحال کے بھائی بہن نثار ذرا دیکھ بھال کے</p>	<p>۴۶۱</p> <p>دخل اس میں روم کا ہو یہ سلطان شام کا دنیا کی سب زمین پہ یہ قبضہ امام کا</p>

<p>۴۳۴</p> <p>خفت کے حکم کا مترصد ہو جانے اشعار ہو کہ وہ تملو اختیار آیا حضور سبیل پر نہ گناہ کا کی غنیمت غم نہ نہ گناہ کا</p>	<p>۴۳۵</p> <p>خفا فکر میں خنوت و عالم کا کھلو اسے خفیہ جو عیب اس باز آٹھ سال کی جانے ایک ایک سیاہ رنگ نظر سے تین جا</p>	<p>۴۳۶</p> <p>خفا فکر میں خنوت و عالم کا کھلو اسے خفیہ جو عیب اس باز آٹھ سال کی جانے ایک ایک سیاہ رنگ نظر سے تین جا</p>
<p>۴۳۷</p> <p>آخرین یہین یہ مرضی الہی قبول ہو یہ دلا وہ بحر فیض کہ اچھا قبول ہو</p>	<p>۴۳۸</p> <p>مڑ کر کہا جیب بے کچھ رنگ اور ہو بولا کوئی یہ شام کے شکر کا طور ہو</p>	<p>۴۳۹</p> <p>سہر پہن دی جو علی کے نشان میں خود جھکے وہ لیلے کہ ہم میمان میں</p>
<p>۴۴۰</p> <p>خفا فکر میں خنوت و عالم کا کھلو اسے خفیہ جو عیب اس باز آٹھ سال کی جانے ایک ایک سیاہ رنگ نظر سے تین جا</p>	<p>۴۴۱</p> <p>خفا فکر میں خنوت و عالم کا کھلو اسے خفیہ جو عیب اس باز آٹھ سال کی جانے ایک ایک سیاہ رنگ نظر سے تین جا</p>	<p>۴۴۲</p> <p>خفا فکر میں خنوت و عالم کا کھلو اسے خفیہ جو عیب اس باز آٹھ سال کی جانے ایک ایک سیاہ رنگ نظر سے تین جا</p>
<p>۴۴۳</p> <p>جلد لگو بھیجو لوگ ہین جو کار و بار کے لے آؤا شتر و نسے قناتین امار کے</p>	<p>۴۴۴</p> <p>اعدائے دین کے شر سے خفاقت میں داحق کوئی لڑے بھی تو ثابت قدم میں</p>	<p>۴۴۵</p> <p>ایک ایک پیل زور تہمتن شکوہ تھا ابن رکاب بنز قدم سرگردہ تھا</p>
<p>۴۴۶</p> <p>خفا فکر میں خنوت و عالم کا کھلو اسے خفیہ جو عیب اس باز آٹھ سال کی جانے ایک ایک سیاہ رنگ نظر سے تین جا</p>	<p>۴۴۷</p> <p>خفا فکر میں خنوت و عالم کا کھلو اسے خفیہ جو عیب اس باز آٹھ سال کی جانے ایک ایک سیاہ رنگ نظر سے تین جا</p>	<p>۴۴۸</p> <p>خفا فکر میں خنوت و عالم کا کھلو اسے خفیہ جو عیب اس باز آٹھ سال کی جانے ایک ایک سیاہ رنگ نظر سے تین جا</p>
<p>۴۴۹</p> <p>پر تو نکلن تھا نور رسالت ماب کا سر پر لگا تھا چتر زری آفتاب کا</p>	<p>۴۵۰</p> <p>گر مر گئے تو دھنہ رضوان کی سیر ہو دونوں طرح مال تھا را بخیر ہو</p>	<p>۴۵۱</p> <p>لازم رسول زادوں کا احترام ہو آخرین الگ کہیں یہ ادب کا مقام ہو</p>

<p>۵۵</p> <p>کیا بن سدا غم کی فوج اور کیا غم سدا غم کی فوج اور کیا غم سدا غم کی فوج اور کیا غم سدا غم کی فوج اور کیا غم</p>	<p>۵۶</p> <p>چھوڑ دینا نہیں ہو کر سدا غم چھوڑ دینا نہیں ہو کر سدا غم چھوڑ دینا نہیں ہو کر سدا غم چھوڑ دینا نہیں ہو کر سدا غم</p>	<p>۵۷</p> <p>سدا غم کی فوج اور کیا غم سدا غم کی فوج اور کیا غم سدا غم کی فوج اور کیا غم سدا غم کی فوج اور کیا غم</p>
<p>کچھ درنہیں چھ لاکھ اگر بھال میں ہم بھی کندہ درخیز کے لال میں</p>	<p>مرجا میں وہ جو ساتھ کسی شیر خواں میں فی الواقعی ہم ایسے ہی تقصیر دار میں</p>	<p>لازم ہو تو گویا کلام مجید کا کلمہ نبی کا بڑے مقام پر یزید کا</p>
<p>۵۸</p> <p>دعوت آئی تو جیسا کہ ہے دعوت آئی تو جیسا کہ ہے دعوت آئی تو جیسا کہ ہے دعوت آئی تو جیسا کہ ہے</p>	<p>۵۹</p> <p>چھوڑ دینا نہیں ہو کر سدا غم چھوڑ دینا نہیں ہو کر سدا غم چھوڑ دینا نہیں ہو کر سدا غم چھوڑ دینا نہیں ہو کر سدا غم</p>	<p>۶۰</p> <p>سدا غم کی فوج اور کیا غم سدا غم کی فوج اور کیا غم سدا غم کی فوج اور کیا غم سدا غم کی فوج اور کیا غم</p>
<p>تلوار اور ہر کچھ کہ آدمی کھیت پر گتا پھر کچھ نہیں پر گیا اگر میں بڑا گیا</p>	<p>اترے ابھی نہیں کہ طائی ٹھہر گئی دعوت وہ کیا ہو وہ محبت کہ ہر گئی</p>	<p>پھلتا نہیں نہال حسد بھولتا نہیں محسن کو اس طرح سے کوئی بھولتا نہیں</p>
<p>۶۱</p> <p>سدا غم کی فوج اور کیا غم سدا غم کی فوج اور کیا غم سدا غم کی فوج اور کیا غم سدا غم کی فوج اور کیا غم</p>	<p>۶۲</p> <p>چھوڑ دینا نہیں ہو کر سدا غم چھوڑ دینا نہیں ہو کر سدا غم چھوڑ دینا نہیں ہو کر سدا غم چھوڑ دینا نہیں ہو کر سدا غم</p>	<p>۶۳</p> <p>سدا غم کی فوج اور کیا غم سدا غم کی فوج اور کیا غم سدا غم کی فوج اور کیا غم سدا غم کی فوج اور کیا غم</p>
<p>گرچہ ابھی تو عدو میں رہیں تو ہیں اک میں نہیں بہت ابھی ایسے بڑے ہیں</p>	<p>تم لوگ کس طرح یہ جگہ ہمو بھائی ہو منہ پر ہو کہ شیر و کا سکھ ترائی ہو</p>	<p>چشمہ بہ جنگ فاطمہ کے نور میں سے نام صرف پھرتے ہوا نکھین حسین سے</p>

<p>۴۶۴ میں نے اپنے عزیز ترین دوست کو اپنے ہاتھ سے مار ڈالا میں نے اپنے عزیز ترین دوست کو اپنے ہاتھ سے مار ڈالا</p>	<p>۴۶۵ میں نے اپنے عزیز ترین دوست کو اپنے ہاتھ سے مار ڈالا میں نے اپنے عزیز ترین دوست کو اپنے ہاتھ سے مار ڈالا</p>	<p>۴۶۶ میں نے اپنے عزیز ترین دوست کو اپنے ہاتھ سے مار ڈالا میں نے اپنے عزیز ترین دوست کو اپنے ہاتھ سے مار ڈالا</p>
<p>آج کل انقلاب کی آفت جہاں پر ہو آسمان زمین پہ زمین آسمان پر</p>	<p>عابس کو غیظ اشک پر خوب آگیا غصے سے بل ہلال کی ابرو پہ آگیا</p>	<p>لرزہ تھارے بچے سے ہر اک ہلکا کو روکے تھا ایک شیر جری دس ہزار کو</p>
<p>۴۶۷ میں نے اپنے عزیز ترین دوست کو اپنے ہاتھ سے مار ڈالا میں نے اپنے عزیز ترین دوست کو اپنے ہاتھ سے مار ڈالا</p>	<p>۴۶۸ میں نے اپنے عزیز ترین دوست کو اپنے ہاتھ سے مار ڈالا میں نے اپنے عزیز ترین دوست کو اپنے ہاتھ سے مار ڈالا</p>	<p>۴۶۹ میں نے اپنے عزیز ترین دوست کو اپنے ہاتھ سے مار ڈالا میں نے اپنے عزیز ترین دوست کو اپنے ہاتھ سے مار ڈالا</p>
<p>پوسے کوئی تو تن سے سر اسکا جدرین نیمہ پانہو تو قیامت بپا کرین</p>	<p>آقا کا یہ پاس کہ ہم دور دور ہیں کثرت پہ اپنی بھولے میں کیا ہے شور ہیں</p>	<p>آغوش میں چھو بھی کی سکیٹہ دل گئی غل بڑ گیا کہ گھاٹ پہ تلوار چل گئی</p>
<p>۴۷۰ میں نے اپنے عزیز ترین دوست کو اپنے ہاتھ سے مار ڈالا میں نے اپنے عزیز ترین دوست کو اپنے ہاتھ سے مار ڈالا</p>	<p>۴۷۱ میں نے اپنے عزیز ترین دوست کو اپنے ہاتھ سے مار ڈالا میں نے اپنے عزیز ترین دوست کو اپنے ہاتھ سے مار ڈالا</p>	<p>۴۷۲ میں نے اپنے عزیز ترین دوست کو اپنے ہاتھ سے مار ڈالا میں نے اپنے عزیز ترین دوست کو اپنے ہاتھ سے مار ڈالا</p>
<p>لیکن ملا نہ سکتے تھے اکملہ اس دلیر سے اک شور تھا کہ چین لودیا کو شیر سے</p>	<p>کینے نو نیرہ بازو کو ہم دیکھ بھال میں تیوری کوئی چڑھائے تو اکھین کا لہر میں</p>	<p>ہشیر کو تارا رام آمم کرو لوگو دھامین اکبر مر وہ دم کرو</p>

<p>۴۴</p> <p>محل سے غفلت نکال کے غصہ نہ کرے کہ بہار کی نہ ہو جو ایسی نیت اور نیز بجز بر طبع اعلیٰ کے ہلکے ہیں انقباض تھپتھپے بہ ہاتھ رکھیں عیاں باق</p>	<p>۴۵</p> <p>دیا اور دیکھتے ہیں اگر باہمی جلتی نہیں پتھر کی طرح کھینچے ہم غیرت زور و زخم چاہے کسی کا کرم چھوڑیں کیونکہ یہ کسی کی تھیں ہم</p>	<p>۴۶</p> <p>سے ملکتے ہیں رائی کر کے نہ باجگاہ کس پر نہیں ختم اور نہ مرفان کے باور گاہ جرات دین تم نہ ایک نہ پائیل کسین ہزار نہننا ہو طرح کا تھیں غنہ نہ خلیا</p>
<p>کیا جانے کسے ٹوک دیا ہو دلیر کو سب دشت کو نخواستہ یہ غصہ ہوشیرو</p>	<p>تا بہت ہوا کسی کو ہمارے دلا نہیں پانی بھی اب دین تو میں کچھ گلا نہیں</p>	<p>بے آب تیغ و دم میں نہ ماری ہلاک گر نہ سے آن کرو تو ابھی جل کے خاک ہوں</p>
<p>۴۷</p> <p>نیز عیب کا بینیت کے زانو بکال ہو جو غصہ ہو اگر زرا تھیں جلال کد سے کوئی کہ او اسد کبریا کے لال غیرت پہ ابن فاطمہ کی تم کر خیال</p>	<p>۴۸</p> <p>بیات کے ہونے لگی غلام راہ عیاں سے جلد اٹھ کے پکار سے شہ راہ کسی سے جلد اٹھ کے پکار سے شہ راہ تجلیا ہا سے کسی کی تم کر خیال</p>	<p>۴۹</p> <p>جو کچھ کہی ہے ادبی قابل نہ جو کچھ کہی ہے عجمی کہی ہے خفا چکل مویاری ہو جو ہر جہم خفا معلوم ہو غیب کو جس سے کام کیا</p>
<p>قربان ہوگی نہ لڑائی کا نام تو میں ہاتھ جوڑتی ہوں کہ غصے کو تمام تو</p>	<p>یکساں ہو برو بھر ماری نگاہ میں غیظ و غضب کو دخل و حق کی راہ میں</p>	<p>کرتا ہو عاجزی وہی جو حق شناس ہو ہم کو بھی کی روح مطہر کا پاس ہو</p>
<p>۵۰</p> <p>میرا کچھ نہیں کہہ سکتا کہ میرا کچھ نہیں کہہ سکتا کہ میرا کچھ نہیں کہہ سکتا کہ میرا کچھ نہیں کہہ سکتا کہ</p>	<p>۵۱</p> <p>ہر چیز اس میں کہی تھا لہذا نہیں تصور ماحق نہ کر کہ نہیں ہے یہ ہے شعور خیر استخوان کا دل بھی پکارا یہاں نہیں ہو دور جانے دو جا بولنے سے پکار کر کہہ ضرور</p>	<p>۵۲</p> <p>میرا کچھ نہیں کہہ سکتا کہ میرا کچھ نہیں کہہ سکتا کہ میرا کچھ نہیں کہہ سکتا کہ میرا کچھ نہیں کہہ سکتا کہ</p>
<p>میرا کچھ نہیں کہہ سکتا کہ میرا کچھ نہیں کہہ سکتا کہ میرا کچھ نہیں کہہ سکتا کہ میرا کچھ نہیں کہہ سکتا کہ</p>	<p>ادبی سے بحث نہک ہو عالی مقام کا بشاشی جواب ہو ان کے کلام کا</p>	<p>یہ کیا ہیں تم تو سد سکند کو توڑ دو نہ کو جاہتے ہو تو دریا کو چھوڑ دو</p>

<p>۴۴</p> <p>بہوہ تھا بعد ملت محبوب فزا الجلال بہوہ تھا بعد ملت محبوب فزا الجلال</p>	<p>۴۵</p> <p>نارنگی جو اندر سے است چون شاد نارنگی جو اندر سے است چون شاد</p>	<p>۴۶</p> <p>آفتاب دی جو اپنے سحر کی آفتاب دی جو اپنے سحر کی</p>
<p>کیا صبر و حلم عقدہ کشائے جہانیں تھا گردن بھگی ہوئی تھی گلارہ بانیں تھا</p>	<p>ہو نو جوان مزا جمین غصہ ہر آپ بیٹا وہ ہر قدم بہ قدم ہو جو باب کے</p>	<p>گردن بھکا دی تانہ ادب میں خلل تھا قسطے لوگے آنکھوں سے لیکن نکل پڑا</p>
<p>۴۷</p> <p>تھوڑا تو ایک بات ہے خیر کا خیر تھوڑا تو ایک بات ہے خیر کا خیر</p>	<p>۴۸</p> <p>ہمارے بیٹیاں ہیں شہر کے ہمارے بیٹیاں ہیں شہر کے</p>	<p>۴۹</p> <p>حکمران جو حکم کے بار آور دلا حکمران جو حکم کے بار آور دلا</p>
<p>کم زور دست و بازو کے خیر اثناء تھا سب قدر تین ہی تھیں یہ علم خداداد تھا</p>	<p>کیا دشت کم ہو صابر و شاکر کے واسطے یہ اہتمام ایک مسافر کے واسطے</p>	<p>مین ہوں غلام آپ کے ادنی غلام کا آقا مجھے خیال تھا بابا کے نام کا</p>
<p>۵۰</p> <p>اشارہ کر کے شے جو پہلے ہی نام اشارہ کر کے شے جو پہلے ہی نام</p>	<p>۵۱</p> <p>جو عمر کے نبات زمانہ جو بے وفا جو عمر کے نبات زمانہ جو بے وفا</p>	<p>۵۲</p> <p>اس وقت میں نے اپنے خیر کے لیے اس وقت میں نے اپنے خیر کے لیے</p>
<p>اپنا امام ہو گیا بھی جانو اسید طرح تم بھی ہمارے گئے کو مانو اسید طرح</p>	<p>اب وہ کمان میں شہر چھوٹے بسا ہیں سب اس زمین پہ خاک میں ملے گئے ہیں</p>	<p>اس فکر میں غلام کا دل اب اب ہو پر عین مصلحت ہو جو حکم جناب ہو</p>

<p>۱۹۱ گر زمین با تھڑال کے حضرت نے کیا کیون کا بننے ہو غلط سے بھائی بیکہ کیا و اب اٹھا تو بیخ و سر پہ تین خدا دیکھو کوئی تر چکچکے اور میر سے نہ</p>	<p>۱۹۲ ہو تا جو کیا نہ کر کہیں سا کناں خنام بننا جو کو خاق اکبر نے نہ خنام کستہ بین اس زمین پہ ملک آئے خنام پان ہوئی تو حضرت عیال خنام</p>	<p>۱۹۳ عیال نب ویدہ پونٹکے یہ کلام بھائی کا باخدا خدین بیکہ چلے کلام زیادہ ان پونچھ جو خفا قتل کا خنام کھسکین ہو گا بدین قتل تشہ کلام</p>
<p>وہ شیر ہو کہ دھاگ ہو ساری خدین دیکھو کوئی تمھارے سوا ہو ترائی میں</p>	<p>دیندار گرد قبر کے بستی بسا لینگے شہر سے لوگ یا کمی زیارت کو آئینگے</p>	<p>بھائی مقام خیمہ آل عبا ہو وہ باہر ہو جو فیض تربت کی جا ہو وہ</p>
<p>۱۹۴ اس قسم سے نذر و بدل چاہے خدین غضہ برحق نہ بدل چاہے خدین قرب خد سے غز و جل چاہے خدین میر خدین حسی چا مل چاہے خدین</p>	<p>۱۹۵ کیا جگہ کیا جگہ پیارے ہوا میں سونے کو بھائی جو کیا جگہ کھنڈی بوا میں سونے کو بھائی جو کیا جگہ سب سب کو کیا خدین آئی جو کیا جگہ</p>	<p>۱۹۶ روئے لنگے بچا کے عیال خنام شہر سے کیا کہ ضبط کر دینے میں خنام سن اپنی جو زنی عیال بکس چا خنام چاہی بکس کر پ کے ابھی وہ جگہ خنام</p>
<p>بھائی جگہ مزار کی پہچانتا ہوں میں جو ہو گا اس زمین پہ وہ سب جانتا ہوں میں</p>	<p>لنگر ہو تم نجات کی کشتی کے واسطے لازم ہو قرب نہر ہشتی کے واسطے</p>	<p>جگو بہت خیال ہو زہرا کی جالی کا مرا کوئی بہن نہ سنے اپنے بھائی کا</p>
<p>۱۹۷ جو مختلف نام پر احوال جو میر نے حق نے کیا جو واقف اسرار میں نے صد مہر جو دل پہ کیا بین کون نے میر فیضہ تھارا نا بہ قیامت جو میر نے</p>	<p>۱۹۸ او اب اپنی قبر کی جاؤ خدین مقل میں خج بھی نہیں سائے میر خدین مست بین بکھا ہو کہ جگہ کی دھوپ خدین چالیں نذر کشتن اور خدین</p>	<p>۱۹۹ قدونہ میر چک کے ہو بولادہ کلام ارشاد میر تو جیجی ای قیدہ نام چلے مگلا آپ سے یہ باؤ فاعلام قبر کہ کہان ہی ہو مگلا کلام</p>
<p>دو لٹ میٹلی یان اسد گرد گاری بھیا ہی جگہ ہو تمھارے مزار کی</p>	<p>میدان ہوا دلش حمید میں غریب ہو بھائی قریب ہو نہ ترائی قریب ہو</p>	<p>مجبوری ہو کہ بھائی کو اٹھو نہ کھنڈی رودے کے تم نہ ہکو ہمیں نکور روئینگے</p>

<p>۱۱۱۱۱ آخوند مرادہ دن تو بھولتی رات کو بھول آج بوجھنے کے فوج گران ابن سعد بھول اک لاکھ سو ارب جو ان خانم دروم توت کی اور بے قیامت کا جو بھول</p>	<p>۱۱۱۱۱ روئے بین وہ بیاد سادہ چنانچہ آجی سہ بلا کی طرح شام تیرہ خام شب نہی سناؤں گے یہ موت کا پیام غل غل ایک رات کے تھکان اب پیام</p>	<p>۱۱۱۱۱ ہونے لگے چراغ نجوم آسمان بھول فرنا بیکسی سیاہ عدو میں کیا بھول برابری بین ہولان اذان کا غل ہر دفعے گئے ناز شہنشاہ جو بھول</p>
<p>۱۱۱۱۱ ایسا شمار حصہ نہ تھا انتہا نہ تھی دیکھا جو صبح کو کہیں بستر کی جا نہ تھی</p>	<p>۱۱۱۱۱ مل لوجناب قاطبہ کے فور میں سے خالی سحر کو ہو گا زمانہ حیدر میں سے</p>	<p>۱۱۱۱۱ قدسی ہوئے نثار جماعت کی شان پر نعرے ناز بونے گئے آسمان پر</p>
<p>۱۱۱۱۱ آباد سیطوں بچی انگور کی رشید نیشہ میں آگیا پس پرست برب سرمی میں سائون سے ہوئی شدت قرب پانی سا فرونیہ ہوا بند اور غضب</p>	<p>۱۱۱۱۱ کھنکھن سیاہی شب عاشقہ کا چل دفر سیاہ ہون شب رجب کے مثال چھایا ہوا تھا ابر غم مسرت دلال سہولت تھے البیت کا سحر و مثال</p>	<p>۱۱۱۱۱ سچہ دین بیان چکے تھے اچھے بھول فوت شمع میں ہو بین صف بندیاں بھول دو جاہل تر کے سر سے جب زرب و حضرت پر کے روکے عجب بھول</p>
<p>۱۱۱۱۱ مرجھا گیا چمن شہ گردون جناب کا شور آٹھویں سے ہونے لگا آب آب کا</p>	<p>۱۱۱۱۱ بیاسون سے پوچھو رات وہ کیونکر بھول بس مختصر یہ ہو کہ غضب کی سحر بھول</p>	<p>۱۱۱۱۱ کی عرض سرگشی پہ یہ سب فوج تمام کر فرمایا آپ بہ اجل کا پیمام ہو</p>
<p>۱۱۱۱۱ خندق میں گرد و نیچے کے آتش بھڑکی تھی باقمتر ٹپ رہا تھا سکینہ بھڑکی تھی</p>	<p>۱۱۱۱۱ پہو چا فلک چہ ماہ کو حکم انقلاب کا موت ہوا سے بھول کھلا آفتاب کا</p>	<p>۱۱۱۱۱ پیدا ہوا سے تھے خلق بین رحمت واسطی باندھی مکر شفاعت امت کے واسطی</p>

<p>۱۱۱۱ رخصت کو الہیت بی بی سے نام قدوس پہ لکھنے تکبیر سید انان نام دو شور افراق کا وہ یاس کے کلام تجربہ بھی سر پہ تھے لکھنے کے نام</p>	<p>۱۱۱۲ دیکھا گایا شاہ سے سید انور کمال بیب الوداع کے چلا فاطمہ کمال بہر جو آئے روتے ہوئے شاہ خصال دیکھا کہ نفع بے دوسرے ہے جلال</p>	<p>۱۱۱۳ کس اوج سے خدیو زمین و زمان چلا یہواریا زمین پر چلا آسمان چلا بیکر نشان علی ولی کا نشان چلا داسن ہوئے ہر علم و نشان چلا</p>
<p>۱۱۱۴ روئے تھے یوں تو اپنے ہو کر جلیں لیکن کھینچے تھے زمین کے ہیں سے</p>	<p>۱۱۱۵ جھک کر سلام غازیوں با ادب کیا گھوڑا سوار دوش چلی نے طلب کیا</p>	<p>۱۱۱۶ آخر نماز بخشش بہار رسول تھے ذرت نہ تھے زمین پر سونے کے پھول تھے</p>
<p>۱۱۱۷ روئے تھے ایک بیویوں نے بیویوں سکڑے بن تھاتے تھے جو ان کو وہ خصال سہی تھی سر پہ جانا جو راز ان کا لال</p>	<p>۱۱۱۸ آیا عجیب شکوہ سے شہزادہ بگرام عالموس ایک دیکھتے تھے جلوہ فرام داسن تیار کار کے کھینے میں طرے الم عالموس رکاب کو تھا ما با احترام</p>	<p>۱۱۱۹ ساوات دہ چوڑا نہ ہو کی نشان نکلتا تھا آس زمین کے تار کو آسمان وہ بر بھیان بنجالتے ہوئے شامی جوان زمین نہ مرنے کو تھی کبھی آن بان</p>
<p>۱۱۲۰ قرآن جاؤں مٹھ نہ پھر اڑا لالی سے ہشیا رہو بہر خدا میر سے بھائی سے</p>	<p>۱۱۲۱ چھوٹی قدم سے میں یہ ہوا غم زمین کو جبریل جھانسنے لگے سنہرے زمین کو</p>	<p>۱۱۲۲ وارا کے معرکہ میں ہزاروں پہ چل گئے قبضے چھٹے نہ ہاتھوں سے اور دم نکل گئے</p>
<p>۱۱۲۳ قائم سے کوئی کتنی تھی اس کو میر جناب چھپ جاتی اب اکھوتے ہو کر حشر کی شان اک سو تھا مادر علی امیر کا یہ بیان اٹھا دین برس میں چھپتے ہوئے چار</p>	<p>۱۱۲۴ حاصل ہوا جو فیض قدم بوی جناب اندھی دنیا میں نہ تھی کسی رکاب روشن تھے بدست اسم اسب جناب نہایت تھا صد دین سے کہ جو جج آفتاب</p>	<p>۱۱۲۵ پہنچے چاس شکوہ سے وہ غازیوں میں گاڑا پہاڑ کھٹکے کے نشان دین اشد سے جلوہ فرما آسمان دین روشن تھا کھینچے نو سے رخ بلدان دین</p>
<p>۱۱۲۶ رخصت کو ماشے آئے ہوزیفین سوار کے چڑھنا جہاد پر مجھے صدے آستار کے</p>	<p>۱۱۲۷ انسان تو کیا ہیں ویکوہ نجم بھی بند ہیں تار شعل موسے کیا ال سمن ہیں</p>	<p>۱۱۲۸ افروختہ تھا چہرہ اقدس جناب کا شوکت تھی عرش کی تو جلال آفتاب کا</p>

<p>۱۲۱ مکونین جو مرنے لگے وہ ان تیرائی کر بیچے بیچینوں نے آدم کر کے بچہ نکھرے چند کام طرحے شاہ جہاں جنت تارم کی پہنچے وہ بد گرو</p>	<p>۱۲۲ وہاں وہاں کنیر کنیر کیان قلیل اچھا اور کہ خان کوئین جو کفیل نزدیک اب جو کوثر و نسیم و سلیل دیجا چادر کو خوار و بے جلیل</p>	<p>۱۲۳ لطف علی علی کی بھانت دم زوال کام آئے رنگین شیف و مشکم نیز شے نور عین جی جب کر کے جلال حضرت کو دن دیکے سدا حاضری کلال</p>
<p>مطلق نہ کی تمیز خطا و صواب میں تیر آئے سرکشوں کی طرف سے جواب میں</p>	<p>ہاں استیقا قحوظ قاتل ہمیں بھی ہو در پیش عمر تک ہی منزل ہمیں بھی ہو</p>	<p>ستر دلیر قتل ہوئے حق کی راہ میں دو ششہ کام رہ گئے ساری سپاہ میں</p>
<p>۱۲۴ عجب شے کہ ہو میر میں بہ شہر مولا کمان کلام نصیحت کمان بہ شہر خاموش بن ادرجے جو امان بن نظر موتے بس اب جو جنگ کا اوجاں ہو</p>	<p>۱۲۵ یہ شے غاوت و بدو خوش اعتقاد زحمت انھیں ملی کہ لاگو سراو نیچین بکریوں کے جو بکے بے عباد میدانے آٹھ تھے قدم شہر عباد</p>	<p>۱۲۶ اس وقت تھا شب دین پر جو جہاں با طغنا وہ دو پر کا وہ آدمی وہاں دیباں لاشے پرکے ہوئے تھے غور و فکر کے آس پاس کو ظلم کو دیکھتے تھے شاہ قیاس</p>
<p>کیا قدرت خدا ہو کہ دو باہ شیر ہوں جب آئے جھین کوئی دریا تو زیر ہوں</p>	<p>کس آبرو سے قدیر راہ خدا ہوئے سر دیکے سب امام کے حق سے ادا ہوئے</p>	<p>اٹھتا تھا در دل تو قدم رکھتا تھا فرائے یا علی ملی بیٹھ جاتے تھے</p>
<p>۱۲۷ بکے بیب عزم کی بھی انتہا ہو چکی دیجے رضا جاو کی یا شاہ نشہ لب گندہ سے بین سات روز کہ ہو رہے پرتیب چو کو جو بک پائیں میں یہ تیر کی ہو</p>	<p>۱۲۸ لطف اللہ ایک تھا بھی شوکاراں مرنے کو یہ چلا وہ تپ کر ہو انار زحمت اسے کیا تو اسے روئے زار زار جالتے تھے آپ لاش اٹھانے کو بار بار</p>	<p>۱۲۹ میں نے تبار کی جو دلائل تھی بیکار جانی کو دیکھتے تھے لکھنوی نے بار بار ڈیرا بھی پہنچا یہ شہر کہ یا شاہ امداد ڈر ڈر جی جاتے سکتی تھیں جگر بکار</p>
<p>کٹ جا میں پیاسے خلق ادا سرورین اب سبیل پر کہیں پہونچیں تو چین ہو</p>	<p>ایک ایک سعادت عقیقی حصول کی دم نکلی سب کو دین سبط رحمت کی</p>	<p>ہو یہ کیسی آگ ملی ہو زارے کو قطرہ نہیں ہو یا نی کا نہ میں چو لے</p>

<p>۱۵۱ مردن بھلا کے چنے نشت نہ ہو بہر گل سے شک تجھے زانوئے تر صد سے اپنے شہر عجب نامور بانی خاتم سے اکبر بجاہ کا جگر</p>	<p>۱۵۲ جانی کے سر چھاتی سے لٹکے کیسا بتلاؤ کیا ارادہ ہو اسی میر سے نہ تھا دست ادب کو جوڑ کے بولا وہ ابوفا پلیسی کی گئی مری ہو یا شاہ کر بلا</p>	<p>۱۵۳ یکے اسطرح ہوئے شہر کی طرح روئے جوان کیسے کے ہے جیگر پر زخمت کی البیت کو بھی ہو گئی پیر عجب آئی بانی سکینہ فریب دور</p>
<p>۱۵۴ لوگوں کو زیت بھی انھیں سر بار دوش تھا دونوں دلاورد کو شجاعت کا جوش تھا</p>	<p>۱۵۵ گدھے میں تین دن یوں اس خوش تھا گراؤں ہو تو بانی کو جاؤں فرات پر</p>	<p>۱۵۶ جلانی عوجان ادھر آکے جائے دیدار آخری مجھے دکھلا کے جائے</p>
<p>۱۵۷ بہر کو چھپاتے تھے کلمہ پر دہم نقصت کو غرض کرتے ہیں انبیا و دہم فرات سے انسا پین عجب نامور سینو بچھو بھین ہو تو پیر کی</p>	<p>۱۵۸ بہرے بلکے لشک نام غلک بجا یہ موت کا پلیم ہو تو چکا اضطراب صاحب ہر اک بلا میں ہو تو بے دراب اچھا ہے جو صلات تو کیجے تاراش آب</p>	<p>۱۵۹ مان بڑھو کیجے تھے تھوڑے عجب نامور آسے صدر بھینگی کی سنتے ہی کسے پاس بولی یہ لشک کی سکینہ بدر دو پاس فرات عموخان بچھا نہ ہوا عجب پاس</p>
<p>۱۶۰ بیلے فدا وہ ہو گا جو خدمت گزار ہو مرے یہ جان شمار تو پھر اختیار ہو</p>	<p>۱۶۱ مستاق آپ دیر سے جنگ جہل کے ہیں بانی کما کا سب یہ بہانے اہل کے ہیں</p>	<p>۱۶۲ بھگتا ہو دل عطش سے کلیہ کیا ہو سقا کی کیجیے کہ یہ کار ثواب ہو</p>
<p>۱۶۳ یکے کو کھلا اندام شاہ دین پر سر خضر سے جو علی کہ اب انکا بھی ہو سر مرد سے سے قلب مل گیا تھک گیا جگر گافت نے سوچ کوئے کیا جھک گیا جگر</p>	<p>۱۶۴ کیا اختیار غر فدا کیجیے ہیں عجبے کی کوئی تیار کیجیے ہیں بلے کا اب کمان یہ تیار کیجیے ہیں روین لپٹ کے آئی فدا کیجیے ہیں</p>	<p>۱۶۵ عجب عیش نے کہا کہ زفر جوت کا بنا بنا فدا ہے بکا ادلی ہو تو غلام دی تھے آبرو تھے او زفر نام اب ہو گیا جانین شہر نام</p>
<p>۱۶۶ کیا سبیل جسہ ظلم کا یوں آسمان گرس دل تمام کمر زمین پہ امام زمان گرس</p>	<p>۱۶۷ بھائی کی زیت قوت بانڈ کے ہاتھ ہو پوچھو عمارت دے کہ برسوں کا ساتھ ہو</p>	<p>۱۶۸ کو زین مجھوں دو شہر گمشت آہ تم بھی دعا کرو کہ چچا کا میاب ہو</p>

<p>۱۵۱ لکھنات باگ اٹھائی سمنکی صورت بیل گئی فرس سر بلندی پھل بل ہون کی تیر پوری تھی برندی نیر غت لاہین لیت تھی جو ڈوبی</p>	<p>۱۵۲ گھڑے کی یہ شکوہ وہ نہ سوتی نصرت تھی ہوا پہ نہ ذوق انقار کی وہ نور دو جبک علم زنگاری خوشبو مک بھی تھا نیم بجاری</p>	<p>۱۵۳ پونجا اس جلال سے وہ آنا دین یکجا یہ کو صفت شیر سنگین گاڑا جو دبیب سے علم کی زمین پٹ پٹ ہٹ سے سو خیر بیکار دین</p>
<p>۱۵۴ بجلی جاکے چپ اُٹی پار اڑ گیا جنگل میں یوں اڑا کہ چکار اڑ گیا</p>	<p>۱۵۵ پنجر نہ تھا نشان شراباں کا تخافرق جبریل پہ تاج آفتاب کا</p>	<p>۱۵۶ غازی ہو صف شکن ہو جری ہو دلیر ہو ہٹا نہ تھا ترائی سے جو وہ یہ شیر ہو</p>
<p>۱۵۷ کب قدم زمین پر تھا خانانے بجلی کوخوت کیا ہو نشیب وزارت چار آیان دکھانا تھا کس تلباز سے مرو تاخاب صلا نہ تھی ساز سے</p>	<p>۱۵۸ بلو کر صلا یہ دینا تھا آقبال دبسم انزوں تر آجلال و دبالا تراشم نصرت پکاری تھی جلو میں قدم قدم جب کب ہو آفتاب درخان ہو علم</p>	<p>۱۵۹ دیر سے اپنے سر کی تم سے نہ جلتا شاہ کو دیکھتے اس جری کو چاکس کی تھی پاہ دیر سے تھے تیغ کفن فیضیم آہ گیا کھڑے تھا وہی اس کی پناہ</p>
<p>۱۶۰ راکب وہ میں جو فرق دو عالم کے تاج میں گھوڑا بھی جاتا ہو کہ نازک مزاج میں</p>	<p>۱۶۱ مطلب مفتون کے جو میں ملتوی رہیں یارب ترے حسین کے بازو تو ہی رہیں</p>	<p>۱۶۲ بلکونی تیز ہو سے کیجے نگار سے خیش بھونکی تھی کہ سرو کی وار سے</p>
<p>۱۶۳ وہ فتویٰ وہ آجی بولی آکر بیان دیا گرا کھلے تھے حور سے کیو بری کے اباں وہ جلد وہ داغ وہ سینہ وہ دم دریاں دم میں کبھی کبھی فیضیم بھی غزال</p>	<p>۱۶۴ اندک کجالات و شوکت حضور کی دیر سے آٹھ نہ سکتی تھی گردن خود کی ہر جافرس شکوہ دکھاتا تھا طور کی جلی قدم قدم پہ کچھ تھی نور کی</p>	<p>۱۶۵ خود اتو دی ہو نہ اسے رخصت چلاں دیا کو ایک سٹے میں لگا یہ خوشحال اسکا جلال عیش و فخر کا ہو جلال سکرتن جو لاکھ ہوں تو کس دم میں لیاں</p>
<p>۱۶۶ وہ قہر آسمان پہ بھی جانے میں طاق تھا زور پر اگر خدا سے دیا براق تھا</p>	<p>۱۶۷ درونی صوف سے مہر جہاں تاب نہ رہا تھا مٹی میں یہ دک تھی کہ کندن بھی گر تھا</p>	<p>۱۶۸ اس مہر کہ میں بس نہ جلا اسکا جانی ہے دیکھو یہ شیراز نہ ہٹیکا ترائی سے</p>

<p>۱۵۷ پہلے تملک نصف اعدا میں کیا گیا موتا یہ سورج وہ رسالہ کیا گیا ہر غول میں علم سے علم جگہ سے گیا میر گیا نشان وہ فضا سے گیا</p>	<p>۱۵۸ فانی تھا سے جدید کا چا جو گیا بان فانی زاری کا جگر بند ہو گیا سرتے ہیں رشتہ کو زیر دست کو گیا دین کے چا کے دادہ کو چا گیا</p>	<p>۱۵۹ کا چنے طبع کی کیا چا جو گیا مانند کس با ماضی کا گیا آہ زہر زہین کی کیا چا جو گیا آہ زہر زہین کی کیا چا جو گیا</p>
<p>ہل چل میں چکھو نے جو چلے تھل گئے اس صف کے تیرم کے اس صف پہل گئے</p>	<p>رہو بڑھ کے لون رو کہ تھن بھی گرو ہو وگشتگان بدر کا بدلہ جو مرد ہو</p>	<p>کری سے دلی ہوش اڑے وٹس دیر کے شیر اسرف اتر گئے دریا کو پیر کے</p>
<p>۱۶۰ ملاویران پیری غمی کی تو اس کی چکھو کس کی کس کی کا تھلا اور کسی کا سر</p>	<p>۱۶۱ یہ چکے سب کو بوش تھت کا گیا الہیہ اس کے راہ خلافت تبا گیا چھوڑا رونق غلام ب نہ چا گیا موتور دہل سے رعد کا دل تھوڑا گیا</p>	<p>۱۶۲ کھلی دھ غلات سے رہ برتن شکر گیا چلنے میں ذرا فقار تھی جگہ زبان تیر گیا چکے شہر میں تھنے کی آتش تیر گیا چکے شہر میں تھنے کی آتش تیر گیا</p>
<p>یہ جنگ تھی کہ مشر کوئی جاننا تھا بیٹے کو باب خون سے پہچاننا تھا</p>	<p>جو جو تھے منتشر وہ پر پھر ہم ہو پھر ب نشان کھل گئے نیز کے علم ہو</p>	<p>ایا خدا کا تیر ہر اک روسیہ پاہ پر بجلی محیط ہو گئی ساری سپاہ پر</p>
<p>۱۶۳ رہا ہر اس نامور جنگ کی جو چا کہ کوئی اس کو نہ نہ کر کوئی صا</p>	<p>۱۶۴ دیکھ کر زہر علی دلی کا گیا کویا ظکار چلنے کے نہ گیا دیکھ کر زہر علی دلی کا گیا کویا ظکار چلنے کے نہ گیا</p>	<p>۱۶۵ چکے شہر میں تھنے کی آتش تیر گیا چکے شہر میں تھنے کی آتش تیر گیا چکے شہر میں تھنے کی آتش تیر گیا چکے شہر میں تھنے کی آتش تیر گیا</p>
<p>سب ملے روئے نہیں اس شہر کا کم کو کھوٹ ہو مگر کے میں بزرگوں کے نام کو</p>	<p>ترا با جو رش برق نکا ہونے کر گئی آمد خدا کے تیری آنکھوں میں بھر گئی</p>	<p>دعویٰ تھا خون قاسم یوسف جمال کا یون تینے نے غرض یا شیر کے لال کا</p>

<p>۱۵۷ کھا کھا گئی صفو کو بار بار لائی مین ٹھیکری نیب سو پے دم بھر لائی مین ثابت رہے تھے خطے قدم ہر لائی مین کھا گئی سر لائی مین</p>	<p>۱۵۸ جب راجہ گیا سپر آئین کی دشا نہ کٹ کے باغ لٹا آئین کی منظر کٹا دھیم ہوا سر جبین کی بچنے کو یکے زینت جراتی زینت کی</p>	<p>۱۵۹ بچا اصر سے جب نوادر کا راز تھا کھٹے تھے سر پہ فرق برتن مین زور تھا پچھلکا ہوا خاتمہ مین اسکا جرات تھا سب جلائی تھی گئی گویا دم بھر اندھا</p>
<p>دو ٹکڑے ہو گئے کرتا تھا جو راہوار سے یہ اٹھ کے داوا لگتی تھی ذوالفقار سے</p>	<p>چورنگ تھا فرس تو دوپارا سوار تھا الدر سے منہ کہ تیغ نے جانا خیار تھا</p>	<p>سیل فنا تھا جنگ مین کاٹ اسکی دھلا دم تم تھا گھاٹ بارہ مین سب ذوالفقار کا</p>
<p>۱۶۰ مغل پر گری نہ کی تھی کین مغل پر گری نہ کی تھی کین اکدم بھی نہ کی تھی کین کچلی کین کین کین کین کین</p>	<p>۱۶۱ اکل جودھر لو مین سر اس پر کین خال صفو مین ادھر التری ہوئی بیجان تھا جس پر سادہ سا اہل پر ہوئی</p>	<p>۱۶۲ گورا دہا تھا اور دہا کی چک تھا صاف تیغ خیل سر آ کر کی چک تھا صاف تیغ خیل سر آ کر کی چک موسم پر کین کین کین کین کین</p>
<p>کاٹے ہوئے نشان تھے زمین پر پڑے ہوئے بہر جاتے مریخ کے جھنڈے گڑے ہوئے</p>	<p>ایچ اسکی قمر تھی کوئی کیونکر الگ نہ جا پھپھتی تھی برق بھی کہ ہوا اسکی لگت جا</p>	<p>اک شور تھا کہ آگ لگی کائنات مین خشتی مین زلزلہ تھا تلام فرات مین</p>
<p>۱۶۳ جل جل آپ تیغ سے تھار مین یہ ہیں کے جانے مین جاکا مین نامی تھے تیغ سب دہ نمودار مین دو ہاتھ جب ادھر جھل جھل جھل</p>	<p>۱۶۴ اک اس سر تھا خیل زلف دہ جانڈ لگی اک اس تھی کہ خیل زلف دہ جانڈ لگی چراغ مین پر ضربت تو کھجی ہوئی سربان کھلین زلف کی جب کی ہوئی</p>	<p>۱۶۵ بوجہ بوجہ کچل ہی تھی جھل جھل جھل کشتوں کے تیغ جھل جھل جھل جھل خار مین گرم موت کا بازار جھل جھل چھڑا تھا جھم جھم جھم جھل جھل</p>
<p>غل تھا کہ زلزلے مین زمین آج رنگی ہو کستا تھا شیر بان یہ مدوختین کی ہو</p>	<p>برپا تھا شور چار طرف جاک جاک کا پانی اتر دکھاتا تھا لوہے کو آگ کا</p>	<p>تیغ ائی جیسے اسکا بھی وار اسپر چل لیا دہ سر گر گئی تو یہ لاشہ کچل کچل لیا</p>

[illegible]

۱۷۱ جنگل سے لکے چلی کر گیا بیل میں تیغ تیز کا دم جو کر گیا آگے بڑھا کھلی تو کوئی در سے چھ گیا لکھتے ہیں کوئی منہ پر نظر آ کر گیا	۱۷۲ اٹھی علی سپاہ میں آئی جلد ہوئی چنچہ جو تیغ تو کھائی جب دہوئی صفا کی جلد پر سے کی صفائی جلد ہوئی پڑی جگہ میں خونین آئی جلد ہوئی	۱۷۳ کتر کے لو پھر آئی لہو چاٹتی ہوئی چلتی ہو یہ تورہ کو بھی کاٹتی ہوئی
۱۷۴ کتنی سے دنوں باغ جارت سے چلے برخی قتل کی شاخ جلا اور نہر جلا اس باغ سے جو تیغ تو اس سے سیر جلا چلی سے جاتی اور سیر سے پر جلا	۱۷۵ چھٹی تھی برقی اس کی چھٹی چھٹی بجائی تھی سماؤں کی یکہ دیکھ دیکھ نہر آتا تھا زمین کو فلک دیکھ دیکھ نور شید کا تپا تھا جھلک دیکھ دیکھ	۱۷۶ دن چھپ گیا یہ گرد پڑی کو سیر پر سڑی کابل بندھا تھا محیط سیر پر
۱۷۷ سوار کو اس کی خطبے نذر تھی لاکھ نہیں ہاتھ ایک کا تلخ نذر تھی جو سیر سے پہلے سے تلخ نذر تھی جو سیر سے پہلے سے تلخ نذر تھی	۱۷۸ کتنی تھی ترغوت جلد دیکھ دیکھ کتنی تھی تازہ شہر پہلے دیکھ دیکھ خود تھی آپ اپنی ادا دیکھ دیکھ خود تھی تھکی تھی کڑ دیکھ دیکھ	۱۷۹ اندر میر ہوا اٹھی بڑکت اب جہان سے ول گیا زمین کا طبق آسمان سے

<p>۱۹۱</p> <p>دیکھو فوج لکھتے سے جب تک تم سہل تک آئے حضرت عیاشی تم نعمت کیا رانی تو شیر و شکار ہو مقام وہ دور شہر کیا ہوا اور اس کا نام</p>	<p>۱۹۲</p> <p>جلو سے جو زمین علم نہ نہ رکھتے اک شور تھا کہ حضرت علیہ السلام آئے پانی میں جبکہ شرم سے خورندہ ہو چکے پھر انھوں نے حجاب کی کیا آسان جائے</p>	<p>۱۹۳</p> <p>ہر چند تین روز سے جو یہاں کا دور تپتا یہ خاندان دیکھی ہے اگر حضور پہر یہ امر کہیں دریا دی سے دور جانبین بچیں صغیر کی فکر کسی کو غور</p>
<p>تم سب کی کیا باہر دامن کی گرد ہو ان اب ہین ہٹاؤ تو جانیں کہ مرد ہو</p>	<p>ہر رنگ ریزہ نور سے درخشاں آہ تھا لہریں جو تھیں کرن تو بھنور آفتاب تھا</p>	<p>ناموس مصطفیٰ میں تلامذہ ہوا تھے اب جلد شک بھر گئے بچے قرآن سے</p>
<p>۱۹۴</p> <p>وہ حکم اور غلط نہ تھی بلکہ تاب نیچا یہ کیا باد کی مٹی ہوئی خراب لاکھوں اب نور سے کوئی اس تیغ کا جواب پتہ خاک میں لاتے ہیں فرزند تو اب</p>	<p>۱۹۵</p> <p>جھاتی تک آئے پانی کو دیکھا جو کیا لکھو سے کادل پر صاف موت بقیار کھڑے تھے پھر کھڑے نظر کی سو سے سوار پہلے یہ آگ چھوڑے عجیب میں مارد</p>	<p>۱۹۶</p> <p>چچو بچا حال بنگلہ گادل پر غم روئے سوئے اشکوں سے عیاشی پاکر مشک تیر بھر کے روشن پر کھانچے پیچہ ہم نکلا لپٹ کے نرسے شہر بزر خورشید ہم</p>
<p>افسوس ابن سود ستر گار مل گیا برخیز کچھ بخار تو دل کا نکل گیا</p>	<p>قوی لے افراس کہ بہت نشہ کام ہو ہمیر تو بے حسین یہ پانی حرام ہو</p>	<p>بڑھتے ہی بحر ظلم کی موج میں گھر گیا سفائی کی آل کا فوج میں گھر گیا</p>
<p>۱۹۷</p> <p>پہاں کیلے ڈال دیا زمین سمنہ طاؤس دم اٹھا کے بنا اس پر سمنہ چکا جو کس رو سے ملے راجہ پانی کی آفتاب ہوئی چاہتے وہ جب</p>	<p>۱۹۸</p> <p>گردن لکھتے لگا اس پر گام بے زور الجھجھ جھپ بھی پانی ہو حرام اس نعمت میں زمین کہ دیو دون دنا کام آس آنا بھی حسین کے بچے ہیں شہر کام</p>	<p>۱۹۹</p> <p>بان راد روک لو یہ ہوئی چار سبک برچے اٹھا اٹھا لے رہے سیکڑوں سوار دھالین بھین جہم کہ اٹھا کر ہوا تینچین علم ہوئیں کہ بندھا آہنی صدار</p>
<p>دریا کے ولین مٹی چو کہ درت وہ دھوئی آنکھوں میں پھیلوئے چکا چونہ ہو گئی</p>	<p>مطلب یہ ہو کہ ذکر و ناچار سور ہے ترخشک لب نمون تو نمون ابرور ہے</p>	<p>ہلتا تھا چرخ غلغلہ دار و گیر سے حلقہ کسی کا ناکھالی تھا تیر سے</p>

<p>۱۹۱</p> <p>کنا تھا آرزو دل کے ایک ایک پہلو رکھ دو یہ مشک او اسدا لشکے نشان بہر گن جو اب دیکھتے تھے عباسیوں چھوڑ گیا درویشا سنبھالے ہو زبان</p>	<p>۱۹۲</p> <p>بو چھا ایک ایک پہلو تیرا غیب بنجین جبین غیب شریار کی جو غیب یہ شکل دو جہاں امیر کی جو غیب بچھو پائی پائیں غیب کی جو غیب</p>	<p>۱۹۳</p> <p>راہر ناو د فون کا لہو وہ ایک جان ناتو د نین د کا وہ سوئی ہوئی زبان روانے کی فکر مشک کا دھڑکا علم سر بیان چھوڑنے سے ہو گیا کہیں کوئی سر بیان</p>
<p>۱۹۴</p> <p>کیا نہ جو مشک کوئی جب تک یہ ہاتھ ہو او بے حمایتی جہان اسکے ساتھ ہو</p>	<p>۱۹۵</p> <p>بیزے تھے اور جانست پہلو دلیر کے بیزوں نے چھان ڈالا تھا سینے کو شیر کے</p>	<p>۱۹۶</p> <p>چکی شان تو روح بدست روان ہوئی رو کا پسر پہ تیر تو خاطر نشان ہوئی</p>
<p>۱۹۷</p> <p>غفلت غنی زمین انھیں عسکری اند دولت انھیں بین ہے اور فون کیند جو اک مشک اک نشان شہنشاہ کیخو ابن جہانین نام اور اس آبرو</p>	<p>۱۹۸</p> <p>خوشی تھی پر زور کشتی تھے بار بار مگر ہرگز نہ کھٹکتے تھے بار بار مگر ہرگز نہ کھٹکتے تھے بار بار مگر ہرگز نہ کھٹکتے تھے بار بار</p>	<p>۱۹۹</p> <p>کھاتے تھے تن پر غم کچھ پناہ تھا کہ ہم مضطر تھا شک کے لیے وہ صاحب ہم بتنا تھا فون کا بونین تھتے نہ تھے قدم نوت کو نصف ضعف کو فون تھی وہ ہم</p>
<p>۲۰۰</p> <p>گر مر گئے تو رخ و الم لیکے جائینگے مختار انکا جو اسے دیکے جائینگے</p>	<p>۲۰۱</p> <p>دکھلا رہے تھے رنگ علی کی رطائی کا اعداء کے خونے لال تھا سبزہ ترائی کا</p>	<p>۲۰۲</p> <p>اعداء ہن ہائے تھے کینے سے مشک کو پر یہ جدانہ کرتے تھے سینے سے مشک کو</p>
<p>۲۰۳</p> <p>کچھ کچھ تیرے دور سے علم کر کے درون طرف کے تیرے دور سے علم کر کے علم سے نہ صورت شہر کے دور سے علم کر کے تیرے دور سے بند بونیوں کے دور سے علم کر کے</p>	<p>۲۰۴</p> <p>کچھ کچھ علم کو دل کے کہتے تھے بار بار نوت علم کر کے علم کر کے علم کر کے نوت علم کر کے علم کر کے علم کر کے نوت علم کر کے علم کر کے علم کر کے</p>	<p>۲۰۵</p> <p>ملو راہدین علم شاہ دوش پر ہر گاہ شاہ کچھ گاہ دوش پر اک تیرے تیرے گاہ نا گاہ دوش پر ملو راہدین علم شاہ دوش پر</p>
<p>۲۰۶</p> <p>سُن سُن پٹ کے چلنے میں کمر بن جو کھین آہی مھین تو کچھ گئیں آہی لٹ گئیں</p>	<p>۲۰۷</p> <p>پانی کے واسطے یہ کبھی رن پڑا نہیں کاندے پہ مشک کے کوئی لون رن نہیں</p>	<p>۲۰۸</p> <p>صد مہ ادھر تو مشک کا جان حزمین پہ تھا دیکھا جھوٹے دست مبارک زمین پہ تھا</p>

<p>۵۱۴ خانہ سے دین آج کل پہنچا کر نیوڑا کے چھوٹے کے عیاش نو جوان مہلی کی طرح ہاتھ توڑتی ہے تھالیاں زینت جہانمونی تھین تھین سے آگیاں</p>	<p>۵۱۵ نہ ترشہ شوق بلانا کہ سر خباب نہ ترشہ شوق جھپٹتی دانتوں کے شکراب نہ ترشہ شوق کیسی کیسی جواب نہ ترشہ شوق سے تھک کر کے شکراب</p>	<p>۵۱۶ کس کس کسوں جو دور کے لائے لکھنے بہادر اٹھنے کے اسدین چلتی ہوں انگلی سے بہادر تھا کہ ترشہ شوق سے جواب بہادر سے پہنچا کر کے شکراب</p>
<p>۵۱۷ بیدار ہو گئی تھی جو اس صدف کی تلوار بھی تر پڑتی تھی دست جری کے ساتھ</p>	<p>۵۱۸ تر پڑے اٹھے کراہ کے خاموش ہو گئے منہ رکھ کے خالی شک پہ بیوش ہو گئے</p>	<p>۵۱۹ ماتم بین نوجوان کے دل اندوہ پاک تھا تلوار ہاتھ میں تھی گریبان جاک تھا</p>
<p>۵۲۰ دستاویز آج اسی میں تھی جو اب خطا بائیں ہاتھ میں شکیہ و عظم تلوارین دو جلیں جو کیٹکا سے ہم دیکھا ہوا ہاتھ بھی بس ہو گیا عظم</p>	<p>۵۲۱ انکا تو ان کو کوہ سنواری کی خبر دور جی کے پاس بھیجے بن حضرت بے خبر بیٹا ہوا اور چھائی سے عجب کس خبر دور جی کو کھیلے کیسی تھی بے خبر</p>	<p>۵۲۲ اسے میں دیکھ کر اتنے غم میں تھی کہ کس کس کس میں تھی بے خبر نہ ترشہ شوق سے جواب نہ ترشہ شوق سے جواب</p>
<p>۵۲۳ کس بٹائیں فن کو کسے دغا کرین بلاؤ اب کہ حضرت عیاش کیا کرین</p>	<p>۵۲۴ زمین کھڑی ہیں دیوڑھی پور دہر لہر کھڑے بال زرد عیاش ساتھ ہی</p>	<p>۵۲۵ بازو کھڑے دہر زہر کوے جلو بیٹا بچا کی لاش پہ بابا کوے جلو</p>
<p>۵۲۶ دوست نہ تھی تو نہ سکا کوئی نابکار اک ترشہ شوق سے جواب اک ترشہ شوق سے جواب اک ترشہ شوق سے جواب</p>	<p>۵۲۷ ترشہ شوق سے جواب ترشہ شوق سے جواب ترشہ شوق سے جواب ترشہ شوق سے جواب</p>	<p>۵۲۸ اک ترشہ شوق سے جواب اک ترشہ شوق سے جواب اک ترشہ شوق سے جواب اک ترشہ شوق سے جواب</p>
<p>۵۲۹ ہر ہی سلکینہ کے فلک پر نگاہ کی ہرنے پہ سر شپک کے ہشتی نے آہ کی</p>	<p>۵۳۰ خیر اب نہیں جو خیر کے انداز اور ہیں بی بی یہ بے گس رہا ہے کے طور ہیں</p>	<p>۵۳۱ شق ہو جاوے میرا دھڑ سے عطا ہو یار کسی سے خلق میں بھائی جدا ہو</p>

<p>۱۷۱۷</p> <p>بھجے فرما ملا حظ چہرے کے نور کو آنکھیں کھلیں بہن دیکھو رہے بہن حضور کو</p>	<p>۱۷۱۸</p> <p>قد مونہ آنکھیں لئے کو دل بقرار تھا مولا کے دیکھنے کا فقط انتظار تھا</p>	<p>۱۷۱۹</p> <p>ہجلی کے ساتھ موت کا بھڑکھی چل گیا سرباؤں پر دھڑا ہا اور دم نکل گیا</p>
<p>۱۷۲۰</p> <p>حضرت پارس جان مجا اور چشم زارین بیمہ گئے تو کیجے مس انتظار میں</p>	<p>۱۷۲۱</p> <p>سین نو بھین دیا کیونکہ بھیاں ایسا نکو دیاں جی اوسے وہ تہہ نام</p>	<p>۱۷۲۲</p> <p>یہ بات کہنے نہ بھین عیاں تھا فکر سے کہنے نہ بھین عیاں تھا</p>
<p>۱۷۲۳</p> <p>رکھے ہوئے بہن مشک پہنمہ بیار دیکھے شانے لکھے بہن شان عطار دیکھے</p>	<p>۱۷۲۴</p> <p>لگت زبان خشک کو ہو نشہ کام بہن بھیا تھا اس سر کی قسم ہم نام بہن</p>	<p>۱۷۲۵</p> <p>تمشیر حلق خشک پہ چلی ہی کس طرح دیکھیں ہاری جان نکلتی ہو کس طرح</p>
<p>۱۷۲۶</p> <p>بابا جی کو لاش عطار سے چین گھوڑا کہیں کو تھی کہیں اور کس چین</p>	<p>۱۷۲۷</p> <p>اب جان لب ہی سبب پیچیدہ جواب دو اوی نو چشم ساری کو تر جواب دو</p>	<p>۱۷۲۸</p> <p>گود میں اوی مری دم آخر تھا اس ادبانی جی جان بھیا جی فوج</p>
<p>۱۷۲۹</p> <p>لوٹنے بولنے میں بدن سو ہو گیا کیا دکھ ہی یہ کہ میں ہم تن درو ہو گیا</p>	<p>۱۷۳۰</p> <p>نہیں زبان اوی بند جواب کھولتے نہیں روتے ہوتے ہم آئے تو اب بولتے نہیں</p>	<p>۱۷۳۱</p> <p>مٹھ کر کھٹے کھٹے گئے شاہ خوشحال کیون چپ ہو کر اور کوئی نہ رکھ حال</p>
<p>۱۷۳۲</p> <p>۱۷۳۳</p>	<p>۱۷۳۴</p>	<p>۱۷۳۵</p>

<p>۱۶۵ کون دیکھا دھمین ہی کے پیکار دم بھر میں تھے چھوڑ دیا عمر بھر کا ساتھ</p>	<p>۱۶۶ رومین سرھانے بیٹھ کے جو سو گوار ہوں ہم دونوں بھائیوں کے برابر مزار ہوں</p>	<p>۱۶۷ بو بھین جو سب کہ سبط پیمبر کدھر گئے کدہ بیکو کہ بھائی کے لاش پہ مگر گئے</p>
<p>۱۶۸ شیر خدا کا ان جاتے شانان بنکو حسین جانتا تھا اپنے کی جان</p>	<p>۱۶۹ اکی صولت حضرت خاتون روزگار جو وہی جہانے آٹھ گویا ایسا دنا شمار</p>	<p>۱۷۰ اکی شمس شمس کے عورت کو صبا باگاہ آئی دوسے سیکھتے تھے یہ صدا</p>
<p>۱۷۱ تیغوفین اب سپر زمین بھائی کی ہوتے ہو بازو کٹے شیر سے دریا پہ سوتے ہو</p>	<p>۱۷۲ بیٹا بلا مین لاش کی لینے کو آئی ہوں پر ساتھ اس بھائی کا دینے کو آئی ہوں</p>	<p>۱۷۳ روتے ہیں اب کیوں مگر عمو کدھر گئے حضرت دی صدا کہ جہان سے گزر گئے</p>
<p>۱۷۴ اتنے ہی بھائی تھے تو لڑکی کی جانچیں اس کی کیا پسند تھی یا نہیں ہوا</p>	<p>۱۷۵ واری غم اب یہ رشک علم کیسے جاؤ گھر ایسا بنو بھائی کے شیش برہنہ سر</p>	<p>۱۷۶ ورا کے یزیدین اٹھے تھے تارہ انجمن جان رو کر علم سے باندو دی وہ رشک خونچکان</p>
<p>۱۷۷ اتنی جگہ کے واسطے پھر حسیلین سے بھیا ہوا سے سر دین اب سو جھیلین سے</p>	<p>۱۷۸ ہم مگر کہ خلق سے بھائی گزر گیا بازو ہمارا تھا منے والا تو مگر گیا</p>	<p>۱۷۹ اندھیر ہی جہان مجھے کچھ سوچتا نہیں ہی علم تو آیا ہی میرا چچا نہیں</p>

سناجی اکھڑن کو محرم تمام ہو

<p>۱۳۳۱ دھنڑون کمان میں اے مرگ کو کھٹکے جکوتیا دانہ دیا جاکا جیدھر ریاستے مشک بھیجی دی اور خود گھر پانی پیا نہ تشنہ دہن کو چھ کر گئے</p>	<p>۱۳۳۲ بھائی سے ساتھ بھائی کا چھوڑا چھوڑا نہ چیل نہ چیل نہ پوٹا نہ راجیف بازو مار قوی خاسو پوٹا نہ راجیف رہنے میر سے باغ کو لوٹا نہ راجیف</p>	<p>۱۳۳۳ بان دو دو سنو یہ جکاکا مقام ہو نہم بن شریک روح رسول تمام ہو اب رخصت حسین علیہ السلام ہو نہم بن جکاکا جی آج اتمام ہو</p>
<p>شانے کٹے تھے مشک بھی تیونے کٹ گئی وہ کیا کرین ہماری ہی تم اٹ گئی</p>	<p>فریاد ہو عینون نے ہم پر ستم کیا تیونے سرو باغ علی کو قتل کیا</p>	<p>موت آئی تو شریک عز اکون ہو گیا جو سال بھر ہے گا وہ پھر شہ کو رو گیا</p>
<p>۱۳۳۴ علی پر کیا کہ شہ کے عللہ رہا ہے ای نور چشم جیدر کر رہا ہے ای ابن فاطمہ کے درد گار رہا ہے ای فوج شہ کے جعفر طیار رہا ہے</p>	<p>۱۳۳۵ یہ علی غم و غم عباس علی ہے حال ما تھا بھر تھا خاک جکاکا ہے پوٹے بال چلائی تھی تیونے میر سے دونوں لال زیاتے کھوئے تھے عباس غم غم حال</p>	<p>۱۳۳۶ آگے تھارت مر تھے عباس علی کا پہ سادہ دینے سید رسول خدا کو کیا تسم سب کو دیکھتے ہیں شہنشاہ کر بلا زیر لہجہ بھی گئے سوز قیامت کو کیا</p>
<p>چھوٹے ہاتھ رکھے دل دردنا کبیر دس مارا سر کو بانی سکینہ نے خاک پر</p>	<p>ہو دی علی کا نور نظر مجھے چھٹ گیا میں راند ہو گئی مرا اقبال لٹ گیا</p>	<p>بجھو شریک بزم شہ مشرفین کو دس لوجوان بھائی کا برہا حسین کو</p>
<p>۱۳۳۷ حضرت علی کے گھر دیا حسن میں علم اور سر پہ زین پہ شہنشاہ اکرم سب کہا کہ عینہ نہ لکھا حسین پہ غم سچ جلد انہو سے تھے کھوئے اکرم</p>	<p>۱۳۳۸ ہمارے صد علی کی آئی کہ ای جو زانو پہ تھا سرے سر عباس رائی جو تے پر سے کوزہ علم ارشاد ہو جانی بس اب حسین کو رو کر لادو</p>	<p>۱۳۳۹ پہلے اپنے حضرت عباس علی کا پہلے سر نہ لکھا تھے اور شک خلت بداد جی و حسین کے زین پہ بچھاڑین کھاد پہلے کا فاطمہ زہرا کو دیکھ جاو</p>
<p>پوچھو ہمارے دل سے مصیبت جلال کی بھائی ہی جانتا ہو محبت کو بھائی کی</p>	<p>بھائی کے غم میں لال مراد دمند ہو اب صبر کر کہ صبر خدا کو پسند ہو</p>	<p>کل خاک میں ملائی گئے اس شہنشاہ کو رخصت کرو حسین علیہ السلام کو</p>

وَمِنْهُمُ الَّذِينَ

<p>۱۲۳۵</p> <p>فریادوں کمان میں اتر کر جو کدھکے جکڑ پادیا نہ دانا جکڑ ریاست شک پیچیدی اور خود گدھے پانی بیانہ نشتر دہن کو چ کر گئے</p>	<p>۱۲۳۶</p> <p>بجائی سے ساخ بجائی کا چھوڑا ہزار چھوڑا نہ بچل نہ بچل نہ بچل نہ بچل باز در قوی قاسو ٹوٹا ہزار حریف رہنے میرے باغ کو لوٹا ہزار حریف</p>	<p>۱۲۳۷</p> <p>بانا دو دو سو سو بیجا کا اتمام ہو نعمتیں شریک دروغ رسول نام ہو اب رخصت حسین علیہ السلام ہو نہیں جس مجلس کا بھی آج اتمام ہو</p>
<p>۱۲۳۸</p> <p>موت آئی تو شریک عرا کو نہ ہو گیا جوسال بھر ہے گا وہ پھر نہ ہو گیا</p>	<p>۱۲۳۹</p> <p>فریادوں کمان میں اتر کر جو کدھکے جکڑ پادیا نہ دانا جکڑ ریاست شک پیچیدی اور خود گدھے پانی بیانہ نشتر دہن کو چ کر گئے</p>	<p>۱۲۴۰</p> <p>موت آئی تو شریک عرا کو نہ ہو گیا جوسال بھر ہے گا وہ پھر نہ ہو گیا</p>
<p>۱۲۴۱</p> <p>موت آئی تو شریک عرا کو نہ ہو گیا جوسال بھر ہے گا وہ پھر نہ ہو گیا</p>	<p>۱۲۴۲</p> <p>فریادوں کمان میں اتر کر جو کدھکے جکڑ پادیا نہ دانا جکڑ ریاست شک پیچیدی اور خود گدھے پانی بیانہ نشتر دہن کو چ کر گئے</p>	<p>۱۲۴۳</p> <p>موت آئی تو شریک عرا کو نہ ہو گیا جوسال بھر ہے گا وہ پھر نہ ہو گیا</p>
<p>۱۲۴۴</p> <p>موت آئی تو شریک عرا کو نہ ہو گیا جوسال بھر ہے گا وہ پھر نہ ہو گیا</p>	<p>۱۲۴۵</p> <p>فریادوں کمان میں اتر کر جو کدھکے جکڑ پادیا نہ دانا جکڑ ریاست شک پیچیدی اور خود گدھے پانی بیانہ نشتر دہن کو چ کر گئے</p>	<p>۱۲۴۶</p> <p>موت آئی تو شریک عرا کو نہ ہو گیا جوسال بھر ہے گا وہ پھر نہ ہو گیا</p>
<p>۱۲۴۷</p> <p>موت آئی تو شریک عرا کو نہ ہو گیا جوسال بھر ہے گا وہ پھر نہ ہو گیا</p>	<p>۱۲۴۸</p> <p>فریادوں کمان میں اتر کر جو کدھکے جکڑ پادیا نہ دانا جکڑ ریاست شک پیچیدی اور خود گدھے پانی بیانہ نشتر دہن کو چ کر گئے</p>	<p>۱۲۴۹</p> <p>موت آئی تو شریک عرا کو نہ ہو گیا جوسال بھر ہے گا وہ پھر نہ ہو گیا</p>
<p>۱۲۵۰</p> <p>موت آئی تو شریک عرا کو نہ ہو گیا جوسال بھر ہے گا وہ پھر نہ ہو گیا</p>	<p>۱۲۵۱</p> <p>فریادوں کمان میں اتر کر جو کدھکے جکڑ پادیا نہ دانا جکڑ ریاست شک پیچیدی اور خود گدھے پانی بیانہ نشتر دہن کو چ کر گئے</p>	<p>۱۲۵۲</p> <p>موت آئی تو شریک عرا کو نہ ہو گیا جوسال بھر ہے گا وہ پھر نہ ہو گیا</p>

آپ کے لئے ہے

<p>۱۲۱ اے دیار و سہ سوساں الوداع اے نیت مصطفیٰ کے دل و جان الوداع اے وہ جانے سید و سلطان الوداع اے غیبیان ہند کے مہمان الوداع</p>	<p>۱۲۲ وہ آتش ہون شمعین غمیں وہ آتش ہون جبین غمیں وہ آتش ہون دین با زبان وہ آتش ہون کہارا نہیں</p>	<p>۱۲۳ کھلا اب کہ کوئی غم ہوا کھلا اب کہ کوئی غم ہوا کھلا اب کہ کوئی غم ہوا کھلا اب کہ کوئی غم ہوا</p>
<p>۱۲۴ آہ و بکا سے ہم بھی غافل نہ ہو گئے جب تک جینے کی ہمت پر رو گئے</p>	<p>۱۲۵ اب جو کہ ایک پہلو ہے نہ تاب اب جو کہ ایک پہلو ہے نہ تاب اب جو کہ ایک پہلو ہے نہ تاب اب جو کہ ایک پہلو ہے نہ تاب</p>	<p>۱۲۶ اب جو کہ ایک پہلو ہے نہ تاب اب جو کہ ایک پہلو ہے نہ تاب اب جو کہ ایک پہلو ہے نہ تاب اب جو کہ ایک پہلو ہے نہ تاب</p>
<p>۱۲۷ ابھی نہیں مریں کو دوری سے مسرور یہ کہ رو دن پٹ کر فرج سے</p>	<p>۱۲۸ ابھی نہیں مریں کو دوری سے مسرور یہ کہ رو دن پٹ کر فرج سے</p>	<p>۱۲۹ ابھی نہیں مریں کو دوری سے مسرور یہ کہ رو دن پٹ کر فرج سے</p>

<p>۴۸ مشرق سے چمکی جو سپید عیاں ہوئی ابو پردہ حجاب میں ظلمت نہان ہوئی روشن چراغ نور سے زہم جہان ہوئی اعلیٰ میں فکر و خیال لہم زبان ہوئی</p>	<p>۴۹ گر جوان کی کوئی کرتا تھا یہ خنجر ہو اس کی ضرب اور سر زارہ حسن تھا اس طرح کندھے کی لاف زان باز ہو گا اس سے گردن جگر</p>	<p>۵۰ کشتا تھا کوئی اس سے کر انجی راجا دیکھ اند کو غور کی باتیں نہیں پسند مقدور یہ بھی جو جڑی کرتے ہیں ہوشمند لہذا ان کو اسے غوث کے بتاؤ نہ ہوشمند</p>
<p>نیر سے ہنچا لے تیغ و سپر باندھنے لگے اک انجی کے خوبہ کر باندھنے لگے</p>	<p>ہر گزند و گام ملت جنگ اس دیر کو جیتا پر طرے لاؤ گا شیر دیکھ شیر کو</p>	<p>جنگ اس سے ہو جو سطر سات پناہ ہو سید ہو ابن فاطمہ ہو بیگناہ ہو</p>
<p>۵۱ کھانچے کو سر سے نہ غنیمت خیمہ کج کرتے ہیں کیسے غنیمت پہنچا زردہ کسی نے نہیں غنیمت بلکہ زردہ باندھتے ہیں کسی نے غنیمت</p>	<p>۵۲ رشتا تو کو کسب کیا کشتا تھا کوئی بات بھرتے ہیں غنیمت ال غنیمت بات اس طرح کے چار آئینہ کوئی زیور غنیمت کشتا تھا جب روئے شیشہ کائنات</p>	<p>۵۳ تعمیر نہیں بھولتے جو فریضہ اللہ کے جاہل و زہل سے اس سے چلی آتی ہو غنی ہو کر جاہل و زہل سے چلی آتی ہو اس کو جو ان سے ہیں بہتر جب کو</p>
<p>چنگی سے میر سے تیر یہ جدم روانہ ہو پیشانی حسین اسی نشانہ ہو</p>	<p>مجرور ہو گئے پہلے ہی وہ سیر و اسے اس پر نہ خط پڑے گا کبھی ذوالفقار سے</p>	<p>ناحق ہو اس پر تلک جدم حق نبوت ہو غیرت کی یہ جگہ ہو مقام سکوت ہو</p>
<p>۵۴ کشتا تھا کوئی کرتا تھا گشت اس پر کر دیا گشت کوئی کدینہ ہو کشتا تھا تیغ تو کس کے یون کوئی کدینہ ہو جو اب اس کی اندر شب تشہ کا گھو</p>	<p>۵۵ چمکے اس کے سب کو کھلا کر تھا کھلا مشتا بودن ہو تکیل بہت شکر امام کیون اس قدر میں خوف زدہ سا کھلا چاہے اندر رہا روئی جو تیرے گلام</p>	<p>۵۶ کچھ فریضہ خدا میں نہیں کجا دم زدن نا نابود جس امام کا محبوب ذوالفقار انہوں کو کمان وہ کمان کر لیا کمان خاصان حق ہی سے ہیں کچھ دھرم</p>
<p>جن جن کے آج الیمیر کواریے برجھی سے لاکھ میں علی اکبر کواریے</p>	<p>اکدم میں جا پڑے یہ بجلی سے کوئد کر پیا سو کو مار ڈالے گا پاون سے زرد کر</p>	<p>شاہد خدا کو بکسی اس کی پسند ہو کھانے کا ذکر کیا ہو کہ پانی بھی بند ہو</p>

<p>۴۱</p> <p>دور سے پہنچ کر پہلے آتے ہیں غنیمت دور سے پہنچ کر پہلے آتے ہیں غنیمت دور سے پہنچ کر پہلے آتے ہیں غنیمت</p>	<p>۴۲</p> <p>یہ ذکر تھا ابھی کہ پہلی ایک ایک یہ ذکر تھا ابھی کہ پہلی ایک ایک یہ ذکر تھا ابھی کہ پہلی ایک ایک</p>	<p>۴۳</p> <p>اور وہ جو کہ اس کے جوہر اس کے اور وہ جو کہ اس کے جوہر اس کے اور وہ جو کہ اس کے جوہر اس کے</p>
<p>راکب جو آئے تیرالم کے نشانہ میں راکب جو آئے تیرالم کے نشانہ میں راکب جو آئے تیرالم کے نشانہ میں</p>	<p>میدان میں سرکشی جو ہر اکسے پسند کی میدان میں سرکشی جو ہر اکسے پسند کی میدان میں سرکشی جو ہر اکسے پسند کی</p>	<p>لینے کا اس کے کچھ نہیں ہو کو خیال ہی لینے کا اس کے کچھ نہیں ہو کو خیال ہی لینے کا اس کے کچھ نہیں ہو کو خیال ہی</p>
<p>۴۴</p> <p>اگرچہ کہ وہ کہیں نہ ہو تو کوئی اگرچہ کہ وہ کہیں نہ ہو تو کوئی اگرچہ کہ وہ کہیں نہ ہو تو کوئی</p>	<p>۴۵</p> <p>یہ کہیں نہ ہو تو کوئی نہ ہو تو کوئی یہ کہیں نہ ہو تو کوئی نہ ہو تو کوئی یہ کہیں نہ ہو تو کوئی نہ ہو تو کوئی</p>	<p>۴۶</p> <p>یہ کہیں نہ ہو تو کوئی نہ ہو تو کوئی یہ کہیں نہ ہو تو کوئی نہ ہو تو کوئی یہ کہیں نہ ہو تو کوئی نہ ہو تو کوئی</p>
<p>پہلے نہ ہو تو کوئی نہ ہو تو کوئی پہلے نہ ہو تو کوئی نہ ہو تو کوئی پہلے نہ ہو تو کوئی نہ ہو تو کوئی</p>	<p>جو نامور تھے فوج میں انکو علم دیے جو نامور تھے فوج میں انکو علم دیے جو نامور تھے فوج میں انکو علم دیے</p>	<p>جیسے کہ ری دین وہاں کہ روئین پکار جیسے کہ ری دین وہاں کہ روئین پکار جیسے کہ ری دین وہاں کہ روئین پکار</p>
<p>۴۷</p> <p>ان کے کہیں نہ ہو تو کوئی نہ ہو تو کوئی ان کے کہیں نہ ہو تو کوئی نہ ہو تو کوئی ان کے کہیں نہ ہو تو کوئی نہ ہو تو کوئی</p>	<p>۴۸</p> <p>یہ کہیں نہ ہو تو کوئی نہ ہو تو کوئی یہ کہیں نہ ہو تو کوئی نہ ہو تو کوئی یہ کہیں نہ ہو تو کوئی نہ ہو تو کوئی</p>	<p>۴۹</p> <p>یہ کہیں نہ ہو تو کوئی نہ ہو تو کوئی یہ کہیں نہ ہو تو کوئی نہ ہو تو کوئی یہ کہیں نہ ہو تو کوئی نہ ہو تو کوئی</p>
<p>دیکھو ہی گے جو خون کے مارے نہ رہے دیکھو ہی گے جو خون کے مارے نہ رہے دیکھو ہی گے جو خون کے مارے نہ رہے</p>	<p>جو حکم مارے حکم یہ بے اختلاف ہی جو حکم مارے حکم یہ بے اختلاف ہی جو حکم مارے حکم یہ بے اختلاف ہی</p>	<p>چاؤش دل بڑھانے لگے نوجوانوں نے چاؤش دل بڑھانے لگے نوجوانوں نے چاؤش دل بڑھانے لگے نوجوانوں نے</p>

۱۱

<p>۴۱ کھینچتے ہیں نام سے پھر علم جلیں دنیا پہ پہنچنے لگی خوب دبسم کوتل رفت و جلا علیٰ تر ناجی ہم یا لبیک ملک لگی آواز زید و ہم</p>	<p>۴۲ شہر نے کہا کہ تشنہ خون بین مرحد راخی ہوتی اہل ظلم ہلوین مرا جز شکر حق کو رزق پھر اور کچھ سینہ پر اور تیرے جو خیر جو دار کچھ</p>	<p>۴۳ عجائب کما نہ ہو چھو کچھ ای بہن کنہی تاباؤں زن آدم بین چھ لاکھ تن دولا کھنڈہ دارین دولا کھنڈہ تن اور میر نے دیکھی لاکھ کما نہ صرف شکن</p>
<p>شکر یہ شور شہرے کما کرو کار شکر نوبت ہمارے قتل کی ہو پچی ہزار شکر</p>	<p>مسئلہ کو جیتا تھا عین قتل کر چکے برج تو یہ ہو نہ ہم تو اسی روز چکے</p>	<p>سب آزمودہ کار قومی تر جوان بین اور کچھ آدم تو بہتر جوان بین</p>
<p>۴۴ میں نے مٹھنے لگی جبکہ پتھر راشتر ہوا کسی کو غش آریب زمنہ تب نے پوچھا او سر شاہ افاتا کیا جاکہ پوٹن ہا کے نہیں جاتا</p>	<p>۴۵ یہ بات کہنے لگے شاہ تشنہ کام باہر سے آتے استغین عجائب کلام کی عرض ہاتھ چڑ کے شہر سے کیا امام میدانین ہو چکی ہو صف آرا سپاہ نام</p>	<p>۴۶ راشد اس وقت کے شہر بھی تھے نہ پر تین دہائی پائی انین نہیں جرم پانی کسی طرح جو پوچھا اچھین ہم لا تارہ اتنی تاب بھی شہر کے ترم</p>
<p>اک چوٹ سی ملی ہو مرد لین رد ہو کیا تھے اہل شام کو قصد نبرد ہو</p>	<p>اب رخصت حرم میں نہ تاخیر کیجیے میدانین چل کے جنگ کی تدبیر کیجیے</p>	<p>یہ شے بنت فاطمہ کی چھائی ہوٹ گئی پھیلانے ہاتھ شہ کے گلے سے ہوٹ گئی</p>
<p>۴۷ کیا تیرے دست ظلم اٹھا دینے ابشر کیا فاطمہ کے رشتہ کی انکو نہیں خیر زیادتی ہوئی غش کے نیچے پوچھ کر</p>	<p>۴۸ شاہک شہ نے یہ شکر فیض تاب تین چھٹی کے لگائی باب داب مسدود عیب ہوا دل زینب کو خطاب عجب شہر سے آندو کیا کیا خطاب</p>	<p>۴۹ تک کر گئے سے بھائی بین کونڈا دافترائی اہل حرم میں ہوئی بچار فرانکے اوقات چلے شاہ باو تار نیت چلی کے کھول کے تب کو کیا تار</p>
<p>پانی تو بند کر چکے اچھ کی ال پر بھین تو جانے رہے ہیایہ دیکھ جان</p>	<p>بھیا تھیں تو ہوگی خبر بتنی فون ہو کنہی جوان آدمیرین آدم کتنی فوج ہو</p>	<p>کی یہ دعا کریم مجھے شاد کیجیو اس لشکر قلیل کی امداد کیجیو</p>

<p>۱۷۱ ہوئی تھی کہ جو کچھ کہتا تھا کہ ہوئی تھی کہ جو کچھ کہتا تھا کہ ہوئی تھی کہ جو کچھ کہتا تھا کہ</p>	<p>۱۷۲ تھا کہ جو کچھ کہتا تھا کہ تھا کہ جو کچھ کہتا تھا کہ تھا کہ جو کچھ کہتا تھا کہ</p>	<p>۱۷۳ تھا کہ جو کچھ کہتا تھا کہ تھا کہ جو کچھ کہتا تھا کہ تھا کہ جو کچھ کہتا تھا کہ</p>
<p>۱۷۴ تھا کہ جو کچھ کہتا تھا کہ تھا کہ جو کچھ کہتا تھا کہ تھا کہ جو کچھ کہتا تھا کہ</p>	<p>۱۷۵ تھا کہ جو کچھ کہتا تھا کہ تھا کہ جو کچھ کہتا تھا کہ تھا کہ جو کچھ کہتا تھا کہ</p>	<p>۱۷۶ تھا کہ جو کچھ کہتا تھا کہ تھا کہ جو کچھ کہتا تھا کہ تھا کہ جو کچھ کہتا تھا کہ</p>
<p>۱۷۷ تھا کہ جو کچھ کہتا تھا کہ تھا کہ جو کچھ کہتا تھا کہ تھا کہ جو کچھ کہتا تھا کہ</p>	<p>۱۷۸ تھا کہ جو کچھ کہتا تھا کہ تھا کہ جو کچھ کہتا تھا کہ تھا کہ جو کچھ کہتا تھا کہ</p>	<p>۱۷۹ تھا کہ جو کچھ کہتا تھا کہ تھا کہ جو کچھ کہتا تھا کہ تھا کہ جو کچھ کہتا تھا کہ</p>
<p>۱۸۰ تھا کہ جو کچھ کہتا تھا کہ تھا کہ جو کچھ کہتا تھا کہ تھا کہ جو کچھ کہتا تھا کہ</p>	<p>۱۸۱ تھا کہ جو کچھ کہتا تھا کہ تھا کہ جو کچھ کہتا تھا کہ تھا کہ جو کچھ کہتا تھا کہ</p>	<p>۱۸۲ تھا کہ جو کچھ کہتا تھا کہ تھا کہ جو کچھ کہتا تھا کہ تھا کہ جو کچھ کہتا تھا کہ</p>

۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲

<p>۴۴۴ دادا کا زور خلق چا کا پید کی غ کھڑیہ کرکھ علی غلام ساہ رو تھوڑیہ غلام شکر علی غلام ساہ رو</p>	<p>۴۴۵ خون قاب دین کی تو قیاس کیا کر کمان خاؤ جو عطا غزن کرم مقبول حق نام زمان شافع ام بیکس غیب حامل پنج غم عالم</p>	<p>۴۴۶ یہ ملے باذی فوج حبیبی نہایت استادہ چچ بین بدو امین نہایت اعوانے جوڑے سے کما نوین اسطون سینگو کو ناما زبون ادھر کر دیا بین</p>
<p>۴۴۷ کب یہ فروغ ہوتا ہو غور شد و ماہ بین روشن تھی شمع نور خدا رزم گاہ بین</p>	<p>۴۴۸ بختک شکر حق سے گر زبان تھی زینب کا تھا خیال سکینہ میں جان تھی</p>	<p>۴۴۹ یہ ماجرا جو دیکھا تو حیرت کو قسمل ہو سینے میں دل اچھلنے لگا رنگ فوج ہو</p>
<p>۴۴۸ میں نے طرفہ باغ عروسی کا تھی بار نیل کی انہیں سراسر اچھیل سے غدا آکھین غنیمت کی گریں کو بھی شمار بارک لب اس قدر گل گل جگہ ان کے غدا</p>	<p>۴۴۹ ہم وقت شہر سے حضرت عجب انکس زینب فوج کے لیے ہوتا جو حکم کیا ہر ایک چاہتا جو کہ پہلے ہو بین غدا ہر ایک کے اب دیدہ ہوئے غدا کر لیا</p>	<p>۴۵۰ میں نے کہا تھا تھا نام نہ بین میں نے کیا کروں کہ بچے کا طعمہ کال کیون روکا میں نے کہ دھر تھا امر خیال شہر کو شکر سے ہائی جواب مال</p>
<p>۴۵۱ ہو جہ منہ نہ سن تھا اس جان فروش کا نخت جگر تھاد جس سبز پیش کا</p>	<p>۴۵۲ فرمایا حق جل و علی بس کھیل ہو کیا شرف کشی کر دن مرا شکر قلیل ہو</p>	<p>۴۵۳ روکے سے میرے جانہ برکا سبط مصطفیٰ میرے سبب بلا میں پھنسا سبط مصطفیٰ</p>
<p>۴۵۲ اک جانب لیل تھا اک جانب بین نہ چھوڑا کر تھے ام کو رام دن نہ چھوڑا کر تھے ام کو رام دن</p>	<p>۴۵۳ میں نے کہے ساتھ جو عطا دل ہو تو کیا بیاں سوچاں نہیں بین اور بین ہزار لیکن بچے تو آج ہو سنے سے ہوا میں نے چاہا ہوا نہ ہو وید بین پرا</p>	<p>۴۵۴ میں نے کہے ساتھ جو عطا دل ہو تو کیا بیاں سوچاں نہیں بین اور بین ہزار لیکن بچے تو آج ہو سنے سے ہوا میں نے چاہا ہوا نہ ہو وید بین پرا</p>
<p>۴۵۵ انصار کہتے تھے شہ گروں جناب کے دو جہان پہلو کو بین بین اک آنا کے</p>	<p>۴۵۶ پہچے رہنے یا قدم آگے بڑھا لینے سب آگے بچے ایک ہی منزل پر جائینے</p>	<p>۴۵۷ وہ کون ہو رسول کا جس عروسی ہو جی میں ذرا سمجھ کہ یہ کس سے لڑائی ہو</p>

<p>۴۴۴ کھنچیت بن کناہین کا بیٹا زنی محمد عربی ہو گا اگر اسے تلفی ہو دو عالم کا رستگرم نیز مرسل اس کا آئے پاپویم</p>	<p>۴۴۵ نیز منظر اب کا لذرات خیال منجانبہ کہ ساتھ میں اطفال خروال واشدہ جو در خواہی کی آل ایسے خفی سے ہو گئے کیونکہ اطفال</p>	<p>۴۴۶ ابن سعد کی نہیں تھے کابا آری گاہیں پس اڑھت وہ خوش فضا مست رو کرنا اور خاطر حمان واجبات نشین بچہ کے کئی اٹھاوے نہ اسپان</p>
<p>۴۴۷ اگر ستم ہو گا گوارا رسول کو مارا اے تو جان کہ مارا رسول کو</p>	<p>۴۴۸ وہ پانی ساتھ ہوتا جو اس حق شناس کے بچے تڑپتے تھے میں کیوں مار پیاس کے</p>	<p>۴۴۹ کئی تھی بس ایسی ہزاری سپاہ میں پہلے شہید ہو گا ہی حق کی راہ میں</p>
<p>۴۴۸ بہ اس لعل عین عین کیوں کیا حاکم سے جو بنی ہو تھے کام اس سے کیا او جو مارا دوست ہو تو کیا حسین کیا منے کیا جو حق تھا سو کوسا</p>	<p>۴۴۹ احسان نے جو گاہ جب تک میر کیوں چاہے جہیم دیکھا وہ وہ صاحب کرم وان حرم کا یہ کلام تھا اور بیان پرستم اکرم یہ شہر سے کہتے تھے اور شائع مہم</p>	<p>۴۵۰ دیکھتے تھے شاہ کا اٹھی زمین گرد دشت سے ہو گیا رخ میر سپہ سرد بھی زمین شہر کوئی آیا پہنچے نہ بر تنہا ہو گیا آزادہ فرود</p>
<p>۴۵۱ کیون روکتا ہو تو نہ دشمن امام کا احسان مند ہوں مگر اس تشنہ کام کا</p>	<p>۴۵۲ حر مانگتا ہوا فن عمرے لڑائی کا بندے کو اس حکم ہو تیغ آزمائی کا</p>	<p>۴۵۳ دیکھا تو کتا آتا ہو کوئی پناہ دو سبط رسول تک مجھے جانے کی راہ دو</p>
<p>۴۵۳ رو کا تھا لیکن اس شہر عالی اکرم کیوں آسدن تھا لیکن ہی اور اس شکر بھی تشنہ لب پانی کا کوسوں نام نہ تھا منقطع سے تشنہ لب پانی چھٹا گلو کو آتا اس تشنہ لب</p>	<p>۴۵۴ ان دشمنوں کے کہنے لگے اور پیر کی جان حرم کی طرف سے کچھ دیر گزرنے لگان ان دشمنوں میں دوست ملا ہو ہی جوان سزا ہو عمر سے نفاک مل کر بیان</p>	<p>۴۵۵ اکم نے دی صلہ کوئی ہونا نہ شاہ پایں او بچے گئے ششدر رقیق شاہ حر آزا اپنے گھوڑے سے باہین زرم گاہ سرو جھکائے ہاتھ کو بانٹے اس شاہ</p>
<p>۴۵۶ دریلے فیض ساقی کو شر دکھا دیا گھوڑوں تبت پیاسوں کو مانی پلا دیا</p>	<p>۴۵۷ گمراہ آگے تھا وہ پر اب رو براہ ہو حسرت بدی ہو گی مرا خیر خواہ ہو</p>	<p>۴۵۸ دل اس جری کا دولت دنیا ہٹ گیا قد مونے ذوالجناح کے اگر پرٹ گیا</p>

<p>۱۷۵ کتنی تھوڑے دنوں میں فنا ہوا اور کس کی بلیا نقصیدہ اس جو غلام کی یادگار تغیر میں جو بندے کی آواز اختیار</p>	<p>۱۷۶ ہاں صلیب کے پست شاہ پھل گھوڑے سے جلد کو دھبے سے روئے لڑا مر کو اٹھا خاک سے اندر سے انفجار چھاتی گال کے کیا خوب اس کو پل</p>	<p>۱۷۷ اب دامن حسین کی جو کھات بے فضل حق کی کو نہیں سوچتی صیانت اب بھی گزر گیا تو ادب کی عیانت</p>
<p>جو دیکھے سزا دوسرے حق میں نہیں ایسا کہ کیا ہو کہ کچھ جسکی حد نہیں</p>	<p>فرمایا اب خوشی ہو جنت تو ملول ہو دانش پیش حق تری تو بہ قبول ہو</p>	<p>عزت دو چند کون ہو اس خیر خواہ کی اسنے تو دین فانیہ ہر اک راہ کی</p>
<p>۱۷۸ پہلے کیم ابن کیم آپ بیکیان بودی و بندہ پر درو از قلم و زبان اوشاہ جرم پیش خطا بخش صیان بخشنا اپنے تو چھکا نامہ اسان</p>	<p>۱۷۹ اگر خدائے عوہیں کی منجھم تیرا ہی نظار میں کرتا خاد مبدم سکتی بین بری نوع کی تھاک تو حکم سکتی بین بری نوع کی تھاک تو حکم</p>	<p>۱۸۰ ان سے اس عار کے نصیب کی ادوی اصحاب مصطفیٰ سے ہلکی اسکو سری زنداری اختیار کی چھوڑی انگری مر کر ہر شریک جو انان جسدی</p>
<p>اسل شان بغیر نہیں جانبہ کی تو بہ قبول کیجیے اس روسیہ کی</p>	<p>یوں شاد ہو کہ جسے ہم ایوا دنا ملے پچھڑا ہوا عزیز کوئی جیسے آئے</p>	<p>عصیان سے پاک خطا عمل کی قلم ہوا نام اسکا دفتر شد امین رقم ہوا</p>
<p>۱۸۱ کتنی تھوڑے دنوں میں فنا ہوا اور کس کی بلیا نقصیدہ اس جو غلام کی یادگار تغیر میں جو بندے کی آواز اختیار</p>	<p>۱۸۲ یہ مر چھوڑو کارک پر عیان ہوا نشان شر سے ہم بغل کی ک جوں ہوا ربو یہ اپنا دیکھ کے خیر شاد مان ہوا کا غل زمین سے تا آسمان ہوا</p>	<p>۱۸۳ ملن اسطوت آیا دھندہ کو سر نشن دور سے سے بطور کی جا سے جسک شست خجیہ چھپتے تھے آت کلب آئے غل نشن سب قباب ہوئے اسدوی ہون نشن</p>
<p>یہ تو میں جانتی ہوں کہ تم اس سما ہو صدقہ گئی قصور اب اسکا معاف ہو</p>	<p>بکتے تھے یہ بخش عجیب خوش نصیب ہو دور سے اب اس دور ہو جنت قریب ہو</p>	<p>پیشش ننو کی حشر کے دن عجیب ہو دور سے کم تھا کل مگر آج آفتاب ہو</p>

<p>۴۴۴ کیونکہ تو اپنے شخص کا مالی بوسہ عاشق ہوا ہے اسکا جو ہو عاشق خدا نہست سے مل گیا ہے آقا حسین دینے کیجا ہے اور سیر فاطمہ کب</p>	<p>۴۴۵ یہ بڑی ہوا تھا جو حضرت کا شہادہ نظری امام پی کی نفی کیجا سزا دیا تھا اس عجب طرح کا آغا آیا جو ہر صفت اب یہ حضور شاہ</p>	<p>۴۴۶ واہ اسکو خوبی اعمال کہتے ہیں بخت اسکو کہتے ہیں اسے اقبال کہتے ہیں</p>
<p>۴۴۷ ہرگز تسلی دینے سے میری نہو نیکی بے زخم کھائے اب مجھے میری نہو نیکی</p>	<p>۴۴۸ لطف و کرم ہو بات نہیں کیچڑھال کی دیکھو جی تھا طمہ زہرا کے لال کی</p>	<p>۴۴۹ تو ایک زمانہ داخل افواج روایہ توفیق نیک آج ہوئی اسکی حضور شاہ</p>
<p>۴۵۰ پوچھا ہی یہ کہ بھائی بھائی کس ہوتے ہو یہ کون ہو کہ جسکے گلے لگے روتے ہو</p>	<p>۴۵۱ دین پر دی تو دیکھو تم اس باوقار کی ہو یہ خوشی کہ راہ خدا اختیار کی</p>	<p>۴۵۲ ہو ہوش تھا سچے خطا و صواب کو تھا ماسور دوش پٹی کی رکاب کو</p>
<p>۴۵۳ غازی ہو حق پرست ہو ادب آمیز ہو وہ جگہ جایوں سے زیادہ عزیز ہو</p>	<p>۴۵۴ کوئی ابھی نہ مستعد کارزار ہو ان قدموں پر غلام ہی پہلے شمار ہو</p>	<p>۴۵۵ جو راہ راست حق قدم اس راہ پر گئے کام اسکے جتنے بڑے ہو تھے سوز گئے</p>

<p>۱۴۴</p> <p>تو میری چاہت پر اس کے کھڑے ہو کر بیت چینی نے اس کی سفارش کر کے تب نادیدہ کے لئے گئی دھڑلے سے</p>	<p>۱۴۵</p> <p>آتش سے تیرے شاد تو ہوں پر کون مہمان کی طرح کہ میں محبوب ہوں پانی بھی میں اوندھے پہنچا نہیں</p>	<p>۱۴۶</p> <p>خوش نہ آتا اب نہیں کچھ دینے اس کی طرح شاد رہیں اور اب تو رنگی ہیں اب غلام کو خستہ شاداب پاؤں کے شاہ نے اس کو دیا جواب</p>
<p>دھون جہان میں مرتبہ اس کا زیادہ ہو میں اس سے شاد ہوں مرا اند شاد ہو</p>	<p>یہ بکسو نہ ظلم خدا کا بھی در زمین مہمان میں چکے لگو ہماری غیر نہیں</p>	<p>مقبول حق ہو تو تیری عرض رو کر جا بھائی تیری خالق عالم مدد کرے</p>
<p>۱۴۷</p> <p>جو تو تھا اردت وہ بھی تو تھا دوست جو تو تھا دوست وہ بھی تو تھا دوست جو تو تھا دوست وہ بھی تو تھا دوست</p>	<p>۱۴۸</p> <p>کچھ تیرے کھلے آنسو پودان اصغر کے لئے گور میں تب سرور ان کچھ تیرے کھلے آنسو پودان</p>	<p>۱۴۹</p> <p>یہ شہزادہ تھے شاد ہوا شاد دار حضرت کے گرد چھپے ہو گئے پورے روئے نام بیا بیان بھی روئیں دلدار</p>
<p>راضی ہوئے علی شہ لولاک خوش ہوئے خوشے خدا و پیچمن پاک خوش ہوئے</p>	<p>اسکی بھی ماسے پیاس کی حالت تباہ ہو میں کشتی ہوں یہ تو بھلا بیگناہ ہو</p>	<p>لاکھوں تھے پر بجانہ کسی کے واسے آمد کو اسکی دیکھ کے سب باہر اس تھے</p>
<p>۱۵۰</p> <p>نہ نہ نہ حضرت زوئے علی علیہ السلام بہن عزیز کی کہ بندگی کرتا ہو یہ غلام نہ نہ نہ حضرت زوئے علی علیہ السلام</p>	<p>۱۵۱</p> <p>جو دی سدا کی گئی ہے یہ بادل حزمین بابا دل بھی حال کرنا تو ہے یا نہیں جو دی سدا کی گئی ہے یہ بادل حزمین</p>	<p>۱۵۲</p> <p>اگر سے آسن لیکن تو فکودہ شادان تو ہے جسکی زمین شاد ہے جو ہے جوان اگر سے آسن لیکن تو فکودہ شادان</p>
<p>بھائی شریک تو جو ہوا میرے بھائی کا دل تجھے شاد ہو گیا رہ پھر لگی جانی کا</p>	<p>عاشق ہوں اس کا میں یہ بہت تشنہ کام او میرے سینہ اس مری بیٹی کا نام ہو</p>	<p>کیا اس قدر فروغ تھا اس کے جمال کا یہ تو کوئی عزیز و نہ پھر کے لال کا</p>

<p>۴۴۴</p> <p>یہ شور مچنے سے مرنے کیا کلام مست جمہور غم ز زمین ہون شاہ کا غلام آقا ار حنین صوت پیہری کیوں بھین جوت کا جو غلام</p>	<p>۴۴۵</p> <p>دائے گوشوارہ عرش خدا وہ لا ریب پارہ جگر مصطفیٰ جو وہ ریحانہ ریاض شد لا قنا جو وہ نور و شمس حضرت خیر النسا جو وہ</p>	<p>۴۴۶</p> <p>یہ کھلے حلوہ بواہن شمشیر کا لکھنؤ کو مارا خون سے نئے بوسہ پاک بغی ہو کھوٹے لکھنے بر سر خاک کھنکھنے جو تار سے حق کو نکال جاں</p>
<p>۴۴۷</p> <p>موجودہ حق کا نہیں رخ پر ظہور ہو اوسا کٹان شام یہ ایمان کا نور ہو</p>	<p>۴۴۸</p> <p>مختار ہو جو روضہ دار السلام کا پارس یزید کرتا کہ پاس اس امام کا</p>	<p>۴۴۹</p> <p>وہ مضطرب ہے خوف سے یہ اپنی جان کے دشت سے کچ نہ کھتے تھے چلے کمانوں کے</p>
<p>۴۵۰</p> <p>اور دوسرا سبب یہ کہ تو قوم ہے دغا منہ نہ بنا میں نے شاہ کے تو دنیوی ہو ملا دائے این فاطمہ جو نور کبریا پر تر کھوتوں نہ اس کے غلاموں کا مریا</p>	<p>۴۵۱</p> <p>جو کجگو کر دیکھ دنیوی نے کور کھل جا گیا غور و فکر کیلین گور جو کجیا پاس غریب نامت نذر زور پس نہ کر کے کا یہ عیب عبت جو نور</p>	<p>۴۵۲</p> <p>نور و شمس سر جا جاتا جہلوت جو جانی تھی آدھری پر آئندہ صف کی صف نور و شمس وار یہ تھا یا نہ نجف زنا تھا یہ حشید کرار کا خلف</p>
<p>۴۵۳</p> <p>معور نور حق سے مرا سینہ ہو گیا تاثر خاک پاسے دل آئینہ ہو گیا</p>	<p>۴۵۴</p> <p>اب کیا بر در پر سرش اعمال دیکھو میرا بھی رستہ اپنا بھی تو حال دیکھو</p>	<p>۴۵۵</p> <p>تسین کا آسمان زمین پر خروش ہو نہان کو میرے آج شجاعت کا جوش ہو</p>
<p>۴۵۶</p> <p>چلے ابن سعلیہ راجد بر اس روشن سے دل سجا دیا کھانک کا پس شہر سے دیا جواب کہ اوس چھرا اس کھتے ہیں پاس میں کو تو غم غدا اس</p>	<p>۴۵۷</p> <p>یہ ہفت تاجی مرنے کیا زون سے خطاب بان پہلے لڑا اواسے کھیر کر شاب جو کھلے کھلے کھڑے کو اسنے دیا جواب تو کھل کھلے کھلے کھلے کھلے کھلے کھلے</p>	<p>۴۵۸</p> <p>ایان تو بابت یہ کہ تھے طرقت کلام دائے اس چو تاج پہلے طرقت کلام یہ تھے کھلے کھلے کھلے کھلے کھلے کھلے یہ تھے کھلے کھلے کھلے کھلے کھلے کھلے</p>
<p>۴۵۹</p> <p>کرتا ہو دشمنی تو خواب ببول سے فاسق کے بدلے لڑتا ہو بددار ببول سے</p>	<p>۴۶۰</p> <p>مادر کھین یہ بھی تینیں جو جگر کرتے ہیں شہر کے غلام بھی کس طرح لڑتے ہیں</p>	<p>۴۶۱</p> <p>باران تر ظلم سے سب جسم چھن گیا جان باز کا سن بھی طاؤس بن گیا</p>

<p>۱۹۱ گل رنگے حرکتی گئی جب کہیں غش من جھکا وہ کھڑے گی اگر نہ کیا نیز کسی نے آئے جو اس اقلے کا تباہ حسین کے گرا آخر مارا</p>	<p>۱۹۲ جہاں بیان کردن حرکات لاشے پا کے آئے ہیں پیغمبر خدا آوردہ گئے لگاتے ہیں شفقت نور کس کی آئے کرتے ہیں تعریف عجیب</p>	<p>۱۹۳ یہ تھے ابر غم دل سرور پہ چھا گیا اک آہ کی کہ عرش خدا تھر گیا</p>
<p>۱۹۴ یہ تھے ابر غم دل سرور پہ چھا گیا اک آہ کی کہ عرش خدا تھر گیا</p>	<p>۱۹۵ عزت یہ کس سید کی دنیا میں ہوتی ہو مان میری حرکے واسطے قتل میں ہوتی ہو</p>	<p>۱۹۶ یہ تھے ابر غم دل سرور پہ چھا گیا اک آہ کی کہ عرش خدا تھر گیا</p>
<p>۱۹۷ یہ تھے ابر غم دل سرور پہ چھا گیا اک آہ کی کہ عرش خدا تھر گیا</p>	<p>۱۹۸ یہ تھے ابر غم دل سرور پہ چھا گیا اک آہ کی کہ عرش خدا تھر گیا</p>	<p>۱۹۹ یہ تھے ابر غم دل سرور پہ چھا گیا اک آہ کی کہ عرش خدا تھر گیا</p>
<p>۲۰۰ یہ تھے ابر غم دل سرور پہ چھا گیا اک آہ کی کہ عرش خدا تھر گیا</p>	<p>۲۰۱ یہ تھے ابر غم دل سرور پہ چھا گیا اک آہ کی کہ عرش خدا تھر گیا</p>	<p>۲۰۲ یہ تھے ابر غم دل سرور پہ چھا گیا اک آہ کی کہ عرش خدا تھر گیا</p>
<p>۲۰۳ یہ تھے ابر غم دل سرور پہ چھا گیا اک آہ کی کہ عرش خدا تھر گیا</p>	<p>۲۰۴ یہ تھے ابر غم دل سرور پہ چھا گیا اک آہ کی کہ عرش خدا تھر گیا</p>	<p>۲۰۵ یہ تھے ابر غم دل سرور پہ چھا گیا اک آہ کی کہ عرش خدا تھر گیا</p>
<p>۲۰۶ یہ تھے ابر غم دل سرور پہ چھا گیا اک آہ کی کہ عرش خدا تھر گیا</p>	<p>۲۰۷ یہ تھے ابر غم دل سرور پہ چھا گیا اک آہ کی کہ عرش خدا تھر گیا</p>	<p>۲۰۸ یہ تھے ابر غم دل سرور پہ چھا گیا اک آہ کی کہ عرش خدا تھر گیا</p>
<p>۲۰۹ یہ تھے ابر غم دل سرور پہ چھا گیا اک آہ کی کہ عرش خدا تھر گیا</p>	<p>۲۱۰ یہ تھے ابر غم دل سرور پہ چھا گیا اک آہ کی کہ عرش خدا تھر گیا</p>	<p>۲۱۱ یہ تھے ابر غم دل سرور پہ چھا گیا اک آہ کی کہ عرش خدا تھر گیا</p>
<p>۲۱۲ یہ تھے ابر غم دل سرور پہ چھا گیا اک آہ کی کہ عرش خدا تھر گیا</p>	<p>۲۱۳ یہ تھے ابر غم دل سرور پہ چھا گیا اک آہ کی کہ عرش خدا تھر گیا</p>	<p>۲۱۴ یہ تھے ابر غم دل سرور پہ چھا گیا اک آہ کی کہ عرش خدا تھر گیا</p>
<p>۲۱۵ یہ تھے ابر غم دل سرور پہ چھا گیا اک آہ کی کہ عرش خدا تھر گیا</p>	<p>۲۱۶ یہ تھے ابر غم دل سرور پہ چھا گیا اک آہ کی کہ عرش خدا تھر گیا</p>	<p>۲۱۷ یہ تھے ابر غم دل سرور پہ چھا گیا اک آہ کی کہ عرش خدا تھر گیا</p>
<p>۲۱۸ یہ تھے ابر غم دل سرور پہ چھا گیا اک آہ کی کہ عرش خدا تھر گیا</p>	<p>۲۱۹ یہ تھے ابر غم دل سرور پہ چھا گیا اک آہ کی کہ عرش خدا تھر گیا</p>	<p>۲۲۰ یہ تھے ابر غم دل سرور پہ چھا گیا اک آہ کی کہ عرش خدا تھر گیا</p>

<p>۱۷۷ بھڑکے تیرے غم کو تو سب کے لیے غور سے دیکھو تو سب کے لیے بعد اس کے بکھڑی کر کے میں ہم کو بکھڑا کر کے</p>	<p>۱۷۸ تیرے غم کو تو سب کے لیے غور سے دیکھو تو سب کے لیے بعد اس کے بکھڑی کر کے میں ہم کو بکھڑا کر کے</p>	<p>۱۷۹ تیرے غم کو تو سب کے لیے غور سے دیکھو تو سب کے لیے بعد اس کے بکھڑی کر کے میں ہم کو بکھڑا کر کے</p>
<p>۱۸۰ کوئی بر بھی مار لگا کوئی تلوار مار لگا بھاتی پہ چڑھ کے شمر مر اسرار لگا</p>	<p>۱۸۱ کوئی بر بھی مار لگا کوئی تلوار مار لگا بھاتی پہ چڑھ کے شمر مر اسرار لگا</p>	<p>۱۸۲ کوئی بر بھی مار لگا کوئی تلوار مار لگا بھاتی پہ چڑھ کے شمر مر اسرار لگا</p>
<p>۱۸۳ جن مایس ویکسی نہ کوئی پاس ہو لگا زانو پہ رکھ کے سر کو سرے کوں رو لگا</p>	<p>۱۸۴ کیا کچھ نہ کہتے جا بیکے کیا کچھ کا نہیں سچ ہو غم حیلین کی کچھ انتہا نہیں</p>	<p>۱۸۵ کیا کچھ نہ کہتے جا بیکے کیا کچھ کا نہیں سچ ہو غم حیلین کی کچھ انتہا نہیں</p>
<p>۱۸۶ بدنفا بھی ہو بیکے رنج و غم نہ ملے چالیس دن تک نہ لگا کفن نہ ملے</p>	<p>۱۸۷ بدنفا بھی ہو بیکے رنج و غم نہ ملے چالیس دن تک نہ لگا کفن نہ ملے</p>	<p>۱۸۸ بدنفا بھی ہو بیکے رنج و غم نہ ملے چالیس دن تک نہ لگا کفن نہ ملے</p>

۴۱	بہار عبادت میں بس کی شہزادہ بچیں جگر و غنیمت میں غنیمت کی شہزادہ بچیں دیکھا جو سب سے بڑی کو حشر کی شہزادہ بچیں اگر کراؤں تو کراؤں تو کراؤں تو کراؤں تو کراؤں	۴۲	ہندہ وہی جو کوہ میں رہا جلاوطن اک جان ہو سو موجود ہو اک سر جو جلاوطن ہنس کر جو اٹھ غنیمت کی شہزادہ بچیں یہ مرحلہ عمر کی جو منزل آئے	۴۳	فریاد سحر قتل کی ظاہر ہوئی بیٹیا لوٹھ کے افان ہو کہ شب آخر ہوئی بیٹیا پیارے سے حشر کی شہزادہ بچیں اگر کراؤں تو کراؤں تو کراؤں تو کراؤں تو کراؤں		
۴۴	ہر نخل کو اک وجد تھا آس ظلم کے بن میں تھا بیل حق گو کہ چلتا تھا چمن میں خلفہ میں سر پیٹ کے روئیں جان میں اب صبح کوئی ہو کوئی جان میں	۴۵	جو کلمہ کہہ کر رفته عصمت میں بس کھل گیا کھل گیا کھل گیا کھل گیا مسکن سے نئی رائے دیکھ کر جو دستور ان رائے دیکھ کر جو جلاوطن ہوئے	۴۶	لٹے کا بنا ہی کا پریشانی کا دن ہو اولاد و پیغمبر کی قربانی کا دن ہو عش ہوئی گھسی اور گھسی اختر سے گرگی نہی گھرا کی ہوش میں سرنگے پھر گئی		
۴۷	یہ کلمہ کہہ کر رفته عصمت میں بس جگہ میں اذان دینے کا دلیر سرور وہ صوفی حسن اور وہ خوش الحانی کا خوش کواڈھی آواز جیسے بیابان	۴۸	خاکستر کے صفا سے ہی شہزادہ بچیں خاکستر کے صفا سے ہی شہزادہ بچیں قربان موفقت کے ناز کے بن واری قائم یہ جاعت رہا باختر باری	۴۹	ہر شام یوہن طاعت مسمو ادا ہو ہر صبح کو اس دین کے دھنکے کی صدا ہو کلمہ کہہ کر رفته عصمت میں بس جگہ میں اذان دینے کا دلیر سرور		
۵۰	دنیا میں یہ رستہ نہ کبھی ہونگے کسی کے موانع میں سچے ساتھ حسین ابن علی کے اک حسرت پناحت میں اور فوق میں ہوگا بڑی میں قدم ہونگے کلا طوق میں ہوگا	۵۱	آزاد رہیں عالمگیر یہ مسے فیک کی ایدیا ہوئی تیری تیری تیری تیری تیری تیری بچا جائیگے تا نام سے کا ٹوپیہ اعلیٰ	۵۲	دنیا میں ازل سے عربی نہیں آئی یہ صبح کھلائی گئی بھروسے کی صفائی دولت نہ رہے گی نہ بھلافت نہ دکائی پیسے جدا ہو گا پیر بجائی سے جان	۵۳	آج احمد و حیدر کے گریبان چھلگے اٹھارہ نبی و فاطمہ کے طلق کھلگے

۱۸ صورت یعنی آواز اور حسن یعنی ایک رخسار

<p>۱۷۱ وہ چاہتے ہیں وہ سید کی مجلس وہ خشک زبان پر اشارہ دار دما بین بجہ وہ عجب وہ خوش انداز صدائیں نشان تھیں جوین کہ یہ جلدی دھڑکن</p>	<p>۱۷۲ دھڑکن چو لڑائی سے جو پیر کی مجلس کاندھ پی علم رکھنے جیب داس نوا کے جگر بند نہیں خوشی کی بوباس وہ رنگ وہ گلہ شہ نہیں پیر کی بوباس</p>	<p>۱۷۳ اکا دکھا کشتی جانی جی جی شہ سے زلفا بونے سب دست نہیں لکھو کے بارے میں قدم حضرت عظیم فریاد کیا ظلم و اور فریاد ہے</p>
<p>اک جوش محبت آنھیں دکھلاتا تھا کوثر کیا سب کی ملاقات پہ لہراتا تھا کوثر</p>	<p>دو با تھا بدن عطر میں ایک ایک حسین بردا جو آٹھا اکل گیا در خلد برین کا</p>	<p>بند کرو پاس رسول عربی کا آخر میں نواسا ہوں تمھارے ہی جی کا</p>
<p>۱۷۴ بیچ دو ظالمت سے ہوئی جگر ناز حضرت نے طبعی اٹھ کے چھو کی زیارت سب کوئی اک مجلس نام وہ جاغت فریاد ہے آن سب کے لئے یہ عظیم حضرت</p>	<p>۱۷۵ گھوڑوں کو اڑاتے ہوئے پیر کی مجلس نظر کیا نقل میں تم کا درخشاں ہر چند وہ دولاکھ جان تھے یہ بابر تھارعب حق ایسا کہ صفین ہو گئیں تیر</p>	<p>۱۷۶ نما کو لگا تا جو کوئی تیر تبادو سزا دہوئی جو کوئی قصیر تبادو سب امر چچم ہوا شہید تیر تبادو شریع ہو ایسی کوئی تدبیر تبادو</p>
<p>باہر علم فوج خدا لاسے ہیں جلدی سب لوگ مسلح ہوں کہ تم آتے میں جلدی</p>	<p>اس فوج کا مالک پسر شاہ نجف تھا کثرت تو اُدھر تھی یہ خدا کی طرف تھا</p>	<p>رونگی اگر بنت بی بی عرش ہلیگا براری سادات سے کیا نکو یلیگا</p>
<p>۱۷۷ جان نشکر اسلام مسلح ہوا سارا وان کفری نو عین ہوئے سدا عین آرا تھا لڑنے کے حلقے میں یاد شد کا پیارا چھائی تھیں سب ہائے درد کا دھارا</p>	<p>۱۷۸ جلوئے ملائے تھے جواک تو انداز نہایت سے اور چھاتیان تانے ہوئے جانا تھا عقین علی گڑھ شہر تھے انھیں ناز علی تھا کہ وہ فوج زہر شاہ افروز</p>	<p>۱۷۹ بکین جو عین اہل جان تھے گلیوں گھر چھوڑ کے جوئے مکان دیتے ہیں اسکو سب تشہ جو آب روان دیتے ہیں اسکو طلب جوارا نکا پورا ان دیتے ہیں اسکو</p>
<p>پہلو سے پردے نہ سر کرتی تھی سکینہ ایسی ہوئی داس بلکتی تھی سکینہ</p>	<p>پہلو سے جد اسرو زما کی نہونگے باہر کبھی حلقے سے غلامی کے نہونگے</p>	<p>نہان یوں ترک مردت نہیں کرتے تم لوگ تو خالی بھی محبت نہیں کرتے</p>

<p>۴۱ کھانے کا نہ خیانت ہوتی پانی کا علیحدہ کیا دیکھو ہم سب ہو کر اپنے آزار یہ اسپہ تقدی جو ملا میں ہو کر خوار جامی بھی ہوں اور تیری کامیابی ہوں</p>	<p>۴۲ ظہر نہ تھا خیر خوشی جس میں تھا کچھ جھگڑے نہ تھے چپ چپ نہیں ماری بان بیکس دیکھ پر تو ہوں اور تیرا سہل لگا سے خون کا عرق نہ تھا باجی</p>	<p>۴۳ نہ تھے وہ کوئین ہو وہ صاحب تو تیرے جو چپ چپ تھے زار سے کے در پہ ہیں سب بیکس بیکس تیرے ہیں تیغ و تبر و تیرے سورج چاؤن کوئی نہ تھی نہیں تیرے</p>
<p>۴۴ ماتم ہو پیا آل رسول مدنی میں پانی کو تر شاہوں غریب الوطن میں</p>	<p>۴۵ اندھے چاہا تو بھی شاد نہ ہو گے بستی کو مری موٹ کے آباد نہ ہو گے</p>	<p>۴۶ دو روز سے خاصان خدا تشہ کلہ میں مظلوم کی اک جان ہو اور لاکھ عدو میں</p>
<p>۴۷ اس شرمی میں دیارے کتا کر کیا میں دکھ درد میں کیا پس تھا کر کیا میں کچھ اپنے نہ آرام کا چار کیا میں نے</p>	<p>۴۸ اعلا سے یہ کچھ چھوٹے تیرے نظم کے مظلومی حضرت یہ چاہو یوں تو زیادہ کی تھی تھک کا یہ نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے</p>	<p>۴۹ وفا بون تو باری عقیقی ہو تیرے نقل پر سر کرانہ دیوں تیرے دشمن ہو نہ تھے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>۵۰ حاکم ہوں نظر جانب دریا نہیں کرتا دور روز کا پیاسا ہوں یہ شکوہ نہیں کرتا</p>	<p>۵۱ نہ بھائی کا تکتا تھا کبھی گاہ پسر کا بہل کا جو عالم ہو وہ نشا تھا جگر کا</p>	<p>۵۲ سب خوش ہیں مری جان یہ وہ نہیں مر جاؤں گلا کاٹ کے یہ دہلین تھی ہی</p>
<p>۵۳ یہ کیا پیا پسر سجد خفا کا یہ سود یہ نفرت سہا کی یا تیرا یہ کلمہ ہے حکم کے نہیں تیرے یہ جیوتی نہیں تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۵۴ کا نیا جوئی بارہ سولا کا خدائی نابیت ہو اپنے یہ کہ سر دیکھی تیری یہ کلمہ تھا بھائی نے یہ کیا حال ہو جانے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۵۵ کیا تھی نعمت کہ ہو سے کے تیرے یہ کلمہ ہے حکم کے نہیں تیرے یہ جیوتی نہیں تیرے تیرے تیرے یہ کلمہ ہے حکم کے نہیں تیرے</p>
<p>۵۶ جلا دو سے خوامان امان قبلہ دین گیا اس جنگ میں یا ہم نہیں یا آپ نہیں میں</p>	<p>۵۷ سینہ پہ جفا ہوتی ہو جانے کی جاہی یہ خوف جہنم سے بدن کا نپ رہا ہی</p>	<p>۵۸ ہوں قول کا صادق جو کہا ہو مکر کا فرزند چپ چپ کی رفاقت میں مرز گلا</p>

<p>۲۱۳ یہ کیلئے کیا پاس عمر کے وہ دارا بوجھاتا کیا قصد بوجھاتا یہ کیلئے کیا پاس عمر کے وہ دارا بوجھاتا کیا قصد بوجھاتا</p>	<p>۲۱۴ تو کہہ دین تو کہہ دین تو کہہ دین تو کہہ دین تو کہہ دین تو کہہ دین تو کہہ دین تو کہہ دین</p>	<p>۲۱۵ نہ جی جو نہ دو ساغہ تو یہ بوجھاتا نہ جی جو نہ دو ساغہ تو یہ بوجھاتا نہ جی جو نہ دو ساغہ تو یہ بوجھاتا نہ جی جو نہ دو ساغہ تو یہ بوجھاتا</p>
<p>کھوٹا کھوٹا کھوٹا کھوٹا کھوٹا کھوٹا کھوٹا کھوٹا کھوٹا کھوٹا کھوٹا کھوٹا کھوٹا کھوٹا کھوٹا کھوٹا</p>	<p>پہرہ ہی غدارو بد انوال پہرہ پہرہ ہی غدارو بد انوال پہرہ پہرہ ہی غدارو بد انوال پہرہ پہرہ ہی غدارو بد انوال پہرہ</p>	<p>سب جیتے ہی جی تک ہیں ال ہی سب جیتے ہی جی تک ہیں ال ہی سب جیتے ہی جی تک ہیں ال ہی سب جیتے ہی جی تک ہیں ال ہی</p>
<p>۲۱۶ یہ کیلئے کیا پاس عمر کے وہ دارا یہ کیلئے کیا پاس عمر کے وہ دارا یہ کیلئے کیا پاس عمر کے وہ دارا یہ کیلئے کیا پاس عمر کے وہ دارا</p>	<p>۲۱۷ تو کہہ دین تو کہہ دین تو کہہ دین تو کہہ دین تو کہہ دین تو کہہ دین تو کہہ دین تو کہہ دین</p>	<p>۲۱۸ نہ جی جو نہ دو ساغہ تو یہ بوجھاتا نہ جی جو نہ دو ساغہ تو یہ بوجھاتا نہ جی جو نہ دو ساغہ تو یہ بوجھاتا نہ جی جو نہ دو ساغہ تو یہ بوجھاتا</p>
<p>دور دور</p>	<p>حافظ ہو خدا زور سے تلوار کے چلیے حافظ ہو خدا زور سے تلوار کے چلیے حافظ ہو خدا زور سے تلوار کے چلیے حافظ ہو خدا زور سے تلوار کے چلیے</p>	<p>یان کفر ہو ایا کی اوہر جلوہ گری ہو یان کفر ہو ایا کی اوہر جلوہ گری ہو یان کفر ہو ایا کی اوہر جلوہ گری ہو یان کفر ہو ایا کی اوہر جلوہ گری ہو</p>
<p>۲۱۹ یہ کیلئے کیا پاس عمر کے وہ دارا یہ کیلئے کیا پاس عمر کے وہ دارا یہ کیلئے کیا پاس عمر کے وہ دارا یہ کیلئے کیا پاس عمر کے وہ دارا</p>	<p>۲۲۰ تو کہہ دین تو کہہ دین تو کہہ دین تو کہہ دین تو کہہ دین تو کہہ دین تو کہہ دین تو کہہ دین</p>	<p>۲۲۱ نہ جی جو نہ دو ساغہ تو یہ بوجھاتا نہ جی جو نہ دو ساغہ تو یہ بوجھاتا نہ جی جو نہ دو ساغہ تو یہ بوجھاتا نہ جی جو نہ دو ساغہ تو یہ بوجھاتا</p>
<p>شہر اوٹے اپنے کہیں دیندار رہیں شہر اوٹے اپنے کہیں دیندار رہیں شہر اوٹے اپنے کہیں دیندار رہیں شہر اوٹے اپنے کہیں دیندار رہیں</p>	<p>پاک اپنے گناہوں سے ہو لین تو رہیں پاک اپنے گناہوں سے ہو لین تو رہیں پاک اپنے گناہوں سے ہو لین تو رہیں پاک اپنے گناہوں سے ہو لین تو رہیں</p>	<p>مظلوم سے دور دے کے پیاس سے مظلوم سے دور دے کے پیاس سے مظلوم سے دور دے کے پیاس سے مظلوم سے دور دے کے پیاس سے</p>

<p>۴۳۴ چھوڑ دو جو میر نے رات بختین میں روئے گئے دنیا سے بی بی ال کے غم میں اشک تر من میں خوشی جو کہ تم میں شک کے مٹانے کا نہیں حکم میں</p>	<p>۴۳۵ بے خوفی جو تو ظلم کے حکم کا کھنڈار اس کا جو حکم مناسب نہیں تیار حکیم ابن علی میں شہ برابر آپانی جو جی بات تو ہے نہیں تیار</p>	<p>۴۳۶ بے حق نہ لگاؤں دنیا میں ترا نام حکم جو غلطی نہ پس از سرگ در انعام بابودی غیبی جو اس آغاز کا انجام یکسو شاگرد بھی پایا گرا نام</p>
<p>سوات کے بدخواہ نہ چھوئے نہ چھلنگے بچھڑ جائیگا دل کسا جو تیرا نہ چھلنگے</p>	<p>جنگ اُحد بد میں کیا کھیت پرے میں وہ کون تھے آخر جو پیچھے سے رکے میں</p>	<p>ناشا و دل آرزو وہ منہموم رہیگا دنیا کی تھمت سے بھی محروم رہیگا</p>
<p>۴۳۷ بے زرد ہوا کے یہ باتن وہ یہ رو پورا کر کچھ آقا جو مرد و خدا تو میں غریب مجتہد ہوں ہر اس بات کا پلو سندھ اوصاف یہ حق نہ ہو خواہو</p>	<p>۴۳۸ خوشے کہا اب جگہ کی نہیں کچھ بھیاں شہید یہ مرا باخدا اٹھے یہ نہیں احسان نہ میر کے جگر بند یہ عدت ہے جو دریاں گھر شام میں لٹ جائے نہ پانچ نولیاں</p>	<p>۴۳۹ پوتی جو ہیں اب در غم میں چاہیے آج کلین نام تیرے کو نہیں یہ پانی جاکر چین فاطمہ میں پھر پوچھو پوچھو جاکر چین فاطمہ میں پھر پوچھو پوچھو</p>
<p>جابر ہی زندیا سکا بھی کچھ خوف نہیں ہو ہیں لوگ رسالے کے کمین آپ کمین ہو</p>	<p>جنت ہو گھر اس کا جو غلام شہ دین ہو میتا ہوں وہ دولت کہ فنا جسکو نہیں ہو</p>	<p>سامع سخن حق کا یہ مرد و نہوگا جاہل کو نصیحت سے کبھی سود نہوگا</p>
<p>۴۴۰ صانع کو کھانچ پوچھی کہ میں کیا حکم عالم بہت کہ باخدا کرتے زور و خلعت و انعام مست جا بھگت دفتر سے نجا عوالتے ترا نام سکتے ہیں جو سکر تری باتن اپو شام</p>	<p>۴۴۱ ظہان تجھ سے نہیں دنیا کی عفت بنیاد ہو سو مجھے ہے انجام کی تدبیر دور نہ ہو یہ منصب تو ختم جو یہ جاگیر کھو جا جو دو عالم سے تجھے جاگیر</p>	<p>۴۴۲ جان کے کواؤں کے شہر شہر سار بلن مہل میں ہے میں سرور جو گرفتار یہ بیخود بھی گیا جو نصیحت بھی جاگیر یہ بیخود بھی گیا جو نصیحت بھی جاگیر</p>
<p>فرقہ پرہ پیاد و نکا ہو آفت نہ پیا ہو لو نکا بھی شکر میں جو ہو جائے تو کیا ہو</p>	<p>کریط پیچھے پرہ ترازو رچے گا تو تا بہ ابد نار جہنم میں بلے گا</p>	<p>بدخواہ جگر بند نہ سول معنی ہو یہ دشمن دین خلق میں گردن لہنی ہو</p>

۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

<p>۱۴۴ چلایا قریب کے غلام قرغازی عمر دوست بین بد دشمن سلطان مجازی ان کو کھول کر تار ہو سگ چلی تازی</p>	<p>۱۴۵ شہر و عالم جو تری نعمت مالی سارے سے دے کوئی جانا نہیں خالی گناہوں کی بلا چرنے والی تو یہ ہے آریاں جو خلق کے خالی</p>	<p>۱۴۶ حضرت سے جو نعمت کو غلام آیت اللہ فرمایا تھا مولائے بعد لطف و مدارات بانی جو اگر زلیت تو چھوڑی ملاقات ابو مخوف خلق بچے بھولی انہیں وہ بات</p>
<p>منہوس نے پر نام کیا قوم عرب کو اس بوم کے سایہ سے حدز چاہیے بکو</p>	<p>انصار نہیں قوم قبیلہ نہیں رکھتا میں ترس سوا اور وسیلہ نہیں رکھتا</p>	<p>کیا وجہ جو خادم یہ تکلف نہیں ہوتا دوسے میں کر بونے خلف نہیں ہوتا</p>
<p>۱۴۷ مٹھا چاچا جان باختر تو ہے شہر نشین منتظر آسا چکا چنی نعمت وہ یہ ہے نفر کیا شیریں نے کیا حضرت علیہ السلام سید سے کہ گھوڑے کے کمان سے چلے</p>	<p>۱۴۸ مولا ستم لشکر عالم سے بچا ہے ابوہ خجرو عالم و رسم سے بچا ہے آتا غضب خلق عالم سے بچا ہے ای واکب زروس جنم سے بچا ہے</p>	<p>۱۴۹ ارشاد ہوا تھا اسے روئے کی بجائی پھر بعد ملاقات نمودار کی بجائی حضرت کی صداوائے سیانک بجائی کر کے بندے اتھوکی اب نقدہ بجائی</p>
<p>چارون کے فرس طرے نکل آئے بدلی سے چلتے ہوئے تارے نکل آئے</p>	<p>یہ اہل جفا دشمن شاہ مکی ہیں ان سب میں ہمیں پانچ جان بختی ہیں</p>	<p>ہر چند گنہ ریگ بیابان سے سوا ہیں پر آپ حمایت پہ جو اکا کین تو کیا ہیں</p>
<p>۱۵۰ اسلام کی سرحد میں جو پہنچے وہ لوگ بہو اور نہ چارون نے رکھے کھل کے ہتیار بیں بازو کھکے ہاتھوں کو چکارا مریندار یہ عقدہ کتنا لاشہ زمینا شہ ابار</p>	<p>۱۵۱ اے خلق کے سوزنا اصلن جو مجھ ای خاصہ داور ترا احسان جو مجھ ای سبط چمچ ترا احسان جو مجھ ای واکب ترا احسان جو مجھ</p>	<p>۱۵۲ خونچ شہر کا جو تارہ کیا بجاہ خو دیا خون کو چلایا کے کاب شہر بجاہ آای سے ہور دود کا مریندار خواہ چلانی میں بڑی درجہ کتنا قاضی راہ</p>
<p>گنتی سب مجرم کی تباہی میں بڑی ہو اے نوح غریبان یہ حمایت کی گھڑی ہو</p>	<p>اسلن بھی کرم قبلہ عالم نے کیا تھا میں وہ ہوں کہ بانی جسے چھوڑ دیا تھا</p>	<p>استادہ ہو کیوں دور تر دیکھے کیا ہو پہلو میں جگہ ہو مے دین نری جاہ ہو</p>

<p>۴۱۴</p> <p>کھوسو عزیز سے باغ و ترنہ بہ سب و یک بولا وہ جبری کا نیتے باغ و ترنہ کا اٹھائے سیدین ترنہ سے ناخن میں ترنہ عقودہ کا</p>	<p>۴۱۵</p> <p>لایا کہستان کی دولت کا در دستور ننگو نہ لایا کہ تم آج میں مجبور فاقہ بھی کئی دلتے ہو جانی سے بھی میں در پنجاب دی ہو جا کا جو جی میں نظر</p>	<p>۴۱۶</p> <p>عصبا کی جو دہشت تھی وہ بالکل گئی صدقے سے دے دل کی گرہ کھل گئی</p>
<p>۴۱۷</p> <p>کی دست ادب میں جو ترنہ کا کھار بھوکا اسی نعمت کا جو یہ عید کا کھار بائیں یہ بیان نہیں کہ ترنہ فوج کا کھار تجویز سے ترنہ علم کا کھار</p>	<p>۴۱۸</p> <p>محبوب الہی تری امداد کر چنگے ہم نعمت عقیقی سے تجھے خدا کر چنگے</p>	<p>۴۱۹</p> <p>توبہ سے فراغت خزانہ سے جہاں اسوقت عدل یافت غیبی کی یہ آج مقبول خدا کی جو کر سے تجھے بھلائی دی تھی تھے آتش دوزخ سے بھلائی</p>
<p>۴۲۰</p> <p>جسم میں کھولا علم فوج میں جہاں جھوٹے صفت نہ جہاں جو تان و لاور کی غرض یہ ہے کہ ترنہ میں اس فوج سے سب کا حکم ترنہ میں اس فوج سے</p>	<p>۴۲۱</p> <p>دنیا جسے کہتے ہیں وہ اک لگ نہ تیر اکدم میں آدھری شکر کہ میں آدھری دیکھا ہے اس میں وہ مقیاسے نفیر رہا ہی جان بابا بد گھر دی گھر</p>	<p>۴۲۲</p> <p>باعث یہ پڑا تھا کہ نہ جلا دین لکھا محرو کو قلم عفو نے آزاد دین لکھا</p>
<p>۴۲۳</p> <p>کی غرض یہ ہے کہ ترنہ میں اس فوج سے جھوٹے صفت نہ جہاں جو تان و لاور کی غرض یہ ہے کہ ترنہ میں اس فوج سے سب کا حکم ترنہ میں اس فوج سے</p>	<p>۴۲۴</p> <p>سب جیسے ہی جی تک کا یہ قہر ہی لاہ حق میں ہمارے مزاحصہ ہی برادر</p>	<p>۴۲۵</p> <p>دم بھر میں در رحمت غفار کھلنے ہو جائیگی بند آکھ تو ہیتا کھلنے</p>

<p>۱۴۴</p> <p>وایہ شفقت علی اکبر نہ کہ ابھلا ساخا سکویے آئے حضور نہ والا کی عرض کہ در قبلہ دین سید لیلجا پیلچہ غازی کو جو نصرت کی تنہا</p>	<p>۱۴۵</p> <p>ایوین بلا شجر ہم اسکے بہ ہارا پیارے جسم سکون تو ہو جو نہ ہارا پیارا کین دریا سے بھی کرتا ہو کنار حکیم کوئی دوست کی کرتا ہو گوارا</p>	<p>۱۴۶</p> <p>کس پر غم زدن دران نہیں ہوتا نیا بین کے صدھو جان نہیں ہوتا سکولم قوت مہمان نہیں ہوتا جو کس جمع جو بریشان نہیں ہوتا</p>
<p>بھین اسے گر حکم امام مدنی ہو بستر ہو کہ مہمان کی نہ خاطر شکنی ہو</p>	<p>محبوب ہیں راحت کا سر انجام نہیں ہو پانی نہیں کھانا نہیں آرام نہیں ہو</p>	<p>دوہرے رہیں ایک جگہ یہ بھی نہیں ہو اک دوست کی ہو قبر کین ایک کین ہو</p>
<p>۱۴۷</p> <p>خیر کہ رکتے کیا کہتے ہو پیار تم چپے جدا کرتے ہو مہمان کو ہمار بیکس غریزہ در قفا چھپتے ہیں سار آریا ہو بھی ادرا بھی کہو کہ سدا سار</p>	<p>۱۴۸</p> <p>اندری علت ابھی آتا بھی جانا نشان محبت کو نہ ملنے ہی دلاتا مہتابی تحصیل سعادت ہو مانا سو جو کہ کچھ بھی ابھی گندہ زانا</p>	<p>۱۴۹</p> <p>خیر علی علی نہ فرمایا کہ بجائی منظور ابھی نہ کو نہیں تیری جگائی مگر قدم نہ پہنچے یہ بولا وہ خدائی ابھی ابھی پہنچے جو غار کی نیلانی</p>
<p>۱۵۰</p> <p>دو بھر نہیں گذرا کہ ملاقات ہوئی ہو باتیں نہ اٹھی کچھ نہ مدارات ہوئی ہو</p>	<p>۱۵۱</p> <p>کیونکر ہو کہ تلوار و نئے بیدم اسے کھین بید کو کسے جی بھر کے ہمیں ہم اسے دیکھیں</p>	<p>۱۵۲</p> <p>اولاد بھی نیاض ہو مان باپ سخی ہیں محرور نہ فلام کو کھین آپ سخی ہیں</p>
<p>۱۵۳</p> <p>پیلچہ بھی ملاقات میں برافقا تلام درون طوفان آادہ پیکار تھے مہم میں بھی تر و تھاک اس اسکے بھی تھک رہیں میں بھیت ہوئی دم جو نہ تھک</p>	<p>۱۵۴</p> <p>بیادست اسی صوفیہ میں جو آتا خود کچھ کھینکے طعن اٹھ دھواتا جس شے کی تمنا سے ہوئی وہی پایا سادات کے مسکن سے یہ محروم نہ پایا</p>	<p>۱۵۵</p> <p>بے لکھ نہ سب ملک کی دوزخ میں بھی تو تم غایت ہوئی خوش بھی ہو بھی جو ہیں مجھ میں آپ خیریت نہ پایا جو ہیں مجھ میں آپ خیریت نہ پایا</p>
<p>دستہ جو پیاہ سم دجور کے آئے لے بھی جو ب پرطن اس طور کے آئے</p>	<p>۱۵۶</p> <p>بے حسن طلب دینے ہیں جواہل نمایاں خیر آج تو ہم آپ گرفتار بلا ہیں</p>	<p>۱۵۷</p> <p>یہ سب تو ملا اذن دعا بھی کچھ دیکھے پھیلا کے ہوں دامن کہ رضا بھی کچھ دیکھے</p>

<p>۲۳۵ میں نے نصاحت سے جھوٹی سوز نہیڑا لیا شرا کے نخی سے سر انور اگر ہے اشارے میں نہ فدا کر دے سہو کہ خوشی تیری اسی میں ہو تو ہم</p>	<p>۲۳۶ باجی تو ہی آل میں تیرے شہین خردوس میں تیرے کلمہ شہین عالم کا بدستار تیرے ان کے شہین موتے کا بنا لے وہ محل جہ شہین</p>	<p>۲۳۷ چرخ کی پوچھ تو کہ کیا کیے چلاؤں مقبل آئی کی صلیبے چلاؤں سید کی غلامی کا صلیبے چلاؤں کافی ہو ایک وہ صلیبے چلاؤں</p>
<p>مدح کو ہمان کو بہادر کو صلا دو آویہ جہا لیکے مری شکر کو اڑھا دو</p>	<p>وہ کیا ہو جو محتاج کو حاصل نہیں ہوتا اس در کا گدا پھر کبھی سائل نہیں ہوتا</p>	<p>نام اسکا ہو بخشش یہ عنایت یہ دہو رخصت نہیں آزادی دوزخ کی شدو</p>
<p>۲۳۸ اگر علم نے عیا لیکے جو مان کو اڑھا شہر ہے کہ زانا کا ترک ہو یہ بھائی عجا ئیں کیا ہے کہ ہے عقدہ کشائی غلط رحمت تری امید برائی</p>	<p>۲۳۹ گھر کو زرد مال ہو یہ کیا نہیں ہے کشت پر تیرے فیض کا یہ سائیں دینے دینیہ میں ہے سب کچھ کہ زانیہ نہیں ہے میں میں سے رہتے ہیں کہ گویا نہیں ہے</p>	<p>۲۴۰ آکس غبار در غلج غلج کی جا گری ہو غفلت ہو ملک کو وہ تقدیر ہو اس خاک پر سونا ہو یہ تو میری ہو</p>
<p>کونین کا اقبال دھم جانو اسکو فردوس کے طے نہ کم جانو اسکو</p>	<p>کدے کوئی یہ پھر کبھی اور لے گی ہو اک روٹی کے سائل کو قطار اونٹوں کی دی ہو</p>	<p>ہاتھ الی وہ دولت جزائے میں نہیں ہو یہ زر کسی خاقان کے خزانے میں نہیں ہو</p>
<p>۲۴۱ بوسے حبیب ابن قلم کو خوشحال نہت ہے یہ معنی میں اس کے ہیں اقبال دم میں نہ سترقی و ختم اور یہ اقبال سرد تیا ہو قطر کیو تو غم کا مال</p>	<p>۲۴۲ خا ہی اغبین اشد نے دی عیسیٰ پہ عیسیٰ کے ہیں علی عیسیٰ ایسا نہیں زیبا میں عیسیٰ عیسیٰ تیرے ہی تیرا جو عیسیٰ عیسیٰ</p>	<p>۲۴۳ مکمل ہے وہ کہ جو لگا ہی پایا پہ منو پید بھی حرف نہیں کا نہیں پایا اشد کے خلق میں تاخیر سے پایا نیاض در عالم ہو یہ اشد کا پایا</p>
<p>سید سے بھلا کون سار تبا نہ ملیگا یہ گھر ہو سخی کا ابھی کیا کیا نہ ملیگا</p>	<p>وہ کوئی خوشی ہو جو پیدا نہیں نہیں اک مہر ہو عیسیٰ کے سوا کیا نہیں نہیں</p>	<p>کشتی ہو کہ حاتم ہو یہ ہمت نہیں رکھتا اس گھر سے کوئی بڑھ کے سخاوت نہیں رکھتا</p>

لے غلط اور دوزخ میں لان کے لیے انکو زوال اور خواہش ۱۲ مہینے

<p>۱۹۰ جنت ہو جب سبب نبی سے نہیں ہو کہ جہنم ناہ چکر اگر کسی بار زباں خدا حافظ نام سے</p>	<p>۱۹۱ وہ اوت و رفت وہ حال و خیم بر لطف خفا سوسے انگشت ثبت قدم نہیں تھا کہ بجا رہے جسے چاہے کرم</p>	<p>۱۹۲ لا انوار کو اٹھا کیے جب قیام عالم چرخہ اتر رہا ہے شہید زین صبا دم جانی کا بھی ازادہ تھا ہے کا بھی قناع</p>
<p>دنیا کے سعید و عین تیرا نام ہو بھائی حققی میں تجھے راحت دارم ہو بھائی</p>	<p>تھا صبح ملک ناریلو میں نور ہو اب تو حرفوں تم گار میں تھا عور ہو اب تو</p>	<p>جہاں کے فرس لڑنے لگا فوج کران سے دھڑک رہی نہ دیکھا کہ گیا کون جہان سے</p>
<p>۱۹۳ خاتم الم بعد از انست سے بچا ہے زباں و جہان تیری و جنت سے بچا ہے بغفار گناہ ہوں قیامت سے بچا ہے حافظ تجھے آہن کی جوار سے بچا ہے</p>	<p>۱۹۴ اشعار و جزیر طے وہ جزاں بکلا آیا ہو غلام اس حلی کا ہو جو بیلا آتا ہو موش منی کا سارا پلن فون سے بچا ہے ہو جگلا</p>	<p>۱۹۵ اندری میان شہدین کی طرانی فوت نہ پہنچنے کی خطا کا موت پانی اک بت گری تھی جب کہ جد حشر آئی پاؤں پر چوٹ دیا اگر گھائی</p>
<p>گھر خلد میں ہاتھ آئے یہاں سے جو سفر ہو یہ آج کی منزل تجھے راحت ساہو ہو</p>	<p>بھیجا ہو نواسے رسول دوسرے ای قوم ہر اول ہونیں مشر کا خدا کے</p>	<p>پانی میں وہ آتش تھی کہ گھڑاتے تھے اعدا جلتے ہوئے دفرخ میں چلے جاتے تھے اعدا</p>
<p>۱۹۶ دور و طمان آتے تھے تھے شہدین عرو ملک و دن و شب کرتے تھے آہن گھر میں پر طحا جب وہ بصیرت تکین نہیں سے ہوا اندک فتنہ تکین</p>	<p>۱۹۷ پہنچے تھے اسلئے تھے تھکار جلی خورانی کا طر حوالی کے تلوار دینی طر آیا پس مسخر و جزاں کے شہر سازین و عین و خدا تعالیٰ</p>	<p>۱۹۸ انوار سے آنکھ کوئی جوڑے نکلا انوار سے شہید کو یہ مور سے نکلا چو رنگ کے دوا تھ جد و جہد سے نکلا شہید سازان و صفین ترانے نکلا</p>
<p>اندری ضیا اختر طالع کی جبین پر ایکدور شہید چمکتا تھا زمین پر</p>	<p>کھانکے سرتن سے گسے خاک پر کٹک موسے گئے لشکر کی صفین زمین ادھاک</p>	<p>تلوار چمکتی تھی صف لشکر کین پر گھوڑے کے کہیں پاؤں نہ لگتے تھے زمین پر</p>

<p>۱۰۴ تھکے جو نکلا وہ قریب آئے تھکے تلوار کا اک وار کوئی کھائے نہ تھکے جھکے چہ یہ کار سپر لکے نہ تھکے غیر واری کی جاہ پائے نہ تھکے</p>	<p>۱۰۵ ہر بار تھا علم و سحر سب پر اڑتا تھا منہ بچ جب جانی تھی جب پر عرب اسلحہ بچایا بوا تھا فوجین کس پر چھڑ دین یہ سکرنا تھا جو سپر نوہ اب</p>	<p>۱۰۶ چوہ و نمونہ تھکے تھکے بچا تھی تھکے منظر کو جب سب جو جانی تھی وہ چار آئینہ دھو دھو کس بانی تھی وہ ہر وار میں نمونہ کا بچا تھی تھکے</p>
<p>حم جاسے جہان کوہ دیان کاہ سے کیا ہو جب شیر کو غفلتے تو رو باہ سے کیا ہو</p>	<p>سر پاؤں تے پستے تھے بیدا و گروئے لکڑے سے بال آگے کا سونین سر دئے</p>	<p>اژدر تھا کہ تلوار تھی دم تھا کہ ستم تھا نابین تھیں کہ گھر مروتکا پانی تھا کہ ستم تھا</p>
<p>۱۰۷ ششدر تھے تھکے وہ جہاں سے ہوتے تھکے سر پہوت نہا میں تو سوار سے ہوتے تھکے حقیقتیں اجل سکھن ناز سے ہوتے تھکے جو ہیں فنا بیچ میں پارس ہوتے تھکے</p>	<p>۱۰۸ دل تھا نہ شجاعت کا دینی کہتے ہیں اسکو تلوار یہ تو تھی کہتے ہیں اسکو دل توڑ دیا صفت نہ تھی کہتے ہیں اسکو ششدر تھے کہتے ہیں اسکو</p>	<p>۱۰۹ بچال عدو بول کسار سے نظر آئے جو گھاٹ پہ تھے گورنار سے نظر آئے جب کجی جلی صاف نہ تھی نظر آئے جو صبر بھی کچھ تو نارس نظر آئے</p>
<p>جی ہو تو جہان خونین نہا یا نہیں جاتا بھارا تو کجا گھاٹ پہ جا یا نہیں جاتا</p>	<p>جیٹلہ کے جمونین نہا تھنگ ہو اسکا جور اک دم کب ہو وہ چورنگ ہو اسکا</p>	<p>اس تیغ کا بچل کھلے عدو خونین طیان جب سلتے تیغ آگئی سب بھول خزان</p>
<p>۱۱۰ کس صفت چلی تیغ آت نہ رکھائی کس غفلت پہ چلی کہ قیامت نہ رکھائی کس کس کو پوری تیغ شجاعت نہ رکھائی جلوہ کیا سوار پہ صورت نہ رکھائی</p>	<p>۱۱۱ کس سر نظر راہ سے پائی ششدر تھیں دم بھر میں موناک پہ جانی ششدر تھیں پکلی تو آدھ اور لاہور تھی ششدر تھیں سبیا تھو تھاکہ تو لاہور تھی ششدر تھیں</p>	<p>۱۱۲ کس صفت تھی نہ تھکے کبھی مل کے برابر پکلی میں اژدر تھیں تھکے برابر کونئی زخمی کوئی ساحل کے برابر بیل تھی نظر آتا تھا بیل کے برابر</p>
<p>بچل اسکا نظر ہندی اعدا پہ ٹٹا تھا اسمین کوئی پردہ نہیں منہ صاف کھٹا تھا</p>	<p>سکتہ تھا ہر اک دل پہ عجیب ضرب بڑی تھی پرزے کیا اسکو بھی زہ لاہ کڑی تھی</p>	<p>سر پہ تھی وہ جب تک کہ عدو راہ عدم کیا دھنل جو دیدم بے دم بھر کہیں دم</p>

<p>۱۱۷ جب تک کہ جبری پاؤں کا پل نہ بنے میان کے غنیمت کی جلیں گئے بجائے خود غنیمت کے گرتے ہوئے لکھو شے کو نہ بھلے اے سب جو کدو اور ٹھوسے کی پھونک رہے</p>	<p>۱۱۸ پیارا جو تو اپنی تجھے کوثر کا پلائین جو کا جو تو فرودس کے جیو بھیجی تین نشان پور گزرتا تو عروہ کو پلائین جوین تجھے حق نے دیا جو وہ دکھائین</p>	<p>۱۱۹ کیا ہرزہ درانی ہے اور عالم غدار پس اس کے غن کہ نہ سنوں میں نے کتنی بہی ہون مگر ہاتھ سے چھوئی نہیں تیلوار</p>
<p>۱۱۸ دیکھا جو فرس نے مرا مالک نہیں زمین پر اندھری وقار کیا گرتے ہی زمین پر</p>	<p>۱۱۹ یہ ہاتھ کسین بند نہیں عقدہ کشا، میں جس دو کا در مان نہیں ہم اسکی داہین</p>	<p>۱۱۸ بڑھتا نہیں یہ خوف و خطاری ہو تجھ مرا تا ہوں یہ مرد بھی مرا بھاری ہو تجھ</p>
<p>۱۱۹ اوقات ناداری کب پہ وہ صفد جو وقت پہ چھپے پا کر زگران سر حضرت کو پکارا وہ جبری خاک اوارا میان کی خبر پہیہ یا سب سے چھپو</p>	<p>۱۲۰ اے اے اے اے اے اے اے اے اے اے بکلا یہ سعد عین چہ لگائے یہ دوسرے سر کر غنم ظفر سے لگائے کسین انکافات کے خبر خوب لگائے</p>	<p>۱۲۰ ارتہ جو ملا ہو تجھے نہ کیا اسے جانے خود کو رہی آنکھیں تجھ کب ہی بین خدا گھبراہی تجھے رحمت رب و سرانے پلوچین ملکہ بین بدایت سر ملنے</p>
<p>۱۲۰ خدا چھین بھائی نہیں پیارا نہیں میرا مولائے سوا کوئی سارا نہیں میرا</p>	<p>۱۲۱ اس وقت کوئی آکے حمایت نہیں کرتا جاہل بھی کوئی ایسی حماقت نہیں کرتا</p>	<p>۱۲۱ سر عرش پہ آنکا ہو جو رہنے میں بڑھین ہدے سے یہ ہاتھ نہیں ملک گرد کھڑے ہیں</p>
<p>۱۲۱ آواز علی آتی کہ او خسرو دلدار قیار کو فرودس میں علی میں ترا گھر ابین پہ ترے بین تو ہوت شیر زمین میرا کہے کہ زانو مرا حاضر ہو بار</p>	<p>۱۲۲ انوں صدافوس عین جان کنوئی اب رنے کو لائے پہ نہ پلایا ہو بھائی بلا مجھے وہ کوئی دوست ہو بھائی ملانی بین تلوار پہ تلوار تو کھائی</p>	<p>۱۲۲ مجاہدین لطفین کوئی تہا ہو دانا اک جو کہے برابر تری دنیا کو نہ جانا نہت کے ترے دے گیا یہ بھچیان کھانا نہت کے دے گیا یہ بھچیان کھانا</p>
<p>۱۲۲ میں پاس ہوں بھر کیلے گھراتا ہو بھائی روتا ہوا صاحب بھی ترا آتا ہو بھائی</p>	<p>۱۲۳ ہاں مرتبہ اس وقت شہید و بین بڑھیکا جب نوک نشان پر تر اسرٹ کے چڑھیکا</p>	<p>۱۲۳ بنا ہو تو خلعت کو نہ العام کو دیکھے عاقل اسے کہتے ہیں جو انجام کو دیکھے</p>

<p>۱۲۱ شعون کو کھن کیا غرق خلت شنداد کو دم بھی نہ ملت دی قفالت خود کو برباد کیا حرص و ہوانے کیا ہوئے قارون کے وہ جالین خانے</p>	<p>۱۲۲ ابو جنتی شیر کی لب پا پوسے رباہ لاشے پہ گیاراحت جان اسدا سدا بچی پہ تڑپا تاجا د حضرت کا بوا خواہ مچھنے لپٹ کر یہ پکارے شہزاد کا</p>	<p>۱۲۳ تیرا کیا کیا ہے یہ عجیب ابن نظام آپویش میں اور منزل جنت کے سدا بنیاب ہو بجائی ترا صاحب نری خاطر نیواری کی زیارت دم آخر</p>
<p>۱۲۴ اگر کسی خود سر کو سنبھلتے نہیں دیکھا موزی کو بھی پھولتے پھلتے نہیں دیکھا</p>	<p>۱۲۵ لکڑے ہو بدن زخم عجب کھلے ہیں بھائی لے ہوش میں آلاش پہ ہم آئے ہیں بھائی</p>	<p>۱۲۶ دیکھ اپنے شرف آگھ کو کیوں بند کیے ہو فرزند بھی سر ترا گودی میں لیے ہو</p>
<p>۱۲۷ ہنگامہ فتنہ کی بھی کھنکھو کیا دور تر اسکن جو تو جنت و لکھو کیا غم ہو لاشے پہ بجائی نہ سپسرو زانو سے مبارک پہیلی لکھو</p>	<p>۱۲۸ کچھ چمچے وینت کو راوی خرد لاو خون ہو ترے غم سے جگر او خرد لاو کھلے مرے زانو پہ سراوی خرد لاو نزدیک ہو شاہید بفر او خرد لاو</p>	<p>۱۲۹ تیرے صبر و ضبط کو کھنکھو کیا میر حضرت شہید کی افوش میں دیکھا جلدی قدم شاہ پہ چھپکے یہ بولا جبر سے ترے الطاف کے او بولا</p>
<p>۱۳۰ تو قرشید دن میں نکھے آن یلیگی جب نیز پہ سر ہو گا تو مورن یلیگی</p>	<p>۱۳۱ پھر بعد ملاقات نہ صحت ہوئی بھائی جی بھر کے نہ دیکھا تھا کہ فرقت ہوئی بھائی</p>	<p>۱۳۲ تکلیف ترے زانو کا میسر ہوا آقا ذرہ تھا پہ اب مہر منور ہوا آقا</p>
<p>۱۳۳ فتنے ہو گیا یہ کچھ جو جگر زنگار سراٹ واسکا یہ کج راہ استگار جلاوڑ سے تھے کہ پو شوریہ کیا جگا کو کہ چین آتے ہیں کھنچے پو لو</p>	<p>۱۳۴ پچھان کر او بار نادار ہمارے ای عالم غربت کے مدگار ہمارے ای وصف شکن ای صند و خرا ہمارے پانچم دور کیے غمخوار ہمارے</p>	<p>۱۳۵ تیرے غم کو کھنکھوئے مس دیکھو محبت ہی مس گرو عجیب طرح کی اسد ارٹا دیہ زانے تھے غم و غمیں عالم تو آئے ہیں او شرف و شرفیں عالم</p>
<p>۱۳۶ اٹھنے کی نہیں ضرب دی ابن ولی کی دیکھو کین بجلی نہ گرس تیغ علی کی</p>	<p>۱۳۷ رتبہ ہو ترا سب دو بالا شدا میں اکدن ترے تھے کاہو آیام غر امین</p>	<p>۱۳۸ شہید کا عود دست وہ پیارا ہو جی کا تو آن سے سہان ہو رسول عربی کا</p>

<p>۱۳۷ ارشد علی و مرشد علی کا ہو یہ سب ان بزرگوار کو کہ ہمارے ہر بار بہترین و بہتر سے بہتر</p>	<p>۱۳۸ ارشد علی و مرشد علی کا ہو یہ سب ان بزرگوار کو کہ ہمارے ہر بار بہترین و بہتر سے بہتر</p>	<p>۱۳۹ ارشد علی و مرشد علی کا ہو یہ سب ان بزرگوار کو کہ ہمارے ہر بار بہترین و بہتر سے بہتر</p>
<p>۱۴۰ ارشد علی و مرشد علی کا ہو یہ سب ان بزرگوار کو کہ ہمارے ہر بار بہترین و بہتر سے بہتر</p>	<p>۱۴۱ ارشد علی و مرشد علی کا ہو یہ سب ان بزرگوار کو کہ ہمارے ہر بار بہترین و بہتر سے بہتر</p>	<p>۱۴۲ ارشد علی و مرشد علی کا ہو یہ سب ان بزرگوار کو کہ ہمارے ہر بار بہترین و بہتر سے بہتر</p>
<p>۱۴۳ ارشد علی و مرشد علی کا ہو یہ سب ان بزرگوار کو کہ ہمارے ہر بار بہترین و بہتر سے بہتر</p>	<p>۱۴۴ ارشد علی و مرشد علی کا ہو یہ سب ان بزرگوار کو کہ ہمارے ہر بار بہترین و بہتر سے بہتر</p>	<p>۱۴۵ ارشد علی و مرشد علی کا ہو یہ سب ان بزرگوار کو کہ ہمارے ہر بار بہترین و بہتر سے بہتر</p>
<p>۱۴۶ ارشد علی و مرشد علی کا ہو یہ سب ان بزرگوار کو کہ ہمارے ہر بار بہترین و بہتر سے بہتر</p>	<p>۱۴۷ ارشد علی و مرشد علی کا ہو یہ سب ان بزرگوار کو کہ ہمارے ہر بار بہترین و بہتر سے بہتر</p>	<p>۱۴۸ ارشد علی و مرشد علی کا ہو یہ سب ان بزرگوار کو کہ ہمارے ہر بار بہترین و بہتر سے بہتر</p>
<p>۱۴۹ ارشد علی و مرشد علی کا ہو یہ سب ان بزرگوار کو کہ ہمارے ہر بار بہترین و بہتر سے بہتر</p>	<p>۱۵۰ ارشد علی و مرشد علی کا ہو یہ سب ان بزرگوار کو کہ ہمارے ہر بار بہترین و بہتر سے بہتر</p>	<p>۱۵۱ ارشد علی و مرشد علی کا ہو یہ سب ان بزرگوار کو کہ ہمارے ہر بار بہترین و بہتر سے بہتر</p>

سہ رفیق کسراول و سکونت الی ان یعنی زری ۱۳

<p>۴۱ جو نور آمد کہ خرفون شاہین ہر اک جوان خوشی جو جینی پادین نہیں آئی رنج منظر حیران نہیں دیکھیں دعا بین دے بھی اور کلام</p>	<p>۴۲ ہر بس دین جسے وہ بشر خوش نکلتا ہو ظلمت کی بھڑکوں بڑی کائنات ہو دین جہنم جہنم کی بھڑکوں بڑی کائنات ہو</p>	<p>۴۳ یہ قید چاہ میں مہ کائنات کے آئے کام حاجی کلیم کے تھے ہی اسدین کیا کلام چون کہ درد و جھجھے بدہ میں و السلام</p>
<p>۴۴ ابن عدو کو راحت دینا کو دین نہیں حاجی جو یہ نہوں تو ٹھکانا کہیں نہیں</p>	<p>۴۵ ایسا نہو کہ فوج عدو میں ہلاک ہو دریا سے جا کے مل کہ گنا ہونے پاک ہو</p>	<p>۴۶ ابن عدو کو راحت دینا کو دین نہیں حاجی جو یہ نہوں تو ٹھکانا کہیں نہیں</p>
<p>۴۷ حاجی بن فاطمہ تو دین نہیں شریف حاجی بن فاطمہ تو دین نہیں شریف حاجی بن فاطمہ تو دین نہیں شریف</p>	<p>۴۸ ابن عدو کو راحت دینا کو دین نہیں حاجی جو یہ نہوں تو ٹھکانا کہیں نہیں</p>	<p>۴۹ ابن عدو کو راحت دینا کو دین نہیں حاجی جو یہ نہوں تو ٹھکانا کہیں نہیں</p>
<p>۵۰ ابن عدو کو راحت دینا کو دین نہیں حاجی جو یہ نہوں تو ٹھکانا کہیں نہیں</p>	<p>۵۱ ابن عدو کو راحت دینا کو دین نہیں حاجی جو یہ نہوں تو ٹھکانا کہیں نہیں</p>	<p>۵۲ ابن عدو کو راحت دینا کو دین نہیں حاجی جو یہ نہوں تو ٹھکانا کہیں نہیں</p>
<p>۵۳ ابن عدو کو راحت دینا کو دین نہیں حاجی جو یہ نہوں تو ٹھکانا کہیں نہیں</p>	<p>۵۴ ابن عدو کو راحت دینا کو دین نہیں حاجی جو یہ نہوں تو ٹھکانا کہیں نہیں</p>	<p>۵۵ ابن عدو کو راحت دینا کو دین نہیں حاجی جو یہ نہوں تو ٹھکانا کہیں نہیں</p>

<p>۱۹۷ بلک مین ہو شہر زبیر آج چلا رہا ہے لازم جو امر خبر کر راغی خدا ہے دیکھئے فیض حق سے سدا آفتاب ہے آئینہ دار صاف رہے بے ریا ہے</p>	<p>۱۹۶ ما غوثی سے بیان شدہ دین کو فوج غور بند گام بٹھتے ہیں اٹھا ہو بختیار اکبر سے مسکر کے یہ کہتے ہیں بار بار زنا ہو مہمان سے گھر بچاؤ دسلا</p>	<p>۱۹۵ مگر کھڑا کھڑا ہو مسلح مگر غوثی چھپ چھپ بین روئے رجا جان دس پائش جانی کا جو خیال نہ بچھو جو یہ کہ کاوش مگر غوثی شک دینے جنت کا تھکی</p>
<p>گر ہو تو حق پرست کے دامن پہ ہاتھ ہو ساتھ اُس ملی کا دے کہ خدا جسکے ساتھ ہو</p>	<p>ایسے کی پیشوائی کو جاتا تو اب ہو لاکھوں بدو نہیں نیک جو ہو انتخاب ہو</p>	<p>انجام کا خیال ہو ایمان کا درد ہو رعشہ تمام جسم میں اند رنگ زد ہو</p>
<p>۱۹۴ جو دین جانین دہر سے ہیں نام پر دیندار جان دینے ہیں حق تعالیٰ کے کام پر جو دین دن سے فوج کا زعفران نام پر وزیران ہو حسین علیہ السلام پر</p>	<p>۱۹۳ کھا ہوا ہو مصحف زبیر لہجہ اس کا نام مگر جری شہید جانا صر اسام باجی جو اس کے جرم بجل ہوئے تمام وہ کہتے اس جری کی محبت میں غلام</p>	<p>۱۹۲ چیلے کے انگ انگھوٹے کتا ہو آہ کیون مصلحت سے لاک کی ملک تھی بچا ہوا میر سے بے باک ہے یہ سید ہوا تباہ نفرتیں قاطعہ سے چا چکا ہوا آہ</p>
<p>انسان کھوکے دقت کو پاتا نہیں کبھی جو دم گزر گیا وہ پھر آتا نہیں کبھی</p>	<p>کیونکر کھون عزیز سنا اس خوش نصیب کو جنے حسین کے لیے چھوڑا عیال کو</p>	<p>محبوب ہوں تجل ہوں بہ شرفین سے کیا جانتا تھا میں کہ لڑائے حسین سے</p>
<p>۱۹۱ حیثیت فنا دقت ہے ہر گام چکر کمان یہ عہدین ہے تشکلا سلام پھر کمان مگر صاحب تکبیر ہو تو یہ نام پھر کمان دن ڈبل کیا نواہ خوش انجام پھر کمان</p>	<p>۱۹۰ یاد تھا تو تو حال سزا سرف کا رنگ فوج امیر شام جو بے مستعد بی رنگ چاہتے ہیں ملک ہوئے اہل کین خدنگ نہل جو کمان والی ہیں اب چھوڑ دینگ</p>	<p>۱۸۹ بڑھ کر اگر کمان میں کوئی طوڑنا ہو تہ کتا ہو شہر تو ہے شیشیر بے نظر یہ کیا خطا ہو درد ہو اور سسٹن و شہر حیدر کا نور شہم جو کوئین کا امیر</p>
<p>دنیا میں نور چشم بھی کو نہ پایر گا انین سے بعد عمر کسی کو نہ پایر گا</p>	<p>فوجین بے ملک کو ریشام شام میں بچل بر جھونکے جانب فوج امام میں</p>	<p>کیا پاس کچھ نہیں دل و جان قبول کا بیدر و چھدر نہ جائے کلچر رسول کا</p>

<p>۴۱۷ کے غرض ایسا نہایت ہوں چہ اس شکر میں ہو فنا دے شے ہو یاں</p>	<p>۴۱۸ چکند نہ زبان حکم کا کچھ ہو چھلکے طراوت ہو اگر نکل شیراز بے دہم ہو انار کہ ایسا جو جیتے نعیم دھڑ اور دھڑ</p>	<p>۴۱۹ خفیہ پہاڑ اور زبان علی کا نام فرزاد چندی بھی تو ہے ہرے حسام نہ نہ ہے بارہ چوڑی شے کام انگڑاں اٹھائے ہو سے باؤ غلام</p>
<p>وہ فکر کر کہ فوج کا کچھ بندوبست ہو اوپس میں لرزے تو غضب کی شکست ہو</p>	<p>اب بیان رہیں کہ سوے شہ پرور جلیں عاقل اگر ہو تو بتا دے کہ ہر جلیں</p>	<p>دھڑ کا کہ دیکھے پسر سعد کیا کہ ایسا نہو حیل کو ظالم بڑا کہ</p>
<p>۴۲۰ سات اچھی نہ تھم غلام دہر بیٹھ کچھ نظر آتا ہو ترا کا غصہ ہو غم آتا ہو تو دیکھ لے بغور ثبات ہو دیکھ کر ارادہ ہو اسکا اور</p>	<p>۴۲۱ کستھا تو عین علی جو درام غیر از حسین مجھ کو نہیں جو کوری ارم کستھا تو عین علی جو درام غیر از حسین مجھ کو نہیں جو کوری ارم</p>	<p>۴۲۲ علی یک بیک ہو کہ برآمد ہو اور بابائے فرقہ غم چکنا تھا چکر تین تین علی کی شے مضارب اور دم</p>
<p>سب ایک دل ہیں قتل شہ مشرقین وہ اپنی جان دیا ہو نام حسین پر</p>	<p>پانی کیا ہو بند امام سعید پر دشمن ہوا ال پاک کا لغت یزید پر</p>	<p>خوہ تھا بچیا کو ہجوم سپاہ پر سایہ ہزار و حال کا تھار سپاہ پر</p>
<p>۴۲۳ کنا ہو غیلا ہو شہ آسمان سر ہیں اسکی سر شے کا انداز شہ گم چلے ہیں جوں نے نہیں دیکھی کوئی</p>	<p>۴۲۴ یہ علی ابن سعد عین کوئی اس بولا بلاتو اسے کوئی کوئی شہ اس آیا عجیب شکوہ سے خدا شناس نہی سے ایک مگر مجمع حواس</p>	<p>۴۲۵ علی تھا ہوا کو کا بیاؤ نہیں بار بار پہل تھ ساتھ گھوڑے آتے سے سووار کے تھے تمام میں دس بیس چوبدار تھ بیوان سلام کو باندھے ہو قطار</p>
<p>خاک کا چر گیا ہو ہاری سپاہ سے وہ جامیگا سبط رسالت پناہ سے</p>	<p>یہ غیض تھا عر کی طلب سے دلیر کو جس طرح ٹوک دے کوئی ختمہ میں شیر کو</p>	<p>ظالم کے حکم میں سپہ شام و روم بھی چار و نظرف سلامی کے یا جوئی دھوم بھی</p>

<p>۴۱۳</p> <p>جوانمیں تیری راہ چھوڑ دی پسند پانی تو تین دن سے ہو پیر دیو پیر بند نعمت پر سے بہت ہیں اور سلطان ارجمند نعمت پر سے چاہئے اور سلطان سوار چرخ</p>	<p>۴۱۴</p> <p>ڈر کر کہ عمر نہ کاوی شرمناور زین سوار سے رسلے کے تین کدھر کتھے جوان صفین میں کتھے تین نہ کیا مڑے نہ کا کی بجائے چھ نہیں</p>	<p>۴۱۵</p> <p>کشتا تھا شہر سے بہ نخت وہ خود پرست کھلو نشان لڑائی کا ہو چلے بند و بست کدے دست ہو عزیز میں جو بلند و بست دیا یہ جانیں اور جوانان تیز دست</p>
<p>۴۱۶</p> <p>نشر میں یان چو لاکھ دلا اور جوان میں وان ایک صف ہو زمین بہتر جوان میں</p>	<p>۴۱۷</p> <p>دنیا میں زور اپنا ہو اور اپنا ہاتھ ہو میں ہوں کسی طرف نہ کوئی میر ساتھ ہو</p>	<p>۴۱۸</p> <p>اں پہی کو تشنہ دہن فرج کیجیو گر باس آبرو ہو تو بانی نہ دیجیو</p>
<p>۴۱۹</p> <p>اوشن بھی چھوٹے چھوٹے ہیں بھل نہ حال ملواریں ہاتھ سے اٹھے گی اور نہ بھال کیا جانے دلین سوچے ہیں کیا شاہ خوشحال دیکھتے پہلوؤں کے خربے یہ خور ہال</p>	<p>۴۲۰</p> <p>بولادہ عجیب کہ نہ بہم ملای جوری اچھی نہیں یہ تند مزاجی یہ بر جوری مڑنے کا غر نہ سزا خنری میں وہ دیکھا حسین ہوا کی تہ جوری</p>	<p>۴۲۱</p> <p>حکم حکم سے کوئی بد نخواست اگر نظمی یہ حکم جو کہ عدا کر بدن سے مگر جو جا بجا جو ادھر سے کوئی ادھر مگر جو جا بجا جو اراں ہو لگا لگا</p>
<p>۴۲۲</p> <p>فوجوں کے سبے ہونے جو دشت نبرد میں دب جائینگے سوار دنگے گھوڑوں کی گر میں</p>	<p>۴۲۳</p> <p>کیا اسکا ساتھ جبکی اطاعت گناہ ہو حاکم ہو یا رئیس ہو یا بادشاہ ہو</p>	<p>۴۲۴</p> <p>حاکم ہو نہیں سزا کا مجھے اختیار ہی درہ ہو بڑیاں ہیں اسیری ہو دارہی</p>
<p>۴۲۵</p> <p>ادادہ قتل شاہ بہ بن سب جوان میں کشتا جو اب سر پہنے تلکے کیسے کون بر جھیاں حسین مڑے نہ کا کی بجائے چھ نہیں</p>	<p>۴۲۶</p> <p>کتنے لگاؤ سے بہ نخت وہ حلیہ ساز مرد سے جو نیکو تو تیری دیا یہ ساز اب نہ تو مجھے کہجی اسرار جہاز اب بعد فتح اور بھی تو ہو لگا ساز</p>	<p>۴۲۷</p> <p>دیکھا کیا شہر سے تاکید خاص نام چین بر جھیاں تیرا کیا حلیہ نام دیکھا کیا شہر سے تاکید خاص نام چین بر جھیاں تیرا کیا حلیہ نام</p>
<p>۴۲۸</p> <p>انسان کو اختیار ہی خود اپنے کام میں مجلو شریک کرتا ہو قتل امام میں</p>	<p>۴۲۹</p> <p>دیر اسمین کیا جو امر قریب الوقوع ہو تو مصلحت جو دے تو لڑائی شروع ہو</p>	<p>۴۳۰</p> <p>چین بر جھیاں قریب جو وہ شیر نر گیا اشرارے رعب حق پسر سعد ڈر گیا</p>

۴۳۳	۴۳۲	۴۳۱
موج اگر تو فاضل در شمسیدار ہو جو در رخ جو شمس کا طلسمار ہو خدا کا یون تو خطاوار ہو خدا کا فاضل مٹا رہو	۴۳۰	۴۲۹
۴۲۹	۴۲۸	۴۲۷
ایمان کا فیض رب عطا کی طرف سے ہو شر اگر طرف سے خیر خدا کی طرف سے ہو	۴۲۸	۴۲۷
۴۲۷	۴۲۶	۴۲۵
۴۲۵	۴۲۴	۴۲۳
۴۲۳	۴۲۲	۴۲۱
۴۲۱	۴۲۰	۴۱۹
۴۱۹	۴۱۸	۴۱۷
۴۱۷	۴۱۶	۴۱۵
۴۱۵	۴۱۴	۴۱۳
۴۱۳	۴۱۲	۴۱۱
۴۱۱	۴۱۰	۴۰۹
۴۰۹	۴۰۸	۴۰۷
۴۰۷	۴۰۶	۴۰۵
۴۰۵	۴۰۴	۴۰۳
۴۰۳	۴۰۲	۴۰۱
۴۰۱	۴۰۰	۳۹۹
۳۹۹	۳۹۸	۳۹۷
۳۹۷	۳۹۶	۳۹۵
۳۹۵	۳۹۴	۳۹۳
۳۹۳	۳۹۲	۳۹۱
۳۹۱	۳۹۰	۳۸۹
۳۸۹	۳۸۸	۳۸۷
۳۸۷	۳۸۶	۳۸۵
۳۸۵	۳۸۴	۳۸۳
۳۸۳	۳۸۲	۳۸۱
۳۸۱	۳۸۰	۳۷۹
۳۷۹	۳۷۸	۳۷۷
۳۷۷	۳۷۶	۳۷۵
۳۷۵	۳۷۴	۳۷۳
۳۷۳	۳۷۲	۳۷۱
۳۷۱	۳۷۰	۳۶۹
۳۶۹	۳۶۸	۳۶۷
۳۶۷	۳۶۶	۳۶۵
۳۶۵	۳۶۴	۳۶۳
۳۶۳	۳۶۲	۳۶۱
۳۶۱	۳۶۰	۳۵۹
۳۵۹	۳۵۸	۳۵۷
۳۵۷	۳۵۶	۳۵۵
۳۵۵	۳۵۴	۳۵۳
۳۵۳	۳۵۲	۳۵۱
۳۵۱	۳۵۰	۳۴۹
۳۴۹	۳۴۸	۳۴۷
۳۴۷	۳۴۶	۳۴۵
۳۴۵	۳۴۴	۳۴۳
۳۴۳	۳۴۲	۳۴۱
۳۴۱	۳۴۰	۳۳۹
۳۳۹	۳۳۸	۳۳۷
۳۳۷	۳۳۶	۳۳۵
۳۳۵	۳۳۴	۳۳۳
۳۳۳	۳۳۲	۳۳۱
۳۳۱	۳۳۰	۳۲۹
۳۲۹	۳۲۸	۳۲۷
۳۲۷	۳۲۶	۳۲۵
۳۲۵	۳۲۴	۳۲۳
۳۲۳	۳۲۲	۳۲۱
۳۲۱	۳۲۰	۳۱۹
۳۱۹	۳۱۸	۳۱۷
۳۱۷	۳۱۶	۳۱۵
۳۱۵	۳۱۴	۳۱۳
۳۱۳	۳۱۲	۳۱۱
۳۱۱	۳۱۰	۳۰۹
۳۰۹	۳۰۸	۳۰۷
۳۰۷	۳۰۶	۳۰۵
۳۰۵	۳۰۴	۳۰۳
۳۰۳	۳۰۲	۳۰۱
۳۰۱	۳۰۰	۲۹۹
۲۹۹	۲۹۸	۲۹۷
۲۹۷	۲۹۶	۲۹۵
۲۹۵	۲۹۴	۲۹۳
۲۹۳	۲۹۲	۲۹۱
۲۹۱	۲۹۰	۲۸۹
۲۸۹	۲۸۸	۲۸۷
۲۸۷	۲۸۶	۲۸۵
۲۸۵	۲۸۴	۲۸۳
۲۸۳	۲۸۲	۲۸۱
۲۸۱	۲۸۰	۲۷۹
۲۷۹	۲۷۸	۲۷۷
۲۷۷	۲۷۶	۲۷۵
۲۷۵	۲۷۴	۲۷۳
۲۷۳	۲۷۲	۲۷۱
۲۷۱	۲۷۰	۲۶۹
۲۶۹	۲۶۸	۲۶۷
۲۶۷	۲۶۶	۲۶۵
۲۶۵	۲۶۴	۲۶۳
۲۶۳	۲۶۲	۲۶۱
۲۶۱	۲۶۰	۲۵۹
۲۵۹	۲۵۸	۲۵۷
۲۵۷	۲۵۶	۲۵۵
۲۵۵	۲۵۴	۲۵۳
۲۵۳	۲۵۲	۲۵۱
۲۵۱	۲۵۰	۲۴۹
۲۴۹	۲۴۸	۲۴۷
۲۴۷	۲۴۶	۲۴۵
۲۴۵	۲۴۴	۲۴۳
۲۴۳	۲۴۲	۲۴۱
۲۴۱	۲۴۰	۲۳۹
۲۳۹	۲۳۸	۲۳۷
۲۳۷	۲۳۶	۲۳۵
۲۳۵	۲۳۴	۲۳۳
۲۳۳	۲۳۲	۲۳۱
۲۳۱	۲۳۰	۲۲۹
۲۲۹	۲۲۸	۲۲۷
۲۲۷	۲۲۶	۲۲۵
۲۲۵	۲۲۴	۲۲۳
۲۲۳	۲۲۲	۲۲۱
۲۲۱	۲۲۰	۲۱۹
۲۱۹	۲۱۸	۲۱۷
۲۱۷	۲۱۶	۲۱۵
۲۱۵	۲۱۴	۲۱۳
۲۱۳	۲۱۲	۲۱۱
۲۱۱	۲۱۰	۲۰۹
۲۰۹	۲۰۸	۲۰۷
۲۰۷	۲۰۶	۲۰۵
۲۰۵	۲۰۴	۲۰۳
۲۰۳	۲۰۲	۲۰۱
۲۰۱	۲۰۰	۱۹۹
۱۹۹	۱۹۸	۱۹۷
۱۹۷	۱۹۶	۱۹۵
۱۹۵	۱۹۴	۱۹۳
۱۹۳	۱۹۲	۱۹۱
۱۹۱	۱۹۰	۱۸۹
۱۸۹	۱۸۸	۱۸۷
۱۸۷	۱۸۶	۱۸۵
۱۸۵	۱۸۴	۱۸۳
۱۸۳	۱۸۲	۱۸۱
۱۸۱	۱۸۰	۱۷۹
۱۷۹	۱۷۸	۱۷۷
۱۷۷	۱۷۶	۱۷۵
۱۷۵	۱۷۴	۱۷۳
۱۷۳	۱۷۲	۱۷۱
۱۷۱	۱۷۰	۱۶۹
۱۶۹	۱۶۸	۱۶۷
۱۶۷	۱۶۶	۱۶۵
۱۶۵	۱۶۴	۱۶۳
۱۶۳	۱۶۲	۱۶۱
۱۶۱	۱۶۰	۱۵۹
۱۵۹	۱۵۸	۱۵۷
۱۵۷	۱۵۶	۱۵۵
۱۵۵	۱۵۴	۱۵۳
۱۵۳	۱۵۲	۱۵۱
۱۵۱	۱۵۰	۱۴۹
۱۴۹	۱۴۸	۱۴۷
۱۴۷	۱۴۶	۱۴۵
۱۴۵	۱۴۴	۱۴۳
۱۴۳	۱۴۲	۱۴۱
۱۴۱	۱۴۰	۱۳۹
۱۳۹	۱۳۸	۱۳۷
۱۳۷	۱۳۶	۱۳۵
۱۳۵	۱۳۴	۱۳۳
۱۳۳	۱۳۲	۱۳۱
۱۳۱	۱۳۰	۱۲۹
۱۲۹	۱۲۸	۱۲۷
۱۲۷	۱۲۶	۱۲۵
۱۲۵	۱۲۴	۱۲۳
۱۲۳	۱۲۲	۱۲۱
۱۲۱	۱۲۰	۱۱۹
۱۱۹	۱۱۸	۱۱۷
۱۱۷	۱۱۶	۱۱۵
۱۱۵	۱۱۴	۱۱۳
۱۱۳	۱۱۲	۱۱۱
۱۱۱	۱۱۰	۱۰۹
۱۰۹	۱۰۸	۱۰۷
۱۰۷	۱۰۶	۱۰۵
۱۰۵	۱۰۴	۱۰۳
۱۰۳	۱۰۲	۱۰۱
۱۰۱	۱۰۰	۹۹
۹۹	۹۸	۹۷
۹۷	۹۶	۹۵
۹۵	۹۴	۹۳
۹۳	۹۲	۹۱
۹۱	۹۰	۸۹
۸۹	۸۸	۸۷
۸۷	۸۶	۸۵
۸۵	۸۴	۸۳
۸۳	۸۲	۸۱
۸۱	۸۰	۷۹
۷۹	۷۸	۷۷
۷۷	۷۶	۷۵
۷۵	۷۴	۷۳
۷۳	۷۲	۷۱
۷۱	۷۰	۶۹
۶۹	۶۸	۶۷
۶۷	۶۶	۶۵
۶۵	۶۴	۶۳
۶۳	۶۲	۶۱
۶۱	۶۰	۵۹
۵۹	۵۸	۵۷
۵۷	۵۶	۵۵
۵۵	۵۴	۵۳
۵۳	۵۲	۵۱
۵۱	۵۰	۴۹
۴۹	۴۸	۴۷
۴۷	۴۶	۴۵
۴۵	۴۴	۴۳
۴۳	۴۲	۴۱
۴۱	۴۰	۳۹
۳۹	۳۸	۳۷
۳۷	۳۶	۳۵
۳۵	۳۴	۳۳
۳۳	۳۲	۳۱
۳۱	۳۰	۲۹
۲۹	۲۸	۲۷
۲۷	۲۶	۲۵
۲۵	۲۴	۲۳
۲۳	۲۲	۲۱
۲۱	۲۰	۱۹
۱۹	۱۸	۱۷
۱۷	۱۶	۱۵
۱۵	۱۴	۱۳
۱۳	۱۲	۱۱
۱۱	۱۰	۹
۹	۸	۷
۷	۶	۵
۵	۴	۳
۳	۲	۱
۱	۰	

<p>۱۴۴ نعلین کے لئے شہ کو چھتا ہر سر کا جان ان کی نیکی کے خون کے دریا بہنے آج</p>	<p>۱۴۵ چھتا ہو مگر تو قید عالم سے جلد میں میرزا راجا احمد علی سے منتقل میں جب ترقی کتا ہوں منسلک ہوں دل جایا ہوں دیکھو جاہلون اقل کے منتقل</p>	<p>۱۴۶ پاپ اسکا بھی تھیں سب سے بے نفاق بعض علی بن عبول گیا تھا غلامی یاد برسون لاؤ شہر بی بی سے بے نفاق نہیں ہے بعد صلح تھا انکار اتحاد</p>
<p>رحمت اٹھا کے زور زور لینے آئے ہیں کو سونے یان حسین کا سر لینے آئے ہیں</p>	<p>چھوڑا گذشت صاحب مسجد ساتھ ہیں تیرا شریک اب نہیں سید کے ساتھ ہیں</p>	<p>یہونچائے سنج قبر میں خیر الامام کو دلو انکے نہر جان سے مارا امام کو</p>
<p>۱۴۷ جہ نعل بن فاطمہ آسودگی نعل نعل بن فاطمہ بن علی کا بیگ شمع دال نعل بن فاطمہ بن علی کا بیگ شمع دال دور میں کرانچہ باغ چھوڑ کر آج نعل بن فاطمہ بن علی کا بیگ شمع دال</p>	<p>۱۴۸ نعل بن فاطمہ بن علی کا بیگ شمع دال نعل بن فاطمہ بن علی کا بیگ شمع دال نعل بن فاطمہ بن علی کا بیگ شمع دال نعل بن فاطمہ بن علی کا بیگ شمع دال نعل بن فاطمہ بن علی کا بیگ شمع دال</p>	<p>۱۴۹ نعل بن فاطمہ بن علی کا بیگ شمع دال نعل بن فاطمہ بن علی کا بیگ شمع دال نعل بن فاطمہ بن علی کا بیگ شمع دال نعل بن فاطمہ بن علی کا بیگ شمع دال نعل بن فاطمہ بن علی کا بیگ شمع دال</p>
<p>ہونگی علی کی بیٹیاں بکوا امام میں بندی نیکی کی آل کی جاگی شام میں</p>	<p>نام حسین بن مہر سے نہ بس بار بارے کسوں کہ کوئی تن سے ترسے تارے</p>	<p>لایا تھا گھر کرین شہ مشرق میں کو یہونچا بھی اول قبر علی پر حسین کو</p>
<p>۱۵۰ نعل بن فاطمہ بن علی کا بیگ شمع دال نعل بن فاطمہ بن علی کا بیگ شمع دال نعل بن فاطمہ بن علی کا بیگ شمع دال نعل بن فاطمہ بن علی کا بیگ شمع دال نعل بن فاطمہ بن علی کا بیگ شمع دال</p>	<p>۱۵۱ نعل بن فاطمہ بن علی کا بیگ شمع دال نعل بن فاطمہ بن علی کا بیگ شمع دال نعل بن فاطمہ بن علی کا بیگ شمع دال نعل بن فاطمہ بن علی کا بیگ شمع دال نعل بن فاطمہ بن علی کا بیگ شمع دال</p>	<p>۱۵۲ نعل بن فاطمہ بن علی کا بیگ شمع دال نعل بن فاطمہ بن علی کا بیگ شمع دال نعل بن فاطمہ بن علی کا بیگ شمع دال نعل بن فاطمہ بن علی کا بیگ شمع دال نعل بن فاطمہ بن علی کا بیگ شمع دال</p>
<p>گر نام نامی اسد ذوالجلال لون انسان تو کیا ہو شیر کی آنکھیں ل لون</p>	<p>چلنے سے جان جاگی جلیں کوکر اچھا ہی ہو گز تو کسی کی مدد کوکر</p>	<p>مردود تھا یہ دونوں جانیں بکار ہو آتش کے گزر پڑتے ہیں مستکی مدد ہو</p>

<p>۷۷۷ جولاہا بوجی فوج کی اکثریت پہنچنے سے تو نام و میر سے سر کو اتار لیا جان سے تو کیا بڑی اصل کیا ترانہ اویسا رو جولاہا و ترانہ بولے کرتے ہیں</p>	<p>۷۷۸ جولاہا لکھ لال سے جھگڑا کر جولہا لکھ لال سے جھگڑا کر جولہا لکھ لال سے جھگڑا کر جولہا لکھ لال سے جھگڑا کر</p>	<p>۷۷۹ مظاہرہ خوب لگ گیا لالہ زار کا بلبل گل کا ساتھ دیا ہو کہ خسار کا کیا اتحاد زن ہو جب نور و نار کا میں درست بختن کا بدن تو لالہ زار کا</p>
<p>۷۸۰ کیا ڈر ہے پسند ہوا یا پسند ہو میں حق پہ ہوں زبان مری سطر پہ میں حق پہ ہوں زبان مری سطر پہ</p>	<p>۷۸۱ چھوڑا ہر سید و ن کے کین آن بان کو الٹیں جو آستین تو اسٹ دین جہان کو الٹیں جو آستین تو اسٹ دین جہان کو</p>	<p>۷۸۲ بجھا ہو تو تو اب سے وہ گناہ ہو تیری ہو اور راہ مری اور راہ ہو تیری ہو اور راہ مری اور راہ ہو</p>
<p>۷۸۳ کتا ہو یا بارہ سے شاہ دین کا نام میں خزر جان مجھتا ہوں نام شاہ کا نام میں خزر جان مجھتا ہوں نام شاہ کا نام</p>	<p>۷۸۴ حق جی خراب ہوتی ہو فوج سے ساتھ جو سرشار شد و دوجان سے قدم سے ساتھ جو سرشار شد و دوجان سے قدم سے ساتھ</p>	<p>۷۸۵ کیونکہ بپا بنی خرم چون دلکے رنگ کا فزون خرم حسین کے شبہ میں شک و گون کا فزون خرم حسین کے شبہ میں شک و گون</p>
<p>۷۸۶ نام حسین دلا دست کو بیارہ جان سے اس نام کا لڑ کوئی پوچھے زبان سے اس نام کا لڑ کوئی پوچھے زبان سے</p>	<p>۷۸۷ چھوڑا گارو سے بھی نہ دق حسین کا دھونڈے گی میری خاک بھی امن حسین کا دھونڈے گی میری خاک بھی امن حسین کا</p>	<p>۷۸۸ مرہ ہوں منہ کو قبلہ عالم سے موڑ کر سکن بناؤں دیر میں کہے کو چھوڑ کر سکن بناؤں دیر میں کہے کو چھوڑ کر</p>
<p>۷۸۹ میں نے کرتا ہوں بر ملا کس سے جو پوچھو تو اسے کوئی چلا کس سے جو پوچھو تو اسے کوئی چلا</p>	<p>۷۹۰ میں نے زبان مری اور دشمن کا نام لیتا ہوں سب سے بے انت علی کا نام لیتا ہوں سب سے بے انت علی کا نام</p>	<p>۷۹۱ وہ عاشق حسین کہتے ہی بلبل چلا شکر دلائے خاطر نہ کا پیش دلب چلا شکر دلائے خاطر نہ کا پیش دلب چلا</p>
<p>۷۹۲ خاق مدد کر گیا صلیح امام ہوں نوحین بگاڑن جسے میں اس کا غلام ہوں نوحین بگاڑن جسے میں اس کا غلام ہوں</p>	<p>۷۹۳ بلوے میں قید و قفس شیر اکہ ہو دیران شرمشام ہو کو فرباہ ہو دیران شرمشام ہو کو فرباہ ہو</p>	<p>۷۹۴ دل کل گیا داغ میں وہ بوسا گئی ٹھنڈی ہوا بہشت کے گلشن کی آگئی ٹھنڈی ہوا بہشت کے گلشن کی آگئی</p>

<p>۴۴۴ وہ راہ کی ہے کہ در درستی میں چلتی ہے جس میں قاطعیت کی وہ راہ کی ہے جس میں قاطعیت کی وہ راہ کی ہے جس میں قاطعیت کی</p>	<p>۴۴۵ لازم ہے کہ میری کہیں گے کہ وہ ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ ہیں</p>	<p>۴۴۶ دیکھ یہ استفادہ کرنے کی فتنہ شاہ غل تھا عجیب صاحب ایان ہو واہ واہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ ہیں</p>
<p>۴۴۷ حسن بلا حسین علی سا احسان خدا کا ہے باجو کو اندھو ساما شکشا کا ہو</p>	<p>۴۴۸ ڈالا تھا ہاتھ کیوں شہ والی پاک میں میری ہی سزا ہے کہ جلاوا دو آگ میں</p>	<p>۴۴۹ مستان ہو کے دلبر نہ سزا رواں ہوا تیرے کی پیشانی کو دریا رواں ہوا</p>
<p>۴۴۸ باندھے ہیں اس کو اس کے ہاتھوں میں تو اس کو اس کے ہاتھوں میں</p>	<p>۴۴۹ راستی میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ ہیں</p>	<p>۴۵۰ چلیکے تھیں اتنی تھیں کہ وہ ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ ہیں</p>
<p>۴۵۱ ای صاحبو غلام کو آنے کی راہ دو خداوند محمد عربی کا پستہ دو</p>	<p>۴۵۲ رتی بندھی ہو پاؤں میں اور تیرے سر نہو یہ سب قبول ہو یہ غلاب سقر نہو</p>	<p>۴۵۳ تو سہلین ہو کیلے کن تیرے سار ہون اتھ کر کے تو مل کہ بہت بہتر ہون</p>
<p>۴۵۴ ادار کا قیام جو بلکہ وہ وہ وہ میں میں میں میں میں میں میں میں</p>	<p>۴۵۵ میں میں میں میں میں میں میں میں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ ہیں</p>	<p>۴۵۶ دیکھ یہ استفادہ کرنے کی فتنہ شاہ غل تھا عجیب صاحب ایان ہو واہ واہ</p>
<p>۴۵۷ دین پر درویش کا ہاتھ سے کام لو عاصی کی روٹی ہوئی کشتی کو تمام لو</p>	<p>۴۵۸ ارمان ہو صدے ہو نیک حسرت نکال دو سزا کاٹ کر حسین کے قدم نہ ڈال دو</p>	<p>۴۵۹ موجود رہی کو غفر وقت پاس تھے گود و تھا حسین علی میر پاس تھے</p>

<p>۱۴۴۵ کیون تجھ کو اتنی دوست نازیم ہو بھائی خدا کی ذات غفور رحیم ہو</p>	<p>۱۴۴۶ جاری ہو فیض خدا رب جلیل مین حصہ ہو تیرا خلد مین اہلسبیل مین</p>	<p>۱۴۴۷ بھائی کرم سے صرف پیسہ کتنے مین نخت بہ کو کتنے مین سے قدر کتنے مین</p>
<p>۱۴۴۸ کافی کہانا خاک کا ہو جو جیتے ہو جو جیتے خدا سے وہ عالم بیاہو</p>	<p>۱۴۴۹ میلان آتی مین خنہ جو چوچکے ہو رو کر کا ظلام اس لطف سے نشا</p>	<p>۱۴۵۰ آگہی نہ جتنے لگے ہیں سب کا آگہی نہ جتنے لگے ہیں سب کا</p>
<p>۱۴۵۱ درا سے جو قریب ہو پاک ہو گیا درا سے جو قریب ہو پاک ہو گیا</p>	<p>۱۴۵۲ قومان جیسے مڑے جس پاک کے پر تو سے نہ کر دیا فتنے کو خاک کے</p>	<p>۱۴۵۳ مولا ابھی کسی کو نہ اذن و حاسے پہلے تھے غلام کوین کی خدا سے</p>
<p>۱۴۵۴ تو ہی نہ مروت ہو نہ خدا پرست ہو خدا پرست ہو نہ خدا پرست ہو</p>	<p>۱۴۵۵ خدا پرست ہو نہ خدا پرست ہو خدا پرست ہو نہ خدا پرست ہو</p>	<p>۱۴۵۶ خدا پرست ہو نہ خدا پرست ہو خدا پرست ہو نہ خدا پرست ہو</p>
<p>۱۴۵۷ تو ہوئے اور کشتی کی سیر ہو میری بھی یہ دعا ہو کہ جی سیر ہو</p>	<p>۱۴۵۸ دیکھو رسول حق کے فائے کی شان لا مارا کسی غشی سے تھی سیہان کو</p>	<p>۱۴۵۹ دیکھو رسول حق کے فائے کی شان لا مارا کسی غشی سے تھی سیہان کو</p>

<p>۴۶۲ جی بھر کر تجھ کو طعنیں دیں وفا نشا دنیا میں زندگی کا بھلا کیا ہے اعتبار میں نے تیرا عشق تھا اور جو دوستدار اب کیا ہے تجھے نہیں جانتا میرا</p>	<p>۴۶۵ دعوت کر گیا آج تیری سرکار جلدیاں میری کھلیں تیرے چہرے پر حاضر ہیں خونِ نعت و فود میں میرے تیرے ہر قصور تارا و وفا نشا</p>	<p>۴۶۱ میں کیا کہوں تجھ کو میرا کیا ہے منصوب ہو گیا ہے میرا کیا ہے تیری بات دیکھ کر جو کچھ ہے تو تیار ہو سونے کے گلے پر میرا کیا ہے</p>
<p>پہلے کا ذکر اب نہیں وہ بات اور تھی یہ صحبت اور یہ وہ ملاقات اور تھی</p>	<p>ہم ہیں بنجار کو طبعِ لیلیٰ ہے زہرا طہری ہیں غر کو تیری ہے</p>	<p>مضطرب ہوں کہ چہ ہے یہ سحر چوں کہ پرست شاق ہو تری فرستیں کو</p>
<p>۴۶۳ میں نے تجھ کو اپنے ہر کلمے میں جو کچھ کہتا ہوں وہ تو میرا کلام کی عزت میں ہے تجھے میرا کلام بھلا کیا ہے اب جو سر از آری کلام</p>	<p>۴۶۴ فدا کیا شاہ نے جی میرا تو میرا یہ ہے زندگی کا راز و شے میرا خاکِ حیات ہے میرا جی میرا جہاں میں ہے میرا جی میرا</p>	<p>۴۶۷ میں نے تجھ کو میرا کیا ہے میں نے تجھ کو میرا کیا ہے میں نے تجھ کو میرا کیا ہے میں نے تجھ کو میرا کیا ہے</p>
<p>دل کو یہ آنکھ میری کہتے ہیں جو یہ ہوں عزت ہو اگر ہر اول فح حضور ہوں</p>	<p>تیری مفارقت کا نہایت ملال ہے اشکِ حیات ہے جو کچھ دل کا حال ہے</p>	<p>باہر جو مل تھا از حسرت مہمان شاہ کا سید انیسویں شور تھا فریادِ آہ کا</p>
<p>۴۶۸ وہی ہے جس نے تجھ کو میرا کیا ہے اور یہ ہے جس نے تجھ کو میرا کیا ہے وہی ہے جس نے تجھ کو میرا کیا ہے اور یہ ہے جس نے تجھ کو میرا کیا ہے</p>	<p>۴۶۹ میں نے تجھ کو میرا کیا ہے میں نے تجھ کو میرا کیا ہے میں نے تجھ کو میرا کیا ہے میں نے تجھ کو میرا کیا ہے</p>	<p>۴۷۰ میں نے تجھ کو میرا کیا ہے میں نے تجھ کو میرا کیا ہے میں نے تجھ کو میرا کیا ہے میں نے تجھ کو میرا کیا ہے</p>
<p>پانی بہا نکا پیکے وہ لذت اٹھائے گا دنیا کی اہم تو کما مزا بھول جائے گا</p>	<p>طوفانیں ہو جہاں جنابِ امیر کا نے وہ دھوکہ دیا ہے میرا</p>	<p>دھماکا ہو حسین کا اس راج دیاس میں فاکہ نہ ہو گا ساتھ دیا بھوکہ پیاس میں</p>

<p>۱۴۴ ہاگاہی چھپتی ہے نقشہ چھڑا کر چادریں کھینچ کر دینے پر ایک پر نقاب کی عرض یا اہم دو عالم فلک و جہاں کتنی ہیں بہار کو دو جانب توتاب</p>	<p>۱۴۵ پرو عرض کہ شہر گھر گھر گھر پھر</p>	<p>۱۴۶ پھر</p>
<p>اونکا بھی ہو کام جو خوش اعتقاد ہیں نہڑا کی بہوین بیلیاں سب لے لے جاؤں</p>	<p>پر تو جو پڑ گیا تھا امام عسکری کا جلوہ تھاروئے پالک اہان کے نور کا</p>	<p>رخسار تھے کہ پھول ہون جسے گلے ہوئے بلکہ کوئی صدف بھری ہوئی ابرو طے ہوئے</p>
<p>۱۴۷ فریاد کر کہ کمر چھانی کے غم غم چھڑا کر کہ کمر چھانی کے غم غم چھڑا کر کہ کمر چھانی کے غم غم چھڑا کر کہ کمر چھانی کے غم غم</p>	<p>۱۴۸ چھڑا کر کہ کمر چھانی کے غم غم چھڑا کر کہ کمر چھانی کے غم غم چھڑا کر کہ کمر چھانی کے غم غم چھڑا کر کہ کمر چھانی کے غم غم</p>	<p>۱۴۹ چھڑا کر کہ کمر چھانی کے غم غم چھڑا کر کہ کمر چھانی کے غم غم چھڑا کر کہ کمر چھانی کے غم غم چھڑا کر کہ کمر چھانی کے غم غم</p>
<p>بستی محمدی کی اوپر بنائے پڑیں میں چین سو تو یہ پھر بنائے</p>	<p>جاتا ہیون جہا کو اہل لفاق سے بلبل جن میں جاتی چوس شہنشاہ سے</p>	<p>سینے میں ایک کفر جو تھا دروہو گیا اوجھڑا سے اس کے طالع ہو گیا</p>
<p>۱۵۰ پھر</p>	<p>۱۵۱ پھر</p>	<p>۱۵۲ پھر</p>
<p>ہر دو عالم کا صلح سپاہ عدو کے آل بنی سے جگو خدا مر خرو سے</p>	<p>ہم چہ کون ہو کہ یہ اللہ ساتھ ہیں دستاؤں سے حیان تھا کہ لب کے تہنہ</p>	<p>بھلی گئی فوج پھیری حاتم سے بڑھ کر لڑوا ام دم کے غلام سے</p>

<p>نظم بہار و بہار کے گلستاں میں خجستہ کے گلستاں میں دور و دور کے گلستاں میں خجستہ کے گلستاں میں</p>	<p>نظم سویکھ کے گلستاں میں ملاو سے جی جی کے گلستاں میں چوڑی کے گلستاں میں چوڑی کے گلستاں میں</p>	<p>نظم اک صافقہ کا کہ ضیا تافدا گئی برسپاہ شام میں بجلی چمک گئی کھجستہ کے گلستاں میں کھجستہ کے گلستاں میں</p>
<p>نظم کوڑی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی دور یا ہو کا پیر کی چار اہستہ میں کھجستہ کے گلستاں میں کھجستہ کے گلستاں میں</p>	<p>نظم ہر شے سے چھین کر جو نشان ہیں کام ہو مرد و مکا مارا نہیں مرد و مکا کام ہو کھجستہ کے گلستاں میں کھجستہ کے گلستاں میں</p>	<p>نظم اک صافقہ کا کہ ضیا تافدا گئی برسپاہ شام میں بجلی چمک گئی کھجستہ کے گلستاں میں کھجستہ کے گلستاں میں</p>
<p>نظم کھجستہ کے گلستاں میں کھجستہ کے گلستاں میں کھجستہ کے گلستاں میں کھجستہ کے گلستاں میں</p>	<p>نظم کھجستہ کے گلستاں میں کھجستہ کے گلستاں میں کھجستہ کے گلستاں میں کھجستہ کے گلستاں میں</p>	<p>نظم کھجستہ کے گلستاں میں کھجستہ کے گلستاں میں کھجستہ کے گلستاں میں کھجستہ کے گلستاں میں</p>
<p>کس صفت میں کس صفت میں کو سون میں کس صفت میں کھجستہ کے گلستاں میں کھجستہ کے گلستاں میں</p>	<p>کھجستہ کے گلستاں میں کھجستہ کے گلستاں میں کھجستہ کے گلستاں میں کھجستہ کے گلستاں میں</p>	<p>کھجستہ کے گلستاں میں کھجستہ کے گلستاں میں کھجستہ کے گلستاں میں کھجستہ کے گلستاں میں</p>

<p>۱۰۱ نندا جیہ طرانی بس گئی ناگن کی طرح جب گری ہو تو جلیبی ہی دم میں رہیں جلیبی میں ایک سترے ترقی ہو دیو سر</p>	<p>۱۰۲ مگر نہ تیرا شوق نہ تیرا غم بے خبری رہے قدر اندازے ظہیر سہا سہا آکھو جو نہ گئے گوشت گہر دیا کاس کی گمانیں جو تو کوئی تیر</p>	<p>۱۰۳ اپنی طشت میں طشت مال کے چھپا غصہ بکریاں و سپر کو بنگال کے دو تین ہاتھ سیسے کے شہرے نکال کے پھیل بیچ کا اور ادا دیا پھول حال کے</p>
<p>او کھینچو بیونین نہ پا کھنڈ زینین وہ خاک پر گرا یہ در آئی زمین میں</p>	<p>دیکھیں تو کسے فرج کے سرس بکا دیے کتنے خدنگ تاش کے تو سے لگا دیے</p>	<p>دشمن پہ گئے کرتی ہر تیغ اجل کہیں قبضہ کہیں پھاتخ شکر کا چل کہیں</p>
<p>۱۰۴ فرات تیغ عرش شمشیر کے چھوڑا نہ سرسبز کسی بیستہ شمس کے چلتے ہیں پس سیکڑے شمشیر کے پیادے غصہ جی کھنڈ شمس کے</p>	<p>۱۰۵ بھلا ہلا کے تیغ سے کھنڈ لٹ بھا مارا ہوا تھا کہ کھلے زبان بھا بھلا بھلا تھا کہ جزو جوان بھا لغو کیا کہو تیرا کمان بھا</p>	<p>۱۰۶ کزیران اوٹھ کے کچا رہا بھا اس ضرب تو دور کہ تو اور زبا بھا آبا تھا کہ نہ متصل کسی کرا بھا دیکر کے اسکا وار کیا چھوڑے بھا</p>
<p>دستاؤ کھوا ڈرا گئی ڈھا کوئی بوٹ میں چار آمینہ کو چار کیا ایک چوٹ میں</p>	<p>غازی نے جنگ کا ہنر دکھا دیا مانند کنگ نیزہ خلی اوڑا دیا</p>	<p>بہشتی جو ضرب تیغ دلا ورمود پر مثل خیار کاٹ کے صاف آئی خود پر</p>
<p>۱۰۷ نعرہ تھان نکلے کوئی جوان کو منظور سب کو سہ سے اچان کو سچ بنیں کہ نہ غمناک لڑے بھلا لڑے کہ نہ تھان شان کو</p>	<p>۱۰۸ تیرو کھان لکھتے چھوڑے تیرے آواز دی جہل نے کہ تیرا ہے اندر سے جہل کی شانی کا نہایت بس ایک ہاتھ تیرا گھوڑا نہایت</p>	<p>۱۰۹ دھڑکے خود کا نہ تھک دگتی سرس کے کھلے کو کاٹ کے نہایت تیرا بی شال برتن کھنڈ آگتی لکھتے کھنڈ کو صاف نہایت</p>
<p>غیرت جو ہو کسی کو تو بھر کیا دنگ ہو ہاں کو یہی ہو اور یہی میدان جنگ ہو</p>	<p>آئی گئی وہ تیغ عجب ہار ڈھنگ سے چلے کمان سے اور گیا اور پندنگ سے</p>	<p>زمین سے گئی دھنگ سے نہ زیر بند سے بوسہ باز زمین پہ اور تر کمر بند سے</p>

[illegible]

<p>۱۲۱ ان کی تہ پر گیا تو یہ بلا لادہ ملدا اور زور میں فاطمہ نے غرار سے نشا اور کہا صوبے اور غریبوں کا دیکھا شباب قلیہ کعبہ کا نوے پیا</p>	<p>۱۲۲ شہ نے کہا وہ نیت میں ہے میخیز میں بغیر اور تو یہ اور میرے لیے مری اور میں اور میرے لیے مری اور میں</p>	<p>۱۲۳ لاشہ اور ملکہ کے اپنے علی بن غفر ساقی ساقی ساقی ساقی عیبت لاشہ کے غفر کے در پر اور زوری کہ اور حرم</p>
<p>۱۲۴ پہونچا دماغ عرق پاک مشیت خاک کا اور وال ہو یہ فاطمہ کے دست پاک کا</p>	<p>۱۲۵ الفت ہو جنکو مجھے وہ آنسو ہلے ہیں بچے بھی نام لیکے تر ابلداتے ہیں</p>	<p>۱۲۶ یا اور بس بعلیگانہ حرم حسین کو دوام کے میہمان کا پر سائین کو</p>
<p>۱۲۷ حرم کے کما صوبے اور اسکے ازاد صدمے کے غلام کو آقا پست بار منہ لکھنے کے غلام کے غلام ہر زامری علی بن تو نے شاد</p>	<p>۱۲۸ شہزادہ کے چہ شہزادہ کے اور حرم کے چہ شہزادہ کے اور حرم کے چہ شہزادہ کے اور حرم کے چہ شہزادہ کے</p>	<p>۱۲۹ بیکین جو دست علی بن ابن عبید بن بن بن اور بن اور بن بن بن بن بن بن بن اور بن بن بن بن بن بن بن</p>
<p>۱۳۰ کچھ ہو سکا زفاطمہ کے نور میں سے بھائی حرمی ناکوئی پوچھے حسین سے</p>	<p>۱۳۱ یہ لکے لکے حسین بن علی علی علی دیکھا حرم حسین کو اور دم مل گیا</p>	<p>۱۳۲ سر دیکے عورتیں مرگیاں لے پانی میں جنت سے فاطمہ اسے کوئی نہیں</p>
<p>۱۳۳ کیا پانی جو پانی کے اور پانی کے پانی کے اور پانی کے پانی کے اور پانی کے پانی کے</p>	<p>۱۳۴ شہزادہ کے پانی کے اور پانی کے پانی کے اور پانی کے پانی کے اور پانی کے پانی کے</p>	<p>۱۳۵ زوری کے پانی کے اور پانی کے پانی کے اور پانی کے پانی کے اور پانی کے پانی کے</p>
<p>۱۳۶ یوں اور ہی ہر میرکن پاش پاش پر ان طرح ہلکتی ہر بیٹے کی لاش پر</p>	<p>۱۳۷ ماتر کی صف بھیلکی بہادر کے واسطے پیٹنے اہلیت ہی مگر کے واسطے</p>	<p>۱۳۸ برپا تھا حشر حشر کے ش چاک چاک پر بچے ذرا دیر سے تھرتھرتے خاک پر</p>

برای آتش شاه کا شیدا گذر گیا
شیر کشته تخته که مرا بجان در گیا

[illegible][illegible][illegible]

<p>۴۱ سب آفتاب تاج تیرا اودھوہ خطو طشاعتی عیان ہوا دایان شب بدلتی کج خیال ہوا مصرف در حق نہ کون کج ہوا</p>	<p>۴۲ عازم خرمین میں اگر کس نے نہ ہوا بزمین گھوٹا گیا اگر سب ان کی ہوا کتنی بھی سر ہوا کس مرزا کی صلیب اب جاوین لیکلے لکڑا کاٹا</p>	<p>۴۳ پھر چور چور سب سے بد لادہ بکار پانی کو پیوند ہو جان اٹھو خزار زہ قلعہ فتح میں کہ نہ ہو آئندہ کار تیرا دین کی جگہ ہم پہ چھوڑ دیا</p>
<p>۴۴ و ان طیس جنگ بجے لگا زم گاہ میں تکبیر یان بلند تھی ناموس شاہ میں</p>	<p>۴۵ کچھ باغیوں کو د زمین زہراں آہ کا لکھتا ہوا آج باغ رسالت پناہ کا</p>	<p>۴۶ زخمی کرین سب تن اہر سلیق کا بھائی پہ چڑھ کے کاٹو دھڑیل کا</p>
<p>۴۷ تیرا کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ تیرا کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ تیرا کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ تیرا کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۴۸ تیرا کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ تیرا کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ تیرا کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ تیرا کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۴۹ تیرا کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ تیرا کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ تیرا کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ تیرا کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>۵۰ ہو تاہو گھر تباہ شدہ مشرقین کا دنیا سے کچھ ہو میرے حسین کا</p>	<p>۵۱ پانی نہیں ملا ہو کسی گلزار کو ہوئے گی اب خزان ہم اس ہمار کو</p>	<p>۵۲ پٹو او گھال میں جناب بدول کو پیا سا کرو گھانوج میں بدول کو</p>
<p>۵۳ تیرا کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ تیرا کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ تیرا کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ تیرا کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۵۴ تیرا کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ تیرا کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ تیرا کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ تیرا کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۵۵ تیرا کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ تیرا کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ تیرا کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ تیرا کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>۵۶ قدسی تمام مضطرب شکبار کئے خوابندگان کچھ کچھ قیاس کئے</p>	<p>۵۷ منظور تھا ہی عمر بد مصال کو پانی سے مساتی کو نر کے لال کو</p>	<p>۵۸ باندھو کر یہ حکم خدا سے جلیب ہو ہنگام کا زہر ہو وقت رحیل ہو</p>

<p>۱۰ پیشانی پر بی بی سبط رسول نام نے تسبیح جاننا نہ بے سجدی نام نے چوبیس صدی غرض شام نے</p>	<p>۱۱ عالمین کی کھجی نہ تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا</p>	<p>۱۲ لو خدا میں بندے کا جو اختیار کیا تیرے تخت سے تیرے تخت کا تیرے تخت سے تیرے تخت کا</p>
<p>۱۳ آہستہ زردہ کو تن پاک پر کیا حیدر کی ذوالفقار کو زبیر کیا</p>	<p>۱۴ بھینا گناہ گاروں کی حاجت روا کرو آہستہ پہ ناما جان کی محکوم روا کرو</p>	<p>۱۵ ہر شخص یاں ساقی یاد رکاب ہو بھر جہانین زبیر کا عالم حباب ہو</p>
<p>۱۶ پیشانی پر بی بی سبط رسول نام نے تسبیح جاننا نہ بے سجدی نام نے چوبیس صدی غرض شام نے</p>	<p>۱۷ عالمین کی کھجی نہ تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا</p>	<p>۱۸ لو خدا میں بندے کا جو اختیار کیا تیرے تخت سے تیرے تخت کا تیرے تخت سے تیرے تخت کا</p>
<p>۱۹ حالت تباہ ہو گئی یا نہیں شاہ کی ہاتھوں نے لکھ نام کے زبیر نے آہ کی</p>	<p>۲۰ سب ساقی ہر سیر کا بھائی کا داغ ہو زبیر کی کھجی جاری بھائی کا داغ ہو</p>	<p>۲۱ آج او سکی راہ میں نہ اگر لٹاؤ دھکا تو رہے غلطی شہادت ہو ہاؤ دھکا</p>
<p>۲۲ پیشانی پر بی بی سبط رسول نام نے تسبیح جاننا نہ بے سجدی نام نے چوبیس صدی غرض شام نے</p>	<p>۲۳ عالمین کی کھجی نہ تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا</p>	<p>۲۴ لو خدا میں بندے کا جو اختیار کیا تیرے تخت سے تیرے تخت کا تیرے تخت سے تیرے تخت کا</p>
<p>۲۵ مظلوم پر سپاہ عین کی چڑھائی ہو بھائی پر چھٹا ہو مانا دو ہائی ہو</p>	<p>۲۶ اعد استوں دین ہی کو گرا بنائے زہر کے کیا کیجے پھر پھر پائے</p>	<p>۲۷ سارے بزرگ تاج اور حرا رہے نہ میں ہو گناہ حسن مجاہد رہے</p>

<p>۴۷ سب طرح کے مٹنے والے ہیں یہاں جی دن سوسہ لکھ نیزیب نے شب کیسے نہیں بھلا جو غنیمتوں میں جی بھلا</p>	<p>۴۸ اس شریف نے نہ بھلائی نہ بھلائی نہ بھلائی نہ بھلائی نہ بھلائی نہ بھلائی نہ بھلائی</p>	<p>۴۹ سب طرح کے مٹنے والے ہیں یہاں جی دن سوسہ لکھ نیزیب نے شب کیسے نہیں بھلا جو غنیمتوں میں جی بھلا</p>
<p>۵۰ مگر قافلہ کا سامنے ہر گھوڑے خاک ہو سب ہوں ہلاک اور نہ زینب ہلاک ہو</p>	<p>۵۱ ہر گھوڑے کا خیال نہ بھلائی کا نام لے ہر گھوڑے کو عامیوں کے تباہی سے قہار لے</p>	<p>۵۲ دیکھ سواری بادشاہ شہرین کی ہر گھوڑے کی تباہی یہ زیارت حسین کی</p>
<p>۵۳ جبرائیل و قاضی و خدیو و حاکم حضرت کے سامنے ہر گھوڑے کی جان انصاف کا آپ جیسے جو فرستے ہیں غن دارشہن کا کون جو ہو موزن</p>	<p>۵۴ فرزند قاضی و خدیو و حاکم بن نہ اسی قاضی و خدیو و حاکم بائیں کا کون جو ہو موزن بائیں کا کون جو ہو موزن</p>	<p>۵۵ سب طرح کے مٹنے والے ہیں یہاں جی دن سوسہ لکھ نیزیب نے شب کیسے نہیں بھلا جو غنیمتوں میں جی بھلا</p>
<p>۵۶ نانا نہیں علی نہیں بانی جلی نہیں اب آپ کے سوا تو میں کا کوئی نہیں</p>	<p>۵۷ دو رخ حسین اپنے جگر پر ہٹا دگا دو رخ سے مامیوں کو گر بٹھا دگا</p>	<p>۵۸ سو کھی ہوئی زبا تو نہ ذکر اکبر کا ایک ایک ملک صبر و قناعت کا شاہ تھا</p>
<p>۵۹ سب طرح کے مٹنے والے ہیں یہاں جی دن سوسہ لکھ نیزیب نے شب کیسے نہیں بھلا جو غنیمتوں میں جی بھلا</p>	<p>۶۰ سب طرح کے مٹنے والے ہیں یہاں جی دن سوسہ لکھ نیزیب نے شب کیسے نہیں بھلا جو غنیمتوں میں جی بھلا</p>	<p>۶۱ سب طرح کے مٹنے والے ہیں یہاں جی دن سوسہ لکھ نیزیب نے شب کیسے نہیں بھلا جو غنیمتوں میں جی بھلا</p>
<p>۶۲ سب طرح کے مٹنے والے ہیں یہاں جی دن سوسہ لکھ نیزیب نے شب کیسے نہیں بھلا جو غنیمتوں میں جی بھلا</p>	<p>۶۳ سب طرح کے مٹنے والے ہیں یہاں جی دن سوسہ لکھ نیزیب نے شب کیسے نہیں بھلا جو غنیمتوں میں جی بھلا</p>	<p>۶۴ سب طرح کے مٹنے والے ہیں یہاں جی دن سوسہ لکھ نیزیب نے شب کیسے نہیں بھلا جو غنیمتوں میں جی بھلا</p>

<p>۴۳۳ اندویشان و درنگان و درنگان شوق آن دیو و جان و جان و جان کیا نکستین ثبات قدم کو کون نغم سرگشتی کے گوشہ نشین کھاتے قدم</p>	<p>۴۳۴ کھلا خباب و کھلا کھلا کھلا کھلا نغم و نغم و نغم و نغم و نغم و نغم کھلا خباب و کھلا کھلا کھلا کھلا</p>	<p>۴۳۵ حضرت پانی پانی پانی پانی دو دین و دو دین و دو دین و دو دین نغم و نغم و نغم و نغم و نغم و نغم</p>
<p>یہ داندہ سراج نبی آوہ سید کھے دراہم تھے تھے تھے جی تھے تھے تھے</p>	<p>اک غل ہو کہ صل علی کیا جوان ہو یہ مرصی علی ولی کا نشان ہو</p>	<p>ہین چھوٹے چھوٹے بن پیا مٹ لیرین کیونکر بنون کہ شیر الہی کے غیر ہین</p>
<p>۴۳۶ پیشانی گلزار گلزار گلزار دو دین و دو دین و دو دین و دو دین نغم و نغم و نغم و نغم و نغم و نغم</p>	<p>۴۳۷ سجائے تین کشت گلزار گلزار عامہ سر و خلعت شانہ زیبین جنگل لہ لہ لہ لہ لہ لہ لہ لہ</p>	<p>۴۳۸ کشت گلزار گلزار گلزار گلزار دو دین و دو دین و دو دین و دو دین نغم و نغم و نغم و نغم و نغم و نغم</p>
<p>۴۳۹ اوسرن اہل گولہ جوں سبکدہا لغ خباب فاطمہ پر کیا بسا اہلی</p>	<p>۴۴۰ حسن کی ہر پر کیا خوشان غلی قالب مختارم کو من مین اس جان بختی</p>	<p>۴۴۱ حضرت پانی پانی جانین مذکر کے جائینگے اجائینگے جو نغمین تو ہم مر کے جائینگے</p>
<p>۴۴۲ سائیں گلزار گلزار گلزار گلزار دو دین و دو دین و دو دین و دو دین نغم و نغم و نغم و نغم و نغم و نغم</p>	<p>۴۴۳ کھلا خباب و کھلا کھلا کھلا کھلا نغم و نغم و نغم و نغم و نغم و نغم کھلا خباب و کھلا کھلا کھلا کھلا</p>	<p>۴۴۴ حضرت پانی پانی جانین مذکر کے جائینگے اجائینگے جو نغمین تو ہم مر کے جائینگے</p>
<p>۴۴۵ ہو سامنے ہشت ولی و ہرے چلو تکوا میں آوے ہو کھیر و ہرے چلو</p>	<p>۴۴۶ ہر ایک کو گمان تھا جی طور کا جلوہ گر فقط تھا محمد کے نور کا</p>	<p>۴۴۷ سبقت مری طرف سے نہ نہا کیجیو جب اسکے ارسلین تو تم وار کیجیو</p>

<p>۴۳۴ میں نے اپنے پاس سے روئے جہاں میں سے سر پہ پہنچ کر تیرے چہرے پر میں نے اپنے دل میں ہون اور حجت خدا میں نے اپنے ہاتھ اور اٹھان میں کیا ہے وہ</p>	<p>۴۳۵ ناقص خیال کہ تم کو کیا ہو چاہئے میں خود دیکھوں تیرے تیرے اچانک سے ایک دو واقف بیان ہو میں نے دیکھا کہ اب جو بے پروا ہو</p>	<p>۴۳۶ اب میں نے اپنے دل میں کیا ہے وہ میں نے اپنے دل میں کیا ہے وہ میں نے اپنے دل میں کیا ہے وہ میں نے اپنے دل میں کیا ہے وہ</p>
<p>گو میرے دشمنوں کو نہیں چھوڑتا لیکن مجھے تو ناہکی بہت ہے نہ ہر</p>	<p>سو تین دن گزرنے کے بعد اب ہر بڑے کا شکلی سے کعبہ کہا اب ہر</p>	<p>آئینہ میرے آئینے میں کیا ہے وہ حضرت کی بکسی پہ جگر آب ہو گیا</p>
<p>۴۳۷ میں نے اپنے دل میں کیا ہے وہ میں نے اپنے دل میں کیا ہے وہ میں نے اپنے دل میں کیا ہے وہ میں نے اپنے دل میں کیا ہے وہ</p>	<p>۴۳۸ میں نے اپنے دل میں کیا ہے وہ میں نے اپنے دل میں کیا ہے وہ میں نے اپنے دل میں کیا ہے وہ میں نے اپنے دل میں کیا ہے وہ</p>	<p>۴۳۹ میں نے اپنے دل میں کیا ہے وہ میں نے اپنے دل میں کیا ہے وہ میں نے اپنے دل میں کیا ہے وہ میں نے اپنے دل میں کیا ہے وہ</p>
<p>سید ہون میگناہ ہوں غنہ جگر ہوں تم جسکے کہہ دو اسی کا پسر ہوں</p>	<p>بیکس مسافر وہ سبھی ہم کھاتے ہیں جو اپنے گھر میں گئے آئے ہوتے ہیں</p>	<p>یہ جرم آہ کس سے میں اب جھٹاؤں کیونکہ میں نے کھڑے ہیں کھڑے کھڑے</p>
<p>۴۴۰ میں نے اپنے دل میں کیا ہے وہ میں نے اپنے دل میں کیا ہے وہ میں نے اپنے دل میں کیا ہے وہ میں نے اپنے دل میں کیا ہے وہ</p>	<p>۴۴۱ میں نے اپنے دل میں کیا ہے وہ میں نے اپنے دل میں کیا ہے وہ میں نے اپنے دل میں کیا ہے وہ میں نے اپنے دل میں کیا ہے وہ</p>	<p>۴۴۲ میں نے اپنے دل میں کیا ہے وہ میں نے اپنے دل میں کیا ہے وہ میں نے اپنے دل میں کیا ہے وہ میں نے اپنے دل میں کیا ہے وہ</p>
<p>دو گے جو اب جھڑکے دن کیا توں کو کیونکہ پھر لے کرتے ہو پھر رسول کو</p>	<p>کھینچوں گھر سے تیغ تو سب ہلک ہو گدے کا کون تو ابھی حل کے خاک ہو</p>	<p>تو رہتم عراق ہی مرد نہ رہی تو رہتم عراق ہی مرد نہ رہی</p>

<p>۴۴۴ جانی شب بیکھنے لگا تو چہرہ نظر ادا ہو خوف آج سے بنیت ہر طالب ہشت بین جان کشند بیم غلاب ناسے کر روح پر گونا</p>	<p>۴۴۵ دو دو دو شہر تہ جہر طہ بیرین لکھ جہر کے دیو تہا تہ سے اسی کے دیو طہ تہ تہ ایکے پان لاکھ لکھ تہ</p>	<p>۴۴۶ صدہ یہ جو کہ ترے میں ہو رہنما مرا حسن مرا اسم مرا پیشو امرا</p>
<p>۴۴۷ ادراک عدیت ویران کج سخن کہ از بندہ می لاش تو دو دو دو سخن باز نامین میر سب بخدا بندہ کر سخن بجایا کج سخن کج سخن سید سخن</p>	<p>۴۴۸ جہانی نہ شو کے کہ کتا تہ جہا قدو تہ تہ این فاطمہ کے جوئے جہا بیکس کا سا خدو جہا کو نام آتہ جہا تہ کی طرف جہا کہ دو گاہو خدا</p>	<p>۴۴۹ رہے میں یہ بھی حیدر صفد کم نہیں قل حسین قتل یہ میر سے کم نہیں</p>
<p>۴۵۰ مرکز گرد گھا حذر میں اپنے گناہ کے تو ہاتھ باندھ دو کیو مجھ رو سیاہ کے</p>	<p>۴۵۱ وہ بات ہو کہ ضلیم اپنے کو جالے اُس کلین کہ ملے میں جسے خدالے</p>	<p>۴۵۲ منصف ہو تو شہید کون قتل نہ کر نیز سے گاؤں جا کے میں اپنے نام</p>
<p>۴۵۳ نہی نہیں ہو دامن اعمال اشد میں دو رخ میں چاہو دلو چاہو شہد میں</p>	<p>۴۵۴ کچھ دغلف فکر کہ ہے بہرین چین ہو قدو پنڈ الدے کہ یہ نذر حسین ہو</p>	<p>۴۵۵ حرے میں کس طرحے کرون بہ پاک پر کیونکر گراؤں عش کے تاسے کو خاک پر</p>

<p>۴۵</p> <p>شخص غلام شاہی جنگلے سب کا لا اور غلام شاہی جانی کہ سب رسالت پیادہ وان شخص کو قتل کیجئے تو بادہ ہو</p>	<p>۴۶</p> <p>سے کیچن کا ترسہ جھگڑا مہربان اور شکر قبتین آن جو تیرا تیرا حاضرین میں کو تو تیرا تیرا</p>	<p>۴۷</p> <p>لکھن جو تیرے کیا غلام فردا ایک لفظ تھا اب بجانی کو غلام کو جو جھگڑا تیرے سے جان بیکلام الفت سے بقولہ پوچھو یاں شہزادہ</p>
<p>۴۸</p> <p>اگر توکل ہو گئے شہ قتلہ کام کے وہ جرم بخشد یونگے اپنے غلام کے</p>	<p>۴۹</p> <p>تیری رکاب میں شہ قتلہ ہو اگر موج جناب فاطمہ بختیاری</p>	<p>۵۰</p> <p>ہمراہ لیکے بیٹے کو اور اپنے بجانی کو وہ پیشوائے خلق چلا پیشوائی کو</p>
<p>۵۱</p> <p>کاہانی عالم لالہ سے اور تھمان اپنا قوت کا یو گلا تو کج توکل چکا ہو شہ قتلہ کا کرب کیونکہ شہ قتلہ سے تیرے لیے ہو</p>	<p>۵۲</p> <p>آئی صدمت حضرت امیر اکبر نہن قتلہ سے کہ جو تیرے جان بیکلام شہنشاہ کا کہ کہ تو تیرا تیرے شہنشاہ سے تیرا جو شہنشاہ</p>	<p>۵۳</p> <p>مہربان ہو جو تیرے شہنشاہ یو گلا کہ بجانی سے اپنے کی بات ادب سے تو اپنے شہنشاہ کا کرب تیرے شہنشاہ سے تیرے جان بیکلام</p>
<p>۵۴</p> <p>تو جلد جا کہ سب ۱۹ ہیکر ہو جنت میں مصطفیٰ کو ترا انتظار ہو</p>	<p>۵۵</p> <p>میں اپنے ساتھ ساتھ تھے لیک جاؤنگا تیری خطا حسین سے میں بخشاؤنگا</p>	<p>۵۶</p> <p>دیکھو تو کیا احیم یہ سب معلوم ہو اب اپنی سمت رحمت حق کا نزول ہو</p>
<p>۵۷</p> <p>جو شخص حسین کے قتلہ کا انہی اور انہی کے قتلہ کا تیرے قتلہ کا کہ تیرے قتلہ کا تیرے قتلہ کا کہ تیرے قتلہ کا</p>	<p>۵۸</p> <p>ماجست لدا نے خلق نے صاحب دانی کی مولا نے جو کہ تیرے قتلہ کا</p>	<p>۵۹</p> <p>شہنشاہ کا کہ تیرے قتلہ کا تیرے قتلہ کا کہ تیرے قتلہ کا تیرے قتلہ کا کہ تیرے قتلہ کا تیرے قتلہ کا کہ تیرے قتلہ کا</p>
<p>۶۰</p> <p>آراستہ ہو گلشن رحمت ترے لیے لائی ہیں جو دین خلعت جنت ترے لیے</p>	<p>۶۱</p> <p>تو فیض دیکھ سائی کو شری ذات کا کیا خوب مل گیا ہو وسیلہ نجات کا</p>	<p>۶۲</p> <p>کیجیے کرم غلام یہ جیلدار کے واسطے تقصیر بخشید مجھے پیر کے واسطے</p>

<p>۴۳۴ میر کا شہر ہے قبول تو مشرف نہ ہو نہیں ہے میر کا شہر تو دور سے لگا ہے سوا کا شہر ہے اگر میں جاکو چلا گیا ہے سوا کا شہر ہے اگر میں جاکو چلا گیا ہے</p>	<p>۴۳۵ شہر ہے میر کا تو میر کا شہر ہے میر کا شہر ہے میر کا شہر ہے میر کا شہر ہے میر کا شہر ہے میر کا شہر ہے میر کا شہر ہے</p>	<p>۴۳۶ میر کا شہر ہے میر کا شہر ہے میر کا شہر ہے میر کا شہر ہے میر کا شہر ہے میر کا شہر ہے میر کا شہر ہے میر کا شہر ہے</p>
<p>بیان ہو تو قصاں کی سرسبز و نو خوب ہری دنیا سے پاک ہو کے اٹھوں گے تو خوب ہری</p>	<p>کو شکر کا جام ساقی کو فرسے پائے گا تو پہلے مجھے گلشنِ جنت میں جانے گا</p>	<p>انصار شاہ کا تھا ہجوم اس جان پر اُسنٹ و مر حبا تھا ہر کسی زبان پر</p>
<p>۴۳۷ انصار سے ارم روئے گئے شاہ کیلہ عقدہ کا خانہ تھا کیے دو دنوں کے قوتوں نے سر اٹھا کے لگا لیا چوہے ہاتھ پکڑ کر کشتی سے لیا</p>	<p>۴۳۸ ازاد ہو چکا ہے میر کا شہر ہے ازاد ہو چکا ہے میر کا شہر ہے ازاد ہو چکا ہے میر کا شہر ہے ازاد ہو چکا ہے میر کا شہر ہے</p>	<p>۴۳۹ میر کا شہر ہے میر کا شہر ہے میر کا شہر ہے میر کا شہر ہے میر کا شہر ہے میر کا شہر ہے میر کا شہر ہے میر کا شہر ہے</p>
<p>و نیابین تو نے دولت عقیقی حصول کی بھائی کریم نے ترقی تو یہ قبول کی</p>	<p>واللہ تو محب ہو محمد کی آل کا حور و نکو اشتیاق ہو ترے جمال کا</p>	<p>قصہ نبرد گاہ ابھی اس جوان نکر شرینہ تو خیل کو اس مہمان نکر</p>
<p>۴۴۰ میر کا شہر ہے میر کا شہر ہے میر کا شہر ہے میر کا شہر ہے میر کا شہر ہے میر کا شہر ہے میر کا شہر ہے میر کا شہر ہے</p>	<p>۴۴۱ میر کا شہر ہے میر کا شہر ہے میر کا شہر ہے میر کا شہر ہے میر کا شہر ہے میر کا شہر ہے میر کا شہر ہے میر کا شہر ہے</p>	<p>۴۴۲ میر کا شہر ہے میر کا شہر ہے میر کا شہر ہے میر کا شہر ہے میر کا شہر ہے میر کا شہر ہے میر کا شہر ہے میر کا شہر ہے</p>
<p>کی عرض کرے ذکر یہ کیا یا امام ہو وہ آہی کینز ہو حادہ سلام ہو</p>	<p>کیا جانے وہ کون بزرگ اسو امام تھے شہ نے کہا وہ خضر علیہ السلام تھے</p>	<p>بچہ ہر ایک بیاس کے ماتے نہ حال ہو فاقے سے تین دن کے گھر کی آل ہو</p>

<p>۴۴۴ میدان میں غم کھانے کا نہیں میدان اس شہر میں غلام سے میری شہر نہ کہہ کر کوئی نہ کہہ کر کوئی</p>	<p>۴۴۴ مان بیاپ کا وہ نام جو دنیا میں جو پیر نہ کہہ کر کوئی نہ کہہ کر کوئی</p>	<p>۴۴۴ کوئی نہ کہہ کر کوئی نہ کہہ کر کوئی نہ کہہ کر کوئی نہ کہہ کر کوئی</p>
<p>صدمے سے آپ کے بھٹے عزت نصیب ہو دعوتی ہو بس کہ شہادت نصیب ہو</p>	<p>ہو مجھ کو بچ اسکی جوانی کے واسطے ہو اکا پس تو فاقہ خوانی کے واسطے</p>	<p>یہ رعب تھا حسین کے اُس میدان کا فوج ستم سے شوہر اٹھا الامان کا</p>
<p>۴۴۴ خو کر اور جانے کے واسطے نہ کہہ کر کوئی نہ کہہ کر کوئی نہ کہہ کر کوئی</p>	<p>۴۴۴ میدان میں غم کھانے کا نہیں میدان اس شہر میں غلام سے میری شہر</p>	<p>۴۴۴ کوئی نہ کہہ کر کوئی نہ کہہ کر کوئی نہ کہہ کر کوئی نہ کہہ کر کوئی</p>
<p>کا ندھ یہ کہو ڈالے ہر چند کیا ہو اچھو مگر بٹرک آں عبا ہو یہ</p>	<p>میتا بھی قتل ہو گیا وارنہ بھی بھٹ گیا زہر کے لال کے لیے گھر میرا لنگیا</p>	<p>یوں جلوہ گزرو میں تن سرخ فام تھا گو یا بچھا ہوا چمنستان میں دام تھا</p>
<p>۴۴۴ کوئی نہ کہہ کر کوئی نہ کہہ کر کوئی نہ کہہ کر کوئی نہ کہہ کر کوئی</p>	<p>۴۴۴ مان بیاپ کا وہ نام جو دنیا میں جو پیر نہ کہہ کر کوئی نہ کہہ کر کوئی</p>	<p>۴۴۴ کوئی نہ کہہ کر کوئی نہ کہہ کر کوئی نہ کہہ کر کوئی نہ کہہ کر کوئی</p>
<p>ملہوں خاص اپنا دیا ہر حضور نے قرے کو آفتاب کیا ہر حضور نے</p>	<p>برجی کی نوک سینہ اکبر کے پار ہو شہزادے پر غلام نہ مرنے کا ہو</p>	<p>جو ہر سے اُسے جو ہر بندہ اندھے وہ ایک تو ہلال تھا اور چاند کھٹے</p>

<p>۴۶۱</p> <p>وایکے آتی تھی تھوڑا سا غریب مصر میں اور گھر سے تھوڑا سا غریب راکب آئے سکھو اور وہ تھوڑا سا غریب اور اس کا پیچھے کلک بستی بدیق</p>	<p>۴۶۲</p> <p>فون عدوت میں تیرے تیرے چاہنے انبار میں تیرے تیرے چاہنے چوڑا لک کر تیرے تیرے چاہنے نہ خدا کی مرضی میں تیرے تیرے چاہنے</p>	<p>۴۶۳</p> <p>تیرے تیرے چاہنے کے تیرے تیرے چاہنے تیرے تیرے چاہنے کے تیرے تیرے چاہنے تیرے تیرے چاہنے کے تیرے تیرے چاہنے تیرے تیرے چاہنے کے تیرے تیرے چاہنے</p>
<p>گرد و پندہ دان برق کی جھمک تمام ہو اور شرق میں بیان فرس تیز گام ہو</p>	<p>سر پر پڑی توصات لہی قاش زمین پر زین سے بھنجی تو تے ٹھہری میں پر</p>	<p>میں پٹنے کو لاشہ مہمان پر آؤنگی میں اُسکے واسطے صفائے تم بھاؤنگی</p>
<p>۴۶۴</p> <p>تیرے تیرے چاہنے کے تیرے تیرے چاہنے تیرے تیرے چاہنے کے تیرے تیرے چاہنے تیرے تیرے چاہنے کے تیرے تیرے چاہنے تیرے تیرے چاہنے کے تیرے تیرے چاہنے</p>	<p>۴۶۵</p> <p>تیرے تیرے چاہنے کے تیرے تیرے چاہنے تیرے تیرے چاہنے کے تیرے تیرے چاہنے تیرے تیرے چاہنے کے تیرے تیرے چاہنے تیرے تیرے چاہنے کے تیرے تیرے چاہنے</p>	<p>۴۶۶</p> <p>تیرے تیرے چاہنے کے تیرے تیرے چاہنے تیرے تیرے چاہنے کے تیرے تیرے چاہنے تیرے تیرے چاہنے کے تیرے تیرے چاہنے تیرے تیرے چاہنے کے تیرے تیرے چاہنے</p>
<p>نیز یہ پس اٹھا کیا ہے صد زین سے سے ماریون کہ گرد نہ اٹھی زمین سے</p>	<p>تینوں سوار گھر گئے پر چڑھا لڑا کیا تہا ہی فوج سے وہ بہادر لڑا کیا</p>	<p>اب چین سے مزار میں ہر گرد سوونگی جہاں لیں ہڈ لاش پر مہمان کے روونگی</p>
<p>۴۶۷</p> <p>تیرے تیرے چاہنے کے تیرے تیرے چاہنے تیرے تیرے چاہنے کے تیرے تیرے چاہنے تیرے تیرے چاہنے کے تیرے تیرے چاہنے تیرے تیرے چاہنے کے تیرے تیرے چاہنے</p>	<p>۴۶۸</p> <p>تیرے تیرے چاہنے کے تیرے تیرے چاہنے تیرے تیرے چاہنے کے تیرے تیرے چاہنے تیرے تیرے چاہنے کے تیرے تیرے چاہنے تیرے تیرے چاہنے کے تیرے تیرے چاہنے</p>	<p>۴۶۹</p> <p>تیرے تیرے چاہنے کے تیرے تیرے چاہنے تیرے تیرے چاہنے کے تیرے تیرے چاہنے تیرے تیرے چاہنے کے تیرے تیرے چاہنے تیرے تیرے چاہنے کے تیرے تیرے چاہنے</p>
<p>جب تیسرے کو دھڑکے مارا غلام نے آہستہ کی صدای نہ خوں علم نے</p>	<p>غازی قریب لاش سپر جا کے گر پڑا مہمان شاہ کوٹے سے تیرا کے گر پڑا</p>	<p>کیا رتبے میں نے آپ کے صدر سے پائے محبوب کبریا مرے لیے کو آئے ہیں</p>

حدا
بناک اذن و فرستند مضامین
کجا تخلص از آن که در این
تجربین علی صراطی که در این
جسوت کلمه از اقدس آن
آوا باغبان بن کلمه از اقدس آن
سراسر به این صراطی که در این
احیای به این صراطی که در این
کلمه از اقدس آن که در این
بناک اذن و فرستند مضامین
کجا تخلص از آن که در این
تجربین علی صراطی که در این
جسوت کلمه از اقدس آن
آوا باغبان بن کلمه از اقدس آن
سراسر به این صراطی که در این
احیای به این صراطی که در این
کلمه از اقدس آن که در این

حدا
بناک اذن و فرستند مضامین
کجا تخلص از آن که در این
تجربین علی صراطی که در این
جسوت کلمه از اقدس آن
آوا باغبان بن کلمه از اقدس آن
سراسر به این صراطی که در این
احیای به این صراطی که در این
کلمه از اقدس آن که در این
بناک اذن و فرستند مضامین
کجا تخلص از آن که در این
تجربین علی صراطی که در این
جسوت کلمه از اقدس آن
آوا باغبان بن کلمه از اقدس آن
سراسر به این صراطی که در این
احیای به این صراطی که در این
کلمه از اقدس آن که در این

حدا
بناک اذن و فرستند مضامین
کجا تخلص از آن که در این
تجربین علی صراطی که در این
جسوت کلمه از اقدس آن
آوا باغبان بن کلمه از اقدس آن
سراسر به این صراطی که در این
احیای به این صراطی که در این
کلمه از اقدس آن که در این
بناک اذن و فرستند مضامین
کجا تخلص از آن که در این
تجربین علی صراطی که در این
جسوت کلمه از اقدس آن
آوا باغبان بن کلمه از اقدس آن
سراسر به این صراطی که در این
احیای به این صراطی که در این
کلمه از اقدس آن که در این

<p>مرثیہ سنبھرت کھلے پر غنیمت بہشت کی گیارہ افضل ملکوتی نعمت سنبھرت کھلے پر غنیمت جان بچا کر ملکوتی نعمت</p>	<p>مرثیہ وہ ہوتا ہو جو ہوتا ہو کبیا نشان خدا ہو تو اس کو منظور انسان کی ہمت کی طرف اپنے عقیدہ</p>	<p>مرثیہ خدا کی برکت ہو تو اس کو منظور یہ صیقل قبیل ہو تو اس کو منظور لہذا تھا کہ تو بھی کہیے درادھر کو</p>
<p>مرثیہ ہاں آئی وہ دولت جو میر نہیں ہوتی ہاں آئی وہ دولت جو میر نہیں ہوتی ہاں آئی وہ دولت جو میر نہیں ہوتی ہاں آئی وہ دولت جو میر نہیں ہوتی</p>	<p>مرثیہ دولت کو نہ حسرت کو نہ آلام کو نہ کھلے ہم نکھین وہی کھتا ہو جو انجام کو نہ کھلے دولت کو نہ حسرت کو نہ آلام کو نہ کھلے ہم نکھین وہی کھتا ہو جو انجام کو نہ کھلے</p>	<p>مرثیہ شوق طاقات کے سب چھوٹے بڑے محبوبہ اہل حق کو بھیلانے کھلے شوق طاقات کے سب چھوٹے بڑے محبوبہ اہل حق کو بھیلانے کھلے</p>
<p>مرثیہ ماں اک نے لیا اسکو شاہ عوب نے رحمت نے اسے گھیر لیا اسکو غضب نے ماں اک نے لیا اسکو شاہ عوب نے رحمت نے اسے گھیر لیا اسکو غضب نے</p>	<p>مرثیہ یاد نہ کھن ان تو بیان شاہ کردگی میں حملہ رحمت اسے امداد کردگی یاد نہ کھن ان تو بیان شاہ کردگی میں حملہ رحمت اسے امداد کردگی</p>	<p>مرثیہ خدا کا وہ پوچھنے کا طبع ہے وہ پوچھنے کا طبع ہے کہ بھاری طرف خدا کا وہ پوچھنے کا طبع ہے وہ پوچھنے کا طبع ہے کہ بھاری طرف</p>
<p>مرثیہ مولا جسے چاہیں وہ گناہ ہے ہی ہو کھیتی یہ ہر اول کی ہو کیونکہ نہ ہری ہو مولا جسے چاہیں وہ گناہ ہے ہی ہو کھیتی یہ ہر اول کی ہو کیونکہ نہ ہری ہو</p>	<p>مرثیہ کیا جلد گیا سوے ارم دار فنا سے سو کھا جو پسینہ بھی تہمت کی ہو اسے کیا جلد گیا سوے ارم دار فنا سے سو کھا جو پسینہ بھی تہمت کی ہو اسے</p>	<p>مرثیہ جو کہ وہ کریں مخبر خدایت شہد کی ہر سبہاں نہیں ہون پسینہ خدا کی جو کہ وہ کریں مخبر خدایت شہد کی ہر سبہاں نہیں ہون پسینہ خدا کی</p>

مرثیہ
خدا کا وہ پوچھنے کا طبع ہے
وہ پوچھنے کا طبع ہے کہ بھاری طرف
خدا کا وہ پوچھنے کا طبع ہے
وہ پوچھنے کا طبع ہے کہ بھاری طرف

<p>۱۰۴ ہاں کہ یہ بڑے شہر و بیکہ سے نہایت ایکھا شرف فاطمہ کے ماہ سے نہایت طالب غلا وہ جبکہ وہی اس سے نہایت شہباز سے خالق نے جبکہ وہی نہایت</p>	<p>۱۰۵ یوں جانتے تھے بیدار و بیدار میلج کر کھڑی ہوئی پہلیں کھڑا خود نہ کتے تھے زوق یہ حبیبی تھی دور خود نہ کتے تھے زوق یہ حبیبی تھی دور</p>	<p>۱۰۶ جنت آدھرائی جہر آیا قدم نکلا کرو تیار ہوا نسائکو فرشتہ کرم آ نکلا</p>
<p>۱۰۷ جنتی مرے ہیں ذیہ فرماتے تھے حضرت جب آئیں مہین لگنا تھا تڑپا جاتے تھے حضرت</p>	<p>۱۰۸ برجھی جو گلی نخل شہادت میں پھل آیا جان آگئی جسوت پر سیم اہل آیا</p>	<p>۱۰۹ آؤ خود لاؤ تیری تقدیر کے شکر سے رہے کہ خدا عزت تو قبر کے شکر سے</p>
<p>۱۱۰ جنتی فقیہ کا ایسا پو گیا خالی جہر تھا کہ مسموم نہ مسموم نہ مسموم نہ مسموم نہ</p>	<p>۱۱۱ آؤ خود لاؤ تیری تقدیر کے شکر سے رہے کہ خدا عزت تو قبر کے شکر سے</p>	<p>۱۱۲ تاکام کا یوں کام ملاقات میں بجائے برسو کا جو بڑا ہوا اکبات میں بجائے</p>
<p>۱۱۳ سید اینو کا دودھ چینی کی پلے تھے جلا وہ کئی تلونین مہین اور ان کے گلے تھے</p>	<p>۱۱۴ سر ہڈا تھا پیری سے قدرست میں مہین تھا اس پر بھی کچھ آگے ہی آؤ سے قدم تھا</p>	<p>۱۱۵ ایک ایک سے پہلے تھا خریدار اجل کا سرکڑ ہے تھے گرم تھا بازار اجل کا</p>

<p>۴۱۱ لاکھن میں بھراں شاہ درجہ طفل جلوس میں فقط اور تین جوان تھے</p>	<p>۴۱۲ پیدایہ تھوڑے سے کہ لاکھوں ہیں تو کیا ہیں دعویٰ تھا ہر اک کو کہ ہمیں فیہ خدا ہیں</p>	<p>۴۱۳ ہاتھوں سے یہ یوں گنوائے نہیں جاتے داغ اب بے بندے سے اٹھائے نہیں جاتے</p>
<p>۴۱۴ خود اپنی شہادت کے طلب کیا خدا سے زمین کے سب سے بڑے گناہ سے</p>	<p>۴۱۵ جو مہر و حق سر سمجھی وہ نہ چھلے تھے یہ قبلہ عالم کا وہ تھا جو رکے تھے</p>	<p>۴۱۶ حیدر کے لڑاؤ کی بھی ابرو پہل آیا چھوٹا تو یہ بگڑا کہ پڑے سے نکل آیا</p>
<p>۴۱۷ تاج بان لڑا تھا قمر باس قمر کے پانچون یہ جہاز تھے پتھر کے مگر کے</p>	<p>۴۱۸ بیچے تھے سب اکٹھے کچھ لکڑی کے وہ بھائی کا بیٹا تھا یہ بیٹے بھائی کے</p>	<p>۴۱۹ بنیاب میں لڑا جان لڑائی میں لڑی ہو او نور خدا و زہ نوازی کی لکڑی ہو</p>

<p>۴۶</p> <p>ما لک میں خداوند میں ہر دین و دوزن ہم لکے بزرگوں کے لکے ارمین و ولون</p>	<p>۴۷</p> <p>ہو جو من و غام کے پائے بھرے میں ہم صبح سے سہرند کو ہاتھ پڑھ دھرے میں</p>	<p>۴۸</p> <p>کس کام کے پھر سرو قصد کی کرو گے تب دو دھرم بختو کی جو قوت کرو گے</p>
<p>۴۹</p> <p>ماں کے لکے بزرگوں کے لکے ارمین و ولون ہم لکے بزرگوں کے لکے ارمین و ولون</p>	<p>۵۰</p> <p>ہو جو من و غام کے پائے بھرے میں ہم صبح سے سہرند کو ہاتھ پڑھ دھرے میں</p>	<p>۵۱</p> <p>کس کام کے پھر سرو قصد کی کرو گے تب دو دھرم بختو کی جو قوت کرو گے</p>
<p>۵۲</p> <p>قاصر ہیں جو توقیر شہادت نہیں ملتی کیا جانیں اسے وہ کہ اجازت نہیں ملتی</p>	<p>۵۳</p> <p>پچھے رہے اور لے یہ تقدیر ہماری ہاتھ آپ سے عورت و توقیر ہماری</p>	<p>۵۴</p> <p>تہائی کا دکھ فاطمہ کا لالہ سہیگا لاشے کے اٹھانے کو بھی کوئی نہ سہیگا</p>
<p>۵۵</p> <p>خیر و نیک طرح ہیشہ حیدرین پلے میں تلوار و نسیہ ہم کھیل کے اس گھر میں پلے میں</p>	<p>۵۶</p> <p>پوچھنی خفا ہو کے تو کیا آئے کھیلے آوردہ ہو میں ہ تو کہیں کے نہ رہیں گے</p>	<p>۵۷</p> <p>دس سال بھی تو نہیں دلوں کے سنو میں دنیا سے حل بھی نہادی کے دلوں میں</p>

<p>۴۲۴</p> <p>دو ہونے سے فنا کے اندر مرنے سے شہدائے پیشہ پوری تھی سزاؤں میں اور مرنے کی تشریف سزا زانو پہ تھا فلک میں اور پست یہ تفسر میں سب کیا پیوین نے جو حوری تھیں</p>	<p>۴۲۵</p> <p>فنا کیا کہ بیان جو تھ تھا تو کیا تھا جی جاؤ گی مگر جو وہ میلان سے ہے کہو نہ نہ اس شخص میں کیا ہے وہ جانے کیا جاوے گا</p>	<p>۴۲۶</p> <p>فنا کیا کہ بیان جو تھ تھا تو کیا تھا جی جاؤ گی مگر جو وہ میلان سے ہے کہو نہ نہ اس شخص میں کیا ہے وہ جانے کیا جاوے گا</p>
<p>میں جاہلی تھی پہلے اجازت ہی لیتی تھی اُسکی نہ خبر تھی کہ دعا وقت پر دینے لگی</p>	<p>جو چاہیں کریں ہر دیکھ کے قابل میں ان میں اب وہ مرنے فرزند میں و نوئی ان ہوں</p>	<p>بوٹا سے ہیں قدیمی میں کچھ ایسے ہیں گھوڑ پونہ تو وہ پہلے ایلان چڑھے ہیں</p>
<p>۴۲۷</p> <p>جوا جو دم میں بیان سے پہلے مرنے سے اور مرنے اورانی اور تارنا پائی نہ اجازت یہ نہیں سب سے باوجود بائیں میں یہ ساری سب سے باوجود</p>	<p>۴۲۸</p> <p>پوکر تھا فضا میں جو تھ تھا تو کیا تھا فنا کیا کہ بیان جو تھ تھا تو کیا تھا جی جاؤ گی مگر جو وہ میلان سے ہے کہو نہ نہ اس شخص میں کیا ہے وہ جانے کیا جاوے گا</p>	<p>۴۲۹</p> <p>وہ سالہ و سالہ شہدائے بود و دھرتی کی جو تھ تھا تو کیا تھا جی جاؤ گی مگر جو وہ میلان سے ہے کہو نہ نہ اس شخص میں کیا ہے وہ جانے کیا جاوے گا</p>
<p>اگر تھیں وہ لاور میں دیکھے کسی کے وہ سب بھی تو پاتے تھے حسین ابن علی کے</p>	<p>بچے بھی شریک شہد ہوتے ہیں لوگو دو بھائی ماموں نے جدا ہوتے ہیں لوگو</p>	<p>محسوس ہوں فدا میں لی ان کی تو انکی مدد کر کہ نواسے ہیں علی کے</p>
<p>۴۳۰</p> <p>میں نے کہا تو انکی عمر میں بھی نہ گھر سے وہ نکلتے نہ کوئی سزا دیکھا میں ان کی خفا میں تھیں نہ شہدائے اندر وہ دونوں آپ یہ دیکھے کی تھیں جانے</p>	<p>۴۳۱</p> <p>فضا سے پہلے تھا کہ میں نے اور خاتمہ جو ہے وہ اس طلب فنا کیا کہ بیان جو تھ تھا تو کیا تھا جی جاؤ گی مگر جو وہ میلان سے ہے کہو نہ نہ اس شخص میں کیا ہے وہ جانے کیا جاوے گا</p>	<p>۴۳۲</p> <p>فنا کیا کہ بیان جو تھ تھا تو کیا تھا جی جاؤ گی مگر جو وہ میلان سے ہے کہو نہ نہ اس شخص میں کیا ہے وہ جانے کیا جاوے گا</p>
<p>سچ کیجیے گا میں جو کچھ کام کر رہا حیدر کے نواسے میں بڑا نام کر رہا</p>	<p>بہتر ہو جو اور تھ تو وہ بیکار گئے دونوں یہ خوشخبری آئے کہ مائے گئے دونوں</p>	<p>صدر تھی کچھ کام ہو بیان کے سہارو جاتے ہو تو شکستیں مجھے دکھلا کے سہارو</p>

<p>۴۱۴ خوشنکئی اور خجینائی لایا آتش صفت و نر ز آتش ہے دوا فدائی ہو گئے باغ و جوی و دریا لشکر کے لئے لگے لگے بے ریا</p>	<p>۴۱۵ خوشنکئی کے کمان نے کڑا تین لہر اب دینے میں خوب سدا اور شیر بان چاہتے تھے نیر و زنجیر سے نہ پھیر دو تیر ہو کر عورت کو کھر</p>	<p>۴۱۶ خوشنکئی کے لایا تین لہر خونام ہو گیا جوی و دریا نیر کے ذیقہ کو لایا تین لہر مٹھائی ہو گئے لگے لگے بے ریا</p>
<p>۴۱۷ ماہو پتہ فدا ہوئے ہو میں ہر فدا لوگو کہ میں اب تو نہ تھکے نہ تھا ہوں</p>	<p>۴۱۸ تو قیر تھاری ہو مری ناموسی ہو دروغوں کے لالہ تو میں جانوں کہ جری ہو</p>	<p>۴۱۹ مرگ نہ ہوتے قابل حسرت وہی ہو بیکسیت میں رہ رہ رہ رہ رہ رہی ہو</p>
<p>۴۲۰ خوشنکئی کے لایا تین لہر خونام ہو گیا جوی و دریا نیر کے ذیقہ کو لایا تین لہر مٹھائی ہو گئے لگے لگے بے ریا</p>	<p>۴۲۱ خوشنکئی کے لایا تین لہر خونام ہو گیا جوی و دریا نیر کے ذیقہ کو لایا تین لہر مٹھائی ہو گئے لگے لگے بے ریا</p>	<p>۴۲۲ خوشنکئی کے لایا تین لہر خونام ہو گیا جوی و دریا نیر کے ذیقہ کو لایا تین لہر مٹھائی ہو گئے لگے لگے بے ریا</p>
<p>۴۲۳ کس کے کہیں آقا ہو جو کچھ بھی ہو اس وقت میں خواہش تھی کہ اب تھا</p>	<p>۴۲۴ یوں سب میں یہ ترانہ دیکھ کر حسین ہو ان صدقہ کی شہر تو شیر ہو گئے حسین ہو</p>	<p>۴۲۵ آفت میں جس کے ہاتھ ہیں سارا جہاں کے تو بے جہاں ہو گئے سارا</p>
<p>۴۲۶ خوشنکئی کے لایا تین لہر خونام ہو گیا جوی و دریا نیر کے ذیقہ کو لایا تین لہر مٹھائی ہو گئے لگے لگے بے ریا</p>	<p>۴۲۷ خوشنکئی کے لایا تین لہر خونام ہو گیا جوی و دریا نیر کے ذیقہ کو لایا تین لہر مٹھائی ہو گئے لگے لگے بے ریا</p>	<p>۴۲۸ خوشنکئی کے لایا تین لہر خونام ہو گیا جوی و دریا نیر کے ذیقہ کو لایا تین لہر مٹھائی ہو گئے لگے لگے بے ریا</p>
<p>۴۲۹ جو ہے میں بھی اتنے کچھ کہہ رہا ہوں رہی ہو ہے جب یہ ہو کہ ہوتے رہے رہا</p>	<p>۴۳۰ ہو دے کی کمان آنکھ کمان مرد تیر چھپے نہیں لاکھ نہیں جو اندر کے تیر</p>	<p>۴۳۱ دم ہو ہو پتہ لے تو شجاعت نہیں جانی لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے</p>

<p>۴۹۴ ہر دین بے پناہ ہے کہ جو دین بے پناہ باندہ سیر باندہ سے اس در کو چھوڑا خالی ہو اجب قلم تو خط بے گویا</p>	<p>۴۹۵ بے وقت ظفر یاب ہے چیدہ کزار اک باخترین غم و کا اور یک بین تلوار فرمایا نبی نے یہ بہ اعلان و بتکار نہیں ہو دو عالم کی عجب بے یار</p>	<p>۴۹۶ سب پانی کو تر سے سہل اندک پیا کہ یوں جاؤ آ دھن سے کیا کام تھا ماقل ہے کافی و دانی ہی اشارا گر تراب تبا ہو تو سب جو کنار</p>
<p>۴۹۷ حق آئے کھلے کفار تزلزل میں تھی تھا زور تو یہ اور خدائے جان جو میں تھی</p>	<p>۴۹۸ سیر فرح کا تھا پاؤں خالق کے ولی کے جبریل میں چہ مست تھا ہاتھ علی کے</p>	<p>۴۹۹ وہ کام ہو جس کام میں کوثر پہ گزر ہو وہ بھر کے لیے کیوں عرق شرم میں تر ہو</p>
<p>۴۹۹ جنت پرست تین تین دو سر تری بے غیبت قدرت میں کیا کھلی غری تری بے غیبت قدرت میں کیا کھلی غری تری بے غیبت قدرت میں کیا کھلی غری تری</p>	<p>۵۰۰ واری میں تین تین دو سر تری آفاق اعلیٰ کو جلال و جلال ان چھائی تین تین دو سر تری آفاق اعلیٰ کو جلال و جلال</p>	<p>۵۰۱ جہاں کی گنج گنج میں تین تین دو سر تری دو دین کوئی عقیقہ کشائی کو چھوڑے عجرات کو جلال کو جلال کو جلال عجرات کو جلال کو جلال کو جلال</p>
<p>۵۰۲ پڑتے ہیں وہ گم جو کلمان کرد کے اتک تو سر اٹھتے نہیں کفار کے</p>	<p>۵۰۳ جزا رہو ب حال سے مہم تھا مکمل کھلی مڑا ہر کس کہ میں تھا</p>	<p>۵۰۴ جو امر کہ مشکل ہو وہ دستور ہو گا اک دل ہو جیت و فو کوئی چار ہو گا</p>
<p>۵۰۴ خدا کی دعا غم کو کائنات ہو خدا کی دعا غم کو کائنات ہو خدا کی دعا غم کو کائنات ہو خدا کی دعا غم کو کائنات ہو</p>	<p>۵۰۵ ان کشتی گشتی تین تین دو سر تری پانی کی طرف پیاں میں تین تین دو سر تری سہل کھی سہل پیاں میں تین تین دو سر تری سہل کھی سہل پیاں میں تین تین دو سر تری</p>	<p>۵۰۶ نہاں کو چھوڑے تین تین دو سر تری نہاں کو چھوڑے تین تین دو سر تری نہاں کو چھوڑے تین تین دو سر تری نہاں کو چھوڑے تین تین دو سر تری</p>
<p>۵۰۷ اک ضرب میں نہ گزرنہ مغر تھانہ سر تھا خدا کی دعا غم کو کائنات ہو</p>	<p>۵۰۸ ایسے تو نہیں جو مجھے محبوب کر دے میں دودھ نہ شہنشاہی جو پیاں شہنشاہی</p>	<p>۵۰۹ حلو میں سب انداز ہوں خالق کے ولی کے پہچان میں سب کو تو سہل علی کے</p>

<p>عالم بہارِ حیات چھانچاں تا جو ہے بھلا ہاں تو نہ کی بائیں میں پر نہ پھیلانا میں میں کہ میں قہار کی بر چھان کھانا لازم کر دھوت کہ معرفت ہونا</p>	<p>عالم عجب تیرے بے صف شک کی آواز جو رہیں سببوں اگر دم نہ لپکا کھلے گا اپنا دل جو نہ لپکا کھلے گا اپنا دل جو نہ لپکا</p>	<p>عالم اے تو نہیں آرا جو بخت کھان سب کم کہیں اور میں جرات نہ دکھان نار کی اگر شان و جلالت نہ دکھان صحف کی قلم کو جو صورت نہ دکھان</p>
<p>اس جنگ کا چرچا سحر و شام رہیگا وہ بیاہن اگر تم نہ ہے نام رہے گا</p>	<p>جیسا کسی صورت ہمیں مطلوب نہیں ہے اب کیا کہیں خود اپنی شناخت نہیں ہے</p>	<p>خدا کی ہو تو لا عشق نے زمین ہائے جہان تین تین چلیں گے تو کلا کاٹ کے مر جہان</p>
<p>عالم دولت کا بوجھ کاغذی غلام سیاہ ہو چھپے ہیں زور و جلال ہم اور نہیں کوئی علی کے ہیں آوا چل نہیں اپ غلامی طے</p>	<p>عالم کسی کی بیخود سے کی جی بکھین ان کی کوئی کوئی نہ تو تیرے کی بکھین سیاہ ہو چھپے ہیں زور و جلال ہم اور نہیں کوئی علی کے ہیں آوا</p>	<p>عالم کسی کی بیخود سے کی جی بکھین ان کی کوئی کوئی نہ تو تیرے کی بکھین سیاہ ہو چھپے ہیں زور و جلال ہم اور نہیں کوئی علی کے ہیں آوا</p>
<p>کچھ ہم سے نہ توارے نہ ڈھال ہے ہوگا جو ہوگا وہ سب آپ کے قبال ہے ہوگا</p>	<p>ہم جیتے یہ مرے نہیں مگر جو جیتے ہیں سینے ہیں کوسٹے خالق نے دیے ہیں</p>	<p>لڑنا ہی تھیں فی حق سے مطلوب لڑو گے لو رو نہ معلوم ہو خوب لڑو گے</p>
<p>عالم اشارہ منہشت کا جال میں تو جھپکا جیتے سے جی دیکھ کر تیرے جال میں جھپکا وہ جال میں تو جھپکا جیتے سے جی دیکھ کر تیرے جال میں جھپکا</p>	<p>عالم تو نہیں اپنا تیرے تیرے خط و تو نہیں اپنا تیرے تیرے خط و تو نہیں اپنا تیرے تیرے خط و تو نہیں اپنا تیرے تیرے خط و</p>	<p>عالم صدر تیرے راہوں کے تیرے تیرے اب غیب سے تیرے تیرے تیرے اب غیب سے تیرے تیرے تیرے اب غیب سے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>مر جا نیلے دنیا میں سدا کون رہا ہے وہ دنیا میں سدا کون رہا ہے</p>	<p>کیا زیت بھرا کی تھیں مان بے چین تو بھی جو نیلے مہن تو دودھ آتھیں</p>	<p>یو فصل لڑائی کی نہیں کھل کے دن ہیں میں اس لیے کسی مہن کہ چھوٹے ہی ہیں</p>

<p>۴۴۴ دنیا میں ہر نام جو دم و دو کو لے کر بان صدیقی وقت جو بدوئی دہا</p>	<p>۴۴۵ سیدیاں تین جو کچھ بھانجے نسیم کو کچھ کھس گئے وہ ناز و نکلیے اس وقت چلے گئے وہ کھینچنے والے رانگ لکھی ان خاک و زرق پیر</p>	<p>۴۴۶ ایک ایک جاندار ان قدر سیر وہ جہت وہ کار و کار وہ دوا و سیدوئی وہ بالین وہ ہر اس کھل کا تپ مار دینے کھانچے کچھ چار نہ نو</p>
<p>ایک ایک جری پست کم لائو لے بھرے اسد تھیں لشکر اعدا یہ ظفر وے</p>	<p>ڈیوڑھی سے جو دونوں کیناں لے نزدیک نکلیا یہ مان کا کلیجہ نکل آئے</p>	<p>آل چاند تھا وہ جو ہم کو سن کا نشان تھا بالائے زمین عالم بالا کا سامان تھا</p>
<p>۴۴۷ خوشی یاد و دھندھا اور میر یاد او کچھ بولے گئے سو سو اور میر یاد میلی جو بولے نکال آتا اور میر یاد دو کھانچا تو بیاں کس میر یاد اور میر یاد</p>	<p>۴۴۸ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۴۴۹ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>خوش ہو گئی میں تب گھوڑا نہ جس گن ہو گے شادی ہو گئی آج کہ پرہان چڑھو گے</p>	<p>یہ وہ میں جو تھوڑے میں بڑھ چکی ہیں بچے تھے ہی راہ میں سر کو چلے ہیں</p>	<p>شوخی میں یہ آہو تھا اگر طیر قناد بھی یہ بادیہ بیجا تو فلک سے کھتا وہ بھی</p>
<p>۴۵۰ فرما لے لے لے لے لے لے لے لے اور تھام لے باز کو یہ حسین پرت جان فرما لے لے لے لے لے لے لے لے موی پیو ب آو تو پچھلے سے جان</p>	<p>۴۵۱ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۴۵۲ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>رہیں یہ برات اپنی دکھانے کو چلے ہیں دونوں وطنیں سیاہ کرانے کو چلے ہیں</p>	<p>ثابت نہوا ایک پہ کیا ہو گئے دونوں جنگل کو جو دیکھا تو پہا ہو گئے دونوں</p>	<p>ہو گا وہی لاریب نصویمین جو رہی دعوہ تو آئین ہی میدان ہی گہری</p>

۱۱۱: نفاذ و ترمیم (مجموعه) ۷۵

<p>۴۱</p> <p>نہیں تو کس کی سزا ہے ناخوشی میں بیت و دو کو نہ کہ غم و غشا خوشی میں اگر باغ و گلشن غصے میں کس دہر و بھون بھون بلاتین طبع و فطرت کے</p>	<p>۴۲</p> <p>آگاہ یہ بڑھ کر سب سے کیا تو اور شمع و نور نام کی کیا تلاوار میں کیا کڑی کی کیا خالق نے جسے جو کر دیا کوئی سدا را</p>	<p>۴۳</p> <p>ایمان اسدا اللہ ملکا اردو عالم دیندار نمودار جہاندار اردو عالم سلطان قضا و شفا کا اردو عالم سرتاج فلک و جہان و ستارہ عالم</p>
<p>۴۴</p> <p>ہر کوئی سنا سرکش جو یہاں بہت نہیں ہے اسے کوئی دنیا میں زبردست نہیں ہے</p>	<p>۴۵</p> <p>نور شید زمین تاج سرکش برین ہیں پہلا یہ شرف ہے کہ غلام خدین میں</p>	<p>۴۶</p> <p>سب مراد عقل کی میزان تلے ہے عقل سے وہ ہوتے حل جو کسی سے نہ کھلتے</p>
<p>۴۷</p> <p>بہت کچھ ہے جہان کے یہ وہی ہیں سے نہیں جن کو نہ کھلتے یہ وہی ہیں نہیں وہی جن کو نہ کھلتے یہ وہی ہیں نہیں وہی جن کو نہ کھلتے یہ وہی ہیں</p>	<p>۴۸</p> <p>حکم عدلی کو لو طالب عدال جب شہید ہے تو نہ ہوتا کوئی عزت میں فروغ ہے شہیدان جہان کو علی سلسلہ اقدس عالم</p>	<p>۴۹</p> <p>بہت کچھ ہے جہان کے یہ وہی ہیں سے نہیں جن کو نہ کھلتے یہ وہی ہیں نہیں وہی جن کو نہ کھلتے یہ وہی ہیں نہیں وہی جن کو نہ کھلتے یہ وہی ہیں</p>
<p>۵۰</p> <p>پروانے میں شمع جرم ملزلی ہے قصہ اعلیٰ کو کو کا ہو شیر علی ہے</p>	<p>۵۱</p> <p>مصدقہ جو شوق ہے تو علی سے علی ہے ایمان میں لے جسے شاکر ہو شوقی ہے</p>	<p>۵۲</p> <p>اصنام سے کیا خانہ حق پال کیا ہے گوئے میں ازور کا دین چاک کیا ہے</p>
<p>۵۳</p> <p>بہت کچھ ہے جہان کے یہ وہی ہیں سے نہیں جن کو نہ کھلتے یہ وہی ہیں نہیں وہی جن کو نہ کھلتے یہ وہی ہیں نہیں وہی جن کو نہ کھلتے یہ وہی ہیں</p>	<p>۵۴</p> <p>داد و دیہہ شہدہ و دعا کا دعا سردار جہان فرخندہ کا دعا شہزادہ طراز کا دعا اروہ ہی خون میں جس کی تلو</p>	<p>۵۵</p> <p>بہت کچھ ہے جہان کے یہ وہی ہیں سے نہیں جن کو نہ کھلتے یہ وہی ہیں نہیں وہی جن کو نہ کھلتے یہ وہی ہیں نہیں وہی جن کو نہ کھلتے یہ وہی ہیں</p>
<p>۵۶</p> <p>پیاوٹن ہٹاتے نہیں میں جنگ پہ چڑھ کر سرگنے پوچی کرتے ہیں تو کھیت بڑھ کر</p>	<p>۵۷</p> <p>باہو تلے عوض حق سے سرت لے ہیں اللہ نے پرا ملک و مروت کے دیے ہیں</p>	<p>۵۸</p> <p>دیکھے اسے آگاہ جو حیدر سے ہیں بہتر کوئی شاہد و ریسر سے نہیں ہے</p>

<p>نام کامیاب کیا دھرم عواید تک پہنچ کر گندے سر سے تو خوشتر کی کر دیندار و دلدار میں نے چاہا تھا میں نے کیا کیا کر کے کیا کیا کر کے</p>	<p>نام نہایت عزیز فرج کے سر در اچانک اگر تو میرا ہو تو میرا ہو نہایت عزیز فرج کے سر در اچانک اگر تو میرا ہو تو میرا ہو</p>	<p>نام آتا ہو گا کہ آپ جسم مروت دانشور کا تر تو چھٹے میں دربار جانبے بن لمان تو بیانیے جانبے بن لمان تو بیانیے</p>
<p>کیا کیا نہ بدل جائیگا کیا کیا نہ مٹے گا پر شتر تک اس ضرب کا سکہ نہ مٹے گا</p>	<p>حیدر کی طرح صاحب رعیت ہیں دون لڑکا کاٹھن سمجھے نہ کوئی شیر ہیں دون</p>	<p>کھلایا ایسا گلاب نیچے کھینچنے کے کرے عرصہ فقط اتنا ہی کہ سبقت ہوا دھرم</p>
<p>نام ایسا ہے شہر شہر و دولت و غلام نہایت عزیز فرج کے سر در اچانک اگر تو میرا ہو تو میرا ہو نہایت عزیز فرج کے سر در اچانک</p>	<p>نام نہایت عزیز فرج کے سر در اچانک اگر تو میرا ہو تو میرا ہو نہایت عزیز فرج کے سر در اچانک اگر تو میرا ہو تو میرا ہو</p>	<p>نام نہایت عزیز فرج کے سر در اچانک اگر تو میرا ہو تو میرا ہو نہایت عزیز فرج کے سر در اچانک اگر تو میرا ہو تو میرا ہو</p>
<p>پاتے ہیں اشار میں شفا کو و کر اس سے بنیا ہر وہی جسکو ہر چشم نظر اس سے</p>	<p>یون آتے تھے سب کو فوج آتی جیسے چونچہ صفیں آتی تھیں موج آتی جیسے</p>	<p>ہاتھ آیا چلیگا تو جگر پا کے چلیگا کھو کر وہی کھایگا جو گھر کے چلیگا</p>
<p>نام بہم دونوں کو اس میں کیسے نہایت عزیز فرج کے سر در اچانک اگر تو میرا ہو تو میرا ہو نہایت عزیز فرج کے سر در اچانک</p>	<p>نام نہایت عزیز فرج کے سر در اچانک اگر تو میرا ہو تو میرا ہو نہایت عزیز فرج کے سر در اچانک اگر تو میرا ہو تو میرا ہو</p>	<p>نام نہایت عزیز فرج کے سر در اچانک اگر تو میرا ہو تو میرا ہو نہایت عزیز فرج کے سر در اچانک اگر تو میرا ہو تو میرا ہو</p>
<p>تم یہ نہ سمجھنا کہ یہاں میں ہیں ہم خیر تو ہیں گھر اس میں ہیں</p>	<p>وہ کہتا تھا اسکیہ ہر حسیات حسد پر آنے دو جل انکو لے آتی ہر زود پر</p>	<p>اس بھیر پہ بھی بٹا دھرم سے دم آنے برود ہر دم کے ہے جانے تھے چھپے دم آنے</p>

سہ کو رو کر بھی اندھا اور پھر ۱۳۱

<p>۱۱۱ کے چہ پہ بندہ سوار کا جب آیا نہر اودن سے لے کر زمین سے نہر کو دیا اگر نہ رہا غنیمت جو کون کو اب آیا وہ وہ چاہی ہے جسے چاہے غصب آیا</p>	<p>۱۱۲ خالی تھی جو صفت پریشانہ بیٹھا جنگل سے اچا کوئی لاش نہ بھڑکتا زبان اڑ گئی تھی خیر سے نہ لکھ دیا تھا تھوڑا اتحادہ اور جو غصے پر دھرا تھا</p>	<p>۱۱۳ وہ چچا اور بچا ہی وہ دم کلانی سب جس سے ہویدا یہی بھلائی وہ ہنگلیاں ختم ہیں سر غنہ کشانی منہ پر ہے چھوٹی ہوئی بھائی</p>
<p>۱۱۴ آخر وہ جری تخت دل ضعیف دین تھے سر تھے صف اول کے کہیں حکم کہیں تھے</p>	<p>۱۱۵ دُرس نہ بڑھاتے تھے جو سر کش قلم ہے یتیم بھی نہ یامین بچا کھنچ م لے</p>	<p>۱۱۶ زور لایا بہمان کوہ سب کا تھوڑے سے ضرر بھی کہ بچے کوئی جبر کے دل سے</p>
<p>۱۱۷ جس کو تھوڑے تھے تین تین تین تلاوار سے ڈر کر تھے تین تین تین سر پہ بھی چالاک تھے سب تین تین تین تین تین تین تین تین تین</p>	<p>۱۱۸ وہ مر گیا تو اور مٹا کر جسے تین اس نخل کو تو لوار سے کاٹا ہے تین گھما ہے خیر است کو عجیب تین ملک کی کوئی شاع نہ اچھا کوئی تین</p>	<p>۱۱۹ وہ تھوڑے تھے تین تین تین خالی تھی جو کوہ اور تھوڑے تین تین تین تین تین تین تین تین</p>
<p>۱۲۰ مانندہ راق نبوی عرش کھاتے گھوڑے نہ کہو اوج سعاد کے ہاتھ تھے</p>	<p>۱۲۱ اتک یہ ہو اباغ چہا میں نہیں دیکھی نخل تھا کہ ہمارا سی خزا میں نہیں دیکھی</p>	<p>۱۲۲ بڑول جو ہی کیونکہ وہ دلیر تھے چیکا بھاگے گا تو کیا صید نہیں تھے چیکا</p>
<p>۱۲۳ اگر اراکین تھے تین تین تین لوہار سے تھے تین تین تین بجائے تھے کماندار تھے تین تین پیشین مٹا کار تھے تین تین تین</p>	<p>۱۲۴ تلاوار تھے تین تین تین ضرر بہ سادہ کاتب تھے تین تین تین تین تین تین تین تین تین</p>	<p>۱۲۵ کس تھی تھی تین تین تین کس تھی تھی تین تین تین کس تھی تھی تین تین تین</p>
<p>۱۲۶ سہمے ہوئے تھے تیر کہ آفت تھی جہان پر پیکان سری پر تھانہ چلے تھا کمان پر</p>	<p>۱۲۷ ایسا کوئی طفلی میں نمودار نہوگا ہاتھ ایسا تو جعفر کا بھی طیار نہوگا</p>	<p>۱۲۸ بچا تھا نہ وہ نہ کہ بھی جاگتی تھی جسکو راجا تھا وہ چلے ہو گئی تھی جسکو</p>

۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸

<p>۱۲۷ کلیں جو سوز و غم خیاں جو پیر پھر بہ ہونہ کی سادہ و پاد پھر چہ از سر سبب ظالم بد خو پھر نہیں کی لڑہ کاٹ کے پھر</p>	<p>۱۲۸ نکسے پہ جا بک وہ یک کل کے مناخا کہ چارون ہر رخ جل کے</p>	<p>۱۲۹ کلیں جو سوز و غم خیاں جو پیر پھر بہ ہونہ کی سادہ و پاد پھر چہ از سر سبب ظالم بد خو پھر نہیں کی لڑہ کاٹ کے پھر</p>
<p>ہٹ جا بک انشکر تو نہ لیک پھر بھٹے رہیں مگر بھائی سے کچھ تو مدد کے لے لے</p>	<p>اخذت کا برپا ہوا غل چرخ برین پر مگرے جو گئے چار کے تھے تھ زمین پر</p>	<p>کلیں جو سوز و غم خیاں جو پیر پھر بہ ہونہ کی سادہ و پاد پھر چہ از سر سبب ظالم بد خو پھر نہیں کی لڑہ کاٹ کے پھر</p>
<p>۱۳۰ دل نہ تھانے کھانے تھے شکر سوز دل نہ تھانے کھانے تھے شکر سوز</p>	<p>۱۳۱ کلیں جو سوز و غم خیاں جو پیر پھر بہ ہونہ کی سادہ و پاد پھر چہ از سر سبب ظالم بد خو پھر نہیں کی لڑہ کاٹ کے پھر</p>	<p>۱۳۲ کلیں جو سوز و غم خیاں جو پیر پھر بہ ہونہ کی سادہ و پاد پھر چہ از سر سبب ظالم بد خو پھر نہیں کی لڑہ کاٹ کے پھر</p>
<p>بڑھتے تھے کبھی گاہ سرکھانے تھے عباس جب آ رہ کر تھے تھ پھر کھانے تھے عباس</p>	<p>تھہر سکتے نہ تھے پاؤں کی مریدہ جو کے کتنی تھی زمین کی دیر و نسہ لہو کے</p>	<p>غل تھا کہ دن ایسا بھی پڑے نہیں دیکھا بچوں کو اس انداز سے لڑے نہیں دیکھا</p>
<p>۱۳۳ کلیں جو سوز و غم خیاں جو پیر پھر بہ ہونہ کی سادہ و پاد پھر چہ از سر سبب ظالم بد خو پھر نہیں کی لڑہ کاٹ کے پھر</p>	<p>۱۳۴ اعلا تھے دم جانہ ہر باندا نہی کے قلم ہاٹھ طبل باندا</p>	<p>۱۳۵ کلیں جو سوز و غم خیاں جو پیر پھر بہ ہونہ کی سادہ و پاد پھر چہ از سر سبب ظالم بد خو پھر نہیں کی لڑہ کاٹ کے پھر</p>
<p>اب ہٹنے کی ملت مریمان انکو ندینا منت بھی کریں گرو مان انکو ندینا</p>	<p>یون فوج کے دھڑ کو لٹے نہیں دیکھا یون چہرہ پہ چہرہ بھی لٹے نہیں دیکھا</p>	<p>شہر نہیں ہوتے جو جامعہ کی ہیں تم چاہو ہم دو ہیں مگر بچھنی ہیں</p>

کلیں جو سوز و غم خیاں جو پیر پھر
بہ ہونہ کی سادہ و پاد پھر
چہ از سر سبب ظالم بد خو پھر
نہیں کی لڑہ کاٹ کے پھر

<p>۱۳۸ بہشتی شہر خنجر و شمشیر کا مہر بہشتی شہر خنجر و شمشیر کا مہر بہشتی شہر خنجر و شمشیر کا مہر بہشتی شہر خنجر و شمشیر کا مہر</p>	<p>۱۳۹ وہ غریب نظر تھے مگر تھے پورے وہ غریب نظر تھے مگر تھے پورے وہ غریب نظر تھے مگر تھے پورے وہ غریب نظر تھے مگر تھے پورے</p>	<p>۱۴۰ پتھر کا چوڑا چوڑا چوڑا چوڑا پتھر کا چوڑا چوڑا چوڑا چوڑا پتھر کا چوڑا چوڑا چوڑا چوڑا پتھر کا چوڑا چوڑا چوڑا چوڑا</p>
<p>اک شمس آواک برج تشریف کا قمر ہو ان کسی ہر بیٹی تو پد رکسکا سپر ہو</p>	<p>بہتاری لہو چھاتی تھے جو دین دونوں کس طرح پکاروں کہبت دین دونوں</p>	<p>تلوار بن علم قاسم و عباس لیے تھے ہر شکل نبی چاکر گریبان کیے تھے</p>
<p>۱۴۱ دو دوزخ سے بانی نہیں ہو سکتا دو دوزخ سے بانی نہیں ہو سکتا دو دوزخ سے بانی نہیں ہو سکتا دو دوزخ سے بانی نہیں ہو سکتا</p>	<p>۱۴۲ اکھون میں خدا وادہ وہ دماہ قلابین اکھون میں خدا وادہ وہ دماہ قلابین اکھون میں خدا وادہ وہ دماہ قلابین اکھون میں خدا وادہ وہ دماہ قلابین</p>	<p>۱۴۳ سب سے بڑا ہے اللہ تو پتھر کا چوڑا سب سے بڑا ہے اللہ تو پتھر کا چوڑا سب سے بڑا ہے اللہ تو پتھر کا چوڑا سب سے بڑا ہے اللہ تو پتھر کا چوڑا</p>
<p>سیراب بھی یہ نشہ دہان ہوئے نہ پائے ہر دوزخ سے گھر میں یہ بھان ہوئے نہ پائے</p>	<p>دم خوف سے سینہ میں ہر لاشیں آتو ہر دوزخ سے چھوٹا نظر آتا نہیں آتو</p>	<p>آلودہ خون دوسرے کامل نظر آئے گودی کے بے خال ہر بے نظر آئے</p>
<p>۱۴۴ نصف مٹی تیرا نشان ہے کہ تیرے نصف مٹی تیرا نشان ہے کہ تیرے نصف مٹی تیرا نشان ہے کہ تیرے نصف مٹی تیرا نشان ہے کہ تیرے</p>	<p>۱۴۵ اب کچھ نہیں دوسرے جو باریاں مطلب اب کچھ نہیں دوسرے جو باریاں مطلب اب کچھ نہیں دوسرے جو باریاں مطلب اب کچھ نہیں دوسرے جو باریاں مطلب</p>	<p>۱۴۶ پتھر کا چوڑا چوڑا چوڑا چوڑا پتھر کا چوڑا چوڑا چوڑا چوڑا پتھر کا چوڑا چوڑا چوڑا چوڑا پتھر کا چوڑا چوڑا چوڑا چوڑا</p>
<p>تیرا چھپے سرے کیا کہہ میں؟ توں وہ کتنی مٹی لاکھونے خاک تیرے میں؟ توں</p>	<p>بچے سرے دہل ہوئے جیل شد میں سجدہ تو کروں خاک کا درگاہ خدا میں</p>	<p>لب پر یہ سخن تھا شہرہ والا نہیں آئے دم ہو تو پتھر کا چوڑا نہیں آئے</p>

[illegible]

<p>۱۴۱۸ کوئی کہہ نہ سکتا کہ کیا یوں ہو سکتا ہے کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سب سچ ہے کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سب سچ ہے</p>	<p>۱۴۱۹ ایسی باتیں کہ جو کہتا ہے وہ سب سچ ہے کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سب سچ ہے کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سب سچ ہے</p>	<p>۱۴۲۰ کیا باتیں کہ جو کہتا ہے وہ سب سچ ہے کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سب سچ ہے کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سب سچ ہے</p>
<p>دور سے وہ سرور ان تشریف لے گئے اس لمحہ کی طاقت میں کہیں کہاں ہے</p>	<p>کل کتب تھے ہم آج کیلئے بیوے دونوں بھائی بھی وہ جو ساتھ کے تھے وہ دونوں</p>	<p>با تو میں کہہ رہا تھا یہ کیا بھری ہے عجب نے مرے دل کی پوشاک بھری ہے</p>
<p>۱۴۲۱ ان دونوں گنگوٹائی کو گنگوٹائی بن گیا ہے جس کے دل میں گنگوٹائی کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سب سچ ہے</p>	<p>۱۴۲۲ دونوں تھے سچے سچے آراستہ جانے ہی نہیں تھے کہ گزرتی ہے صبا کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سب سچ ہے</p>	<p>۱۴۲۳ حضرت کے کہا کرتے تھے کہ کس طرح اسے دونوں غلامان پر انوار کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سب سچ ہے</p>
<p>دل سے نہ یہ داغ الم و یاس مٹے گا صدقہ اب اتارو مگر توہم اس مٹے گا</p>	<p>ساتھ اپنے کوئی جوڑے ہو باقی رہ گیا شہزادہ کو نہیں اسے کون کہے گا</p>	<p>نانا کی طرح دونوں نوامین سو خالی بچہ نکلی تھی حرکت قدرت تھی نہ اکی</p>
<p>۱۴۲۴ کوئی کہہ نہ سکتا کہ کیا یوں ہو سکتا ہے کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سب سچ ہے کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سب سچ ہے</p>	<p>۱۴۲۵ ایسی باتیں کہ جو کہتا ہے وہ سب سچ ہے کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سب سچ ہے کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سب سچ ہے</p>	<p>۱۴۲۶ کیا باتیں کہ جو کہتا ہے وہ سب سچ ہے کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سب سچ ہے کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سب سچ ہے</p>
<p>کھڑک کوئی دامانہ کو پہنچا نہیں دیا بھائی کوئی کیا بھائی کو کاڑھ نہیں دیا</p>	<p>دونوں کا لٹا نا تھا کہ غش کر گئی مرثیہ ہر بی بی نہ مانتی یہ امر گئی مرثیہ</p>	<p>صفین و جل میں بھی ان ایسے رکھتے تم بوجھو عباس تو زور دیکھ کر تھے</p>

<p>۱۵۴ عجب آتش کی غزل بان لاکھوں کے جو کج ہے لالہ باہر اور کج ہے رشتہ آسمانی علی غرض لاکھوں کے زینوں کیوں ان کو کھینچ کر لے</p>	<p>۱۵۵ فکرتے ہیں تکی بلاتین تکی باہی شاد کو کلو ملا کر کے بہ بہت پکاری کرتے ہیں امام دو جہان مع تھاوی چکیا جو جو تسلیم کو اٹھتے تھیں باہی</p>	<p>۱۵۶ پڑ ہول ہر رستہ مجھے ترس بڑی ہو قربان ہو مان قبر کی مثل کجی کا ہی ہو</p>
<p>۱۵۷ پھر کیا ہو جو کچھ کہیں انداز نہیں ہیں گردن ہو کہیں ہاتھ کہیں پاؤں کہیں ہیں</p>	<p>۱۵۸ آقا میر کی غفلت عجب کو غیب سے باغ و بہار میں پھنس گیا ہے پھر کیا ہو جو کچھ کہیں انداز نہیں ہیں گردن ہو کہیں ہاتھ کہیں پاؤں کہیں ہیں</p>	<p>۱۵۹ آقا میر کی غفلت عجب کو غیب سے باغ و بہار میں پھنس گیا ہے پھر کیا ہو جو کچھ کہیں انداز نہیں ہیں گردن ہو کہیں ہاتھ کہیں پاؤں کہیں ہیں</p>
<p>۱۶۰ آقا میر کی غفلت عجب کو غیب سے باغ و بہار میں پھنس گیا ہے پھر کیا ہو جو کچھ کہیں انداز نہیں ہیں گردن ہو کہیں ہاتھ کہیں پاؤں کہیں ہیں</p>	<p>۱۶۱ آقا میر کی غفلت عجب کو غیب سے باغ و بہار میں پھنس گیا ہے پھر کیا ہو جو کچھ کہیں انداز نہیں ہیں گردن ہو کہیں ہاتھ کہیں پاؤں کہیں ہیں</p>	<p>۱۶۲ آقا میر کی غفلت عجب کو غیب سے باغ و بہار میں پھنس گیا ہے پھر کیا ہو جو کچھ کہیں انداز نہیں ہیں گردن ہو کہیں ہاتھ کہیں پاؤں کہیں ہیں</p>
<p>۱۶۳ آقا میر کی غفلت عجب کو غیب سے باغ و بہار میں پھنس گیا ہے پھر کیا ہو جو کچھ کہیں انداز نہیں ہیں گردن ہو کہیں ہاتھ کہیں پاؤں کہیں ہیں</p>	<p>۱۶۴ آقا میر کی غفلت عجب کو غیب سے باغ و بہار میں پھنس گیا ہے پھر کیا ہو جو کچھ کہیں انداز نہیں ہیں گردن ہو کہیں ہاتھ کہیں پاؤں کہیں ہیں</p>	<p>۱۶۵ آقا میر کی غفلت عجب کو غیب سے باغ و بہار میں پھنس گیا ہے پھر کیا ہو جو کچھ کہیں انداز نہیں ہیں گردن ہو کہیں ہاتھ کہیں پاؤں کہیں ہیں</p>

<p>۱۶۱۷ لاٹھیاں خبر کون کمان نامہ بردار بلبہ دہنوں کوئی آبا دھڑکیا نظر سے پتہ نہیں پوچھیں</p>	<p>۱۶۱۸ کس سے پہنچا نہ لگا کر دے چپو چپو سے فروں چار دے کچھ چپو دیا تو جو کی نظر سے</p>	<p>۱۶۱۹ کھڑے وہ خود نہ عالم پر کاری مر جائے یہ ناشاد بل کیے تھاری بن گیا چپو دم لاشہ کیے تھاری مہر نہ دے سہ سے چپو کی تھاری</p>
<p>کس بازو لہر سے یہ خوش تال پلے تھے قبروں کے لیے ہائے مرے لال پلے تھے</p>	<p>سہواً جو پڑی آنکھ تو مخد موڑ لیا ہر دڑتے تھے کہ مان نے ہمیں منع کیا ہر</p>	<p>باتو نہیں بھی کچھ میں کے پہلو نہیں نکلی آنکھوں سے ری دیکھ لو باتو نہیں نکلی</p>
<p>۱۶۲۰ کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو</p>	<p>۱۶۲۱ کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو</p>	<p>۱۶۲۲ کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو</p>
<p>راحت کسی کر دے کسی پہلو نہ ملے گی مر جاؤنگی زلفوں کی جو خوشبو نہ ملے گی</p>	<p>میں بھی تو یہ جانوں کہ دل فشرہ نہیں ہیں لو کہ وہ بس تنہا کہ ہم آرزو نہیں ہیں</p>	<p>ایک جو خوش آیا تو گدڑ جانی زمینیت لجا بیٹے لاشہ نہیں مر جانی زمینیت</p>
<p>۱۶۲۳ دنیا کو نہ دیکھا کہ موت کی کوئی کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو</p>	<p>۱۶۲۴ کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو</p>	<p>۱۶۲۵ کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو</p>
<p>ہر کہی مجھے پوشاک شہانی نہ دکھائی صدقے کئی انا کو جوانی نہ دکھائی</p>	<p>اب پیاس میں آہ دم شمشیر پہنکے بھائی نے یہ خالق میں تم بھی جینکے</p>	<p>بالاے جگر خنجر بیدار دھو رہے ہیں دو غم کے ہمارے ایک ضعیفہ کر رہے ہیں</p>

حکام
اندرین صفت نامہ سے کہ دھڑول کی جلی جیور
یاد کیا کہ کھڑے ہو کر دھڑول کی جلی جیور
یاد کیا کہ کھڑے ہو کر دھڑول کی جلی جیور

حکام
یہ وقت نہیں کل غلامی میں
یہ وقت نہیں کل غلامی میں
یہ وقت نہیں کل غلامی میں

مٹھو ابھی کیوں رخ دیے جاتے ہو لوگو
ہر کسی کو بچو نہ لے لے جاتے ہو لوگو

یہ سن فصاحت ہو یہ شیریں بختی ہو
پیرہین جو ان ہو تو فقیری میں بختی ہو

حکام
دوڑو کی لیا بختی سے گلے پال گلا
چھپے کی بختی سے گلے پال گلا
چھپے کی بختی سے گلے پال گلا

ربا عی
مال زور وافر سے شکر لکھا ہو
مال زور وافر سے شکر لکھا ہو
مال زور وافر سے شکر لکھا ہو

گھر میں مے کا سب کو یہ پیر لکھا جا کے
دسے دو کفن دو نو کو نہ پیر لکھا جا کے

ربا عی
چھپے کی بختی سے گلے پال گلا
چھپے کی بختی سے گلے پال گلا
چھپے کی بختی سے گلے پال گلا

حکام
دوڑو کی لیا بختی سے گلے پال گلا
چھپے کی بختی سے گلے پال گلا
چھپے کی بختی سے گلے پال گلا

ربا عی
چھپے کی بختی سے گلے پال گلا
چھپے کی بختی سے گلے پال گلا
چھپے کی بختی سے گلے پال گلا

دوڑو کی لیا بختی سے گلے پال گلا
چھپے کی بختی سے گلے پال گلا
چھپے کی بختی سے گلے پال گلا

ربا عی
چھپے کی بختی سے گلے پال گلا
چھپے کی بختی سے گلے پال گلا
چھپے کی بختی سے گلے پال گلا

ربا عی
چھپے کی بختی سے گلے پال گلا
چھپے کی بختی سے گلے پال گلا
چھپے کی بختی سے گلے پال گلا

ربا عی
چھپے کی بختی سے گلے پال گلا
چھپے کی بختی سے گلے پال گلا
چھپے کی بختی سے گلے پال گلا

ربا عی
چھپے کی بختی سے گلے پال گلا
چھپے کی بختی سے گلے پال گلا
چھپے کی بختی سے گلے پال گلا

<p>۴۱ جگر کے تازیانے یہ دیکھ کر نہ گشت و قیام جھکے بجز اکرانے کیوں ہو نہ گشت و قیام نوح عساپ چپے شیریں کی صورت قیام</p>	<p>۴۲ ایک بولا کہ کوئی نہ دے دے جا سکتا ہو کوئی شہر نہ ہے جلا آئے مالا سکتا ہو تا یہ تلو اسکی اُنکے کوئی لا سکتا ہو کوئی ضرب اسد اندر اٹھا سکتا ہو</p>	<p>۴۳ دیکھ کر نہ گشت و قیام اکرانے کیوں ہو دیکھ کر نہ گشت و قیام اکرانے کیوں ہو جھکے بجز اکرانے کیوں ہو نہ گشت و قیام نوح عساپ چپے شیریں کی صورت قیام</p>
<p>۴۴ غل پڑا جنگ کو فرزند حسن آتا ہر لاکھ سے لڑنے کو اک تشہد دہن آتا ہر</p>	<p>۴۵ سب پہ غالب جو ہوا کسی بھی غلامین جگر و جان علی آبن اسطالاب بین</p>	<p>۴۶ پھر تو شاہ نے سہو کو اٹھایا زمین جلوہ نور الہی نظر سے آبا رہ زمین</p>
<p>۴۷ دو دن کی چو کہ جانباز و دلدادہ ہو وہ نوشہ کشی کے شہر سے غریب ہو وہ زندان میں حضرت شہید ہو وہ میرزا حسن کی لڑائی کے برابر ہو وہ</p>	<p>۴۸ اب کوئی آگ میں جونہ لہجہ جان نہ بیجا آج زور اسد اندر عیاں ہو بیجا</p>	<p>۴۹ راہِ اب و دختر سلطان زمین ہو شکی بے چرخ اب کی پاک حسن ہو شکی</p>
<p>۵۰ میرزا حسن کی لڑائی کے شہر سے غریب ہو وہ نوشہ کشی کے شہر سے غریب ہو وہ زندان میں حضرت شہید ہو وہ میرزا حسن کی لڑائی کے برابر ہو وہ</p>	<p>۵۱ دہ لو اسے اسد اندر کے تھے یہ پوتا ہر دل بے زتا ہر کہ اب کیسے کیا ہوتا ہر</p>	<p>۵۲ عم میں خادی کی جلالت میں گانی آئے تین دن گدے کے پانہن بانی آئے</p>

<p>۴۱۴ کیا کہنے لگا عیون کی بیجا فتنہ رج مرنے کو پوچھا یہ بیان چھکما سکھڑا ہوا اجالت سے نہ تھی</p>	<p>۴۱۵ ایک دفعہ آتا ہوں جو بوندوار نہو چکا ہے جس کی خدمت میں نیاز دوست لفظ شہادت چکا وہ چھکما تہیہ کیوں کروں دوست تم جو راز</p>	<p>۴۱۶ کو یہ سر نہ فتنہ فتنہ خن سکھڑا ہوا اس کا نواں بھین حاشی میں بی فاطمہ کا نواں بھین سکھڑا ہوا اس کا نواں بھین</p>
<p>یہ فزند کو مرنے کو پوچھا اسے کیا جگر ہو کہ سنبھالا ہو کھجاسے</p>	<p>قتل تم ہو نہ کہیں ہو یہی وہ اس مجھے بجدا روح حسن کا ہو بہت پاس مجھے</p>	<p>حیف کچھ غور ذرا دل میں نہیں کرتا ہوں شیو بھی بہت رو بہا کہیں کرتا ہوں</p>
<p>۴۱۷ نہ کہنے کو کوئی جگہ کی تھی غور جہان بوند کو کس کس نہ کو جا نہ بوند کو کس کس نہ کو جا نہ بوند کو کس کس نہ کو جا</p>	<p>۴۱۸ نہ کہنے کو کوئی جگہ کی تھی غور جہان بوند کو کس کس نہ کو جا نہ بوند کو کس کس نہ کو جا نہ بوند کو کس کس نہ کو جا</p>	<p>۴۱۹ نہ کہنے کو کوئی جگہ کی تھی غور جہان بوند کو کس کس نہ کو جا نہ بوند کو کس کس نہ کو جا نہ بوند کو کس کس نہ کو جا</p>
<p>ہو یقین رہیں وہ سر کھوے جی انگلی اس کو اک زخم لگ گیا تو وہ مر باغلی</p>	<p>ہم خوشی تو کو کہیں تم ہوں نرسد کرو جا کہ شہیر کو بہت یہ فضا نہ کرو</p>	<p>فاطمہ ہو گئی اس کا ہو بہن درد میرا ہو مجھ کا تجھے پس نہیں</p>
<p>۴۲۰ کوئی ایسا نہیں ہے جو نہ کہنے کی تھی غور جہان بوند کو کس کس نہ کو جا نہ بوند کو کس کس نہ کو جا نہ بوند کو کس کس نہ کو جا</p>	<p>۴۲۱ کوئی ایسا نہیں ہے جو نہ کہنے کی تھی غور جہان بوند کو کس کس نہ کو جا نہ بوند کو کس کس نہ کو جا نہ بوند کو کس کس نہ کو جا</p>	<p>۴۲۲ کوئی ایسا نہیں ہے جو نہ کہنے کی تھی غور جہان بوند کو کس کس نہ کو جا نہ بوند کو کس کس نہ کو جا نہ بوند کو کس کس نہ کو جا</p>
<p>آج ہی شب کو ہو بیاہ چھلدا قاسم کو درم اپنی جوانی پہ خدارا قاسم</p>	<p>بیجا ہی تو چھپتے تھے وہ اندھین حیف شہیر کے کہتے تھے تو گاہ اندھین</p>	<p>اگر کو مارا تو غمہ عقدہ کش کو مارا اگر اچھین مارا تو محبوب خدا کو مارا</p>

<p>۴۱۴ جوجی کو کوئی شے نہ ہو سکتی تھی بلکہ وہی شے جس سے اس شے میں تھی پانی تو پانی ہی کو کوئی شے نہ ہو سکتی تھی</p>	<p>۴۱۵ جانے میں غل میں غل میں غل میں غل غل میں غل میں غل میں غل میں غل غل میں غل میں غل میں غل میں غل</p>	<p>۴۱۶ شاہ فرمانے تھے ناچار ہو کر ابن امیر اس سے ملے تھے اپنی کا خط جو اس شے میں تھی</p>
<p>۴۱۷ وہ تو ہیں دل کے غنی صبر ہی کے ہیں نکتے جو نگو گریاس غفلت کے ہیں</p>	<p>۴۱۸ غرق آہن میں جو کھو وہ بھی پاس تھے ایک ضربت سے تو وہی دستِ رحمت تھے</p>	<p>۴۱۹ سہلو جو رنج ہو بیان دے رحمانی قائم جا کے کوثر ہی پہ اب جمیو پانی قائم</p>
<p>۴۲۰ کما حقہ علم کے لیے جو کما حقہ علم کما حقہ علم کے لیے جو کما حقہ علم کما حقہ علم کے لیے جو کما حقہ علم</p>	<p>۴۲۱ کما حقہ علم کے لیے جو کما حقہ علم کما حقہ علم کے لیے جو کما حقہ علم کما حقہ علم کے لیے جو کما حقہ علم</p>	<p>۴۲۲ اتنی باتوں میں غل میں غل میں غل اتنی باتوں میں غل میں غل میں غل اتنی باتوں میں غل میں غل میں غل</p>
<p>۴۲۳ بھوکے پیاسوں کی ہزاروں گڑھی دھیں آج قائم کے بھی ہاتھوں کی صفائی دھیں</p>	<p>۴۲۴ داد ہر وار پہ شاہ دوسرا دیتے تھے بازگ اس کی ہر بار صد دیتے تھے</p>	<p>۴۲۵ حال تغیر ہوا آتش و ہن دو لہا کا ہو گیا تیرے غزال بدن دو لہا کا</p>
<p>۴۲۶ کما حقہ علم کے لیے جو کما حقہ علم کما حقہ علم کے لیے جو کما حقہ علم کما حقہ علم کے لیے جو کما حقہ علم</p>	<p>۴۲۷ کما حقہ علم کے لیے جو کما حقہ علم کما حقہ علم کے لیے جو کما حقہ علم کما حقہ علم کے لیے جو کما حقہ علم</p>	<p>۴۲۸ کما حقہ علم کے لیے جو کما حقہ علم کما حقہ علم کے لیے جو کما حقہ علم کما حقہ علم کے لیے جو کما حقہ علم</p>
<p>۴۲۹ دم میں وہ تیغ نہرا و نکوٹا کرتی تھی رنگ ہر وار پہ شمشیر قضا کرتی تھی</p>	<p>۴۳۰ خنک سرگردون تیر ہو جو ہو پانی پیاس حضرت کیے دیتی ہر کعبہ پانی</p>	<p>۴۳۱ دیر تک سنبھلے رہے خانہ زین پر قائم برجی کا کھڑے کھڑے نے میں پر قائم</p>

<p>۴۰ چراغ افش جنت چو جلا لدا صبح گلاب شرب نوان بود آتی مبارک صبح کے گلے گلک در آخر صبح مگر دم زکرت چو طاعت گذر صبح</p>	<p>۴۱ آمد آفتاب کی دھج کاسمان ٹھاکر کی صلو سے دھجین دھج کاسمان درونی روٹی چو سدا دھج کاسمان نہرواں شمع چو دھج کاسمان</p>	<p>۴۲ ٹھاکر بکد رو قتل شمع کاسمان بکلا ٹھاکر خوں ملے چو چو چو آفتاب تھی نہر طلق بھی خجالت سے چو آفتاب رواٹھا چوٹ چوٹ کے دھج کاسمان</p>
<p>۴۳ تھا چرخ اخضر پیہ رنگ آفتاب کا کھلتا ہر جیسے بھول چمن میں گلاب کا</p>	<p>۴۴ ہر غل پر ضیاء سر کوہ طور تھی گویا طک سے بادشہ بابران لور تھی</p>	<p>۴۵ پیاسی جو تھی سپاہ خدائیں اسکی ساحل سے سر ٹپکتی تھیں مومیں اسکی</p>
<p>۴۶ چلتا وہ باد صبح کے چو کھلا دھج رخسار باغ کی وہ خوش الحان باج وہ آفتاب نبرہ نبرہ چو کھلا دھج سری ہوا میں میر نہ زیادہ بہت</p>	<p>۴۷ اودھ میں بہت تھا چرخ کاسمان کو سون تھا سب زار سے چو زار نکسک و تر پٹھا کرم چو سون چو کھلا دھج کاسمان</p>	<p>۴۸ ٹھاکر شمع میں سا قتل شمع چو سون تھا سب زار سے چو زار نکسک و تر پٹھا کرم چو سون چو کھلا دھج کاسمان</p>
<p>۴۹ کھا کھا کے آؤں اور بھی سبر ہر ہوا تھا موم تو نے دھج صحر ا بھرا ہوا</p>	<p>۵۰ لو کے پو تھی نہر کوست قبول کی سبر ہر تھا شمع تھی تھیں قبول کی</p>	<p>۵۱ سب مستعد تھے قتل شمع کاسمان طوفان آب تیغ اٹھا تھا فراست پر</p>
<p>۵۲ وہ صبح نور اودھ صحر اور زار ٹھاکر طاقو کھلے شمع کاسمان صبح کا لہرہ کے بابر بار کو وہ قمر تھی وہ طاقو کی کجا</p>	<p>۵۳ وہ چھوٹا شمع کا وہ عکاس جواہر ٹھاکر سی وہ لپکا وہ گل شمع زار کھنٹی تھی کھنٹی کاسمان نہرواں شمع کاسمان</p>	<p>۵۴ اے صفت میں جو چھوٹا شمع کاسمان کھنٹی تھی کھنٹی کاسمان نہرواں شمع کاسمان نہرواں شمع کاسمان</p>
<p>۵۵ وہ تھے در تھے باغ بہت نعیم کے ہر سوراں تھے دست میں جو کھنٹی کے</p>	<p>۵۶ دھوتا تھا دل کے داغ چمن لالہ زار کا سری جگر کو دیتا تھا سبر کچھار کا</p>	<p>۵۷ تھا اک کلا تو منجر بے پیر کے لیے وہ بھجیاں تھیں سب بن شمع کے لیے</p>

<p>۱۷۴ نادار گن کیسے ہوئے ملک ان کے چلائے تھے چھاپو کو تان تان کے میں میں بافتادہ و عالم کی جان کے وہ لکھنے کے شاہ کتبہ کے چھاپے کے</p>	<p>۱۷۵ وہ لکھنے کے شاہ کتبہ کے چھاپے کے چلائے تھے چھاپو کو تان تان کے میں میں بافتادہ و عالم کی جان کے وہ لکھنے کے شاہ کتبہ کے چھاپے کے</p>	<p>۱۷۶ نادار گن کیسے ہوئے ملک ان کے چلائے تھے چھاپو کو تان تان کے میں میں بافتادہ و عالم کی جان کے وہ لکھنے کے شاہ کتبہ کے چھاپے کے</p>
<p>ہرگز کرینگے پاس نہ آئے کی آل کا ریتی پہ خون بہا نیکے زہر اکلال کا</p>	<p>وہ لکھنے کے شاہ کتبہ کے چھاپے کے چلائے تھے چھاپو کو تان تان کے میں میں بافتادہ و عالم کی جان کے وہ لکھنے کے شاہ کتبہ کے چھاپے کے</p>	<p>روایہ سے سبب میں منہ و موط کے مرنے چلے میں آپ مجھے مگر میں چھاپے کے</p>
<p>۱۷۷ عقل میں عین عین عین عین عین عقل میں عین عین عین عین عین</p>	<p>۱۷۸ عقل میں عین عین عین عین عین عقل میں عین عین عین عین عین</p>	<p>۱۷۹ عقل میں عین عین عین عین عین عقل میں عین عین عین عین عین</p>
<p>بھڑائے سر کے بال حرم ملکہ ملکہ تھے پٹنے میں شاہ دین کے سکینہ کے تھے</p>	<p>اب ہاتھ اٹھاؤ فاطمہ کے نور میں سے ہوئی کبھی نہ وہ وہ خلائی حسین سے</p>	<p>فرقت میں مجھ کو جسے گذرنا قبول ہو اچھا سدا فکر مرا مرنا قبول ہو</p>
<p>۱۸۰ عقل میں عین عین عین عین عین عقل میں عین عین عین عین عین</p>	<p>۱۸۱ عقل میں عین عین عین عین عین عقل میں عین عین عین عین عین</p>	<p>۱۸۲ عقل میں عین عین عین عین عین عقل میں عین عین عین عین عین</p>
<p>بہ چھپکا کون سا تھ چھپکا جو آپ کا نہ مان کا آسمان ہے مجھے اب نہ باپ کا</p>	<p>خاصان حق کا خلق میں رہنے بلندہ رہی صاحب دہو کہ صبر خدا کو سپند رہی</p>	<p>ان برگ گل سے چوٹو تھے حدتہ امام ہو سواہر سے ہیں کہ تم تشنہ کام ہو</p>

<p>۴۷ تیراب نکالی برتنو اب ہوا جم پانی لینے جانے میں تانکے پانچ سوی زبان دکھائے نہ شہید کر لڑاؤ بی بی عاتقہ نے اپنے بھائی سے اٹھا لیا</p>	<p>۴۸ وہ گوشتے کو تم قابضین گناہ گار تجربہ صفا کو کچھ کچھ پوچھو پوچھو ریور کی طرح جسم پر ایسا مسلک جراثیم کا اٹھا پوچھو کہ پھر پھر لڑاؤ</p>	<p>۴۹ ان گنہگاروں کی علی شہر گنہگار تھا جیسی جاہلوں کی کا شہر چین خسارہ جسم پر کچھ کچھ پوچھو پوچھو جراثیم کا اٹھا پوچھو کہ پھر پھر لڑاؤ</p>
<p>حق سے کہو پتول کے جانی پہ رحم کر یارب ہماری تشدد دہانی پہ رسم کر</p>	<p>کہتے تھے سب پڑھائے ہوئے مسکن کو آقا بھی کہیں لڑاؤ کٹ دین زمین کو</p>	<p>مشرعی غلطی لب پہ لکھ نہ پانی نصیب تھا دیکھا جو خور سے توین بھی قریب تھا</p>
<p>۵۰ باجا شہید کی گدھی اتوری دیکھو اٹھنے پڑنے سے محل کبر پر حضور پھیلی زمین پر روشنی آفتاب نور پانچھنے لگے درود و فیضان شہر نور</p>	<p>۵۱ تھے اک طرف غرور و شہوان قمار تھا جنگی جاہلوں کی نصف جہاں جاننا بد فرشتہ بدرد و فاش تھا ایک ایک رونق جھپٹان لڑاؤ</p>	<p>۵۲ کشتے تھے سسلیا کے پیر سے پیہم عصر صحر کی سیاہی پر ان کی قبیلہ ہم آزادہ و غار پر دھڑکتے تھے ہم دشمن کو جھپٹان لڑاؤ</p>
<p>چوما ادب سے پائے امام انام کو ختم ہو گئے تمام نمازی سلام کو</p>	<p>ہر چند باغ دہر کو کیا کیا ملا نہیں ابتک اس روش کا کوئی کل ملا نہیں</p>	<p>نام و برق تیغ سے جل جائیں تو سی دب دب کے پور چونسے کل جائیں تو سی</p>
<p>۵۳ حق کو علی صاحب الزماں میں کوئی جوان کوئی شہید کوئی شہین فاؤ نہیں باجوں لڑائی میں کہتے تھے لڑاؤ میں عجب لڑاؤ</p>	<p>۵۴ خلق و شہادت میں ختم ہو گئی سج و سجدہ میں ختم ہو گئی زور آئینہ شہد میں ختم ہو گئی میرا میرا میں ختم ہو گئی</p>	<p>۵۵ صدف تھے شکر کے لہر کا قلعہ خراب دو در سے ملا نہیں کچھ کچھ خراب جی جی جی جی جی جی جی جی جی دو در سے ملا نہیں کچھ کچھ خراب</p>
<p>مانگو دھا کہ آج یہ مرنا سب ہو فرمان ہیں حسین پہ نہیں تو عید ہو</p>	<p>فازنی تھے صف شکن تھے جی دلیر تھے جس میں علی رہا اسی دین کے غیر تھے</p>	<p>طاقت نہیں کیجے میں بغیر و نیک و نیک کی پیاسے میں دیکھا ہوں بہاؤ اپنے باغ کی</p>

<p>۱۳۷ وزن اشتہار علم دارق مینوہ لرزان تھا جس جری کے پتھر سے شیش کوہ مسر دار صفد و عکا دیو و حکا مسر کوہ جوتہ کا دیو بہ اسد اللہ کا شکر کوہ</p>	<p>۱۳۸ کھنڈ پوئے حسین بن علی کے دستان گو یا قرین بد رختے دو غم بے مثال کا زور نہ پوئے نظر سے غم و دلال کھنڈ پوئے تو نے یہ اللہ کا جلال</p>	<p>۱۳۹ اس غم جو بین بین کوہ و درو سیاہ مارا جا سے بھابیون کو چنے بیکناہ منت پر آن شر ہوئی مطلق ملن عکاء سر چہرے چھوٹے کات پانچ نکل آہ</p>
<p>۱۴۰ دل کا پنتے ہتے دیکھ کے تہو دلیر کے گو یا سیاہ شام مٹی پہنچے مین فیر کے</p>	<p>۱۴۱ نودن س کاس تھا لکیر دلیر ہتے بچے بھی شیر عن کے گھرانے کے شیر ہتے</p>	<p>۱۴۲ پائیں ابھی تو کشتہ تیغ دو دم کرین ہم تمچو نے ہاتھ کو اس کے قلم کرین</p>
<p>۱۴۳ کے پتھر کو غم سے غم کا جلوہ گر نہ مٹن کے چکے چکر فوار سے دور نور بوس کا تھا ابھی وہ غم کے سر قن کے جو جوتا تھا کو غم کے سر</p>	<p>۱۴۴ دو وزن میں غم کے کھنڈ کی عقلیں ماضی کے بار غم کے سر و عقلیں بسی میں کشتہ غم کے سر و عقلیں پوئے کو مارا غم کے سر و عقلیں</p>	<p>۱۴۵ پائیں ابھی کیر کے غم کے بار گھنڈار جو صدر زین پہ مصدر رحمت کجا سوار چھوٹے پتھر کے کبریت چھوٹے فتن بار تہ کے بار علم کے چھوٹے فتن بار</p>
<p>۱۴۶ جرات نثار ہوئی مٹی اس سر فروں پر شملہ چھٹا تھا سبر عاے کاوشن پر</p>	<p>۱۴۷ گھر سے طلب کیا تھا اسی اعتقاد پر لغت خدا کی مذہب ابن زیاد پر</p>	<p>۱۴۸ پھولا ہوا چین تھا امام ام کے ساتھ تھا ہاشمی جواڑو کا چنچہ علم کے ساتھ</p>
<p>۱۴۹ ملو ار اول کے دست خانی بن کشتے تھے خون بیا رنگی ہم اس مٹی بن میل تھا باغ و بید بیا ضحائی بن انتر کی خنڈ کو تھا تانگن لکائی بن</p>	<p>۱۵۰ مانے پہلو کو سار سے بہ وقا پہلو ان غم کے پکیر سے بہ خفا پہلو کے باہر سے سر انور کیا جفا خنڈ کو بن کو چھوٹے بیا جفا</p>	<p>۱۵۱ اندھے سے نفیس علوہ ابن خنڈ کشتی فتن کو بن نے بیا ضحائی بن کشتان کھڑے تھے ناری جا صفت سہا سہا یک جا بول کشتان سلط</p>
<p>۱۵۲ ساحر فروغ دیتے تھے مار گاہ کو و کھلائی تھیں بہتیلیاں آئینہ ماہ کو</p>	<p>۱۵۳ ایسی کھی لکیر یہ آفت بڑی سہین سنے ہن ہم کہ لاش بھی ایک گڑھی سہین</p>	<p>۱۵۴ گیتی لڑ گئی دل او تادل گئے بیر ستم کمان کے چلو نے مل گئے</p>

<p>۴۳۴ شکوہ تبت بر حال سیر و حیرت گام چلے تبت لکھتے تبت پر فوج شام شاہدین تمام دلیان فوج شام میں چلے پھیلے سون بڑا دلورام</p>	<p>۴۳۵ ایں کو عدم جو جسم وہ ہے پیر لکھ دغا کو زینب و بجا ہے پیر باز شکر حق ہے علم ادھر ادھر کے تبت چلے گئے تبت کو تبت</p>	<p>۴۳۶ ابراہیم لکھتے لکھتے اٹھایا جب نجات کا جوین اگلیا تبت کی جانب تبت کے تبت تبت تبت تبت تبت تبت تبت تبت تبت تبت تبت تبت</p>
<p>۴۳۷ ہو شاق مجھ کو خلق میں جہنم میں کا کیا شاد ہوں ہفت ہو جہنم میں کا کیا شاد ہوں ہفت ہو جہنم میں کا کیا شاد ہوں ہفت ہو جہنم میں کا</p>	<p>۴۳۸ ۴ لکھن صغین جد ہر وہم جنگ پیر آغز زمین پر بچھیاں کھانے کر پیر ۴ لکھن صغین جد ہر وہم جنگ پیر آغز زمین پر بچھیاں کھانے کر پیر</p>	<p>۴۳۹ اولاد اپنی آج کے دن گریباؤ لگی میں فاطمہ کو خستہ کیا منہ دکھاؤ لگی اولاد اپنی آج کے دن گریباؤ لگی میں فاطمہ کو خستہ کیا منہ دکھاؤ لگی</p>
<p>۴۴۰ لکھا جو جنگ کے وہ داک شہادت کیا فوج شہر چلے دس ہزار پیر بجان ہو چاں ارفقان ہے بے نظیر لاشوں پر آئے روام خاک سر پیر</p>	<p>۴۴۱ ناگاہ گھڑین آئے فتنہ نہی خبر لو کام آئے زینب ناشاد کے پیر رہن گئے تبت میں اکبر و عباس نامور روئے تبت میں جہنم کے شہزاد جو پیر</p>	<p>۴۴۲ لکھن میں تبت تبت تبت تبت تبت خاتم کو تبت تبت تبت تبت تبت لو کہ لکھا لکھا لکھا لکھا لکھا تبت تبت تبت تبت تبت تبت تبت</p>
<p>۴۴۳ رفنا وہ خاک و خونین ہر ہل میر تھے یان کچھ رفیق باقی تھے اور کچھ میر تھے رفنا وہ خاک و خونین ہر ہل میر تھے یان کچھ رفیق باقی تھے اور کچھ میر تھے</p>	<p>۴۴۴ رہے تبت کے تبت کو شہر لا مینے صف ماتمی بچھاؤ کہ لکھتے ابھی مینے رہے تبت کے تبت کو شہر لا مینے صف ماتمی بچھاؤ کہ لکھتے ابھی مینے</p>	<p>۴۴۵ جاری ہیں شہر خون مری تبت پر پیر زینب کے آگے جا نہیں سکتی حجاب جاری ہیں شہر خون مری تبت پر پیر زینب کے آگے جا نہیں سکتی حجاب</p>
<p>۴۴۶ عین وقت خاندان افقا کا مورخ پیر تبت چلے تبت تبت تبت تبت تبت روئے تبت حال فریبان تبت تبت کرنے لگے تبت تبت تبت تبت تبت</p>	<p>۴۴۷ تبت</p>	<p>۴۴۸ تبت</p>
<p>۴۴۹ اتم ہوا حرم میں امام جلیل کے متوئے کڑے ہو گئے پوتے عقیل کے اتم ہوا حرم میں امام جلیل کے متوئے کڑے ہو گئے پوتے عقیل کے</p>	<p>۴۵۰ زینب گریباؤنی ادبے امام کے چپ رہ گئی کلجے کو ہاتھوں سے تھام کے زینب گریباؤنی ادبے امام کے چپ رہ گئی کلجے کو ہاتھوں سے تھام کے</p>	<p>۴۵۱ کھیرا ہو بیوٹن کو عدلی سپاہ لے منہ دکھانے کو کیا تھیں بالادشاہ لے کھیرا ہو بیوٹن کو عدلی سپاہ لے منہ دکھانے کو کیا تھیں بالادشاہ لے</p>

<p>۴۴ سب کچھ نام و عالم کے اقربا بانی کارون اکبر و عباس کے حضرت کے تن کی جان پرین و دولت کا سر نہ کھلے تو بیاست ہوئی بیا</p>	<p>۴۵ ان کی تکیہ فیضیہ سرور کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ ان کی ششستر کیم کچھ کچھ ان کی ششستر کیم کچھ کچھ</p>	<p>۴۶ تم بھی نخل رہو گے سدا جگہ سامنے شرائیکے سن کی محمد کے سامنے</p>
<p>۴۷ رہنی رضائے حق پہ بصد آئندہ رہو جیندہ رہے ہم قبول سے تم سرخو رہو</p>	<p>۴۸ کیا دخل ہے آگے جو وہ تمولہ ہوں عباس ہوں کہ اکبر عالی قارہ ہوں</p>	<p>۴۹ جو در زمین وہ در آسمان کی آواز کچھ اپنے آپ کی جیجی مصیبت کو کو یاد</p>
<p>۵۰ والتقلید کے ہوئے جیجی کی آواز صد سے لڑتے ہوئے جیجی کی آواز</p>	<p>۵۱ کیا ہے سر کو جھکے کچھ کچھ ان کی ششستر کیم کچھ کچھ</p>	<p>۵۲ بیبا باغین بٹائی ہر اک آرزو مری اب وہ کرو کہ حسین ہے آبرو مری</p>
<p>۵۳ وہ مستقرین حلق کٹانے کے واسطے ہم کیا پلہ میں لاش اٹھانے کے واسطے</p>	<p>۵۴ سرخ اکین جو عالم کی خاک ہو تلاو چل ہی ہو خاک چاک ہو</p>	<p>۵۵ ماہر کے کھنڈ کو کچھ کچھ ایسے ہیں کہ پھر بہن وقت کا نڈا</p>
<p>۵۶ رخصت کرو تو فوجی شہر سے وفکارین لکھو جو بولے لکھو جو بولے</p>	<p>۵۷ اس زندگی پہ جیجی کی خاک ہو تلاو چل ہی ہو خاک چاک ہو</p>	<p>۵۸ رہیں چلے تھے مرنے کو پہلے ہی سے ہم روکا چھپانے کہ نہ سکے چھرا دہستہ ہم</p>
<p>۵۹ صاحب مہین سپر عروس جل کرو شکشا کی پوتی ہو شکل کو حل کرو</p>	<p>۶۰ آئی تباہی آل نئی کے جب زہر نزدہ ہو شامیو نکا امام حبا زہر</p>	<p>۶۱ رہیں چلے تھے مرنے کو پہلے ہی سے ہم روکا چھپانے کہ نہ سکے چھرا دہستہ ہم</p>

<p>۴۵ تو کھٹھکے ہو کھٹھکے ہو کھٹھکے ہو کھٹھکے ہو پس بڑا سیکھنے کے لئے تیرے پاس دور نہیں ہیں تھکلیان اکت کا جو دور تیرے پاس چوں باقوں نے ملنا کیا فیض</p>	<p>۴۶ جس میں نے کلام توحی سنایا بیرہ چری چری کہ خبر پھر غرا گیا منہ پر دھن کے صلہ دلا پاس چلا گیا پس کامین پھر نہ زبانے لگا گیا</p>	<p>۴۷ پس کون ہوں جھلے کوئی کوئی کوئی کوئی کوئی راخی ہیں ان تجارتی تو جاوے گا کاشا کھڑو تو جاوے گا پھر چلے گا نہیں جاوے گا چلے گا نہ لڑے گا نہ لڑے گا</p>
<p>چینی کی اس جن میں خوشی لے لے فوت ہو بہل جھل کی شکل دیکھے تو موت ہو</p>	<p>دو لہا کو اتنی بات سنا کر اک سو کی صورت بتاتے جاوے ہمارے سناہ کی</p>	<p>سکس کر نیلے زمین تن باغیچہ میں پر ہم بھی فقیر ہو مینگے صاحب کی لاش پر</p>
<p>۴۸ صاحب جھل صدم کہ سکر چر چاب جو ایو میں جھل کہ سکر چر چاب بجی رادرو میں ملے کہ سکر چر چاب سرتی جو موت گوری خانہ چر چاب</p>	<p>۴۹ چوٹی</p>	<p>۵۰ بائیں چوٹی چوٹی چوٹی چوٹی چوٹی بائیں چوٹی چوٹی چوٹی چوٹی چوٹی بائیں چوٹی چوٹی چوٹی چوٹی چوٹی بائیں چوٹی چوٹی چوٹی چوٹی چوٹی</p>
<p>رستہ پر خطر کمین وقفہ ذرا نہ ہو منزل بہت کڑی ہو یہ جلدی ۱۹ نہ ہو</p>	<p>اک اٹ کی مہی یہ چلایو میں چاہیے ای شمع بزم ہرود فایو میں چاہیے</p>	<p>کیا جانے ہوگا قبر میں کیا حال پکا جی لگ گیا عروس کی باتو میں آ پکا</p>
<p>۵۱ کون کی مہی چوٹی چوٹی چوٹی چوٹی کیا چوٹی چوٹی چوٹی چوٹی چوٹی لائی چوٹی چوٹی چوٹی چوٹی چوٹی چوٹی چوٹی چوٹی چوٹی چوٹی چوٹی</p>	<p>۵۲ فرادہ کیا کہین چوٹی چوٹی چوٹی نہ باب کی نہ چوٹی چوٹی چوٹی جان میں کوئی نہ چوٹی چوٹی چوٹی چوٹی چوٹی چوٹی چوٹی چوٹی چوٹی</p>	<p>۵۳ فرادہ الوداع چوٹی</p>
<p>چوٹی چوٹی چوٹی چوٹی چوٹی چوٹی کیا بہن بھی کروگی نہ دو لہا کی لاش پر</p>	<p>وار نہ ہو کون پھر جو گلے کے گلے گئے تم کیا کرو نصیب ہمارے اٹ گئے</p>	<p>جاتی ہر اب ہر ات مرے تو منال کی رخصت ہوئی بیو زن یہ وہ لال کی</p>

<p>۴۴۴</p> <p>جہاں جو سر ملنے کو نہیں ہے شکستہ دین نے دودھ بخشا یہاں پہنچا ہ دنیا میں یا دگلا یہاں شکر کس یہاں دور از دین کی جگہ بون کی جگہ</p>	<p>۴۴۵</p> <p>یہ کچھ دل فلن سے جہاں جو کیا ہ روئے مثال ابرہہ ہر سان قرار ہر انس و نہ ہے ہو گئی ریش خفا ہوار نہ کہہ کے خاتم گلو ہو اسوار</p>	<p>۴۴۶</p> <p>وذاک عجب لاو کسین کی غرضت براق اس قدر ہیں کہ بون کو حجاب انہے مقابلہ کی نہیں اختر و کتاب نہیں ہو بون کی ہر مکت و حجاب</p>
<p>کچھ نہ اب کوئی کہ وطن کی عزیز ہوں کل تک تھی ماس آج سے ابی کنیز ہوں</p>	<p>دو طہا کے نورخ کی ضیا چن تک گئی جولان کیا فرس کو تو بھلی چاک گئی</p>	<p>حیران ہر چشم عوز ہور اکھا دیکھ کر دانا درود پڑھتے ہیں لور اکھا دیکھ کر</p>
<p>۴۴۷</p> <p>بک اپنا قدم پر اکھو وہ خفا خفا دیکھا کہ در پر روئے ہیں سروا صفا بک اپنا قدم پر اکھو وہ خفا خفا دیکھا کہ در پر روئے ہیں سروا صفا</p>	<p>۴۴۸</p> <p>بہرے حدود کی کوئی فرشتہ ہو یا بشر خود خیر فادری کی جی ہر حال نظر</p>	<p>۴۴۹</p> <p>ناگہ بخت پر غصے لگے فاقہ جی حاکم بن کاون جو کرے کچھ کس جی ہر حیدری بن بن بن بن بن بن بن کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>جلانی مان کہ سب پیغمبر نہ روکیو شہر نے دی صدا کہ برادر نہ روکیو</p>	<p>اندری چک چن پر آب و تاب کی سہرہ بنا ہو اس کو ن آفتاب کی</p>	<p>شہر ہر حرب و ضرب پہ فاقہ عام کا سکہ ہر شہر تین ہوا سے ہی نام کا</p>
<p>۴۵۰</p> <p>پیش پش پش پش پش پش پش پش پیش پش پش پش پش پش پش پش پیش پش پش پش پش پش پش پش پیش پش پش پش پش پش پش پش</p>	<p>۴۵۱</p> <p>کون وقت مل لیں جگہ دنیا بک جو رخ خان کو قدر نہ ملے لب نہیں لب لب لب لب لب لب لب لب کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۴۵۲</p> <p>درویشی کا مہر عرب شہر خفا مہر خانہ میں بن بون بون بون درویشی کا مہر عرب شہر خفا مہر خانہ میں بن بون بون بون</p>
<p>کچھ غم نہیں جو راہ ہر خیر کی ہمار پر ہر دم خدا کا فضل ہر اس کا سر پر</p>	<p>ترک ادب ہر اس کی تماش طریق سے دھونا زبان کو چاہیے آہ عشق سے</p>	<p>میں پارہ دل حسن جو خفا خفا ہوں بہرے سے جو خیر ہو اس کا لال ہوں</p>

سینچو دار ہو کہ جو کلام کی لال

<p>۷۷۷ خاتم غم و غمزدن ہو چکا ہے ہزار امداد وقت غیب کی نہ دیکھو ناوار کافی ہو جس میں سب حفظ کرو گار افغیر سر اس طرح کی گردن ہو سوار</p>	<p>۷۷۸ چھٹی جھوٹ کر جو چلا گیا ہاں نشان تیرے ہاتھ کے چلائی یہاں جب غبارِ دل سے کسی کی جان نکلے وہ تیرے لئے سنبھلے ہاں</p>	<p>۷۷۹ بجائے کوڑے کے ہو جب نہ غیر سر چلیکے بین مانتھ ڈال کے چلیکے بین آواز دینے کے کہ فی الزما و السر جا تو بھی جو برادر غیبی تراجم</p>
<p>دشمن کو اپنی ضرب طہاچہ قضا کا ہو آکھٹی داکر جو ارادہ دعا کا ہو</p>	<p>اکدم میں دی شکست خطا کو تو اب نے غل غفارت کی تیلیدان توڑیں عقاب نے</p>	<p>جز موت کچھ شفی کوہ اسدم نظر پڑا آنکھیں کھلیں تو قعرِ جہنم نظر پڑا</p>
<p>۷۸۰ ختم ہی کیا تو اٹھا کر غائب تیر چلیکے بین بچاں کا جو اڑتی تیر خاک سبز دست میں کا نہ تیر ججی جی جی کو نہ تیرے چلیکے</p>	<p>۷۸۱ کب سے گئے گریب چلیکے جکڑیں کھلا دھڑ سے شب سیرانی بچیں نیزے کو تو لٹا ہو اغور و رو ابو بیل گاہ میں دھڑ چلیکے</p>	<p>۷۸۲ چھپا بارود ہوا مسکات کو نہ تاناے پوسے وہ اگر اڑاں کر لکھنا بان بہر حفظ دست بدست تیرے تیغ دو دم کو تیرے تو اب چلیکے</p>
<p>یون قطع انگلیاں ہوئیں آتش ہوئی جیسے کوئی قلم کے شاخیں دھت کی</p>	<p>ہمراہ اسکے تیغ بکف سووار تھے اور اس طرف مڑو شہر ذوالفقار تھے</p>	<p>یون دو کیا عمو دسرا بکار کو جس طرح تیغ تیرا راد سے خیال کو</p>
<p>۷۸۳ اک باغ میں چلے گئے گریب و بیکار بوسے کہ میں لکھنے پر تیرے بیکار آج بیکار ہے تیرا لڑا و خطا شکار آج بیکار ہے تیرے کو یہ کہے ہزار</p>	<p>۷۸۴ نیزے کا وار کرنے کا جب نہ ہو بجی سا کو نہ ملے گا دھلا کا بھی نیزہ آجائے تیرے سے کی جھلکنا نیزے کو نہ ملے گا دھلا کا بھی</p>	<p>۷۸۵ خاتم غم کے قلعے سے چوٹ لگنا خاتم کپا لے اول خود دسرا ختم غم کے قلعے سے چوٹ لگنا خاتم کپا لے اول خود دسرا</p>
<p>چلے جو کھینچنے لگے سرکش کو تاک کے رستم کی من چپ گئی تو دین تاک کے</p>	<p>یہ سنکے آئے دھلا کو چوڑی کو لیا تیلی کو ہسیا کی سانین پرو لیا</p>	<p>لڑتا وہ کیا کہ تیرا اصل کا نشانہ تھا اکس ہاتھ میں نہ سر نشانہ بازو نہ شانہ تھا</p>

<p>۵۹۱ بیجان ہوسے بزمین بیٹے چارو کے چار ازوق کا دل و صفت لالہ داغدار پوش غضب سے سرخ بزمین چشم نابکار شکل توغذ سے بچنے لگا بچار</p>	<p>۵۹۲ یہ کھلے تیل و ہوسے سلطان کائنات درگاہ کبریا میں دعا کی آگیا کہ بات ایم خان زمین و زمان بیت یک ذات ازوق کے ہاتھ سے قائم کو سنے بچار</p>	<p>۵۹۳ چانی اور کے زنجیر جاس زجران یارب و تو پیغمبر حسن کا لگا بیان سکھتہ غل و دھن کے بھجی انیس بچہ دران کیا بلایمیں ساس بکاری کہ یہ بچار</p>
<p>جیب قبا کو شل کفن چھاڑتا ہوا ٹکلا پر سے دیوسا چنگھاڑتا ہوا</p>	<p>تو حافظہ جہان ہو کریم و رحیم ہو یارب بچا اسے کہ یہ لڑکا پیغمبر ہو</p>	<p>خان کرگیا جسم نہ آہ دبا کرو دو لہا پہ آئی ہو میں حد سے دعا کرو</p>
<p>۵۹۴ خانے پٹی شنی کے دو دروازے کمان آزین جی جس سے سرم کے گوشے میں بونہان چارائندہ وہ پٹنے ٹھا برون کہ الامان وچا بزمین جیکو بوجھ سے سرم کے آستان</p>	<p>۵۹۵ فضہ بکار غیب میں آگے پیچھے لوگوں میں پیغمبر حسن کی جی بچار آیا جو رشتہ ازوق ملعون و غیر بچار کھو لو سون کو او رحم شاہ بچار</p>	<p>۵۹۶ اوس اضطراب میں جو شمس کاشن راؤ سے سرو شاخ کے مرنے قبلہ و دھن مہربتہ کی یہ خوش کہ او رب زوار المن محبوبین سے یارب بولتہ دل حسن</p>
<p>کتنی تھی یہ زورہ بدن بد خصال میں پکڑا ہو پیل ست کو لوہے کے جال میں</p>	<p>عجاس مروت میں علی اکبر و اس میں ایسا ہو کچھ کہ سبط نبی جو اس میں</p>	<p>رشتے کے ہیں تشہد میں تیری راہ میں رکھیرے ابن عم کو تو اپنی پناہ میں</p>
<p>۵۹۷ آؤ شنی کی بچہ کے گھبرا گئے امام عجاس نامور سے رو کر کیا حکام لوجانی جنگ ہو چکی قصہ ہو اسام آبا سوسے پیغمبر موت کا پیام</p>	<p>۵۹۸ تکلات کے بیٹے کو جو بچہ بچا زینب سے زانو کے کھلے پیلے بچا سینچے میں بگیا دل بالو سے خد خصال چانی ان گدرا گیا لیا یہ اوصال</p>	<p>۵۹۹ یارب دل حسن شنی کے گدرا گیا دو لہا جو عمر گیا تو بچہ کیا کھلیے ایکے پیغمبر سے سلام سے حق میں نے لب ایکے بچہ کو کہ اب جو عیان ہے بچار</p>
<p>ہمشکل جتنی کو ملا لو پکار کے ماتکو و عاسرون سے علم اوتار کے</p>	<p>عکابد کا تب میں گرم بدن سرور ہو گیا قاسم کے چھوٹے بھائی کا منور ہو گیا</p>	<p>پیغمبر کے آفتاب کا وقت غروب ہو دو لہا سے پند بکھو اٹھائے تو غروب ہو</p>

<p>۱۰۰۰ کون سا بڑا بزرگواران سزاوار سب جہاں کی بھلائی کے لئے جو دم میں فیصلہ ہو تو حق پرست کیونکر ہوا</p>	<p>۱۰۰۰ کیا دروازہ اور تری ضرب از بیل تو قلعہ اپنی قوت سے نہایت کی بیل جو بڑا بزرگواران سزاوار کھلے بار کی بیخ بنے باز سے جیل</p>	<p>۱۰۰۰ جو کچھ کے چھوٹ بچا بھی کھینچتا ہوا جو کچھ کے چھوٹ بچا بھی کھینچتا ہوا جو کچھ کے چھوٹ بچا بھی کھینچتا ہوا جو کچھ کے چھوٹ بچا بھی کھینچتا ہوا</p>
<p>چھتے نہیں ہزار میں تیر دیر کے یہ تو نہیں ہر کلب ہر قلعہ میں شیر کے</p>	<p>جرات میں ہم کسی کی بھلا کیا بھتے ہیں مضبوط ہو ہیں وہ بھگے ہو دانتے ہیں</p>	<p>اوٹھوں جہان سے دہشت گرد کے سامنے عورت کی دوت خوب ہر شوہر کے سامنے</p>
<p>۱۰۰۰ کون سا بڑا بزرگواران سزاوار سب جہاں کی بھلائی کے لئے جو دم میں فیصلہ ہو تو حق پرست کیونکر ہوا</p>	<p>۱۰۰۰ کیا دروازہ اور تری ضرب از بیل تو قلعہ اپنی قوت سے نہایت کی بیل جو بڑا بزرگواران سزاوار کھلے بار کی بیخ بنے باز سے جیل</p>	<p>۱۰۰۰ جو کچھ کے چھوٹ بچا بھی کھینچتا ہوا جو کچھ کے چھوٹ بچا بھی کھینچتا ہوا جو کچھ کے چھوٹ بچا بھی کھینچتا ہوا جو کچھ کے چھوٹ بچا بھی کھینچتا ہوا</p>
<p>گم ہیں جو نور عین تو آکھیں چلے ہو ثابت ہو جہلم کے منہ کو چھپائے ہو</p>	<p>ضرت نہ چل کیگی جو بارنگے ہم بچے بے آبرو کوئی یہ قہر و دم بچے</p>	<p>ہر کسی فتح ساتھ ہرین ہیں پس کے ہر کسی فتح ساتھ ہرین ہیں پس کے</p>
<p>۱۰۰۰ کون سا بڑا بزرگواران سزاوار سب جہاں کی بھلائی کے لئے جو دم میں فیصلہ ہو تو حق پرست کیونکر ہوا</p>	<p>۱۰۰۰ کیا دروازہ اور تری ضرب از بیل تو قلعہ اپنی قوت سے نہایت کی بیل جو بڑا بزرگواران سزاوار کھلے بار کی بیخ بنے باز سے جیل</p>	<p>۱۰۰۰ جو کچھ کے چھوٹ بچا بھی کھینچتا ہوا جو کچھ کے چھوٹ بچا بھی کھینچتا ہوا جو کچھ کے چھوٹ بچا بھی کھینچتا ہوا جو کچھ کے چھوٹ بچا بھی کھینچتا ہوا</p>
<p>ہیں شیر فرخندہ جناب امیر کے بھولے ہیں کھیت میں اندر کوہر کے</p>	<p>اوتیرہ رو بھلا پر کیوں لگائے ہو آہو خمیں کہ بگو سیما ہی بوائے ہو</p>	<p>وہیں ہنس کون ہر اور پست کون ہو کھلے کھلا بھی کہ زبردست کون ہو</p>

<p>۱۰۹ بہار برک سمن بن شہ شادہ شادہ محب سابلان نہ جا چوت کا زار جو کچھ کھینے کا تین دوش اور زبون شمار کے گنہگار کے کھال کا تھی تیغ تبار</p>	<p>۱۱۰ کین تین تین تین تین تین تین تین تین تین تین تین تین تین تین تین صد تین تین تین تین تین تین تین کمان دونوں پاؤں کے کھوڑے کھوڑے</p>	<p>۱۱۱ تین</p>
<p>۱۱۲ لوگوں سے قومیں بھائی ہیں نہ پھر پھر ہاتھی کو مار ڈالو پھونکے فیئر کے</p>	<p>۱۱۳ آسنے دوا سکوتیج ابھی دم پھر بھی ہے گھوڑا نہ ہمزاج ہو پٹری جی رہے</p>	<p>۱۱۴ کچھ جھکے کم فیروا خیر ش کن نہیں دوا ایک سے لڑیں یہ ہمارا پلن نہیں</p>
<p>۱۱۵ قال کیا جو مصطفیٰ اللہ کے لائے کر دیا آسے عرف افعال کے برجہا اور طحا لیا تھو دین اس بھصال نے چھڑاؤں کو کھا ستم بھنگ جال</p>	<p>۱۱۶ فارس تیرا کون تو چیت تیرے کھلا سیمو صاحب دل کی کردی صد تین تین تین تین تین تین تین کھلا سیمو تیرے تین تین تین تین</p>	<p>۱۱۷ تین</p>
<p>۱۱۸ تکلف لگے صفوں سے جوان سب لڑے ہو جھاس نامدار قریب آکھڑے ہو</p>	<p>۱۱۹ ابرو پیکل ہوا کھنکھن لڑی رہیں بھاری زردہ وہ پھنکے چوچین کڑی رہیں</p>	<p>۱۲۰ ضیفم ہیں ہمیشہ اسد فووال جلال کے کیجیو لسان کے دار زور کو بھال کے</p>
<p>۱۲۱ قاہم غم غم کی کہبت تیرے رہے چھپا کے پاس تیرے کیلئے کیا غم فرمایا صد تین تین تین تین تین تین تین تین تین تین تین تین تین تین</p>	<p>۱۲۲ تین</p>	<p>۱۲۳ تین</p>
<p>۱۲۴ ہشیار جان عم کو دم کارزار ہو جانا ہو اب کمان یہ تمھارا شمار ہو</p>	<p>۱۲۵ چلتے ہیں جتنے سانپ دتے نہیں کبھی گرچہ ہیں جو بہت وہ برتے نہیں کبھی</p>	<p>۱۲۶ کل کیا کرے کہ زور ہی موزی کلکٹ کیا غل تھا کہ اڑدے سے وہ افنی پٹ کیا</p>

[illegible]

۱۷۱ دو دن طوت چلنے لگے وارک یک یک دیکھیاں کھٹکے لگے ایک جاچکے تکے لگے فلک کے دیکھوں سے سب یک اک زلزلہ تھا اون فوایا تھان	۱۷۲ چہ پہ آفتاب کے منسل کی گرد تھی یہ خوف تھا کہ دھوپ کی رشت بھی زرد تھی	۱۷۳ بر بار جاتیں جوں سے تھے دارد تھا وہ ب وضر میں وہ شتی بھی جاچکے جب بڑھ کے واد کرتا تھا وہ بالی کتا تھا بازو سے شہر میں باجلی	۱۷۴ یوں روکتے تھے و حال پر تیغ جہول کو جس طرح روکے کوئی شہ زور جہول کو	۱۷۵ لاہ چوں تخت زباز نہ تھا چھپا شال شہر زندہ حسن کا لال گھر سے سے بس اوجا کھوڑا بعد حال مستے بڑھ کر اڑ گئی کسی پتھر حال	۱۷۶ اوچھڑا لگی کہ ہوش اڑے نو پسند کے کھوڑے نے پاؤں رکھ دیے سر پر بند کے
۱۷۷ عجب اس ملائے پگوری صدا بلان اب بچلے دیکھو جنت رجا شہنشاہ کا رشتے کی بی بی جو با نشتے ہی سے فرخ فرس کی کیا جوا	۱۷۸ غازی نے دی صدا کہ وہ مارا لیل کیا منہم کیا زور عیبان کے میل کو کو فیہ گرا دیا حرف نقیل کو	۱۷۹ خاک شہر سے چو کیا مبارک تھیں نسیم کی آدھ چاچو جھکا سے ادوض کی یہ دور سے ہفتوں کو چو کر اقبال پہنچا کہ ہم پہنچیں یہ	۱۸۰ پشتی یہ آپ جب ہوں تو یہ کیا ہر اس ہو کام آگے کیوں نہ اس چو وشتاد پاس ہو	۱۸۱ جلوہ میان تشدد زانی دکھا دیا پہن میں لڑکے نور جوانی دکھا دیا	۱۸۲ بیوہ کالال بچیا صدے حسین پر اسبن کوئی کر دے مرے نور میں پر
۱۸۳ فرایا جان غم نہ تھا کہ دروازہ دھابا جو تھے تھکے تھکے غم غم آؤ زخم پہنچو تک دین پھر کران بکا چراغی درستان کی برائی دے ملو	۱۸۴ عجب اس ملائے پگوری صدا بلان اب بچلے دیکھو جنت رجا شہنشاہ کا رشتے کی بی بی جو با نشتے ہی سے فرخ فرس کی کیا جوا	۱۸۵ عجب اس ملائے پگوری صدا بلان اب بچلے دیکھو جنت رجا شہنشاہ کا رشتے کی بی بی جو با نشتے ہی سے فرخ فرس کی کیا جوا	۱۸۶ عجب اس ملائے پگوری صدا بلان اب بچلے دیکھو جنت رجا شہنشاہ کا رشتے کی بی بی جو با نشتے ہی سے فرخ فرس کی کیا جوا	۱۸۷ عجب اس ملائے پگوری صدا بلان اب بچلے دیکھو جنت رجا شہنشاہ کا رشتے کی بی بی جو با نشتے ہی سے فرخ فرس کی کیا جوا	۱۸۸ عجب اس ملائے پگوری صدا بلان اب بچلے دیکھو جنت رجا شہنشاہ کا رشتے کی بی بی جو با نشتے ہی سے فرخ فرس کی کیا جوا

۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

<p>۱۳۸ جھانکے میں گھونٹا کر کے یوں اسے چھیننے لگا کہ جلی اور دھڑکی جیو کر کے صفہ پہ چھانکے لے کر اس کے</p>	<p>۱۳۹ چیننے میں ٹھانی تھیں لیکن پاؤں میں دھڑکیاں اس کے پیر میں تھیں وہ دھڑکیاں پیر میں تھیں وہ دھڑکیاں</p>	<p>۱۴۰ جھانکے میں گھونٹا کر کے یوں اسے چھیننے لگا کہ جلی اور دھڑکی جیو کر کے صفہ پہ چھانکے لے کر اس کے</p>
<p>منہ میں تھا کھلے ہوئے دم سینے کے بکر اوپر سے تھے قریب پسینے کے</p>	<p>یوں برتھیاں تھیں چاروں طرف تاج کے جیسے کرن نکلتی ہو کر آفتاب کے</p>	<p>بھاگتا میں خون سرنگی میں لال ہو گئی دو لال لاش گھوڑوں سے پامال ہو گئی</p>
<p>۱۴۱ کھانے سے تنہا سے کار کیا دست میں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں</p>	<p>۱۴۲ غش میں چھانکے سے چھانکے آکسی نے فریاد کی کہ کجا</p>	<p>۱۴۳ دیکھا امام کے سر میں تھیں لڑائی سوتے ہوئے تھیں تھیں تھیں</p>
<p>بان بند ہو کے آنکھ کھلی تھیں دیر میں سویروں کو توڑ گئے اتنی دیر میں</p>	<p>طارق کی تیغ کھا کے پکارے امام کو فریاد کیا میں بچاؤ غلام کو</p>	<p>جی لاش اٹھائی تھیں تو چور تھیں سچا تھیں ہندو تھیں تھیں</p>
<p>۱۴۴ آنکھوں میں وہ چھوڑ دیا رہا تھی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>۱۴۵ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۴۶ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>غل تھا کہ روند ڈالا لشکر کے باغ کو ہاں غازیو بوجھاو جس کے چرخ کو</p>	<p>چلائی ہاں اسے مری تھی اوپر تھی اگر بھائی دھڑکیاں لڑائی بگڑ گئی</p>	<p>تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>

<p>۱۳۱ لاش بادھو مکتبے طے شاہ کہ بلا دورے اور دھرتی پختے ناموس مصطفیٰ نقد مہی آگے آگے کھلے سر ہندیا ہرئی جو حسن بن تویر ادا تو کوی صدا</p>	<p>۱۳۲ پکتے نچنگی سوادہ سوگوار افشان چنگل کی نخل چنبدار گنج گنجی لپٹے سیکھنے جگہ نگار کھنچے جو در بن بڑاوند سہرا</p>	<p>۱۳۳ ضربت پکتے طے شاہ کہ بلا پیشی سرکش ہوئی بابوئے نگار مادر سپید اور طے دھن کو جان زار قاسم کو دین لانی زینب سونگوار</p>
<p>چھپ جائے جس دور کا نا تا ہو صاحبو دو لہاد و لہن کے لینے کو آتا ہو صاحبو</p>	<p>دو کشتی تھی کہ جاگ کے تقدیر سو گئی بنی بی نہ کڑو ہاتھ کرین رانڈ ہو گئی</p>	<p>چلائی مان یہ گر کے تن پاش پاش پر قاسم بنے اور لہو و لہن آئی بولاک پر</p>
<p>۱۳۴ بنیں کہ بھرتی لے آئے نچنگ آئین اب کہ کیا چور سے باجوہ لہن کو آئین نہشت ہون جاندار آتی جی جین آئین جگہ پین ساری اچھا اپنے کو لکھ آئین</p>	<p>۱۳۵ پکتے غش ہو لکھ شاعری سے وہ نگار جو سے دوری بالی سیکھنے برہنگار آکر تو سب شین بکار کی جی جی اوی جاوے کیا دور لہن کی جی جی</p>	<p>۱۳۶ مہم گئی جی کی نو کے کسین مال رکھو و لہن کی پیچو ہاتھ کو مال داری بیل بپا دھو بپا لہن بن مال سریا نہ بپا بپا کو دو لہن بن مال</p>
<p>پورے فراق کی غمشیر تیز کو مانج کو دو لہن کے نکلا جیہ کو</p>	<p>کیسی جڑ اوڑھی ہے یہ امان کہ مر گئیں دوڑو پھوچی جہان سے کبر اگر گئیں</p>	<p>کروٹ تو لو کہ مان کے جگر کو قرار ہو اس جینے کی نیند پر امان نہاد ہو</p>
<p>۱۳۷ جگہ لاش مکتبے لانی لہوین پیشو چو س کوئی کوئی لہوین تھلا سنا کر لاش پھیلائی لہوین کہا کہ تے سیکھنے سے بولی وہ لہوین</p>	<p>۱۳۸ زور بن کھنکھ لگے شاہ جہان اوس بنے قصب رانڈ کو لے آ لاش پہ پیشی لگے لہوین سین اسکی نہ جی جی پیشی لگے لہوین سین اسکی نہ جی جی</p>	<p>۱۳۹ جسم دو لہوین لاش کو لہوین پیشی لگے لہوین لاش کو لہوین میکھی لہوین دینی ہوئی اک جگہ لہوین میکھی لہوین دینی ہوئی اک جگہ لہوین</p>
<p>دو لہائی لاش آئی ہر سرے کو توڑ دو سنا راہ لٹ دو جگہ کے پوس کو چھوڑ دو</p>	<p>زخمی جی ہے نہ سید جی ہے بے پردہ لگی ہے دو لہائی نام کو بھی جی کا پسر بھی ہے</p>	<p>بولی نہ بھی جی جی ہے قصیر وارہوین اب حکم ہو تو لاش پہ اوٹھ کر تیار ہوین</p>

<p>حاج اگر وہ دل حسن او فاضل حسین کلی وہ شوقی کجاک ہوا ہوا حسین کیا کلمے رون او گویا ابوجان حسین پو کوئی سکھا کول صاحب کو حسین</p>	<p>حاج کلمے ایسی خوب بخت ہو پند پچاسے شوق سے جسے مضون ہو پند کے جا پو پو و گویا و نبات وقت اوسکے کرم سے ہو گویا کبھی ہو</p>	<p>حاج جو دل علی بن دین کا خنجر گرام مرا جہت پو جلیک کباب رہتا ہو زبان سوال کہیں سے نہ پند ہوئی خوش بھی کہیں حاضر جواب رہتا ہو</p>
<p>حاج صاحب تیرا تو حسین شے نہ کون کیسے کہیں کہ فدا کون پس کون شہید کون باب کون دو لاکھ کون کہ قاسم کون</p>	<p>حاج چمال کھڑے وقت کباب رہتا ہو عالم کباب کھڑے کباب رہتا ہو سلاخی میں شیک خفا کباب رہتا ہو اگر یہاں توں آتا کباب رہتا ہو</p>	<p>حاج کھائی میں اک دفتر کے سانسے فزون سیا قان سے حساب و کباب رہتا ہو لگا کے شمش قلب جگر کا شاکل دو مٹشے ہو پو برسون کباب رہتا ہو</p>
<p>حاج کیون شے مالو شے بڑا اور حسین اس نام کہیں بن نہان و حسین میکر فاطمہ روتی ہیں کہے بین اگر مر گیا حضرت کاور حسین</p>	<p>حاج خاکا قمری کا قباب رہتا ہو عبد علی کا بیٹہ خراب رہتا ہو پارے شیشے دل کو تھوڑا کرون بہ طرف وہ کہیں کباب رہتا ہو</p>	<p>حاج بھری ہو کوئی ایسی لائیں ننگ کہ جبکی آگ سے دوزخ کباب رہتا ہو سورہ دہی نے جلا رکھا ہو لہجی آج کل لکھو کباب رہتا ہو</p>
<p>پرساد و حسین پرساد و حسین پرساد و حسین پرساد و حسین</p>		<p>پرساد و حسین پرساد و حسین پرساد و حسین پرساد و حسین</p>

<p>۴۱ بجانبین علی کا علم فوج خدا پسند ابرار کرم چرخ زبرجدی پسند خیم چرخ پادشاهات باز قصد حق نمود</p>	<p>۴۲ قربان اختتام علم از اسرار روح بجلالت شہزادان معنی اسرار چرخ تو آفتاب ساد شیرازی نظر تسلیم بین معنی پادشاه و دولت پر</p>	<p>۴۳ فوج جہانگیر جہانگیر کے بولے ایک صلی علی علم کی ایک کبریاں طور یارب رجب نگاہ بدلی خلیا سے دور چرخ پر کر ایک جہانگیر کا نور</p>
<p>دیکھنا تھا علم جو کبھی اس نمود کا دو لون طرقت کی فوج میں غل تھا درود کا</p>	<p>پھیلا تھا عرب لشکر ابن زیاد پر غل تھا چڑھے ہیں شیرا لہی ہمارے</p>	<p>جلوس ہیں سب جگہ و جگہ کی شان کے قربان اس جہان کے شاعران شان کے</p>
<p>۴۴ دو شان اس علم کے عیاں حال غل زمری کے لئے تھا علی کا حال چرخ پادشاهان دینی حسین پادشاه کا حال غل تھا درودش جو کہ ہے پادشاهان</p>	<p>۴۵ دوامی وہ جلال و اقبال شہنشاہ وہ نور و شکوہ وہ توفیق و کرم چرخ کی وہ چمک وہ سرفراز علم کرتی تھی برق فوج خائف و پیہم</p>	<p>۴۶ چرخ جہانگیر جہانگیر کے لئے نیایش جہانگیر جہانگیر کے لئے کی جہانگیر کے لئے ایک ملک راہ مافی جہانگیر کے لئے ایک ملک راہ</p>
<p>بر لہر آ رہی کو غری کی موج سے لوبی بھی دب گیا تھا پیر سے کے اوج سے</p>	<p>کیا رفت نشان سعادت نشان مہی سائے ہیں جس نشان گلہ کی شان مہی</p>	<p>دیکھو حسین دوسرے جہانگیر زمین کو چرخ کر حسین لے میں کس کس میں کو</p>
<p>۴۷ چرخ جہانگیر جہانگیر کے لئے انجی کی تبلیغ میں جہانگیر کا کلمہ زیر شان کر تھے اوٹا وٹا کلمہ نیاز تک تھے فوق سے تو ملک تخت سے شہر</p>	<p>۴۸ چرخ جہانگیر جہانگیر کے لئے عالم میں جہانگیر کی بزرگی جہانگیر شہنشاہت انجین کے قدم سے جہانگیر کیون مہنہ و دست ہو جہانگیر کا کلمہ</p>	<p>۴۹ چرخ جہانگیر جہانگیر کے لئے چرخ جہانگیر جہانگیر کے لئے چرخ جہانگیر جہانگیر کے لئے چرخ جہانگیر جہانگیر کے لئے</p>
<p>الشہری چمک علم بو تراب کی آر نظر ہی تھی کرن آفتاب کی</p>	<p>اٹھون ہشت ملتے ہیں مولک کے نام سے بیعت کرو حسین علیہ السلام سے</p>	<p>نئے تھے ہم کہ عالم ایجاد زشت ہے ایسے چمن کھلے ہیں تو دنیا بشت ہے</p>

<p>۱۰۱ بہارِ گلستان کا پتہ کبھی نہ ملے گا پتہ نہیں جو اور کبھی نہ ملے گا پتہ نہیں جو اور کبھی نہ ملے گا پتہ نہیں جو اور کبھی نہ ملے گا</p>	<p>۱۰۲ عجب اس کا عجب ہے کچھ اور جان ناراض ہے جسے دوسرے سے خوش نشان عجب اس کا عجب ہے کچھ اور جان ناراض ہے جسے دوسرے سے خوش نشان</p>	<p>۱۰۳ ایک ایک ملک بڑا نہت کا باغ کیونکہ غمِ شہرِ شمس کا باغ ایک ایک ملک بڑا نہت کا باغ کیونکہ غمِ شہرِ شمس کا باغ</p>
<p>اک گل پہ یان ہزار طرح کی بہار ہو چہرہ نہ کیے قدرت پروردگار ہو</p>	<p>کیونکہ عشق پروردگار ہو دن جناب کو حاصل ہیں سیکڑوں شرف اس آفتاب کو</p>	<p>دیکھا تو دل کو توڑ کے پرچی بکھل گئی ابر و ذرا چہل گئے تلوار چل گئی</p>
<p>۱۰۴ سخت ترین جہاد میں جہاد سخت ترین جہاد میں جہاد سخت ترین جہاد میں جہاد سخت ترین جہاد میں جہاد</p>	<p>۱۰۵ اوس کو تو کہیں نہ توڑیں جیکب شیرِ آسمانِ قدیم توڑیں جیکب اوس کو تو کہیں نہ توڑیں جیکب شیرِ آسمانِ قدیم توڑیں جیکب</p>	<p>۱۰۶ وہ اہل بیت جیکب بن ابی طالب یہاں ہے آفتاب سے وہ چاند صبح وہ اہل بیت جیکب بن ابی طالب یہاں ہے آفتاب سے وہ چاند صبح</p>
<p>۱۰۷ اس کی بائیں لہری میں پران گہری ہو اس کی براری میں آئین گہری ہو</p>	<p>جہانِ زبانِ مشک ہو ذکرِ آگہ میں گو یا کھڑے ہیں ختمِ رُسلِ روزِ گاہ میں</p>	<p>اک اک رسول حق کی جگہ پران تھا پیرِ علیؑ کی جگہ ریاضتِ جان تھا</p>
<p>۱۰۸ اس کا عجب ہے کہ ہر سب سے بڑا اس کا عجب ہے کہ ہر سب سے بڑا اس کا عجب ہے کہ ہر سب سے بڑا اس کا عجب ہے کہ ہر سب سے بڑا</p>	<p>۱۰۹ کیا عجب ہے کہ اس کی ہر طرف سے کیا عجب ہے کہ اس کی ہر طرف سے کیا عجب ہے کہ اس کی ہر طرف سے کیا عجب ہے کہ اس کی ہر طرف سے</p>	<p>۱۱۰ سراجِ عالم کی ہر طرف سے سراجِ عالم کی ہر طرف سے سراجِ عالم کی ہر طرف سے سراجِ عالم کی ہر طرف سے</p>
<p>۱۱۱ اس کی ہر طرف سے ہر سب سے بڑا اس کی ہر طرف سے ہر سب سے بڑا اس کی ہر طرف سے ہر سب سے بڑا اس کی ہر طرف سے ہر سب سے بڑا</p>	<p>۱۱۲ فوجیں کوئی ساقی نہیں آگے نکلا وہ سب پہلے تھے پیشِ شہرِ آگہ میں</p>	<p>آقا کے آگے ہر طرف سے ہر سب سے بڑا آج آگے دیکھو گاہِ شہرِ آگہ میں</p>

<p>۵۳۰ بہار کی سرسبز شاخوں سے نیکوئی ہائے لکھا آن بان سے کسی کا پارہ آسمان سے نور کی چلی صفوں سے</p>	<p>۵۳۱ کشتی کے کشتیوں سے میں ایک دل میں مبتلا فاشا ایسا کو جاوین شکرت ایک بار</p>	<p>۵۳۲ سج کی سوزنا شاہ نے نظر بوسہ صیب زکریا خضرین کے سر فریاد شبنم جی میں آمادہ سفر اچھا بارے جواد کی ایک نامور</p>
<p>اک شور تھا کہ تلخ کیا ہو حیات کو لاشوں سے چل کے پاٹ دو نہر زرات کو</p>	<p>۵۳۳ میں کشتی پر سواران شام کی اکبر کی بات مانتے ہیں نہ غلام کی</p>	<p>۵۳۴ یہ راہی ہو قدم آگے بڑھایا دربار مصطفیٰ میں وہی پہلے جایا</p>
<p>۵۳۵ کلمہ جہان نامور راہ کی گلی سے غول انا باہر کلمہ جہان نامور کلمہ جہان نامور</p>	<p>۵۳۶ جہان کی غول و غول و غول کلمہ جہان نامور کلمہ جہان نامور</p>	<p>۵۳۷ آؤ یہ کلمہ جہان نامور اک کلمہ جہان نامور کلمہ جہان نامور</p>
<p>۵۳۸ کس قدر کی نظر سے عینو کو مکتے ہیں یہ کو کو ہو یہ غلط کہ آنسو پکتے ہیں</p>	<p>۵۳۹ کس قدر کی نظر سے عینو کو مکتے ہیں یہ کو کو ہو یہ غلط کہ آنسو پکتے ہیں</p>	<p>۵۴۰ یہ راہی ہو قدم آگے بڑھایا دربار مصطفیٰ میں وہی پہلے جایا</p>
<p>۵۴۱ کلمہ جہان نامور کلمہ جہان نامور کلمہ جہان نامور</p>	<p>۵۴۲ کلمہ جہان نامور کلمہ جہان نامور کلمہ جہان نامور</p>	<p>۵۴۳ کلمہ جہان نامور کلمہ جہان نامور کلمہ جہان نامور</p>
<p>۵۴۴ کلمہ جہان نامور کلمہ جہان نامور کلمہ جہان نامور</p>	<p>۵۴۵ کلمہ جہان نامور کلمہ جہان نامور کلمہ جہان نامور</p>	<p>۵۴۶ کلمہ جہان نامور کلمہ جہان نامور کلمہ جہان نامور</p>

<p>۴۳</p> <p>خالق تو اقرار فرمادے گا جیسا کہ کناپا سپر سے دم سزا دیں ہمارا کھنکھ کا غور نہ دیکھا بھی جیسا کہ گھر روئے آپ اپنے جگر پر بھی</p>	<p>۴۴</p> <p>نہیں تو کیا ہو گیا ہے جس نے نہیں تو کیا ہو گیا ہے جس نے نہیں تو کیا ہو گیا ہے جس نے نہیں تو کیا ہو گیا ہے جس نے</p>	<p>۴۵</p> <p>چنانچہ جہاں خدائیں وہیں تیرا خضر خضر صیف ہو گئے تیرے انہر میں تیرے کھنکھ سے وہیں کرہ میں تیرے کھنکھ سے وہیں</p>
<p>۴۶</p> <p>رکے جو یک بیک کئی ہاتھوں سے کھو گئے کھو گئے حسن کی طرح کلیجے کے ہو گئے</p>	<p>۴۷</p> <p>یہ وقت آبرو ہی بڑی جدو کد کرو ہاں بھائیو امام کی اپنے مرد کرو</p>	<p>۴۸</p> <p>بہلے بے بی و علی پاس رہے سرد و تن میں اکبر و عباس گئے</p>
<p>۴۹</p> <p>نہیں تو کیا ہو گیا ہے جس نے نہیں تو کیا ہو گیا ہے جس نے نہیں تو کیا ہو گیا ہے جس نے نہیں تو کیا ہو گیا ہے جس نے</p>	<p>۵۰</p> <p>اگر تو کیا ہو گیا ہے جس نے اگر تو کیا ہو گیا ہے جس نے اگر تو کیا ہو گیا ہے جس نے اگر تو کیا ہو گیا ہے جس نے</p>	<p>۵۱</p> <p>آنا نظر جو لاش نہ تو شام کی اکبر کی شہر تیرے کھنکھ سے</p>
<p>۵۲</p> <p>فتح و ظفر تھی مثل علی اختیار میں پنجہ میں تھا وہی جسے تاکا ہزار میں</p>	<p>۵۳</p> <p>لمن صفدر و نشان نہ ہے فوج شام کا بیٹو کو پاس چاہیے بابا کے نام کا</p>	<p>۵۴</p> <p>نہیں تو کیا ہو گیا ہے جس نے نہیں تو کیا ہو گیا ہے جس نے نہیں تو کیا ہو گیا ہے جس نے نہیں تو کیا ہو گیا ہے جس نے</p>
<p>۵۵</p> <p>کھلے باروان عکس و صفت تھیں دکھلا دیے علی کی اورانی سے علی</p>	<p>۵۶</p> <p>رو کر جس نے تھے جانے وہیں دولت پر کسی چوڑی کھنکھ سے</p>	<p>۵۷</p> <p>کھنکھ کا تھوڑا چھوٹا لیا دھنکھ جہاں سے اسباب لائی تو جہاں سے</p>
<p>۵۸</p> <p>آکھو نہیں پھر رہی تھی چک دو انفقار کی عباس داد دیتے تھے ایک ایک مار کی</p>	<p>۵۹</p> <p>اب باپ کی جگہ شہ عالی مقام ہیں سردار کس طرح ہوں کہ ہم سب غلام ہیں</p>	<p>۶۰</p> <p>حسرت یہ جو کہ تیغ سے تن پاش پاش ہو پہلو میں ابن عمر کے ہاری بھی لاش ہو</p>

<p>۴۶۴ خون نہ کما کج جو ایسا ہی عالم خانہ جانیں کمال کا جان کو دوزخ بازو کا ٹوٹا اجل آنے سے کیا جو کم مرکز کے غم میں جانی شخص کی</p>	<p>۴۶۵ نہت جگر کی تم تو تیرے بازو کا زور پچھو جو ایک دوسرے کو پھینک کر پوتا جو نہ مل چکے اس کو پچھو تیب تپکیان فوہین کو پچھو</p>	<p>۴۶۶ پچھو پچھو جو صدمہ جو دل خروش پچھو پچھو جو گور کی تلاش پچھو پچھو جو تیغ کی پاش پاش پچھو پچھو جو کراہٹ کا جان باری</p>
<p>آزہ تخافم پر کا غشی دل سے فوت تھی جٹا اس نامہ اور نمونے تو موت تھی</p>	<p>تم پہلوں میں تھے جو یہ بکسیں پھیل گیا پھر خاتمہ جو جسم سے جب دم نکل گیا</p>	<p>روئے کو کوئی دوست زیادہ سر جانے ہو فرزند پائنتی ہو برادر سر جانے ہو</p>
<p>۴۶۷ جانی کے جانے کی لذت جیات بیکس کی غم سے یہ جان کی رات خالی بانی فرور سے کئی بات سویا جو میں تو آ کر کوئی جانے میں رات</p>	<p>۴۶۸ بسن کی کونال ہو سے گلشن جان گدے کے بارے کسوں کی غمی خزان اودھ جانے جلہ خلق سے پورا نا توان پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر</p>	<p>۴۶۹ اکبر نے نہ لے پایا یہ ایک خون کا جہاں میں بل اسے نہ خدا وہ کھڑی دکھائے جو نہ لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے نیک دل غلام کو جو آقا کی لاش دکھائے</p>
<p>حک بھلائے دل سے سن کی برائی کم روئے نہیں ویاچھے ماتم میں بھائی کے</p>	<p>عمرین بھی میں قلیل کچھ ایسے سن نہیں وہ فونکا ہر شباب یہ مرنے کے دن نہیں</p>	<p>دیتے ہیں جان اہل وفا نام کے لیے پائے ہیں کیا یہ ہاتھ اسی کام کے لیے</p>
<p>۴۷۰ جرا کے قاتل کا سب جہانرا پیشہ کا لطف جان کا خطا پکارا نیا جو بھی بات میں غم نہ کیا اوچل کر آ کر کوئی ہونے کی کیا</p>	<p>۴۷۱ نیشہ نشان علی کا جو تھے ہزار نام نیشہ کی جانی کا جو تھے ہزار نام نیشہ کے کوئی تو آنے سے ہوا نام</p>	<p>۴۷۲ بیکس کی جانی کے قدم پر وہ با وفا جیک کر کر کر کر کر کر کر کر کر کر کر قاسم کا کر کر کر کر کر کر کر کر کر کر باتیں تو لے لے لے لے لے لے لے لے لے</p>
<p>قائم کے خدا کے علی کے نشان ہیں مالک ہی ہیں مگر کے ہی تن کی جان ہیں</p>	<p>ترت پستے گل ہوں تو دل باغ باغ ہو اندھیر ہو جو قبر پر رہے چسپاں باغ ہو</p>	<p>ہم تم تو سا کا گلشن ہستی سے جانے لے اچھا باری لاش کو اکبر اودھائے لے</p>

<p>۴۵ اگرچہ قدیم آجی الفت کسین شمار خفے میں بول جاتے ہو پتیا مارا پیار مکھ میں قدم رکھتے ہو بلا وہ نامدار چاندن جگ سبز وادھ لکھنا کسا</p>	<p>۴۶ چشمیں کس زکیر اور کسے شمار عانی گوگون کی طے شادی وقار بلوائے یکب شاہ نوج شمشار لوان جگ پکچھ جگاس مار</p>	<p>۴۷ نہلے ہو چو غنیمت خفے میں جمال بڑی گری میں کس کی کسی کی حال اندازی میں بیت خفے شہزادہ جمال کچا چاندن کس سر پہ چو رہتین تو کمال</p>
<p>ایسا انوخل ہوں رسالت آب سے پتلے مروٹکا اکبر عالی جناب سے</p>	<p>خود دیکھ کرہ حال پھاروں میں راہ سے پتلے لگے ہیں خیمے میں ناموس شاہ سے</p>	<p>منہ زرد ہو کر رہ گیا ہر نوجوان کا دشت بزدلیت بنا زعفران کا</p>
<p>۴۸ مستقل کی فتح کا اکبر کی رو سے کیونکہ شہسوار کی رو سے نورنگاہ بانو کے چکر کی رو سے اگر آج سب دین ہوا زکیر کی رو سے</p>	<p>۴۹ تھے آگے آگے انھوں نے خطے کلام نور و دہم خمار اکبر کی رو سے تینوں سے لکھ لو کہ لکھا وہ نیکلام ایسے کر جو آکر اس کا کلام</p>	<p>۵۰ خاک بہت تن غل ہو زور انقلاب اٹھنے کا اس میں کا درق ابن دراب اوس شہسوار کی کوئی خوف نہ اب بیک بہنا سے عالم اسلمت ہو خراب</p>
<p>پتلے ضلع تو بہت نیکلام ہوں آقا شہزادہ جو اور میں غلام ہوں</p>	<p>دیکھو نیچے دیو کہ لڑائی ہو شیر سے بھوسے کی مشکوین ترانی دیر سے</p>	<p>حاجہ غیبی ہزاروں شاہ حجاز کا لنگر لوٹ جائے زمین کے ہزار کا</p>
<p>۵۱ خاک لکھ کر تو قدیم سے اور خطے کیونکہ شہسوار کی رو سے فرقت میں چو غنیمت خفے میں جمال اگر آج سب دین ہوا زکیر کی رو سے</p>	<p>۵۲ دل لکھنے سے کسے خفے میں جمال کا پتہ شال میں چو غنیمت خفے میں جمال پل جلیت تار میں خفے میں جمال ساحل بہت کسے خفے میں جمال</p>	<p>۵۳ نہلے ہو چو غنیمت خفے میں جمال بڑی گری میں کس کی کسی کی حال اندازی میں بیت خفے شہزادہ جمال کچا چاندن کس سر پہ چو رہتین تو کمال</p>
<p>نور و دہم خمار اکبر کی رو سے چون کو اور ایک نذر دیکھ لیجئے</p>	<p>چچہ ریشم صفیں نہ تلام عیان ہوا مرزا ہزاروں پتھارہ اوٹا روان ہوا</p>	<p>بھاگے تھے نیزہ باز لڑائی کو چھوڑ کے نیشنم نکل گئے تھے ترانی کو چھوڑ کے</p>

[illegible]

<p>۴۴</p> <p>توئی جو کہے بانو سے عالم باریک بکوتیہ کرتے ہیں عجیب اس نامدار جو بونہیوں کے باب میں بیانی کو اختیار پس بونہیوں میں اس وقت میں شاندار</p>	<p>۴۵</p> <p>مکمل ہو کر تیرا جو غور ہو بخت پیشہ کر کے لال پہنستے ہیں غم غیر انسا کے لال پہنستے ہیں غم خدا کی کا جو مقام کہ نام کی جو بخت</p>	<p>۴۶</p> <p>کوئی کہہ کر میں عجیب میں میں میں تو اب شہر ہے چپ چپ میں میں میں عجیب بات اس امر کہ میں میں میں زینا جو بخت زینا جو بخت</p>
<p>کیجے جو روکنے کی کوئی اس کے راہ ہو اب غم قریب ہو کہ مرا گھر تہا ہو</p>	<p>ایذا میں صبر صاحب ہمت کا کام ہو میری بھی آبرو ہو تمہارا بھی نام ہو</p>	<p>سوا ایسے تفرقہ تو ہے میں ایک آن میں صاحب سدا کوئی بھی جیسا ہو جہان میں</p>
<p>۴۷</p> <p>اگر کوئی کہے کہ میں میں میں میں اگر کوئی کہے کہ میں میں میں میں اگر کوئی کہے کہ میں میں میں میں اگر کوئی کہے کہ میں میں میں میں</p>	<p>۴۸</p> <p>کوئی کہے کہ میں میں میں میں میں کوئی کہے کہ میں میں میں میں میں کوئی کہے کہ میں میں میں میں میں کوئی کہے کہ میں میں میں میں میں</p>	<p>۴۹</p> <p>کوئی کہے کہ میں میں میں میں میں کوئی کہے کہ میں میں میں میں میں کوئی کہے کہ میں میں میں میں میں کوئی کہے کہ میں میں میں میں میں</p>
<p>اک دل جو میرا اور کئی غم کے میروں میں بی بی میں کیا کروں رہے پیسے صغیر میں</p>	<p>غم چاہیے نہ آہ و بکا چاہیے تمہیں شہر کی سلامتی کی دعا چاہیے تمہیں</p>	<p>ہستی میں یوں جان میں بظاہر ہونے کی آواز بھی بھلا کوئی سننا ہو رونے کی</p>
<p>۵۰</p> <p>عجیب میں میں میں میں میں میں میں عجیب میں میں میں میں میں میں میں عجیب میں میں میں میں میں میں میں عجیب میں میں میں میں میں میں میں</p>	<p>۵۱</p> <p>عجیب میں میں میں میں میں میں میں عجیب میں میں میں میں میں میں میں عجیب میں میں میں میں میں میں میں عجیب میں میں میں میں میں میں میں</p>	<p>۵۲</p> <p>عجیب میں میں میں میں میں میں میں عجیب میں میں میں میں میں میں میں عجیب میں میں میں میں میں میں میں عجیب میں میں میں میں میں میں میں</p>
<p>آواز بے دہر ہر ہر کے سامنے روقی میں لوندیاں کیں آگے سامنے</p>	<p>پوچھیں حضور کہ تمہیں کیا قبول ہو صاحب یہ کیوں کہ نہ پانچ قبول ہو</p>	<p>چرچا رہے کہ وقت یہ کیا کام کر گئی چھوٹی بھول علی کی بڑا نام کر گئی</p>

<p>۴۳۱ میں تیری سپاد فدا شد شش ماہ اس صفت میں تھی وصف قیلا اور میں سوار جو اس سے تھی اپنے ہزار میں وہ جاسن وہو ہشت تھی کارزار میں</p>	<p>۴۳۲ میں کو تیری جو کایاں وہ پختہ میں تیری جانشان سے سلطان جو رہ لٹا جو کایاں وہ کوسکینہ بدین جلنے نہ چکا کو جو میں چاہتی ہو کر</p>	<p>۴۳۳ میں تیری کہتے ہیں جاذب تو کیا کروں میں تیری کہتے ہیں نام زبان کا ادا کروں او لٹوں صفتیں زاروں تے تیلو غاروں پسروا ایلیہ کو قدم پر ادا کروں</p>
<p>۴۳۴ میں تیری خوف سے جی کہ لال کے نامو منہ چھپائے تھے گلو گلو میں حال کے</p>	<p>۴۳۵ میں تیری ہوا کے نہ پانی کا نام لو میں تیری قبلا کا تھے تے ہاتھوں سے تمام لو</p>	<p>۴۳۶ میں تیری فیض سیدہ منو تھی کے ہاتھ سے میں تیری کچھ تو کام ہو بازو کے ہاتھ سے</p>
<p>۴۳۷ میں تیری خفاغہ خفاغہ میں میں تیری خفاغہ خفاغہ میں میں تیری خفاغہ خفاغہ میں میں تیری خفاغہ خفاغہ میں</p>	<p>۴۳۸ میں تیری خفاغہ خفاغہ میں میں تیری خفاغہ خفاغہ میں میں تیری خفاغہ خفاغہ میں میں تیری خفاغہ خفاغہ میں</p>	<p>۴۳۹ میں تیری خفاغہ خفاغہ میں میں تیری خفاغہ خفاغہ میں میں تیری خفاغہ خفاغہ میں میں تیری خفاغہ خفاغہ میں</p>
<p>۴۴۰ میں تیری جہت ہو بازو دیر کے میں تیری جہت ہو بازو دیر کے</p>	<p>۴۴۱ میں تیری جہت ہو بازو دیر کے میں تیری جہت ہو بازو دیر کے</p>	<p>۴۴۲ میں تیری جہت ہو بازو دیر کے میں تیری جہت ہو بازو دیر کے</p>
<p>۴۴۳ میں تیری جہت ہو بازو دیر کے میں تیری جہت ہو بازو دیر کے</p>	<p>۴۴۴ میں تیری جہت ہو بازو دیر کے میں تیری جہت ہو بازو دیر کے</p>	<p>۴۴۵ میں تیری جہت ہو بازو دیر کے میں تیری جہت ہو بازو دیر کے</p>
<p>۴۴۶ میں تیری جہت ہو بازو دیر کے میں تیری جہت ہو بازو دیر کے</p>	<p>۴۴۷ میں تیری جہت ہو بازو دیر کے میں تیری جہت ہو بازو دیر کے</p>	<p>۴۴۸ میں تیری جہت ہو بازو دیر کے میں تیری جہت ہو بازو دیر کے</p>

<p>مرثیہ کوئی چار کے بالائے عالم آباد جو تیرا ہوا کرتے ہیں عجیب اس نامدار کے باب میں بیانی کو اختیار کے باب میں عجیب اسوت میں شان</p>	<p>مرثیہ میر انیس کے لال پوتے میں ہم خدا کا جو مقام کہ اتنی جو جا پیشہ سر کور تاج و تخت و بخت ملا جو کوئی لاکھ و خشت کیا</p>	<p>مرثیہ رجا صاحب بات امروہ کرتے ہیں ہر شیار کو جو کہ کوئی بجا نہیں میں جی کو جو کہ کوئی بجا نہیں میں جی کو جو کہ کوئی بجا نہیں میں جی</p>
<p>کہے جو روکنے کی کوئی اس کے راہ ہو اب عنقریب ہو کہ مرا گھر تباہ ہو</p>	<p>ایذا میں صبر صاحب ہمت کا کام ہو میری بھی آبرو ہو تمھارا بھی نام ہو</p>	<p>سوا ایسے تفرقہ ہو سے میں ایک آن میں صاحب سدا کوئی بھی جیسا ہر جہان میں</p>
<p>مرثیہ کہو دل کو اس کے ہر طرف سے کہو دل کو اس کے ہر طرف سے کہو دل کو اس کے ہر طرف سے کہو دل کو اس کے ہر طرف سے</p>	<p>مرثیہ کہو دل کو اس کے ہر طرف سے کہو دل کو اس کے ہر طرف سے کہو دل کو اس کے ہر طرف سے کہو دل کو اس کے ہر طرف سے</p>	<p>مرثیہ کہو دل کو اس کے ہر طرف سے کہو دل کو اس کے ہر طرف سے کہو دل کو اس کے ہر طرف سے کہو دل کو اس کے ہر طرف سے</p>
<p>اگر ل جو میرا اور کئی غم کے تیروں میں بی بی میں کیا کروں رہے صغیر ہیں</p>	<p>غم چاہیے نہ آہ و بکا چاہیے تھیں شہر کی سلامتی کی دعا چاہیے تھیں</p>	<p>سستی میں یوں جانیں جفا راہ ہونے کی آواز بھی بھلا کوئی سنتا ہو روئے کی</p>
<p>مرثیہ کہو دل کو اس کے ہر طرف سے کہو دل کو اس کے ہر طرف سے کہو دل کو اس کے ہر طرف سے کہو دل کو اس کے ہر طرف سے</p>	<p>مرثیہ کہو دل کو اس کے ہر طرف سے کہو دل کو اس کے ہر طرف سے کہو دل کو اس کے ہر طرف سے کہو دل کو اس کے ہر طرف سے</p>	<p>مرثیہ کہو دل کو اس کے ہر طرف سے کہو دل کو اس کے ہر طرف سے کہو دل کو اس کے ہر طرف سے کہو دل کو اس کے ہر طرف سے</p>
<p>آواز ہے دلبر ہر اتر کے سامنے روتی ہیں لونڈیاں کہیں آگے سامنے</p>	<p>پوچھیں حضور گر کہ تھیں کیا قبول ہو صاحب یہ کہو تم کہ نہ پا قبول ہو</p>	<p>چراغ رہت کہ وقت پہ کیا کام کر گئی چھوٹی ہو علی کی بڑا نام کر گئی</p>

<p>۱۲۲ پیارے سچے صاحب عیاش نامور سے قریب دل سنی لاشیر</p>	<p>۱۲۳ پیشے ساری بی بیان کین کال بوسے قدم چمکے عیاش نامور</p>	<p>۱۲۴ ساقہ آچکے سو گناہ گار بھٹے سولے ایک شادی ہو گئے باغیا</p>
<p>صدے سے رنگ سب طبعی زرد ہو گیا کانپے یہ دست و پا کہ بدن سرد ہو گیا</p>	<p>۱۲۵ ہین وزہ پروری کے چلن آفتاب میں آفتاب دیکر س لیے خادم کے باب میں</p>	<p>مرنے کا حظارہ جیسے کا مطلق مزار ہوا انسان کی آبر و نہ رہی جب تو کیا ہوا</p>
<p>۱۲۶ جہنم جون تریک تھے عیاش نامور تیار تھے حسین سب طبعی نامور</p>	<p>۱۲۷ کیا تین غلام تھے اپنے اپنے نام ایسا دن اور بھی تھی ہو گیا نام</p>	<p>۱۲۸ بندھوئی جو کرے پشیم کرے بندھوئی جو کرے پشیم کرے</p>
<p>ہو زبست تلخ قاطعہ کے نور میں کو دریغ کمان ہوا کے سبھا کو میں کو</p>	<p>۱۲۹ مشکل ہو ایسے وقت میں رگنا دلیر کا آخر پر جون شیر اتھی سے شیر کا</p>	<p>وقت مدد ہو آج بھی ادا کیجیے بندہ سمجھ کے اب مجھے آزاد کیجیے</p>
<p>۱۳۰ گود میں تشنہ کام سب طبعی نامور بہنو کمان میں زبیر عیاش نامور</p>	<p>۱۳۱ اب ہون کر کے خال سے روح انور بہنو عیاش نامور</p>	<p>۱۳۲ گردن ہائے شب زکما آہ کیا رون مشکل تیرا غم جا نہ کیا رون</p>
<p>۱۳۳ یہ نوجوان نبھا لگا جسم مر و مگامین آج اس سے بھراک کی سفارش کرو مگامین</p>	<p>۱۳۴ اب بھی تیرا تر اگر تن پر کھاؤنگا مولا بتائیے کسے پھر منہ دکھاؤنگا</p>	<p>۱۳۵ دم بھر کی زندگی سب مجھے دھوا رہی ہوگی سب تو فحاشے موت بھی پیرا رہی ہوگی</p>

<p>۴۹۱ غازی نے رکھیا قدم شاہ دین پر بولے گلے لگا کے شہنشاہ بحر وہ اوتن کی جان اور سبب قوت جگر پہن جو خوشی تو خبر جانے کو دینے</p>	<p>۴۹۲ ایسا جیسا بادہ براق سندھ عطا خود فلک پہ اڑنے کو لیا رشل طیر ہوتا تھا اس کے ڈر سے غزالو کھال غیر اسی سپاہ شہر سے روکے تو نہ پیر</p>	<p>۴۹۳ شہر سے اڑنے کی ریاں شان بی گواڑ کے غارت خانے کی نشان بی جلو سے راہ دشت بیا کشتان بی زیر سے بنچو زمین آسمان بی</p>
<p>بھائی نہ تو بھائی کی مٹی خراب ہو اچھا تھا را کو چ مرا پا ترا ب ہو</p>	<p>صرصر قدم کی گرد کو پانی نہیں کبھی دھوٹھے بشریری نظر آتی نہیں کبھی</p>	<p>سُرم ہر مٹے کو نعل بھی چارون ہلال تھے نقش سُرم فرس سے ہزارون ہلال تھے</p>
<p>۴۹۴ اوتو بوجھکا لپے تپ سے پیر جری بہار سے شکت ملین بیک پر پیر جری اگر آہ سرزد نہ عجب اس نے جری جیکو سے لڑکھارو کا ادب نہ پیر جری</p>	<p>۴۹۵ دور زمینین پن کی دور ساز و بخت زیر سے جیسے موتی ہوا رستہ روشن نیشہ سپاہ دیوہ آہو پوٹھن زن عشت یہ بھی کہ جھوٹے کچھ کچھ پیر</p>	<p>۴۹۶ دور دیوہ دور سلوٹ شاہد شباب تھارا تھا جب کی جلالت سے آفتاب دور عرب حق کو شیر کا دیوہ ہوا آب صوت بین نور و شجاعت میں آفتاب</p>
<p>سر سے روا بھی دوش تھک کے گر پڑی بانو کے پاس خاک پر غش کھا کے گر پڑی</p>	<p>جادو تھا مجرہ تھا پری تھا طلسم تھا پاکو تھی زرہ میں تمہن کا جسم تھا</p>	<p>صلو ت میں سارے طور خد کے ولی کہیں شوکت پکارتی ہو کہ بیٹے غلی کے ہیں</p>
<p>۴۹۷ کھاؤ نہ غش سے اب علم ہے غیر سے کوئی غش سپاہ شہر ہے جرات نے بڑھکے بولے غش دوم ہے نصرت نے چوتے ہاتھ لافرت قدم ہے</p>	<p>۴۹۸ رکھا قدم کا بخت تھک لال نے نعلین کو خوش سے چوہا مال نے نیشہ جو صدر دین کو خیاں خوش چال نے نیشہ کو شہر کیا فرست خیال نے</p>	<p>۴۹۹ نیشہ کو شہر کیا فرست خیال نے نیشہ کو شہر کیا فرست خیال نے نیشہ کو شہر کیا فرست خیال نے نیشہ کو شہر کیا فرست خیال نے</p>
<p>خویشید کا جلال نگاہوں سے گر گیا اقبال سر کے گرد ہمسایہ کے پھر گیا</p>	<p>کس ناز سے وہ رشک غزال ختن چلا طاؤس تھا کہ سیر کو سوسے پہن چلا</p>	<p>رویکھا جو وہ موت کے پنجے میں گر گیا بٹ جادو سب کو شیر ترائی میں جا گیا</p>

<p>۱۰۱ بہارِ بختِ خائف سے پہلوان کیا نہیں ہے کسی شے کے گران بان بے ہوش دم و شام کی جاؤں ان آئے ہوئے کی بے نشان</p>	<p>۱۰۲ کیم کی پانچ ہین گرتو مال دین شیر کو تو تری سے باہر نکال دین ملت نہ ایک کو دم جنگ و جدال دین بانی کو کیا جو دین گدو کو مال دین</p>	<p>۱۰۳ بہارِ بختِ خائف سے پہلوان کیا نہیں ہے کسی شے کے گران بان بے ہوش دم و شام کی جاؤں ان آئے ہوئے کی بے نشان</p>
<p>۱۰۴ بوسے میں ہن کچھ نگہان ہن لگا کے سر پینک پنگے نہیں ہن سے کاٹ کے</p>	<p>۱۰۵ نہو کیے ہن جو ہن نگہان گھاٹ کے لیجائیں گھر تیغ سے دریا کو کاٹ کے</p>	<p>۱۰۶ لاٹے پر سے ہن سیکندہ کی جان کے کاٹنے لگے دکھائے تھے سوکھی زبان کے</p>
<p>۱۰۷ شے ہی چال ہن کیا حال نور کیا کہ ہن کو کے کیا حال اکرم ہن چوٹی کی لے ہوئے کیا حال</p>	<p>۱۰۸ شہر ہن بباری در شہر ہن اما خجاع باب جو انور ہن جیب رت لہو جو ریبہ ہن خیمہ کے دھیر لاسے ہن جاکے آگ سے پانی خیمہ کے</p>	<p>۱۰۹ بخت کی یہ میگہ کہ ہم اور مال شے خجاع ہن دیچکے پوچھا خطاب اس شے کی کیا ہن خجاع ہن کیا باب اندوہی آبرو کی شے مال خطاب</p>
<p>۱۱۰ بھاگوں پینک پینک تینیں لڑائی سے لومڑ ہو تو اب نہ سرکنا ترائی سے</p>	<p>۱۱۱ عفویت بھاگتے ہن وہ چوہن ہاری ہن میر العلمین کو کے تلوارین ماری ہن</p>	<p>۱۱۲ شہ سے نشان فوج پیمبر بھی مل گیا طوبی کے ساتھ چشمہ کوثر بھی مل گیا</p>
<p>۱۱۳ دوسے ہن کل جو لاف کسی ہن سینچ میناں جو شجاعت کسی ہن گرا سے لڑش کہ حرارت کسی ہن ترے جو بے ضرب کی حرارت کسی ہن</p>	<p>۱۱۴ بخت بھونتی ہے حرارت کا ہن کھٹے ہن کے تیغوں کی تاب ہن کچھ ہوس ہن شیر کے تلے کتاب ہن فصلین ہن بچے در کی خبر کا باب ہن</p>	<p>۱۱۵ پڑا نکال فوج کی جانب سے تر آئے نہاں مٹا کے شہر کے تلے تر آئے چوٹی چوٹی کے شہر تلے تر آئے سب سے بھی خجاع ہن کیا باب تر آئے</p>
<p>۱۱۶ دو ہاتھین علی کے پسروا پار ہن دیر یا نہیں کرک گیا ہم ذوالفقار ہن</p>	<p>۱۱۷ ہمارے ہن بارگاہِ فلک بارگاہ کے دو قرا لٹ دیے ہن عرب کی سپاہ کے</p>	<p>۱۱۸ لھوڑا لھوڑا پرو کو سواروں کے توڑ کے ایکی صفو نہیہ سیف بھی کاٹھی کو چھوڑ کے</p>

<p>۱۰۹ کوئی شے کی کراہی کا پیام تھا جو بھی نہ تھی وہ اسرار نام تھا بجلی سے بڑھ کر جس کی گام تھا شہر کی موتی چاروں طرف تھا</p>	<p>۱۱۰ کچھ بچے سپاہ کے تخت پر کیا بان سے وہاں گئے استار کیا باقی رہے زارین سوز میں کیا اللہ سے دم لوہو پہ لہو پہ کیا</p>	<p>۱۱۱ نذر حاصل ہو گیا وہ جا گوشے کا کچھ اور کچھ تھا کبوتر جازین سے کچھ نہ جا نذرین کو دیکھ کر کچھ نہ جا</p>
<p>اس غول پر بھی تھی اس قطار پر پڑا تھا ایک تیغ کا سایہ ہزار پر</p>	<p>اس پر بھی تشنگی میں نہ تسکین دہی ہوئی گویا بھی آگ میں تھیں اس کے بھری ہوئی</p>	<p>اللہ سے فرق گردن دوسری ہم نہ تھے کشتہ نکال کر کیا ہو کہ تیغ میں دم نہ تھے</p>
<p>۱۱۲ تیغ کی جھک و تڑپ رعب کی رنٹ کی آنکھیں تھک و تھک کی شہر کی سوار میں شہر دل سوار کی کانٹوں خان سے سوار کی</p>	<p>۱۱۳ بیشک تھا اٹھا تھاپہ عرب کا ہاتھ پوچھا غلامین سلطان کی تھاپہ کا ہاتھ آئی اجل اٹھا جو کسی بادب کا ہاتھ شہر خان کے شیر مارا غضب کا ہاتھ</p>	<p>۱۱۴ کبھی کبھی نظر تنگ ہو جاتی تھی کچھ بچے تھے ام جلی جلی جلی تھی رہا بیون پر آراش سے میں کل تھی رہا بیون پر آراش سے میں کل تھی</p>
<p>پتوں میں غصہ وہی بے باکیان وہی پھرتی وہی جھپٹ وہی چالاکیان وہی</p>	<p>بازو پہ آئی تیغ و دودم شانہ کاٹ کے پہونچے کو بھی قلم کیا و شانہ کاٹ کے</p>	<p>ایسے جہی سے کسو کمال مصاف تھی یوں پھر کے صف کی صف کو جو دکھا تو صاف تھی</p>
<p>۱۱۵ کوراہ و موچہ و صفت اٹھی ادھر کچھ تیار نہ تھیں آپ بے چین نہ رہے یوں تاک بیکار کے یغینوں کے نہ رہے جیسے شکار کیسے ہو شیر نہ رہے</p>	<p>۱۱۶ چلنا تھا شہر میں دیکھنا تھا دُور سے جو تھے وہاں نہ تھا انکی ایک چوٹ نہ آئے ہزار ہاتھ کافی تھے کوئی دودھ کی چاہا تھا</p>	<p>۱۱۷ چل کر کاشی تھی وہاں رہا تھا پاؤں پڑے چاند کے تھے وہاں رہا تھا پاؤں چل کر کاشی تھی وہاں رہا تھا پاؤں چل کر کاشی تھی وہاں رہا تھا پاؤں</p>
<p>کبھی قمر کی نگاہ غصہ کا جلال تھا آنکھیں بھی سرخ سرخ تھیں جہر بھی لال تھا</p>	<p>آواز شہر میں گھر و بزن کی تھی اللہ کا کرم تھا مدد و بخشش کی تھی</p>	<p>چلائی روح تیغ پھر آئی نکل چلا بولی جلاب اٹھ کر تو جو تھے بھل چلا</p>

<p>۱۱۷</p> <p>درد کے پھلے پاؤں سپاہیوں میں بہت سوئے یاد رہے سوئے ہیں میں تھے جہاں نہ کہیں سے کہیں میں تھے جہاں نہ کہیں سے کہیں میں</p>	<p>۱۱۸</p> <p>نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس</p>	<p>۱۱۹</p> <p>نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس</p>
<p>بھاگ کر پڑی کہ ایک ایک آگے بڑھ گیا بھاگ کر پڑی کہ ایک ایک آگے بڑھ گیا بھاگ کر پڑی کہ ایک ایک آگے بڑھ گیا بھاگ کر پڑی کہ ایک ایک آگے بڑھ گیا</p>	<p>نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس</p>	<p>جب میں سے سر پہ آئی کسی جھال کے جب میں سے سر پہ آئی کسی جھال کے جب میں سے سر پہ آئی کسی جھال کے جب میں سے سر پہ آئی کسی جھال کے</p>
<p>۱۲۰</p> <p>نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس</p>	<p>۱۲۱</p> <p>نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس</p>	<p>۱۲۲</p> <p>نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس</p>
<p>اکرم میں ہم شکست ہزار دن کو تھے ہیں اکرم میں ہم شکست ہزار دن کو تھے ہیں اکرم میں ہم شکست ہزار دن کو تھے ہیں اکرم میں ہم شکست ہزار دن کو تھے ہیں</p>	<p>نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس</p>	<p>تھا خاتمہ سپاہ جہنم مقام کا تھا خاتمہ سپاہ جہنم مقام کا تھا خاتمہ سپاہ جہنم مقام کا تھا خاتمہ سپاہ جہنم مقام کا</p>
<p>۱۲۳</p> <p>نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس</p>	<p>۱۲۴</p> <p>نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس</p>	<p>۱۲۵</p> <p>نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس</p>
<p>نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس</p>	<p>نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس نظر نہ کر کے پاس میں شوکر کی پاس</p>	<p>پانی وہ نہ تھا کہ پیا اور فنا ہوا پانی وہ نہ تھا کہ پیا اور فنا ہوا پانی وہ نہ تھا کہ پیا اور فنا ہوا پانی وہ نہ تھا کہ پیا اور فنا ہوا</p>

<p>۱۲۴ دینا بھارت کو تو جو غریب ہے فاتوین چھری ہو مثال کی کھائے سے دیکھو جو ہر رخ علی رکھائے سید احمد انہیں جل نہ کر جان جائے</p>	<p>۱۲۵ کرمی سے تنگی میں کچھ تھا آریب وہاں رہا تھا قلب کو جو بچکچ و تاب آجائے تھے تریب جو سا فر کیف جاب کرتا تھا کھو کھو پیسے وہ آسمان خلیب</p>	<p>۱۲۶ بہت شک کی طرف کوئی آقا جان نہ کتے تھے یا غیظ بھی گماہ یا فست چکار رہا تھا جو جنت پیشہ و شریہ جانے نہ پائے لخت دل شاہ قلعہ گیر</p>
<p>بسنے گھاٹ پھین لیا شک بھر چکے شیروں نے جو زبان سے کہا تھا وہ کر چکے</p>	<p>عجاس ابرو میں ابھی فرق آئیگا پانی پیا تو نام و غاڑوب جایگا</p>	<p>نہ اس جرمی گھنے کی جانب سے موڑ دو ہاں برجیوں سے پھر کے سینے کو توڑ دو</p>
<p>۱۲۷ تشتین میں بن گیا جو تر پاس چاہیں ابھی تو باغ بھار کھجور کھائیں پر زہری نہ فرسہ آسان اس وہے ہیں آبرو پر جو ان حق شناس</p>	<p>۱۲۸ دیکھتے شک ہو کہ جو نکلا وہ نکلام اڑی یہ گھٹائی طرح سب پاشام یوں ڈوب کر نکلتا تھا وہ آسان مقام علاج ہو جیسے پتھر چپ کر نام</p>	<p>۱۲۹ نکڑ بان داری شرم شمار عجاس غل جھپٹے مجھے بار بار ملو رہے سیکڑوں میں زارون تلخ نیرودار توری ہو صفحہ گرجی دوسری تھار</p>
<p>آقا کی تشنگی پہ جگر چاک چاک ہو بے اونکے آپ نہ صبر بھی ہو دوسے تو خاک ہو</p>	<p>موجیں تھیں ہو دھیل کی نوجو نکال دے تھا پر وہاں سے حواس کہ ابرو پہ کل نہ تھا</p>	<p>تہا سنبھالے مشک علم یا و خاک رس بلوہ ہو ساری فوج کا جیسر وہ کیا رس</p>
<p>۱۳۰ وہاں لایا کون ہو کائنات میں گو یا خضر اودھ گئے آب جات میں دیکھو کہ شک بھری ایک بات میں</p>	<p>۱۳۱ چلتی تھی چھوٹے چار طریق قبیلہ کانڈ پہ شک آب بھی چھپے میں تعلیم داسج لاکے با تھا اچھا تھا دبیم کرتا تھا جابجا ایک دودا سپ شوشم</p>	<p>۱۳۲ کھڑے ہو کہ ایک چھاری میں دیکھو در پہ تھے اک جوان پہلے لاکھڑاں نہ کھائے ادر سے نہ جو کس اس طرف نظر سکھ کل وارو کہیں کہیں کہہ کر دم</p>
<p>پیرا بے شک کہ شہر و برہ ہوں منصور تھا کہ با تھر بھی پانی سے تر ہوں</p>	<p>اچھڑا کر کے برجیوں جو اوتار تھا لیت میں گھوڑی کے چاروں پاؤں رکتے تھے ریت میں</p>	<p>بہت دم لیا تو سینہ پہ سو تر چل گئے پہلو کو توڑ توڑ کے نیزے نکل گئے</p>

[illegible]

<p>۱۵۱ چشمیں نہ کھولے گشتاؤں سے ہر رہتی ہو درویشی، تھارا ابو جو سب دوایا بین رسول کی امت نہ بسبب چلیا جاری جان بکھلتی جو جن سے سب</p>	<p>۱۵۲ مر جائینگے جلا دو بین منہ سے بول کر دو بایتیں کر لو بجائی سے آنکھوں کو کھول کر</p>	<p>۱۵۳ پتھر کے پتھر اشک نشان بند ہو گئی تھرتے دونوں ہونٹ زبان بند ہو گئی</p>	<p>۱۵۴ بھو شریک بزم شہر مشرقین کو دے لو جوان بھائی کا پر ساجین کو</p>
<p>۱۵۵ بہن خاک کو کھڑو چو خیا زخوبیت آؤ ہم اپنا زانو چو کھین تھارا پلٹے ہو کیوں کر راہ کے کر شاہر ادر ادر نجات ہو اگر جلد ہو دنیا سے ایسے</p>	<p>۱۵۶ زور زلیل مرگ ہو گشت زبان کی چمکی نہیں چہم سے رخصت ہو جان کی</p>	<p>۱۵۷ گزن پھری ہوئی سو سبطا ہی رہی سو گئی زبان دان تو تکی نہی رہی</p>	<p>۱۵۸ گزن پھری ہوئی سو سبطا ہی رہی سو گئی زبان دان تو تکی نہی رہی</p>
<p>۱۵۹ قلم کو کھینچو کر راہ دیکھیں گودی میں لیکے پاؤں دبا لے گا ہم آقا سے جان کنیا میں کچھ کر کے کام مٹھرائی لاش مرے عجیب اس کشم</p>	<p>۱۶۰ نقوت ظلم و جور ہر اب جان فاطمہ ہو تا ہر پنجین کا کوئی دم میں خاتمہ</p>	<p>۱۶۱ گزن پھری ہوئی سو سبطا ہی رہی سو گئی زبان دان تو تکی نہی رہی</p>	<p>۱۶۲ نقوت ظلم و جور ہر اب جان فاطمہ ہو تا ہر پنجین کا کوئی دم میں خاتمہ</p>
<p>۱۶۳ بہن خاک کو کھڑو چو خیا زخوبیت آؤ ہم اپنا زانو چو کھین تھارا پلٹے ہو کیوں کر راہ کے کر شاہر ادر ادر نجات ہو اگر جلد ہو دنیا سے ایسے</p>	<p>۱۶۴ زور زلیل مرگ ہو گشت زبان کی چمکی نہیں چہم سے رخصت ہو جان کی</p>	<p>۱۶۵ گزن پھری ہوئی سو سبطا ہی رہی سو گئی زبان دان تو تکی نہی رہی</p>	<p>۱۶۶ نقوت ظلم و جور ہر اب جان فاطمہ ہو تا ہر پنجین کا کوئی دم میں خاتمہ</p>
<p>۱۶۷ بہن خاک کو کھڑو چو خیا زخوبیت آؤ ہم اپنا زانو چو کھین تھارا پلٹے ہو کیوں کر راہ کے کر شاہر ادر ادر نجات ہو اگر جلد ہو دنیا سے ایسے</p>	<p>۱۶۸ زور زلیل مرگ ہو گشت زبان کی چمکی نہیں چہم سے رخصت ہو جان کی</p>	<p>۱۶۹ گزن پھری ہوئی سو سبطا ہی رہی سو گئی زبان دان تو تکی نہی رہی</p>	<p>۱۷۰ نقوت ظلم و جور ہر اب جان فاطمہ ہو تا ہر پنجین کا کوئی دم میں خاتمہ</p>

<p>۴۱ جانی تو بے شک میری زلفت پر طاری ہو غوث مرگ ہر آنِ بخت پر صدیہ عجب ہر بادِ شیر کا نثار پر ہر گھونٹے اشک بہ رستہ ہن بات پر</p>	<p>۴۲ پیارا دلجو جانِ غناختِ نیک کی کہیم خونہ جی مر جی جی جی جی جی پیارا دلجو سے جی جی جی جی جی پیارا دلجو سے جی جی جی جی جی</p>	<p>۴۳ کشتی و شکر ہونہ دکھا آوازِ لاف اب غم جانِ مجھ میں نہیں طاقتِ کلام اضطر کر لیکے باغِ نوبہا تو تھے نیکنام وفا کی ہن کرتا ہر در و در و در کام</p>
<p>۴۴ سار کا جو حال کہ شکل جو غیظ آہ زینتِ بزمِ کھلم کھلم سے کیا آہ کیا معلوم جو محنت یہ کہ جو گلی راہ جانی مایہ جی اشک جی سپاہ</p>	<p>۴۵ وہ کیا شہید ہوئے کہ سب کو چھوڑ گیا چوین زمین اگر وہ بڑا چھوڑ گیا وہ کیا شہید ہوئے کہ سب کو چھوڑ گیا چوین زمین اگر وہ بڑا چھوڑ گیا</p>	<p>۴۶ کرتے ہیں عرض حضرت عجب بشار پیشو چو جانِ بے جا خضر جو جانِ بشار کیا کروں رضا جو نہ دینِ شادہ بشار پیشو چو جانِ بے جا خضر جو جانِ بشار</p>
<p>۴۷ آخر شہر ہون میں جو نہ روکوں تو کیا کروں بے علی کو ہاتھ سے کھوؤں تو کیا کروں آخر شہر ہون میں جو نہ روکوں تو کیا کروں بے علی کو ہاتھ سے کھوؤں تو کیا کروں</p>	<p>۴۸ اس معرکہ میں فوج ہون پہلے تو عید ہو بسطِ نبی کے بعد یہ بھائی شہید ہو اس معرکہ میں فوج ہون پہلے تو عید ہو بسطِ نبی کے بعد یہ بھائی شہید ہو</p>	<p>۴۹ نصرت میں سنی کیجے کہ ہونا م آپ کا وہ کام جو غلام کا یہ کام آپ کا نصرت میں سنی کیجے کہ ہونا م آپ کا وہ کام جو غلام کا یہ کام آپ کا</p>
<p>۵۰ دور کا غم کہ میں دیکھتا ہوں پلا جیو میں آہ کس طرح سے دل اعضا کو توڑے دیتا ہے دریا جی اوسرے آ کر دے علی سے نمون علی</p>	<p>۵۱ پہلے تھا ذکر آبِ تسلی کے واسطے اب جا کے پانی لاتے ہیں بی بی کے واسطے پہلے تھا ذکر آبِ تسلی کے واسطے اب جا کے پانی لاتے ہیں بی بی کے واسطے</p>	<p>۵۲ پالوئے مرخصی کی کمانی کو کھودیا پوچھنے واسطے مرے بھائی کو کھودیا پالوئے مرخصی کی کمانی کو کھودیا پوچھنے واسطے مرے بھائی کو کھودیا</p>

<p>۱۰۴</p> <p>میں سب سے پہلے آجکا سو اس جو کچھ کہو کہ وہاں سے بھائی سے آجکا کوئی رخصت بانی بھیل ریمیا ضعیفوں کا ہر خدا میں انہوں نے جان میں شمشاد کا لگا</p>	<p>۱۰۳</p> <p>وہاں ہی رہی اگر گوارا کر دو تو جواد نکلیں نہ ہو کہ چاند بھی چھانی ہو چرم کا آجکا سلیمینہ سے جو خونی تم میں راز کیا سکھائے لانی تو بانی اور تو را</p>	<p>۱۰۲</p> <p>پہنچے گو میں لیا اس شمشاد کا چھپا س تم ہوئے شمشاد میں سے سکھانے باقی رہی نہ فیصلہ کی طاقت امام کو لشایب برادر عالی مقام کو</p>
<p>موقعہ مسمی کا ہر شمشاد کشانی کا یہ بیل ہے تو کون ہو پیر میرے بھائی کا</p>	<p>گاہت ہوا کہ ہاتھ سے عمو کو کھو دوگی پانی کو اب تو روتی ہو پھر انکو رو دوگی</p>	<p>حالت جو غیر ہو گئی زہر آگے چلے گی ہر مٹکی سے آئی صدا ہائے ہائے کی</p>
<p>۱۰۱</p> <p>کھنکھاتی نہ ہو چھپا س نہ خونی خونی بنی جلائے کو لے سو اس کی برباد نکلیں نہ ہو کہ چاند بھی چھانی ہو چرم کا آجکا سلیمینہ سے جو خونی تم میں راز</p>	<p>۱۰۰</p> <p>انجام کی خبر میں کہ کو لے ہائے یاد آو کہ ہوش افین کی کوئی لکھائے خیر اب دعا کر کہ یہ اعدا پوچھ پائے دولت دلی کی جس ہاتھ سے بنائے</p>	<p>۹۹</p> <p>ہوئے قدم چو کیے وہ شمشاد چلا غل میں گیا کہ یاد شمشاد زمان چلا چھائے اہلیت کراحت راسان چلا یونہی چھوئے گوتے علی کا نشان چلا</p>
<p>ہر وقت کہ یا سے طلب کار میر ہوں اگے جو کچھ بھونکی رضامین تو نہ ہوں</p>	<p>جب مشک بھر کے دو شہر یہ نیکو رکے درا یا کا معرکہ ہو خراب آبرو رکے</p>	<p>سادات کس بلا میں گرفتار ہو گئے ہو ہو حسین بیکس و بے بار ہو گئے</p>
<p>۹۸</p> <p>جس شخص نے عین عین میں ہے ان کو دیکھ کر توں میں ہے کسی عین میں ہے توں میں ہے ایک شخص نے توں میں ہے</p>	<p>۹۷</p> <p>کون جھلکے شمشاد میں ہے چھپا س میں نے کیا کہنے کہا نہیں اگر کوئی دین کو دین جب بانو سے حزین ابن شک دی قصور یہ جہاں امام دین</p>	<p>۹۶</p> <p>ان کو دیکھ کر توں میں ہے چھپا س میں نے کیا کہنے کہا نہیں اگر کوئی دین کو دین جب بانو سے حزین ابن شک دی قصور یہ جہاں امام دین</p>
<p>بھونکی لگی ہوا شمشاد کا کام کو مولا بس اب نہ دیکھ اپنے غلام کو</p>	<p>جرم چوب پہ حرف شکایت بھی ہے ہوں لیجے مہر زبان کے جو کانٹے دکھائے ہوں</p>	<p>آتا ہوا بن صیغہ مہر زبان لڑائی کو بشر و نہ لڑکے چھوڑ دیا ہر لڑائی کو</p>

۲۱ فلکین ایک ایک کو چوندگی کیلئے دارے کے پیش ملک تین تین فلوں وہ دود و دروب میں تین تین تین آرمین شیر کی جی بہ پوتانین اس	۲۲ گھا جرم سے چودہ آسان شہم نصرت سے کہ دیکھ کیلئے بدستقدم شوکت وہ اس غائب کی وہ وقت علم خوشی کی خوشی کی چکی می مدیم	۲۳ تا ناگہ غل ہوا فرس تیز گام لاؤ تیا علی کا سرور و ان خوش گام لاؤ ہون خوش تیز کو کہ بعد اہتمام لاؤ پ گران کا بٹ فتح جام لاؤ
غل چار سو یہ ہر کہ قدم سرکے جاتے ہیں گھوڑے بھاگا حضرت عباس آتے ہیں	ذروئے فرگین تھے گھر لعل سنگ سے صحرایم روی تھا پھر سرکے رنگ سے	ہو انتظار ابرش آہوش کا رکا بیٹا سوار ہو نیگا دمل سوار کا
۲۴ وہ عالم دعا چو تیر دن کا شہر روبا چو کھجائی سے بجائی یہ دہر زور آوری سے اس کی تین بجائی یہ دہر چراہر شجاع جان جو دیو	۲۵ وہ فوٹو علم کی وہ فتح عباس رکھ تھا ہاتھ چو تیر شہر چراہر آوری سے اس کی تین بجائی یہ دہر چراہر شجاع جان جو دیو	۲۶ ایمان فرس جاو اس کی تین بجائی یہ دہر رکھ تھا ہاتھ چو تیر شہر چراہر آوری سے اس کی تین بجائی یہ دہر چراہر شجاع جان جو دیو
لرزہ ہر آنکھ تین چوم و نروین شیر و کئے ہاتھ باؤن ترائی میں سردین	یلتادہ زرق برق میں یہ آب تابین تھا فرق ایک نیزے کا وہ آفتابین	فوق اسکو تھا ہائے سعادت شان پر سم تھے زمین پر تو داغ آسان پر
۲۷ ان کے مٹھلے پہلے میں ان کے ماند پر کپ اسے میں جو ان کے دہشت میں چھپائے میں تین بیان فوج داسن پہلے میں کرے نشان فوج	۲۸ چپ سے نور غیبی آشکار چو چو چو چو چو چو چو چو چو داسن پہلے میں کرے نشان فوج	۲۹ وہ چھوٹی کہ غیبی سونچ گئی وہ کھلایاں چل ہوں برن چو کھو کھو کیلین غم تھل تھل آدہم تھل بایک جلدیہ کشتادہ بلند تھل
مایت تمام خوف سے تھرائے جاتے ہیں شکر کے بھاگنے کے نشان پائے جاتے ہیں	کشتی کا باد بان ہو تو کو خرپے جاگے ملوئی نہال ہو اگر کھسکی ہوا سکے	لکھا تھی ہر پری مسم اسکی جان کی خندہ یہ تھا کہ تنگ ہو وسعت جہان کی

۱۲۔ کو ایف ڈی اور جی ایس کے جمع کر ۱۲۔ اسٹراس کھوڑے کو کتھہ جن جی جلد بن پر پتے یعنی گنگ خلف ہوا ۱۲

لے نہ پائی بریں ہندی جھکا اور ڈری خاک خاک جو پرستید بریں ہو ۱۱

<p>۴۱۰ دل نازد برق چلی رات سہ درمین موج درشت بین جو بے چین اسوار دم دلاست کہ چھپے تھویر گر سانس لی تو دم چھپے پھر نکلیں</p>	<p>۴۱۱ لوب سواد موتے بین عجب شام لور اسمن بنے لیا بوسہ بوسے آٹھ آنچہ رکھا ریا ل پر آواز بجانہ بین پر جو جلوہ گر</p>	<p>۴۱۲ شکست وہ اس من کی عجب بکری پڑھتا تھا کوئی شخص تبارک کوئی درود غل تھا کہ پر شیا جو پے واجب الوجود کیا اسے سانس کی انسان کی بستی</p>
<p>مرغ غضب ہو گو کہ وہ پہ آہ وہ ہے اسکو تو ہنس کی حرکت تازیا نہ ہے</p>	<p>برچایا سمند کو زانوین داب کے لود و لال بن کے حلقہ رکاب کے</p>	<p>ہلے گلون میں انکی غلامی کا طوق ہے یہ وہ بشر ہیں بنکو ملاک پہ فوق ہے</p>
<p>۴۱۳ ساکہ اسکے دھوپین عجب چال دشت چین چلے سے بھر چوری غزال گہ بین گاہ جو بین گاہی سونے چال گر کہہ دہ تیشیان تھا غائب کشا و بال</p>	<p>۴۱۴ بڑھنے میں صرف بان جو بین چلے دشتی غزال دشت غن سے چلے گیا لنگر گلون کی بوسہ کا چین سے چلے گیا جھوٹا نیم کا تھا کہ چین چلے گیا</p>	<p>۴۱۵ ریشار تھے کہ سوارہ دا شمشک درق چھکا جو نور و شمس بنا خاک کا طبق از تباہی تھا کو آہ و آئیں کا طبق</p>
<p>سایہ نہ تھا ہمارے سعادت پناہ تھا گو یا ہوا کے زور میں شاہین تباہ تھا</p>	<p>طاؤس کیا کہ برق بھی شرا کے رہ گئی پچھلے نمون کی گرد نظر آ کے رہ گئی</p>	<p>موتی کی لگے دانٹوں کے کچھ آہ نہ تھی سورہ تھا نور کا وہ بیاض گلو نہ تھی</p>
<p>۴۱۶ وہ شوقیان فرس کی دشت ناؤ جاو سوشن تھا نقطہ جسے پہنچل کا اک بناؤ جب چاہو میر عالم اسکا کی دیکھا آؤ مازی ہر دوش پاؤ قدم بین ہر لطف آؤ</p>	<p>۴۱۷ لکھڑا لڑکے گچھ عشت پو کی گر بوی چین مہی باقم بادیا کی گر جاہو پوچھتا فاقہ شریانی کی گر چلے پوچھتا کہ پوچھتا کہ لڑکی کی گر</p>	<p>۴۱۸ وہ باہک کانیر باجین روز شب ساحل صاف ساعد نہ شریب باز وہ جنین قوت دست خاکی شانہ وہ جنین شان نشان شہو عرب</p>
<p>رفت میں پست حوصلہ لبک دری کا تھا چھل بل ہرن کی تھی تو جھکڑا پری کا تھا</p>	<p>خو رشید کی دنیا تھی سمون کے نشان پر نخوت سے تھا زمین کا دماغ آسمان پر</p>	<p>پہلو میں قلب وہ جو ہمیشہ کھڑا رہا سینہ وہ ممد تھا جو وفا سے بھرا رہا</p>

<p>۲۸۳</p> <p>شان و شکوہ و صولت عدل و ثبوت اسلام و دین و ملت و ایمان و اعتقاد اشفاق و رحم و دودشتی و خلعت و دوداد نفوت و برجا و آرزو و مطلب و دوداد</p>	<p>۲۸۴</p> <p>بہار کی کوکب سے جگر آفتاب خون سینہ پر آسمان کا اسی دن سے نیلا خون ازدہ سے جو رخ و ظفر تھا کسان کا خون تجھانہ اذہبی جسکے چم و خم سے سرگون</p>	<p>۲۸۵</p> <p>جو شہنشاہ کی ذوق و تقاریر لاکھوں کے لئے جو شہنشاہ کی سیبوں کے اندر جاوے جو شہنشاہ کی سیبوں کے چمکے ہیں جو شہنشاہ کی سیبوں کے چمکے ہیں</p>
<p>۲۸۶</p> <p>نصرت کا اذہ تھا کہ مین کا سیاب ہون کنجی فتنی خاک در بر تراب ہون نصرت کا اذہ تھا کہ مین کا سیاب ہون کنجی فتنی خاک در بر تراب ہون</p>	<p>۲۸۷</p> <p>چمنوں سے رنگ آگے تھکے آگے نخلی ترین شک زیاں سے وہ شہر جسکے جو اب مین فصاحت جھلکے</p>	<p>۲۸۸</p> <p>سناٹے اہلیت رسول انام ہون نصرت کا اذہ تھا کہ مین کا سیاب ہون کنجی فتنی خاک در بر تراب ہون نصرت کا اذہ تھا کہ مین کا سیاب ہون</p>
<p>۲۸۹</p> <p>نصرت کا اذہ تھا کہ مین کا سیاب ہون کنجی فتنی خاک در بر تراب ہون نصرت کا اذہ تھا کہ مین کا سیاب ہون کنجی فتنی خاک در بر تراب ہون</p>	<p>۲۹۰</p> <p>نصرت کا اذہ تھا کہ مین کا سیاب ہون کنجی فتنی خاک در بر تراب ہون نصرت کا اذہ تھا کہ مین کا سیاب ہون کنجی فتنی خاک در بر تراب ہون</p>	<p>۲۹۱</p> <p>نصرت کا اذہ تھا کہ مین کا سیاب ہون کنجی فتنی خاک در بر تراب ہون نصرت کا اذہ تھا کہ مین کا سیاب ہون کنجی فتنی خاک در بر تراب ہون</p>
<p>۲۹۲</p> <p>نصرت کا اذہ تھا کہ مین کا سیاب ہون کنجی فتنی خاک در بر تراب ہون نصرت کا اذہ تھا کہ مین کا سیاب ہون کنجی فتنی خاک در بر تراب ہون</p>	<p>۲۹۳</p> <p>نصرت کا اذہ تھا کہ مین کا سیاب ہون کنجی فتنی خاک در بر تراب ہون نصرت کا اذہ تھا کہ مین کا سیاب ہون کنجی فتنی خاک در بر تراب ہون</p>	<p>۲۹۴</p> <p>نصرت کا اذہ تھا کہ مین کا سیاب ہون کنجی فتنی خاک در بر تراب ہون نصرت کا اذہ تھا کہ مین کا سیاب ہون کنجی فتنی خاک در بر تراب ہون</p>

مرثیہ میرا بیس

<p>۴۳</p> <p>ہم اپنا سر گھٹانے کو حاضر ہیں ملامو منہ بولیں کہ کیا پس میں صاحب ہیں ملامو بچہ بھی یہ بیان کے ساتھ ہیں ملامو پیارے گھر پر وہ چلا رہے ہیں ملامو</p>	<p>۴۴</p> <p>ایسا غنچ غنچ جھٹکا تھا کہ کان سے چوٹی لگی گتو کہ کچھ زبان سے جھوٹے فرس چب شہر دار کا نشان سے میں خود بخود اگلنے لگی تیغ بیابان سے</p>	<p>۴۵</p> <p>یہ لکھنے کی نیام ستیغ شر نشان آواز دی زمین نے کہ کیا فطرتان شیلے نے اندر کہا جلی نے الامان دشیت سے تو غل کہا بیخ آسان</p>
<p>۴۶</p> <p>کریم تھارے زعم میں قصیر وار ہیں پرائیگا کیا قصور ہے جو شیر خوار ہیں</p>	<p>۴۷</p> <p>نعرہ کیا کہ اوسک ناپاک دور ہو یہ کیا سخن ہے منہ میں ترے خاک دور ہو</p>	<p>۴۸</p> <p>ثابت ہو کہ ہر خانہ خورشید کٹ گیا غل تھا کہ فوج شام کا دفتر اٹ گیا</p>
<p>۴۹</p> <p>ہم معلوم پیغام کا طعنہ گر ہیں موجا گیا جو آج کل کا چین بانہ غنچ پیاس سے کھوئے ہیں لب ہیں اپنی بے نیل لب نہ بچھینکے وہ گل ہیں</p>	<p>۵۰</p> <p>جنت کام کرنے کی خاطر ہے یہ کام ظالم شراب خوار کی بیعت کیستہ کام سوی ہوئی زبان جو بارے وہ تھنہ کام ماضی بھی ہوں چھپا کر کوشے لاکھ کام</p>	<p>۵۱</p> <p>جہنم کے پتھر تھی جب تک سماں کیا پڑھتا تھا عشق آیت کی کو بار بار نیر زمین دھما دھین کو دھنسا قرار مقرر رہا تھا تو خاک وقت گیارہ وار</p>
<p>۵۲</p> <p>کری سے ہاتھ پاوان غریبوں کے سر دین سیلے ہیں ہونہ پھول سے رخسار روچین</p>	<p>۵۳</p> <p>قدرت ہے سب طرح کی امام جلیل کو چاہیں تو وہ سبیل کریں سلسبیل کو</p>	<p>۵۴</p> <p>غل تھا غلی کی تیغ کا سب نکتہ سنگ جبریل کا پتے تھے کہ غیر کی جنگ ہے</p>
<p>۵۵</p> <p>چلتا تھا شرب کو عیش ہے سوال آب دیکھتے زبان تیغ سے ہم کو جواب کچھ پیاس ہے جو جو حضرت کو اضطراب کچھ پیاس ہے جو بیت حاکم سے اتنا آب</p>	<p>۵۶</p> <p>کیا جانے تیرے سپر فاطمہ کا تو عزت پشت کی ہیں جو کوشش کی تیرے زار زبیر بار نکو کار نیک تو زنگا عذر خدا پیر کا ہے عود</p>	<p>۵۷</p> <p>اقبال قدرت رحمتی آسائش قرار امن وامان و صبر و توانائی و وقار علم سکون و راحت و آرام و اختیار عجب وثبات و سرکشی و قدر و اقتدار</p>
<p>۵۸</p> <p>یہی سے گھٹیدوں اگر اصغر بھی آئیں جز آب تیر پانی کا قطرہ نہ پائیں</p>	<p>۵۹</p> <p>جاری ہو فیض فاطمہ کے نور عین کا غائب ہو تو یہ نہ رہی ہو حق حسین کا</p>	<p>۶۰</p> <p>اتار قروح آنکھیں معلوم ہو گئے سب تیرے چمکے ہی معدوم ہو گئے</p>

<p>۴۴ علی تھا چلتی آتی تریخ اجل چلو ڈر کر کہا مان سے کہ قبل اوجہل چلو دیکھ کر صدا غور نہ دی کہ بھل چلو بولی سلامتی کہ سلامت نکل چلو</p>	<p>۴۵ ہر دم میں کون جلیں کے دیکھ سکتا گزرتا تھا خود کچھ بار جب کب کے ساتھ رہتی تھی اس طرح ظفر و ختم کے ساتھ چھپے بیشتر رہتا جو سیکہ دوم کے ساتھ</p>	<p>۴۶ کمال دیکھ دیکھ و غور و گرد و شان تیرا دودھ دیکھ پیش آنیہ کب تک بے نظیر دم میں یہ صفت تمام آدمی کا پانچویں آفت کا معرکہ تھا قیامت کی داغ و بیل</p>
<p>۴۷ دیکھا توں شامیوں کے آدھ گئی گئی گئی دریا چھوٹ جھوم کے سب گئی گئی گئی ایسا بلہا ہوا برکت میں بیا گئی گئی باران پر دشت میں بیا گئی گئی گئی</p>	<p>۴۸ ہر دم میں کون جلیں کے دیکھ سکتا گزرتا تھا خود کچھ بار جب کب کے ساتھ رہتی تھی اس طرح ظفر و ختم کے ساتھ چھپے بیشتر رہتا جو سیکہ دوم کے ساتھ</p>	<p>۴۹ ہر دم میں کون جلیں کے دیکھ سکتا گزرتا تھا خود کچھ بار جب کب کے ساتھ رہتی تھی اس طرح ظفر و ختم کے ساتھ چھپے بیشتر رہتا جو سیکہ دوم کے ساتھ</p>
<p>۵۰ کشتہ کو اپنے فوج عدد و نہ نے لگی جنس میں برق قمر خدا کو نہ نے لگی</p>	<p>۵۱ اترے جگرتے جسکے اسی کو خبر نہ ہو کاٹے گلے ہزار کے اور خون میں تر نہ ہو</p>	<p>۵۲ ملواریں منہ چھپا تھیں ضرب درشت سے ڈھالیں پٹکی تھیں سوار و کئی پشت سے</p>
<p>۵۳ چکی چنیخ آتے نہ خبر باہونی آراہ جاتا تھی تو قیامت باہونی بیٹے سے روتے جسم سے گردن جہا ہونی خون بن دیکھ چکی تو نہ پھر آتے باہونی</p>	<p>۵۴ پایا تھا باغیوں نے شمر دہم جل ڈھالوں سے پھول آگے تھے چھپ چھپ چھپ شاخیں کمانی توڑتا تھا بوجہ جس گرتے تھے سم کہ قدر ادا نہ دے کہ جل</p>	<p>۵۵ کرتی تھی کونکر جو قہر تیغ شہرہ زنیہ دوزخ کھلا تھا بندھے سب کو چھپ کر زنیہ چلنے میں تیغ تیر فرس تیرا تھا تیر وہ دم کے گرم ہو گیا تھا بھگتا نہ ستیہ</p>
<p>۵۶ باڑھ اس خناب کی وارہ اس زور و زور کا دشمن کو اسکا گھاٹے کھارا تھا گور کا</p>	<p>۵۷ کوشہ کو ڈھو ڈھو تھے کمان کش ہے مچو ریتی پہ نخل تیر پڑے تھے کٹے ہوئے</p>	<p>۵۸ کشتہ تھے ایک ضرب میں دوزخوں کے چاروں ششدر تھے سب کے سوت سے کہ گور و چاروں</p>

<p>۲۶۳</p> <p>کھانہ کی طرح جو وہ اجل کا فکا تھا پہل پہل ہو یا سوار وہ درخت چا تھا کو سونے سے دشت شتم لالہ زار تھا چلی چلی تھی جس سے بیقرار تھا</p>	<p>۲۶۴</p> <p>خوش و غم تھی غافل گریہ و کادار بکھار تھی راہ عدم تیغ تابدار جو ہر رخ پر کہ سلسلہ زلفت تابدار ملواری چلی تھی بشتی کو آبدار</p>	<p>۲۶۵</p> <p>بڑھ کر کہتے زین پر آئی سرنگ کے گھڑے کہ نہ تھے کہیں تھے تھی تنگ کے</p>
<p>۲۶۶</p> <p>مکینے قدم چلی اٹھ گئے جو گزرا تھے مکینے تھا قرار کہ دل بیکار تھے بھڑکی تھی آگ نعل آتش سوار تھے ہم پین فرس کی تھیں کس واد تھے</p>	<p>۲۶۷</p> <p>ابو اسدے دغا میں کمان تھی نہ کی نیشہ عورت تاج کمان بر جی نہ کی اکت کیسی میں کمان ہوئی نہ کی سورج چلی ہو بر رخ کی نہ کی</p>	<p>۲۶۸</p> <p>اب ہاتھ دستیاب نہیں تھو چھیلے کو ہاں پاؤں رہ گئے ہیں فقط بھاگ جانے کو</p>
<p>۲۶۹</p> <p>دور رخ میں غم سے گزرتی تھی مدیدم دور رخ میں غم سے گزرتی تھی مدیدم دور رخ میں غم سے گزرتی تھی مدیدم دور رخ میں غم سے گزرتی تھی مدیدم</p>	<p>۲۷۰</p> <p>بہشت کی تیغ کا سایہ گزریک پونچھ گئی دونوں ہاتھ رستن سے سر گیا خالی ہوئی صفت وہ پاؤں میں جری گیا گھوڑے تھیں گریک پڑ پاؤں مری گیا</p>	<p>۲۷۱</p> <p>کر قدم پر تھیں کفار سے جدا قبضہ کمان کا دست کمان سے جدا خچر تیغ سبز لب سو فارت سے جدا پست جاہلک تیغ لوار سے جدا</p>
<p>دور سے جگر بھی اب گھر سے بھی اب تھے موجین تھیں دست وہاں پر نہ تھے</p>	<p>گرتا تھا خود جری پجری ماجرا یہ تھا بسل بھی لڑتے تھے برابر مزا یہ تھا</p>	<p>ہر گھر کیا کرے جو نہ ترکش میں تیر ہو چلا تے تھے کہ چل کے کہیں کو شہر گیر ہو</p>

<p>۱۳۴ یون تو ترسے ہر اک پہلے آج پون چلے جیے کیلے پون تازان کے پون اٹھا اٹھے سپاہ ضلالت شان کے پون ان میں جے رہے تو اسی جوان پون</p>	<p>۱۳۵ پیش کو تو لب لبو کر کوئی بل برھا دیکھے تھر تھر طرف پر دھل برھا کچھ کچھ شام دودھنی کا پھل برھا ملو سر سر آئی کر دست اہل برھا</p>	<p>۱۳۶ تیرت تھا فخر جاؤ نکار و بکار آئی تھی نوت جاتے جینے کو بار بار اسوار پلوت نڈار در سالہ دار جلیق تھے فتنہ فتنی جی شہدار</p>
<p>۱۳۷ جسٹا بھی ہر جہادین حق کا ولی کہیں جھاس بھی مہین جہے ہون علی کہیں</p>	<p>۱۳۸ دو ہکڑے طول میں جودم امتحان ہوے غل تھا کہ معنی یہ طوئی اعیان ہوے</p>	<p>۱۳۹ کیا ابتری سپاہ ضلالت اثر میں ہو غل تھا چلو کہ فوج کی بھرتی سقر میں ہو</p>
<p>۱۳۸ جب بہت ترائی کی جانب چپکے گئے صف آئی صفت چکھو پکھو اس کے اب کیا بڑھین کر دے امتون کے گشت گئے تھکے قدم تھے رہے سر ان کے گشت گئے</p>	<p>۱۳۹ وہ تھی غور و غور و غور و غور جست تھی فوج شام کو اس حال پر بالا اتھا رستی میں تھا سوال پر جو بہ زور و زور تھے اس کمال پر</p>	<p>۱۴۰ کیا کہ جگہ پہ تھے باادب نشان لکھتے تھے بھی سلائی تھے نشان اٹھتا تھا شور و آواز تھے جے نشان نوبت ہو کر فوج کا نشان باادب نشان</p>
<p>۱۴۱ حلوئے بدست تھے ہیں نصہ مار کے انگڑائی شیر لیتا ہو جیسے ڈکار کے</p>	<p>۱۴۲ چٹک یہ دب دم تھی کہ سرکش ذلیل ہیں چلتے ہیں جھکے وہ جو خج واصل ہیں</p>	<p>۱۴۳ آفت سپاہ ہاؤن تھے کیا سپاہ کا سکہ پڑا ہو ضرب علمدار شاہ کا</p>
<p>۱۴۲ ہر تھی غور و غور و غور و غور ناک کمان سے دھلکان تیرے جدا باز خیزن جوان جوان پر جدا چلے گئے موت کے ہونے پر جدا</p>	<p>۱۴۳ تھکے تھکے تھکے تھکے تھکے تھکے تھکے تھکے تھکے تھکے تھکے تھکے</p>	<p>۱۴۴ سینہ چلی کہ سیف صفت کارزار پر گھوڑے گرے پیادہ پہ پھیل سوار پر</p>

<p>۴۳</p> <p>میں نے جو کچھ صوفیوں کو دیا ہے اس کے لئے کہ میں نے جو کچھ دیا ہے اس کے لئے کہ میں نے جو کچھ دیا ہے اس کے لئے کہ میں نے جو کچھ دیا ہے</p>	<p>۴۴</p> <p>میں نے ابلیس کو دیا ہے اس کے لئے کہ میں نے جو کچھ دیا ہے اس کے لئے کہ میں نے جو کچھ دیا ہے اس کے لئے کہ میں نے جو کچھ دیا ہے</p>	<p>۴۵</p> <p>میں نے ابلیس کو دیا ہے اس کے لئے کہ میں نے جو کچھ دیا ہے اس کے لئے کہ میں نے جو کچھ دیا ہے اس کے لئے کہ میں نے جو کچھ دیا ہے</p>
<p>وہ بچیاں نہ پھر وہ شور مصات تھا اس لیے پریشان آٹھائی وہ صاف تھا</p>	<p>لوفا نکا وہاں صاحب کشتی کو چاہیے پونہ کی پہلے فکری ہشتی کو چاہیے</p>	<p>پانی سے ایفرس بکھ جب جتنا بھو سیراب کس طرح پسر بوتا بھو</p>
<p>۴۶</p> <p>میں نے ابلیس کو دیا ہے اس کے لئے کہ میں نے جو کچھ دیا ہے اس کے لئے کہ میں نے جو کچھ دیا ہے اس کے لئے کہ میں نے جو کچھ دیا ہے</p>	<p>۴۷</p> <p>میں نے ابلیس کو دیا ہے اس کے لئے کہ میں نے جو کچھ دیا ہے اس کے لئے کہ میں نے جو کچھ دیا ہے اس کے لئے کہ میں نے جو کچھ دیا ہے</p>	<p>۴۸</p> <p>میں نے ابلیس کو دیا ہے اس کے لئے کہ میں نے جو کچھ دیا ہے اس کے لئے کہ میں نے جو کچھ دیا ہے اس کے لئے کہ میں نے جو کچھ دیا ہے</p>
<p>اگل تھا کہ اب پچھلے ہم اس لڑائی میں بھاگو کہ شیر گویا رہا ہر لڑائی میں</p>	<p>اگر وہی بھلیاں جو برابر چلتی تھیں کھلتی تھیں وہ جا بوی آتھیں چلتی تھیں</p>	<p>اک شور تھا کہ بڑھنے نہ دواس دلیہ کو کشتہ کرو ترائی میں جیہہ کے شیر کو</p>
<p>۴۹</p> <p>میں نے ابلیس کو دیا ہے اس کے لئے کہ میں نے جو کچھ دیا ہے اس کے لئے کہ میں نے جو کچھ دیا ہے اس کے لئے کہ میں نے جو کچھ دیا ہے</p>	<p>۵۰</p> <p>میں نے ابلیس کو دیا ہے اس کے لئے کہ میں نے جو کچھ دیا ہے اس کے لئے کہ میں نے جو کچھ دیا ہے اس کے لئے کہ میں نے جو کچھ دیا ہے</p>	<p>۵۱</p> <p>میں نے ابلیس کو دیا ہے اس کے لئے کہ میں نے جو کچھ دیا ہے اس کے لئے کہ میں نے جو کچھ دیا ہے اس کے لئے کہ میں نے جو کچھ دیا ہے</p>
<p>سر پہ ہو کون تیغ پکڑ کر جو تو لڑے دھو ہاتھ منہ کہ نہر کی بھی آبر و برطے</p>	<p>یہ وہ تو ہوں حضور نبی خوش اعتقاد ہوں میں بھی تو ابن فاطمہ کا خاندان ہوں</p>	<p>مشیزہ لیکے لاکھوں سبک بیک غاکرین کیوں ایہا دور کو عبا ش کیا کرین</p>

<p>۲۹۱ بہشت میں ہزار کمانوں کی تیرکین غوال ہو گئیں عجب اس میں حسین دار اپنا کر گیا جو برابر سے اک لعین بالے خاک کھٹکے گرا با دوسے پین</p>	<p>۲۹۲ ہر کر غرور غلطی سے قاتل کی نظر ما کر کسی نے تیر دلاور کی چشم پر جھپکی نہ آنکھ واہ سے دل واہ سے جاگر نیو جو جسے مجھ سے پہنچلا وہ شیر کر</p>	<p>۲۹۳ لوڑھ سے بلبل کے سیکھنے کی کیا بان بان میں تیری عین عجب اس کی صفا جلدی کسی کو بھیجے یا نہ کہہ کر ایکھ سے تین پہنچتی ہوں جو کچھ چاہا</p>
<p>۲۹۴ ہر کر نگاہ کی کہ اسی یہ کیسا ہوا اک ہاتھ رک گیا تھا سو وہ بھی جدا ہوا</p>	<p>۲۹۵ جوش غضب میں خاک پر بیٹھے مٹھے شیر سے گویا لوٹ پکٹا تھا چشم دیر سے</p>	<p>۲۹۶ مر جاؤ گی اگر تمہیں جتنا نہ پاؤ گی کیونکر چھی کو ہائے یہ صورت دکھاؤ گی</p>
<p>۲۹۷ کھٹا جو ہو گیا علم شاہ دین پناہ عجائب نامور سے جو جیسے آگے دانتوں سے کڑی شک کو خستہ فتیہ شکر سے ہو جا کر گدا بیعتیہ</p>	<p>۲۹۸ فغانوں سے سارے جسم کا جب گیا لہو یہی ہے مٹھرا کہ کج کامیپ بیدار آواز دے کہ آئیے یا شاہ کچھ نہ چاہو میراج کا شکر لے کر نہ چاہو</p>	<p>۲۹۹ حضرت نے آہ کہ نہ زنا گئی تین بلاکہ دانے سے بیکار سے کئی لعین ایک جلد سے کھٹا تو آئین نام دین کو سے کوئی کہ کچھ عجب اس میں حسین</p>
<p>۳۰۰ گھوڑے سے دنگا کے بصدیاں گر پڑے پانی کے ساتھ حضرت عیسا علی گر پڑے</p>	<p>۳۰۱ خونین تڑپ تڑپ کے یہ غوار رہ جائے صد میر ہو کہ حسرت دیدار رہ جائے</p>	<p>۳۰۲ بڑھنے دیا نہ گھاٹ سے آگے دیر کو کیا گھر کر کچھار میں مارا ہی شیر کو</p>
<p>۳۰۳ جس کے حضرت عیسا علی نے گھٹکے کے چھوٹے منہ زانو پہ تھا علم جسک کر زمین پہ پڑا نہ بھلا وہ اکرم گر گر ان سے پیچھے پڑا سو چہ شرم</p>	<p>۳۰۴ کھلا حرم سر اس عمار کا پیر گو گھٹکے میں خلیفان تعین کان میں گہر جس کا رنگ آرا جو اگر تار حق میں تر کس خوش سے شمع سے لہو کو چھو کر</p>	<p>۳۰۵ پیش قدم چھو گیا باؤں پہ علم افادہ جو وہ خاک پہ پڑا جو علم آئے ہیں دن چور سے کہ پند سے آرا کرم بانی نہ شک میں جو عیسا علی میں شرم</p>
<p>۳۰۶ گڑے ہوا جگر اسد ذوالجلال کا سرباش پاش ہو گیا پیر کے لال کا</p>	<p>۳۰۷ شاید خبر نہیں ہو ا مام غیور کو آفتا پر پکار رہے ہیں حضور کو</p>	<p>۳۰۸ دینا سے آج اٹھ گیا حامل نشان کا کٹھا ہو سرترا میں کر طبل جہان کا</p>

<p>۱۰۷ شمع ہی صحن کے شعلے سے جلی کر پڑا ہے اس لئے کہ نہ سنبھا لایا جاوے کاشچہ چو پاؤں نہ عام کر کے چلے چاہئے تھے کہ کوئی کبریا چلے</p>	<p>۱۰۸ غریبین لنگیاں لگھرائے گئے سیدھی منوں کی اسبیکرائے گئے بازو ہر آج داغ پر پائے گئے چاڑھیا پھری سے جگ پائے گئے</p>	<p>۱۰۹ جانی کی لاش جانی نے پھینک دی ادا ایتہ دل کہ نہ کے قریب آ گیا جگر بوسہ یہ آتھیں کھول کے پیاس بوسہ سنبھا تو قیام عالم کو پھر</p>
<p>خورشید کیون چھپا رہیہ کیا واردات ہو کچھ سوچتا نہیں ہیں دن ہر کرات ہو</p>	<p>عجاس کیا جہان سے ہم گذر گئے محسن ہوا شنید حسن آج مر گئے</p>	<p>صدقہ ہزار جان امام غیور کے بجکواٹھا کے گرد ہوا حضور کے</p>
<p>۱۱۰ کاش کاش کاش کہ کوئی کھڑے نہ دیکھو جو ہم اسے سیکھتے نہ فضا ابھی خبر نہ کسی راہ کو سنائے اگرچہ جگر یاد لگھرائے گئے</p>	<p>۱۱۱ کاش کاش کاش کہ کوئی کھڑے نہ دل کو ذرا سنبھا لے یا شاہ جو در زندہ ابھی ہیں حضرت عجب اس نامور گویا بند اب تو زانی قریب تو</p>	<p>۱۱۲ کاش کاش کاش کہ کوئی کھڑے نہ عجب اس کو نور عین میں بھی پریشاں اوپر سے جانی جان کو اپنے دل کا مال صدف سے مسلک کے کیا فائدہ بکمال</p>
<p>پرسا تو دون ٹخن کی طرف مجھ کو موڑ دو سر پٹیتا چلو نگا مرے ہاتھ چھوڑ دو</p>	<p>خادم اٹھایا جگہ جگہ پاش پاش کو چلیے حرم میں لیکے ہشتی کی لاش کو</p>	<p>آرام آگیا پیش روح و دل لگی آپ آئے کیا کہ دولت کو نین مل گئی</p>
<p>۱۱۳ ہزار و قتل کمر دیکھو عداوت پر بوم وفات حضرت عجب چو احوال پر یہاں شہادت حیدر جو احوال پر حیدر ب کمان بیاد بار بار چو احوال پر</p>	<p>۱۱۴ عجب عجب کہ لاش کے لاش عجب عجب کہ لاش کے لاش عجب عجب کہ لاش کے لاش عجب عجب کہ لاش کے لاش</p>	<p>۱۱۵ کاش کاش کاش کہ کوئی کھڑے نہ اب آمد آمد شہر دل سوار ہو عجب عجب کہ لاش کے لاش عجب عجب کہ لاش کے لاش</p>
<p>سیرا لم بتول کی جانی سے پوچھے صد جو ان بھائی کا بھائی سے پوچھے</p>	<p>دو کوہ غم کے دل پہ جو اکبار گر پڑے پہلو میں لاش کے شہ ابرار گر پڑے</p>	<p>قدسی قطار باندھے ہیں ناقہ پتہ نور کے آئے ہیں باغ خلد سے نانا حضور کے</p>

<p>۱۱۱</p> <p>کیا نہ پوری جو نہ ہو تو افکار لاکھوں برس کی ریت جو اس موت کے تیار مہم کے جسم جو کلکتی جو جان دار نیکو اور بر صفاقت شاہ نامدار</p>	<p>۱۱۲</p> <p>اچھا کہ نزع دین علی اکبر سے کیا اچھا شہزادہ دوجہان دین سے فدا یا تو کوچ جو طوت گلشن بخت فرزند فاطمہ سے خود اکاں دلا</p>	<p>۱۱۳</p> <p>پرسا بھین شہید کا دینے کو آئے ہیں یہ تھار بھائی کے لینے کو آئے ہیں</p>
<p>۱۱۴</p> <p>یہ کلکتی یہ کلکتی عجب اس رخ سی و قار فرمایا شہر سے روئے کو دین قیومین شہار کی عرض اب نہیں کلکتی جو جان دار خیر جو آپ اکیلے دین یا شاہ نامدار</p>	<p>۱۱۵</p> <p>یہ کلکتی یہ شاہ کی جانب بھلا کا پٹا بھوہری دین آئیں کو کھو کو کلکتی شہر سے خون کے قطرے ادھر ادھر سے اس حسین کی شری فری</p>	<p>۱۱۶</p> <p>بھائی کا کیا سفر ہو این آپ مر گیا بھائی کا دم نکل گیا بھائی کی گود میں</p>
<p>۱۱۷</p> <p>کیا یہ بھی جو موت سے او قیلا نام بائیں تو دھین بہت نہیں ملاقت کلام گہرا ہر دم کی آمدور کا بھی نظام کچھ ایسی آجی جو کہ جوہر جو غلام</p>	<p>۱۱۸</p> <p>چاہئے کہ سر پہ کے سلطان جرنیل نہاں جو کہ مر گئے عجب اس نامور بکسین جو حسین کی عکس پر آئی صدا علی کی عکس پر</p>	<p>۱۱۹</p> <p>فرزند تھا مرایہ تھا راعلام تھا جو حال ہو بجا ہو کہ پیارا غلام تھا</p>

<p>۴۴۴ میردادالت کے کھوکھو فیض نہ بھی ای پرت والو دیوڑھی پہ جانا انا لا تے بن گھڑن شکر کے شاہ کار بابا کے جہاں دین عیاں کس بابا</p>	<p>۴۴۵ بابا پوتا پش کر کے چوٹی کراں کھڑا دیر حیدرین کی سبوں کراں پچی بچا پڑن کھائے جو باوقی خوشحال ہی پونے کے لطفال نورمال</p>	<p>۴۴۶ کچھ بھوکا جو کچھ دلست نام دین سوخت باخدا کھائے علم کی بلبلین نہ کر کے سوسے نذر کیا ہی زورہ درون صاحب حسین روستے پانچ پانچ</p>
<p>موت آئی ان کو بیاسوئی تھیر روگی ہو ہو علی کی چوٹی بہو راندہ روگی</p>	<p>فن ہو گیا سکینہ کا مونہ سال لنگی پھینا کے تھے ہاتھ علم سے پر لنگی</p>	<p>جنگل بسا ویشہ والا کو چوڑ کے صاحب کہ سر چلے گئے آقا کو چوڑ کے</p>
<p>۴۴۷ میر حسین شکر کے شاہ کار بابا راؤ دین شکر کے شاہ کار بابا بائرن صفت پیر کی کوئی کراں نیش کھائے گئے پیر کی کوئی کراں</p>	<p>۴۴۸ موجود امن علم سے چھپا ہی بھبھکا علاقہ تھی کہ تھکے ہو ہو کچھ اس غلہ بھبھکے کسے تین تو بائین لکھ نیش کھائے گئے پیر کی کوئی کراں</p>	<p>۴۴۹ صاحب سکینہ کا کتبہ تین لکھ کاٹنے زبان کے کیکے کے پیر کی میں شکر کے شاہ کار بابا تو پانچ پانچ کھائے گئے پیر کی</p>
<p>ہو ہو کاغل ہوا کہ سکینہ چیل پڑی جلے سے بال کھولے دھن کھل کھلی</p>	<p>بابا اکیلے ہو گئے آفت گز لگی ہو ہو یہ پانچ دانے والی نہ مر گئی</p>	<p>الٹا کہ دل ہی کے سنائی نہ چاہیے صاف ہیں آپ مرد خانی نچاہیے</p>
<p>۴۵۰ کے کھائے گئے کھائے گئے کھائے گئے کے کھائے گئے کھائے گئے کھائے گئے کے کھائے گئے کھائے گئے کھائے گئے کے کھائے گئے کھائے گئے کھائے گئے</p>	<p>۴۵۱ الہ سے شکر علی آج پون دنگان آسمان و زمین کی تھاپون چاند پڑی تھی موندیہ کہ تھاپون تھاپون تھی موندیہ کہ تھاپون</p>	<p>۴۵۲ کل شکر آج آج تھاپون بہوہ موند جان بھٹان تھاپون جان علی پون آج تھاپون ان تھاپون تھاپون تھاپون</p>
<p>جیتے تھے اسلام ویاس کیلے زمزم ساہ لاؤ زوجہ عباس کیلے</p>	<p>مکڑے تھے تیغ غم سے دل ہو گئے حکم چاہیہ تھا کہ نہ رہا پار کے</p>	<p>جنگل میں چوٹے نہ تھاپون تھاپون یہ ہیں آپ امام کے بھائی امام کے</p>

<p>۱۳۱</p> <p>والی لمان میرا رشتہ جو کچھ لکھا ہے اس کا لہنے لٹا لیا جگا ہے اب گھر کے کام کیلئے جو غلام لایا ہے سرسختی ہوئی لب و لہجہ میرا ہے</p>	<p>۱۳۲</p> <p>لکھنے غم شب کو بھر کے ہم سو رہیں گے تم کو چاہتی تھیں جیسے شہین ہم سو سو غم و اجنبی سے تو تیار نہ رہیں گے گر جو دوسری تمھاری جانی کا جو گم</p>	<p>۱۳۳</p> <p>کیا اس کی زندگی ہے وارثا یا سہ میری بھی قبر آپ کی تربت کپاس ہو</p>
<p>۱۳۴</p> <p>جو جو غم کے لئے تیری شان و شوکت لکھا ہے خضران کو گلے سے لے کر لکھا ہے بہرے سہیل کے سر پہ پیر کا تھی سبکی آرزو تیرا ہر عہد وہی ملا</p>	<p>۱۳۵</p> <p>سچ ہی غفلت ہے اور شہر کی لال بیچون کی بات کا نہ دوسری کا جو خیال جانی تھی جیسے بلوں کی بو آ رہی تھی مستے تمھارے سوتلے کھولے پہچان</p>	<p>۱۳۶</p> <p>اردی ہل کے نہ دن نہ شبیں اشتیاق کی کیونکہ شبیں کی دشت میں اتین فراق کی</p>
<p>۱۳۷</p> <p>صدقہ سے شہ کے جو غم لکھا ہے صاحب تحفین خبر ہے عکس ادھم ہے</p>	<p>۱۳۸</p> <p>یہ جو خیر خواہ سے منہ موٹے نہیں ساتھی برا بھی ہو تو سے چھڑتے نہیں</p>	<p>۱۳۹</p> <p>میں نے بلایا ہے لکھنے پہلے تو نیکی آج آؤ اور تم کو سلامت کے لئے خدا مردانہ فتنے سے کد اور با وفا پہلے پہلے حسین کی ہر شہنشاہی</p>
<p>۱۴۰</p> <p>دیتی ہوں واسطی میں تہ منقرن کا والی مجھے نباہیے صدہ حسین کا</p>	<p>۱۴۱</p> <p>تڑپوں نہ کس طرح کہ نئی واڑا ہے صدقے کئی فراق کی یہ پہلی آہ ہے</p>	<p>۱۴۲</p> <p>کیا کیا نو از شین ہیں مام غیور کی لے آؤ تم بھی جا کے بلائیں جھوٹ کی</p>

[illegible]

[illegible][illegible]

<p>۴۴ میرزا علی میرزا نیکو یابندہ در تاج سلیمان نجیب سرمه جو خضر سلیمان نجیب از نیرودی سر کدخان نجیب</p>	<p>۴۵ میرزا محمد علی نجیب لیکن سے تاج سلیمان جو خضر سلیمان کا پیلو میرزا علی میرزا نیکو</p>	<p>۴۶ میرزا علی میرزا نیکو لیکن سے تاج سلیمان جو خضر سلیمان کا پیلو میرزا علی میرزا نیکو</p>
<p>۴۷ طفلی سے اسے عشق امام و سر تھا شد اس پر فدا تھے وہ شہ دین پر فدا تھا</p>	<p>۴۸ خلق آہین جو افروزی شاہ نجیب تھے علم امامت کے سوا شہین</p>	<p>۴۹ یہ و نون لہ جان سول دوسرا تھے صدقے کبھی اس پر تھے کبھی اس پر فدا تھے</p>
<p>۵۰ کیا بد کیا نشان تھی میرزا کیا حسن تھا کیا خلق تھا کیا پیر کیا علم تھا کیا عقل تھا کیا فطرت کیا علم تھا کیا عدل تھا کیا شہرت</p>	<p>۵۱ میرزا علی میرزا نیکو لیکن سے تاج سلیمان جو خضر سلیمان کا پیلو میرزا علی میرزا نیکو</p>	<p>۵۲ میرزا علی میرزا نیکو لیکن سے تاج سلیمان جو خضر سلیمان کا پیلو میرزا علی میرزا نیکو</p>
<p>۵۳ جب تک مہ و خورشیدین یہ نور ہو گیا عالم میں علم دار کا مذکور رہے گا</p>	<p>۵۴ جس روز سے آتی تھی یہ لکھنؤ بہتی تھی شب و روز تہائی سپرین</p>	<p>۵۵ ممتاز غلاموین جو گفام ہو میرا زہرہ کی کینز و نین ٹرا نام ہو میرا</p>
<p>۵۶ اس لئے شہ رتھی تھی شہ دادا تو اب طالب غازی سا شہ عقلمند طیارہ میرزا صف جہنگاہ کرد و آمد ماجو جو چوچہ پیلو</p>	<p>۵۷ میرزا علی میرزا نیکو لیکن سے تاج سلیمان جو خضر سلیمان کا پیلو میرزا علی میرزا نیکو</p>	<p>۵۸ میرزا علی میرزا نیکو لیکن سے تاج سلیمان جو خضر سلیمان کا پیلو میرزا علی میرزا نیکو</p>
<p>۵۹ فرزان کو غلامی کا حسین علی کی اور کو کینزی کا شرف نسبت نبی کی</p>	<p>۶۰ مصرف وہ فتنہ سے کئی تھی عجب سے فرزند و نیرہا کے فدا تھی</p>	<p>۶۱ دکھائی جو تصویر سپرین رسالت عباس علی نام رکھا شیر خدائے</p>

<p>۴۴ لو داری فاداد غلامی مرا جابا فعلکین چاہی گامتاری مرا جابا آقا ہو ہمشاہ ہو سرور ہوا کے مالک ہو تمھیں اور تمھیں متا ہوا کے</p>	<p>۴۳ خوش ہو کہ یہ کی خوشی کی ہو عین متا ہو کہ ہون فزین ہو حاضر ہوں کہ وہ جلد ارکے ہو لازم ہوں کہ ہون عین ہو</p>	<p>۴۲ دور است اسد اسد نے دیکھا ہے جنگاہ کی آنکھوں کے تے پھر گئی پیکر سنا خیال آ گیا حالت بدی ہوئی پاداشی بھری مشک کھچو پیکر</p>
<p>۴۵ چھاتی سے لگا کر اسے بونہو ہو یہ قیامت روح ہو اور وقت بازو اس گل سے فاداد کی آتی ہو تتا مر سے یا سے شتاب ہو</p>	<p>۴۴ ماد کوئی فزین کی فزین ہو لباس کے باہر سے پناہ ہو لباس کے باہر سے پناہ ہو اسی عرش کو روزی ہو</p>	<p>۴۳ فرا ہو کہ یہ کی خوشی کی ہو عین متا ہو کہ ہون فزین ہو حاضر ہوں کہ وہ جلد ارکے ہو لازم ہوں کہ ہون عین ہو</p>
<p>۴۶ یہ شیر ہو گادی شیر کرک گا السد سے صاحب تو شیر کرک گا ماتم تراہر قرنیہ خانہ میں رہے گا شہر تری الفت کا زمانہ میں ہرگا</p>	<p>۴۵ تھاوین ادا کرنے کا اسکے سر پر آپ اسکو خدا کیجے زہرا کے سر پر ماتم تراہر قرنیہ خانہ میں رہے گا شہر تری الفت کا زمانہ میں ہرگا</p>	<p>۴۴ جہان کے خیر صلوٰۃ نے پناہ ہو جہان کے خیر صلوٰۃ نے پناہ ہو جہان کے خیر صلوٰۃ نے پناہ ہو جہان کے خیر صلوٰۃ نے پناہ ہو</p>
<p>۴۷ حق الفت زہرا کا ادا کرتی ہو جو عہد کیا اسکو فاکرتی ہوں بیٹا پانی جو ہو ابند دل جان نبی پر اس روز کھلا حل ہو عباس علی پر</p>	<p>۴۶ مین عاشق فرزند رسول و سر ہو سوبا رجز نہ ہوں تو سوبا رجز ہوں پانی جو ہو ابند دل جان نبی پر اس روز کھلا حل ہو عباس علی پر</p>	<p>۴۵ جہان کے خیر صلوٰۃ نے پناہ ہو جہان کے خیر صلوٰۃ نے پناہ ہو جہان کے خیر صلوٰۃ نے پناہ ہو جہان کے خیر صلوٰۃ نے پناہ ہو</p>

[illegible]

<p>۵۲۷</p> <p>جاوید و چون بجا آموختن پند جو آیت فرمایا خداوندین کے پیکار کند ہے پیکار عالم اسلام تغای حرم آریکے پیکار</p>	<p>۵۲۸</p> <p>شب بخشنے پیکار کی آیتین خیر وید و لا در حال توین کیا رون فقر بین عاشق عیاش علی خضر پیکار سیا بوی و درو کے بجائی سے جنگ پیکار</p>	<p>۵۲۹</p> <p>چال نا جب پیکار حسنہ سار کج بکے کجا جلد پیکار سبب صفت مزا جو سوست نرسد العکس پیکار ان غازی و درو کے روبرو کیا پیکار</p>
<p>شہوین محمود شہنشاہ زمن ہون پرودہم تو بخشو کہ ابھی تشہ و ہون</p>	<p>کتے تھے تشفی ابھی میری نہیں ہون پھر بھجائی سے لگی او کہ سیری نہیں ہون</p>	<p>کر قتل کیا از دے فرزند نبی ہ کو جیتا ہی پیکار لیکے حسین ابن علی ہ کو</p>
<p>۵۳۰</p> <p>لیکھ لکھتے غم سے بادیرہ فوج بانی جو سوار تو پکارتے شہید بار ای وقت دل است جان دیو قار جہانی کے کھیلے پیکار</p>	<p>۵۳۱</p> <p>جب آخری کھیلنا ہو عکس گرتے ہیں کجا پیکار سے ابرار جس وقت سنجلتے ہیں تو کرتے ہیں گفتار با جا پیکار قابو نہیں لے پیکار</p>	<p>۵۳۲</p> <p>نیتے جی عکس تہو اشک و غم ہر صفتین نشان فوج پیکار تھا تو پیکار نیتے جی عکس پیکار نیتے جی عکس</p>
<p>قسمت بھین با تھوئے مکر کھوئی بجائی تم جاتے نہیں روح جدا ہوتی ہ بجائی</p>	<p>رفت کا ہویہ جوش کہ تھرتے ہیں عیاش ہر مرتبہ قدموں سے پھرتے ہیں عیاش</p>	<p>دریا عجب مکر کہ آرائی ہوئی تھی و حالوں کی گھٹا چار طرف چھائی تھی</p>
<p>۵۳۳</p> <p>تو فتح خدا کو نہیں پیکار بان لشکر تو تھے پیکار متراب قدم فرق آواز ہون و صند بجطور نظر آتے ہیں اس کے پیکار</p>	<p>۵۳۴</p> <p>جلائی ہو دیو پیکار ان شتر دان عیاش چھاپنے کے علی آدین قار نیش لگائی میں جھین جی جی پیکار بانی پیکار سے سوار پیکار</p>	<p>۵۳۵</p> <p>تو فتح خدا کو نہیں پیکار بان لشکر تو تھے پیکار متراب قدم فرق آواز ہون و صند بجطور نظر آتے ہیں اس کے پیکار</p>
<p>حیدر کی طرح ہاتھ میں شمشیر دوم ہ ہر سپاہ تو مشکیزہ کا ندے پہ کھڑی</p>	<p>جو ہر مری قسمت میں مصیبت ہ ہونگی با با کور و لاؤ نہ میں پیاسی ہ ہونگی</p>	<p>تو فتح خدا کو نہیں پیکار بان لشکر تو تھے پیکار متراب قدم فرق آواز ہون و صند بجطور نظر آتے ہیں اس کے پیکار</p>

<p>۴۳</p> <p>اں دست ز در پویش تو از کسکے خست اعلیٰ کنین سے ہے باغچہ گلچیں وے کوئی شکر کوئی ز زینبجہ اویس ہزار لکھن جھپٹے</p>	<p>۴۴</p> <p>ازدلی کماؤنٹین عجب کھلکا تھا پویش تویشی را بطور توشنیں کڑا سیسی کمر تازہ آج کھنکھن از نو فزادے لکھن کھنکھن</p>	<p>۴۵</p> <p>نصرت میں تھکا کہ باغچہ گلچیں نقل کن زمین تویشی عجب کھنکھن جب کھنکھن تویشی عجب کھنکھن کھنکھن کھنکھن کھنکھن</p>
<p>کوسون ہی دفر پہ شام ہوا تھا اک پیاسے کی خاطر یہ سراجام ہوا تھا</p>	<p>دل سہم گیا سینہ میں ہر سہن جان کا حریر نہ مٹی سرے کی چلہ خالکان کا</p>	<p>وہ قابض و جسد اہل جہنم تھی عباس کی شہر کے قبضہ میں قضا تھی</p>
<p>۴۶</p> <p>عجب جان تھا وہ سر و پا کھنکھن کھنکھن کھنکھن کھنکھن کھنکھن کھنکھن کھنکھن کھنکھن کھنکھن</p>	<p>۴۷</p> <p>خود تھا کہ ہاں سے شہنشاہ عباس لا اور ہوا نام خیر ہو تو آری مری صسام خیر نیز جو مرا موت کا پناہ خیر</p>	<p>۴۸</p> <p>کھنکھن کھنکھن کھنکھن کھنکھن کھنکھن کھنکھن کھنکھن کھنکھن کھنکھن کھنکھن کھنکھن کھنکھن</p>
<p>نود حسن نے منہ آنکے قدموں سے ملا تھا ہر عضو بدن نوکے سا پنے میں ٹھکا تھا</p>	<p>لخت جگر صاحب شمشیر دوسر ہون ہشدار کہ میں شیر الہی کا پسر ہون</p>	<p>تھی خشتان بان پیاس کی گرجی دہن میں آئی جو ہوا سرد تو جان آگئی تن میں</p>
<p>۴۹</p> <p>مٹی تانیدہ وہ پشانی افور ہوا وہ وہ مقیم جی جی کھنکھن تھی شہنشاہ سر سے تانے کی ہر اور جو کورے کورے کھنکھن</p>	<p>۵۰</p> <p>ہر دین کے بی تیج ببار کھنکھن کھنکھن کھنکھن کھنکھن کھنکھن کھنکھن کھنکھن کھنکھن کھنکھن کھنکھن</p>	<p>۵۱</p> <p>کھنکھن کھنکھن کھنکھن کھنکھن کھنکھن کھنکھن کھنکھن کھنکھن کھنکھن کھنکھن کھنکھن کھنکھن</p>
<p>چچن جو سر کرم عبادت وہ جان تھا سجد کا نشان صاف تار سا تھا</p>	<p>بہر پڑی نازل ہوا قمر سپہ خدا کا تھی تہن کی ضربت کہ طمانچہ تھا قضا کا</p>	<p>اسوار جو پیاس بھالے ہوئے نکلا سہ پانی سے گھوڑا ہی اٹھائے ہوئے نکلا</p>

<p>۴۴۴ دل سے کیا کہی ہوئے گئے ہیں سے کیا کہی ہوئے گئے ہیں سے کیا کہی ہوئے گئے ہیں سے کیا کہی ہوئے گئے ہیں</p>	<p>۴۴۵ دل سے کیا کہی ہوئے گئے ہیں سے کیا کہی ہوئے گئے ہیں سے کیا کہی ہوئے گئے ہیں سے کیا کہی ہوئے گئے ہیں</p>	<p>۴۴۶ دل سے کیا کہی ہوئے گئے ہیں سے کیا کہی ہوئے گئے ہیں سے کیا کہی ہوئے گئے ہیں سے کیا کہی ہوئے گئے ہیں</p>
<p>سب صوٹ غزال بدن چنگیا اٹکا چار آئینہ تیر وں زہ بن گیا اٹکا</p>	<p>مایا خیمہ کیا بچکے اگر فوج ستم سے چار آنکھیں نہ ہوں گی فرس شاہ ستم سے</p>	<p>دل سینہ میں بیتا ہے پیا جو کے الے شکیزہ سبھا لون کہ اڑوں فوج ستم سے</p>
<p>۴۴۷ دل سے کیا کہی ہوئے گئے ہیں سے کیا کہی ہوئے گئے ہیں سے کیا کہی ہوئے گئے ہیں سے کیا کہی ہوئے گئے ہیں</p>	<p>۴۴۸ دل سے کیا کہی ہوئے گئے ہیں سے کیا کہی ہوئے گئے ہیں سے کیا کہی ہوئے گئے ہیں سے کیا کہی ہوئے گئے ہیں</p>	<p>۴۴۹ دل سے کیا کہی ہوئے گئے ہیں سے کیا کہی ہوئے گئے ہیں سے کیا کہی ہوئے گئے ہیں سے کیا کہی ہوئے گئے ہیں</p>
<p>ہر کلمہ میں لشکر کو بد گایت تھے عباس پائیک لیے جان لڑاوت تھے عباس</p>	<p>جون شیر اور مرد اور مرد تھے عباس ملوایں ہی پڑتی تھیں جرجا تھے عباس</p>	<p>بے پانی ہے ضعف سوا ہو گیا آقا طاقت ہی تھوگی تو کیا ہو گیا آقا</p>
<p>۴۵۰ دل سے کیا کہی ہوئے گئے ہیں سے کیا کہی ہوئے گئے ہیں سے کیا کہی ہوئے گئے ہیں سے کیا کہی ہوئے گئے ہیں</p>	<p>۴۵۱ دل سے کیا کہی ہوئے گئے ہیں سے کیا کہی ہوئے گئے ہیں سے کیا کہی ہوئے گئے ہیں سے کیا کہی ہوئے گئے ہیں</p>	<p>۴۵۲ دل سے کیا کہی ہوئے گئے ہیں سے کیا کہی ہوئے گئے ہیں سے کیا کہی ہوئے گئے ہیں سے کیا کہی ہوئے گئے ہیں</p>
<p>بھائی کو بدو کے لیے چکا ہیں شیر لاشہ علی اکبر کا لیے آئے ہیں شیر</p>	<p>تو اور تو اسکی صفت عدلی طرف تھی اور آنکھ خیا مشہد الا کی طرف تھی</p>	<p>تو پی لے اگر شدت تشنہ دہنی ہے اب ہم میں یہاں نہ ہو اور غزنی ہے</p>

<p>سب کی جان و قوم سے نکل کر وہ دین و دنیا کے لئے جانی و جسم و جان کو کسی کیلئے قربان کیا</p>	<p>ہم سب کی جان و قوم سے نکل کر وہ دین و دنیا کے لئے جانی و جسم و جان کو کسی کیلئے قربان کیا</p>
<p>اسی ہے مرد کرنے کو آتا نہیں کوئی جو ہر مرد باکو پچا آ نہیں کوئی</p>	<p>ہم سب کی جان و قوم سے نکل کر وہ دین و دنیا کے لئے جانی و جسم و جان کو کسی کیلئے قربان کیا</p>
<p>مرد کو طوف است نظری کہ یہ کیا تھا نلو اسے یان و سر باز و جی ہوا تھا</p>	<p>ہم سب کی جان و قوم سے نکل کر وہ دین و دنیا کے لئے جانی و جسم و جان کو کسی کیلئے قربان کیا</p>
<p>فیاض و دعا لم ہن امین غم باہن شب کلید لسان ہن کہ ہتھہ کشا ہن</p>	<p>ہم سب کی جان و قوم سے نکل کر وہ دین و دنیا کے لئے جانی و جسم و جان کو کسی کیلئے قربان کیا</p>
<p>منہ پافن پیرل سکند ہستہ عباس شہ رو کے کپڑا تے تے تے عباس</p>	<p>ہم سب کی جان و قوم سے نکل کر وہ دین و دنیا کے لئے جانی و جسم و جان کو کسی کیلئے قربان کیا</p>

تکلیف محنتی لکھی تھی جس سے
کچھ بچہ نہیں بچتا ہے جس سے
میرزا کا جو کلمہ ہے اس سے
کہ باقی تو کئی کئی ہیں
اس لیے کہ یہ سب کچھ
آج کی دنیا میں
میرزا کا جو کلمہ ہے اس سے
نہ ان کا جو کلمہ ہے اس سے
تو میں ان کا جو کلمہ ہے اس سے
وہ تو میرزا کا جو کلمہ ہے اس سے
وہ وقت جو میرزا کا جو کلمہ ہے اس سے
میرزا کا جو کلمہ ہے اس سے

بہت دور دور کی اور کلمہ تھا
طبیعت مگر اس سے کیا ہوگی
کہ اب میرزا کا جو کلمہ ہے اس سے
کہ یہ سب کچھ
میرزا کا جو کلمہ ہے اس سے
کہ یہ سب کچھ
میرزا کا جو کلمہ ہے اس سے
کہ یہ سب کچھ
میرزا کا جو کلمہ ہے اس سے
کہ یہ سب کچھ
میرزا کا جو کلمہ ہے اس سے

میرزا کا جو کلمہ ہے اس سے
کہ یہ سب کچھ
میرزا کا جو کلمہ ہے اس سے
کہ یہ سب کچھ
میرزا کا جو کلمہ ہے اس سے
کہ یہ سب کچھ
میرزا کا جو کلمہ ہے اس سے
کہ یہ سب کچھ
میرزا کا جو کلمہ ہے اس سے
کہ یہ سب کچھ
میرزا کا جو کلمہ ہے اس سے

<p>۴۱ میں علی قلیہ ارباب غائب قد شیدہ سرگرم و لطف و عطف ثابت قدم جاوید شکر خائب میں شکر خائب غفلت شکر خائب</p>	<p>۴۲ کیا حسن ہو کیا خوب کیا خوش کیا زور ہو کیا دیر کیا شوکت شان منا عیسیٰ کے لئے لکھ لکھ شان میں غرضوں کو بی بی لطافت شان</p>	<p>۴۳ میں لکھ لکھ شان کے لئے خوش زور ہو کیا دیر کیا شوکت شان میں غرضوں کو بی بی لطافت شان میں غرضوں کو بی بی لطافت شان</p>
<p>کس شوق سے صدقہ ہوا فریبی قرآن علم احسین بن علی کے</p>	<p>میں ہوں کیا تقریر و انکس مکاتین فکر قد و قامت سے قیامت ہماتین</p>	<p>حسن ایسا کہ خورشید کا منہ درد ہو لطف کا بھی بازا دیران ہر ہو</p>
<p>۴۴ میں غرضوں کو بی بی لطافت شان میں غرضوں کو بی بی لطافت شان میں غرضوں کو بی بی لطافت شان میں غرضوں کو بی بی لطافت شان</p>	<p>۴۵ میں غرضوں کو بی بی لطافت شان میں غرضوں کو بی بی لطافت شان میں غرضوں کو بی بی لطافت شان میں غرضوں کو بی بی لطافت شان</p>	<p>۴۶ میں غرضوں کو بی بی لطافت شان میں غرضوں کو بی بی لطافت شان میں غرضوں کو بی بی لطافت شان میں غرضوں کو بی بی لطافت شان</p>
<p>تھے پاس سب خشک و ریا نہ تھا وہ کہ گویا دنیا میں جو کہ حق وفا تھا</p>	<p>اعجاز و کرامت سے کہہ تو بجا ہے بیرہن اور شعل علی عقدہ کشا ہے</p>	<p>یاد ہو تو ایسا ہو جو صفہ ہو تو ایسا عاشق ہو تو ایسا ہو برادر ہو تو ایسا</p>
<p>۴۷ میں غرضوں کو بی بی لطافت شان میں غرضوں کو بی بی لطافت شان میں غرضوں کو بی بی لطافت شان میں غرضوں کو بی بی لطافت شان</p>	<p>۴۸ میں غرضوں کو بی بی لطافت شان میں غرضوں کو بی بی لطافت شان میں غرضوں کو بی بی لطافت شان میں غرضوں کو بی بی لطافت شان</p>	<p>۴۹ میں غرضوں کو بی بی لطافت شان میں غرضوں کو بی بی لطافت شان میں غرضوں کو بی بی لطافت شان میں غرضوں کو بی بی لطافت شان</p>
<p>پیدا ہو شجاعت رخ کلفام سے میں غرضوں کو بی بی لطافت شان</p>	<p>یاسم مقدس تو سعید ازلی ہے اعلیٰ ہو نہ کیونکر کہ شریک کا علی ہے</p>	<p>فرمانے تھے جان تن شہر ہو عباس قوت ہو مرزا و مرزا شہر ہو عباس</p>

<p>۴۱۱ اولیٰ سے شہنشاہ تھے تخت نشین کے تخت نشین تھے تخت نشین کے تخت نشین تھے تخت نشین</p>	<p>۴۱۲ اس گھر کا ادب و نیش جو کبار تھے یہ بارگشاہ کبار تھے یہ بارگشاہ</p>	<p>۴۱۳ میدان شہادت میں جو وان گھاٹ پر ہوا وان گھاٹ پر ہوا</p>
<p>۴۱۴ لکھتے تھے نشان ہو یہ احمد کے یہ میر سے مرقع میں ہو تصویر علی کی</p>	<p>۴۱۵ یہ احمد خٹار کے پیادوں کا مکان یہ عرش علی کے ساروں کا مکان</p>	<p>۴۱۶ عباس کو بانی کے نہ ملنے کا بجائی کی بھی تھی فکر سیکھنے کا</p>
<p>۴۱۷ گردن میں تھامی تھے تخت نشین گردن میں تھامی تھے تخت نشین</p>	<p>۴۱۸ اب اس نے جو پوری تھی اب اس نے جو پوری تھی</p>	<p>۴۱۹ بہرام کسی کو نہ وہاں لاؤ گامین کچھ کہنا ہو تھا تیرے پاس گامین</p>
<p>۴۲۰ پر وہاں جمع تھے شاہ شہساز بیل کی طرح سے گل زہرا ہر فدا تھے</p>	<p>۴۲۱ مکھڑے تھے یہ غیظ تھا عباس علی کو حضرت کے قریب سے دیتے تھے کسی کو</p>	<p>۴۲۲ مکھڑے تھے یہ غیظ تھا عباس علی کو حضرت کے قریب سے دیتے تھے کسی کو</p>
<p>۴۲۳ راؤن کو بھی لائے تھے تخت نشین راؤن کو بھی لائے تھے تخت نشین</p>	<p>۴۲۴ کھینچے تھے تخت نشین کھینچے تھے تخت نشین</p>	<p>۴۲۵ منہ چلی پائیں گے وہاں سے منہ چلی پائیں گے وہاں سے</p>
<p>۴۲۶ عاشق تھے زبس دوش محمد کے اس پر دین پہرے تھے تصدق شہر کے</p>	<p>۴۲۷ آقا مراد جیسا کہ دوش نبوی ہو کیونکہ نہ جوں میں تھے پلے کی خوشی ہو</p>	<p>۴۲۸ پر بجائی کی تنہائی سے بھرتے تھے سایہ کی طرح بھی چلے جاتے تھے</p>

<p>۴۱۵ اگر کبریا کی تہ نشانی نہ ہو کیوں نہ ہو کہ کیوں نہ ہو تیرے سوا تو کوئی اور نہیں ہے تیرے سوا تو کوئی اور نہیں ہے</p>	<p>۴۱۶ تیرے پیش منہ سے شاہ تیرے پیش منہ سے شاہ تیرے پیش منہ سے شاہ تیرے پیش منہ سے شاہ</p>	<p>۴۱۷ لیکن یہ نہ ہو گا کہ تیرے اسد کی سرور و عداوت کی اسد کی سرور و عداوت کی اسد کی سرور و عداوت کی</p>
<p>۴۱۸ ہم ساتھ نہ کیوں کر ہوں کہ حضرت کے خلاف باطل کی طرف وہ ہر تو ہم حقیقی طرف ہیں</p>	<p>۴۱۹ رو لین پیرین ہر و نہ انصار جری اورینہ پیر و یاس علی نے</p>	<p>۴۲۰ تھاشہ کا یہ مطلب کہ نہ بھالی سے جدا ہو اور ان کو تمنا تھی کہ آقا یہ خدا ہوں</p>
<p>۴۲۱ سب سے پہلے تیرے کی عرض عداوت سے تیرے کی عرض عداوت سے تیرے</p>	<p>۴۲۲ ادا ادا ادا ادا ادا ادا ادا ادا ادا ادا ادا ادا ادا ادا</p>	<p>۴۲۳ تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>۴۲۴ سطر جلوبین یہ ہوا خواہ ہو حضرت کا غلام آپ کے ہمراہ ہوئے</p>	<p>۴۲۵ بیجان ہوا دیو لہا بھی جو میدان میں اک شہر تھا کبریا کے زلزلے کا حرم میں</p>	<p>۴۲۶ قاسم کی طرح دل تھا ابھی سینک اب نہ سے بجز شک خدا کو نہ کہیں گے</p>
<p>۴۲۷ الفت عداوت کی رو سے ادا دنیا کی تیرا تیری تیری تیری</p>	<p>۴۲۸ اور دنیا تھا تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۴۲۹ تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>۴۳۰ جیسے مر اطل کے تیرے تیرے انوار میں جیسے تیرے تیرے</p>	<p>۴۳۱ سب تو جگہ کی جانب کو ترس مولا ایسی جگہ خادم کے بھی جو ہر مرے مولا</p>	<p>۴۳۲ منگو اور تیرے تیرے تیرے یہ نعل ہو کہ ملتی ہو زمین کربلا کی</p>

<p>۴۲۴ دو جہانجی اور ایک تہیجا بوجہ اس طرح گزرتے ہیں بیٹے کیا درد و جو اس وقت کہ تباہی تیرے اس بچہ کی صدایان چائی تھی</p>	<p>۴۲۵ اک اور کی جو کہتی ہے در خطبات فریاد ہو میں بیاسی بھلاہو دوسری شک کہ کو حقیقت پہنچی شکیں کی شکیں ہو وہ نادان</p>	<p>۴۲۶ روئے میں لہی بادوم سر و بھرا ہے تو سن تو کہ فریاد میں کیا درد و بھرا ہے</p>
<p>۴۲۷ آفاق میں یہ جاہ و شمع کے لیے ہو لائق یہ علم کے ہو علم اس کے لیے ہو</p>	<p>۴۲۸ عجاس پہ کر کوہ تم آج گرے گا بے مشک بھر نہر سے خالی پھر رگا</p>	<p>۴۲۹ دینا سے وہ مظلوم سفر گر گئی ہوگی روئے کا یہ فعل ہو تو وہی مری ہوگی</p>
<p>۴۳۰ اجلال محمد رخ زریا سے عیان ہے سب شان بزرگوں کی سر آسمان ہے</p>	<p>۴۳۱ جب تیغ کھنچی تھلکہ لشکر میں ٹرے گا کس کا یہ کلیہ ہے کہ جو اس تیرے رگا</p>	<p>۴۳۲ تو رہ عجب اس صفا و روشن غرض یہ نظر آیا پر رخ تو دامن بیدان بلا غیور ادا دی اس میں بیت بھی ایسی تھی کہ تھلے دھون</p>
<p>۴۳۳ شوق اکی قد بوی کا ہر چہ رخ بر سن کو کیا دیکھتا ہو رشک جگ جگ تیرے</p>	<p>۴۳۴ اللہ نے بخشا تھا عجب لب نظر کو تھا آنکھ ملانے کا نہ مقدور بشر کو</p>	<p>۴۳۵ بیوہ نہیں خیمہ میں یہ روینکا غل ہے مشتوق سے عاشق کے جہاں ہو کیا غل ہے</p>

<p>۴۴۰</p> <p>کیا دوش باریک چوای شاہ خست کی ہو از اس کے پیر کی نہیں خیل چو خورشید رخ ماہ اند کا لفظ اس عیان ہوا دہ</p>	<p>۴۴۱</p> <p>تجربہ سے بولامو سدا خیر عباش کے تو عیب تھا جو فکر نزدیک جو احوال میں منہ کیجے کیر اس ناز کی طرح صلیح تو ہر جانب</p>	<p>۴۴۲</p> <p>تجربہ سے بولامو سدا خیر عباش کے تو عیب تھا جو فکر نزدیک جو احوال میں منہ کیجے کیر اس ناز کی طرح صلیح تو ہر جانب</p>
<p>دیکھو تو حشم بازوی شاہ شہدا کا سایہ سر زور پہ ہر دست خدا کا</p>	<p>تکوا چلی کر تو خدا جانے کیا ہو کچھ فکر کر ایسی کہ یہ بھائی سے جدا ہو</p>	<p>ابرو پہ تو بل گیا شمشیر کی صورت دیکھا طرف ہم عین شہر کی صورت</p>
<p>۴۴۳</p> <p>کیا با مقبولین نہ ہو تو شاہ کراہی میں زہ کی کہ میں کچھ کہو کراہی میں زہ کی کہ میں کچھ کہو کراہی میں زہ کی کہ میں کچھ کہو</p>	<p>۴۴۴</p> <p>خاک ہر جو وفاداری عیاں عدا ہیات نہ بایگانہ بایگانہ دہدا</p>	<p>۴۴۵</p> <p>خاک ہر جو وفاداری عیاں عدا ہیات نہ بایگانہ بایگانہ دہدا</p>
<p>قبضہ میں قضا جے کمان و شبہ ایسی شمشیر کا دم بند ہو جس سے سپر ایسی</p>	<p>خون اس کا پسینہ پہ شہرین کے گرسکا ہو جائے گا لکڑے پہ نہ بھائی سپر رگا</p>	<p>غصہ کی باتیں نہ طرائی کے سخن میں سن لیجئے حضرت کی بھلائی کے سخن میں</p>
<p>۴۴۶</p> <p>نیز وہ کہ جا آئینہ فدا کا تو ہے مجاہد شہر کمان میں جو یہ جہاں ہے نیز وہ کہ جا آئینہ فدا کا تو ہے مجاہد شہر کمان میں جو یہ جہاں ہے</p>	<p>۴۴۷</p> <p>بہن بان فاختہ خلیع صفہ دیا کا نہ لالچ ہوا خلیع صفہ بہن بان فاختہ خلیع صفہ دیا کا نہ لالچ ہوا خلیع صفہ</p>	<p>۴۴۸</p> <p>نیز وہ کہ جا آئینہ فدا کا تو ہے مجاہد شہر کمان میں جو یہ جہاں ہے نیز وہ کہ جا آئینہ فدا کا تو ہے مجاہد شہر کمان میں جو یہ جہاں ہے</p>
<p>گھوڑا وہ کہ کھلی تلی تڑپ کر دھوئی ہو یہ گرم روی ہو کہ ہوا سر دھوئی ہو</p>	<p>سادت میں نور نظر شاہ بخت ہیں یہ جسکے طرف ہیں اس کی طرف ہیں</p>	<p>مشتاق ملاقات کی سب سے بڑھیں وہاں ہاں تھو نہیں نہ زین و ہار ہیں</p>

<p>۱۰۰ کونسا ہو چکا کا تری فوج کی مثال کون باک جو ہو کر کی تو کردن بیاں اکھانن قالب بونن دن دن کا کال آقا سے عدالتی بس مرن بج کمال</p>	<p>۱۰۱ اور دل جو سکھائے سکھائی کی سیج پوشیدگی کے بعد سکھائی کی سیج زینت کی کی رو چھوٹے کی سیج ریپ کی رو چھوٹے کی سیج</p>	<p>۱۰۲ سلاوی جو مان لاکھ جو تو جوتیر مان آکے خاطر جو طاری لاکھ نظارہ اور ششینیو غلطیست وزیر</p>
<p>مرکز بھی نہ دین بن میر جان رہے گی بھائی یہ مری روح بھی قربان ہے گی</p>	<p>اسی سبند جا عا بڑیا رچے گا حضرت کا پسر گھوٹے پاسوا رچے گا</p>	<p>جاگیر بھی ہاتھ آئے گی اہت بھی ملے گی دولت بھی مرینے کی حکومت بھی ملے گی</p>
<p>۱۰۳ روشن ہو زار منجھے شمع است بیسر بون اور پونین خارا خلعت ہو باد شمع شمع شمع شمع شمع میت جگہ شمع شمع شمع شمع شمع</p>	<p>۱۰۴ میلش نہ صبر ہوئی کی فوج مسکو ہو گیا کی فوج شراق قدم کان گیا کا شمع شمع قربان زبان بندر افراط لب پیر</p>	<p>۱۰۵ کیناں کی ٹھلے پناہ کی سیج انسویں کرے ایسا جو ان کی سیج مان اپنی کی ہو جو کھا اچھی میا حاکم بھین لکھ کے بھین لکھ</p>
<p>تخت پر یہ منصب جاگیر نہیں ہے پھر خاک ہو دنیا میں جو شمع نہیں ہے</p>	<p>میں عاشق پیسیر ہون میں لال فابون سمرق سے جدا ہو یہ نہ بھائی سجد ہون</p>	<p>از ہمارا زمین بعض حسد اور کسی سے ہم کو تو عداوت ہو سیدیں لال چالی سے</p>
<p>۱۰۶ حکمت کر کیا خیر ہو افغانی بان طوفان و سچ اور اس شمع فتنہ میں کوثر کے ہمارے یہ تو سچ نصیب غلامی شمع و طلعہ جو جاگیر</p>	<p>۱۰۷ اس قدر سنا دی کہ ان کا جو کھان ہو شمع شمع شمع شمع شمع چون صورت غلط و قمر حال سے شمع کس حکم میں کیونکہ کہ لکھ لکھ لکھ</p>	<p>۱۰۸ شمع شمع شمع شمع شمع شمع حق ان کا کھلا ہو اور شمع شمع شمع شمع شمع شمع شمع شمع شمع شمع شمع شمع شمع شمع</p>
<p>پھر شمع غلامی کی ہم چاہ نہیں ہے وان دولت نیا ہو تو یان دولت میں ہے</p>	<p>واقع نہیں کہ راستہ سے اولاد علی ظالم مرے منہ پر یہ سچ ہے ادنی کے</p>	<p>احکام سے نہ چیدر سے نہ نہ لکھ لکھ پیا سا پسر فاطمہ کو فوج کرین کے</p>

<p>۵۵۵</p> <p>بجائے ہر جوت ہو نشان میراث چو کیسا ہو و اسکا جانی آئیں شریکین میراث میراث چو کیسا ہو و اسکا جانی</p>	<p>۵۵۶</p> <p>وان میراث دینا ہوتا ہے بائیں میراث چو کیسا ہو میراث چو کیسا ہو و اسکا جانی</p>	<p>۵۵۷</p> <p>بجائے ہر جوت ہو نشان میراث چو کیسا ہو و اسکا جانی آئیں شریکین میراث میراث چو کیسا ہو و اسکا جانی</p>
<p>دریا کی طرف تیغ پڑا کر جو جھکنا جون سیل ہزاروں کے نہ دیکھتے</p>	<p>اس فرج میں فرزند میراث آیا عجاس میراث عدا ہمارے طرف آیا</p>	<p>اس صدمہ سے تھا سا کھیرا شوق میں پیاس بھی بھولی ہوا میراث کا فتنہ</p>
<p>۵۵۸</p> <p>نہادہ عالم تو باد چلے بیٹا مارا سو اس کا گھوڑے کے نہادہ عالم تو باد چلے</p>	<p>۵۵۹</p> <p>کاتب میراث چو کیسا ہو کاتب میراث چو کیسا ہو کاتب میراث چو کیسا ہو</p>	<p>۵۶۰</p> <p>کاتب میراث چو کیسا ہو کاتب میراث چو کیسا ہو کاتب میراث چو کیسا ہو</p>
<p>آقا کا نہ دون ساتھ میں ایسا نہ ہو میراث کی ہر لونڈی میں غلام شہر میں</p>	<p>بھائی سے کنارا کبھی میراث نہ کرے گا عجاس علی مجھ سے میراث نہ کرے گا</p>	<p>قوت شدہ الالی میں نہ تو نقطہ ہے عجاس میراث میراث میراث میراث</p>
<p>۵۶۱</p> <p>میراث چو کیسا ہو میراث چو کیسا ہو میراث چو کیسا ہو</p>	<p>۵۶۲</p> <p>میراث چو کیسا ہو میراث چو کیسا ہو میراث چو کیسا ہو</p>	<p>۵۶۳</p> <p>میراث چو کیسا ہو میراث چو کیسا ہو میراث چو کیسا ہو</p>
<p>سوجان گرامی شہید کے صدقے عجاس علی خیر شہید کے صدقے</p>	<p>ہو دیر سے اک شور بیاں شہید میں وارث مرا کیا قید ہوا شہید میں</p>	<p>قدیر ہون میں کا جو شہر کا غائب ہے میری بھی سادہ شہید کا غائب ہے</p>

<p>۴۴۴ بھائی کو وہ بیکار اور بیکار کی حالت میں پیشکش کی جس میں بھائی نے اس کو بیکار میں سے اس کی حالت کو دیکھا اور اس کی حالت کو دیکھا</p>	<p>۴۴۵ بھائی کو وہ بیکار اور بیکار کی حالت میں پیشکش کی جس میں بھائی نے اس کو بیکار میں سے اس کی حالت کو دیکھا اور اس کی حالت کو دیکھا</p>	<p>۴۴۶ بھائی کو وہ بیکار اور بیکار کی حالت میں پیشکش کی جس میں بھائی نے اس کو بیکار میں سے اس کی حالت کو دیکھا اور اس کی حالت کو دیکھا</p>
<p>لیکن فلک طرے کرتے نہیں دیکھا بھائی کو کبھی بھائی سے پرتے نہیں دیکھا</p>	<p>تھے یا نیکو دیکھا کے کنا کے عیاس دیکھ آؤ تو لڑنے میں کنا لگے عیاس</p>	<p>عیاس کی ہر خبر عیاس کی ہوتی ہی بیکہ کو بھلا ہاتھ سے لیون کوئی ہوتی ہی</p>
<p>۴۴۷ اس کو بھائی نے اس کی حالت کو دیکھا اس کی حالت کو دیکھا اور اس کی حالت کو دیکھا</p>	<p>۴۴۸ اس کو بھائی نے اس کی حالت کو دیکھا اس کی حالت کو دیکھا اور اس کی حالت کو دیکھا</p>	<p>۴۴۹ اس کو بھائی نے اس کی حالت کو دیکھا اس کی حالت کو دیکھا اور اس کی حالت کو دیکھا</p>
<p>یاد نہ سنوین کہ حرام لگے عیاس یہ عمل ہو کہ بھائی قد ہو گئے عیاس</p>	<p>وہ تفرقہ انداز ہو مرد و خدا ہے شہید کے دشمن سے علاقہ تمہیں کیا ہے</p>	<p>بابا تو مے ہوئے سرور یہ تصدق ہو جاؤ دکان میں بی علی صخرہ تصدق</p>
<p>۴۵۰ بھائی کو وہ بیکار اور بیکار کی حالت میں پیشکش کی جس میں بھائی نے اس کو بیکار میں سے اس کی حالت کو دیکھا اور اس کی حالت کو دیکھا</p>	<p>۴۵۱ بھائی کو وہ بیکار اور بیکار کی حالت میں پیشکش کی جس میں بھائی نے اس کو بیکار میں سے اس کی حالت کو دیکھا اور اس کی حالت کو دیکھا</p>	<p>۴۵۲ بھائی کو وہ بیکار اور بیکار کی حالت میں پیشکش کی جس میں بھائی نے اس کو بیکار میں سے اس کی حالت کو دیکھا اور اس کی حالت کو دیکھا</p>
<p>کھجاس کے عاشق تھا شہرہ فرد سر کا شہرہ ہو جہان میں مے الی کی فاکا</p>	<p>تم صاحب شہرہ ہو فرد علی ہو وہ کام کر فاطمہ کی سین خوش ہو</p>	<p>ہم اہل مروت ہیں وفا ختم ہو ہم پر سر کا لگے رکھتے ہیں آج کے قدم پر</p>

<p>عم کے ہونے سے اس کا حال بدلتا ہے کتنی ہی باتیں ہیں جن سے غلام کی حالت نہایت کمزور ہوتی ہے اور اس کی حالت مستحضر ہے کہ اس کی حالت بدلتی ہے</p>	<p>عم غیر غلام نہ ہو جائے اس کا حال کتنی ہی باتیں ہیں جن سے غلام کی حالت نہایت کمزور ہوتی ہے اور اس کی حالت مستحضر ہے کہ اس کی حالت بدلتی ہے</p>	<p>عم کے ہونے سے اس کا حال بدلتا ہے کتنی ہی باتیں ہیں جن سے غلام کی حالت نہایت کمزور ہوتی ہے اور اس کی حالت مستحضر ہے کہ اس کی حالت بدلتی ہے</p>
<p>کھڑے ہو کر لیون غصہ سے تھکتے ہوئے ہیں کے تھکے ہیں جب غلامین تم کو دیکھتے ہوئے ہیں</p>	<p>کے کما لو دیکھو دغا ہو کہ وفا ہو بھائی کو علم دار نے چھوڑا تو یہ کیا ہو</p>	<p>اب شکے و صر کے کو غلام نے ہر عین جو حق ہو غلامی کا ادا کرتے ہیں عباس</p>
<p>عم فقت کوئی کر لے گا جو باہر آئے گا یہ کمزور ہیں اس کا حال بدلتا ہے بہت غصہ سے اس کا حال بدلتا ہے</p>	<p>عم کے ہونے سے اس کا حال بدلتا ہے کتنی ہی باتیں ہیں جن سے غلام کی حالت نہایت کمزور ہوتی ہے اور اس کی حالت مستحضر ہے کہ اس کی حالت بدلتی ہے</p>	<p>عم کے ہونے سے اس کا حال بدلتا ہے کتنی ہی باتیں ہیں جن سے غلام کی حالت نہایت کمزور ہوتی ہے اور اس کی حالت مستحضر ہے کہ اس کی حالت بدلتی ہے</p>
<p>عباس کا تہ نہ دیکھتے ہوئے ہیں قدراں کی وفاداری کی پیروی ہے</p>	<p>چھوڑی ہوئی ہے تو وہ اوج کمان سردار کیا فوج کا پھر فوج کمان</p>	<p>لاکھوں نے تنہا ہیں یہ لکھتے ہیں صدقہ لکھی کچھ کہتے ہیں عباس</p>
<p>عم کیا تو ہوا کہ اس کا حال بدلتا ہے کتنی ہی باتیں ہیں جن سے غلام کی حالت نہایت کمزور ہوتی ہے اور اس کی حالت مستحضر ہے کہ اس کی حالت بدلتی ہے</p>	<p>عم کے ہونے سے اس کا حال بدلتا ہے کتنی ہی باتیں ہیں جن سے غلام کی حالت نہایت کمزور ہوتی ہے اور اس کی حالت مستحضر ہے کہ اس کی حالت بدلتی ہے</p>	<p>عم کے ہونے سے اس کا حال بدلتا ہے کتنی ہی باتیں ہیں جن سے غلام کی حالت نہایت کمزور ہوتی ہے اور اس کی حالت مستحضر ہے کہ اس کی حالت بدلتی ہے</p>
<p>لو غلامین فرزند امیر عرب آیا لو علم دار نے کھینچ غصہ آیا</p>	<p>عباس کے ہاتھوں کی صفائی کو تو دیکھو لاکھوں نے کیلے کی اڑائی کو تو دیکھو</p>	<p>بھائی کا مرے ذکر و فرائض نہ ہوا سر کھولے ہوا سکود سارے نہ ہوا</p>

<p>۴۴۴ میں نے تو بہت سے لوگوں کو اپنا چل کا ملا دیا ہے لیکن میں نے تو ان کو اپنا نہیں بلکہ میں نے تو ان کو اپنا نہیں بلکہ میں نے تو ان کو اپنا نہیں بلکہ</p>	<p>۴۴۵ ابن کریم تھا اور اصرار فرمایا تھا کہ میں نے تو ان کو اپنا نہیں بلکہ میں نے تو ان کو اپنا نہیں بلکہ</p>	<p>۴۴۶ میں نے تو بہت سے لوگوں کو اپنا چل کا ملا دیا ہے لیکن میں نے تو ان کو اپنا نہیں بلکہ میں نے تو ان کو اپنا نہیں بلکہ</p>
<p>غل تھا کہ علمدار حسین آئے نہاں سقای حرم نہر تک بائے نہ پائے</p>	<p>طواریں چمکتی تھیں علم سرخ کھلتے تھے دولاکہ جو ان ایک لڑنے کو تھے تھے</p>	<p>عباس سے سب کی فدا کی خوشی راستی ہو خدا بہتین پاک خوشی ہیں</p>
<p>۴۴۷ عجائب کیا کہ تم نے نہیں خبردار میں نے تو بہت سے لوگوں کو اپنا چل کا ملا دیا ہے لیکن میں نے تو ان کو اپنا نہیں بلکہ میں نے تو ان کو اپنا نہیں بلکہ</p>	<p>۴۴۸ جب تو کہ شہزاد کو فدا کی الیا چلیں تیرے کس صفت اعلیٰ میں آج میں نے تو بہت سے لوگوں کو اپنا چل کا ملا دیا ہے لیکن میں نے تو ان کو اپنا نہیں بلکہ میں نے تو ان کو اپنا نہیں بلکہ</p>	<p>۴۴۹ کس کو کون کس میں جو ہے صد ہزار میں نے تو بہت سے لوگوں کو اپنا چل کا ملا دیا ہے لیکن میں نے تو ان کو اپنا نہیں بلکہ میں نے تو ان کو اپنا نہیں بلکہ</p>
<p>یہاں کھینچے اتنے شرور کو توڑ کو دریا کو توڑ دکا ہو جہلا ہم کو توڑ کو</p>	<p>وہ فرقی کی کہ اجل سر پہ کھڑی تھی دریا کا کسے ہوش تھا جانوئی پڑی تھی</p>	<p>دور و کی اس ہوئی کہ اس میں کسے شہیر و فادری عباس کسے کسے</p>
<p>۴۵۰ میں نے تو بہت سے لوگوں کو اپنا چل کا ملا دیا ہے لیکن میں نے تو ان کو اپنا نہیں بلکہ میں نے تو ان کو اپنا نہیں بلکہ</p>	<p>۴۵۱ میں نے تو بہت سے لوگوں کو اپنا چل کا ملا دیا ہے لیکن میں نے تو ان کو اپنا نہیں بلکہ میں نے تو ان کو اپنا نہیں بلکہ</p>	<p>۴۵۲ میں نے تو بہت سے لوگوں کو اپنا چل کا ملا دیا ہے لیکن میں نے تو ان کو اپنا نہیں بلکہ میں نے تو ان کو اپنا نہیں بلکہ</p>
<p>شعلہ تھی تیرا وہ تھی قیامت تھی بلا تھی شمشیر تھی یا برق تھی یا قہر خدا تھی</p>	<p>ہر کام و ناشر کو تو کا ہو کسی نے گرتی ہوئی بجلی کو بھی روکا ہو کسی نے</p>	<p>دنیا میں ہیں آپ سلامت یہ ظاہر عباس ستملو ہو میں بصدق تو بجا ہو</p>

<p>۴۹۱ چرخ گزینان تیری چرخ ترا اے دل کی حالت دیکھ کر دہ دہ دہ دہ دہ دہ دہ دہ دہ سودا زخمی چرخ چرخ چرخ چرخ</p>	<p>۴۹۲ چرخ گزینان تیری چرخ ترا اے دل کی حالت دیکھ کر دہ دہ دہ دہ دہ دہ دہ دہ دہ سودا زخمی چرخ چرخ چرخ چرخ</p>	<p>۴۹۳ چرخ گزینان تیری چرخ ترا اے دل کی حالت دیکھ کر دہ دہ دہ دہ دہ دہ دہ دہ دہ سودا زخمی چرخ چرخ چرخ چرخ</p>
<p>اک دم بین سیدن سواروں کا پراغا خالی تھیں عین وقت تم سے بھرا تھا</p>	<p>بیتیر نہ تم شمشیر کے پھل سے اسے روکا اعداسے نہ دکھایا چلنے کو روکا</p>	<p>ہمت کے سبب سنبھلے بہہ خاؤں میں پر جب شک چھپی گر پڑے عباس میں</p>
<p>۴۹۴ کسی کی تیرانی سے وہ بانی نہ آیا سبھی تیرا ہی دریا تیرا پہنچ کر فکرت نہ ہوئی تیرا</p>	<p>۴۹۵ کسی کی تیرانی سے وہ بانی نہ آیا سبھی تیرا ہی دریا تیرا پہنچ کر فکرت نہ ہوئی تیرا</p>	<p>۴۹۶ کسی کی تیرانی سے وہ بانی نہ آیا سبھی تیرا ہی دریا تیرا پہنچ کر فکرت نہ ہوئی تیرا</p>
<p>ہوئی تھی چکا چوندیہ لہر و زمین چلا گئی دریا کے جہاں زمین شاؤں کی چاک تھی</p>	<p>پانی کیلے خون میں تر ہو گئے عباس لہو آب آئی تو پہر ہو گئے عباس</p>	<p>بھائی کا جو صدمہ دل مضطرب اٹھایا غش کھا کے گرس تھے مگر اکبر نے اٹھایا</p>
<p>۴۹۷ دریا میں لانا لے آئے حسن کا دریا جہاں کے پانی تھے آئینہ نہ تھا</p>	<p>۴۹۸ دریا میں لانا لے آئے حسن کا دریا جہاں کے پانی تھے آئینہ نہ تھا</p>	<p>۴۹۹ دریا میں لانا لے آئے حسن کا دریا جہاں کے پانی تھے آئینہ نہ تھا</p>
<p>بہشتی شاہ سے منوم تھے عباس نکھ نہ رہا دیا ہی سے منوم عباس</p>	<p>مغرب تھا سر تیرے چھائی کی جہاں تھی سپر چھپی ہی نہ رہی ہفت شکن تھی</p>	<p>اب سچ ہو کہ حضرت جدا ہو گیا بھائی لو صاحبو بھائی یہ خدا ہو گیا بھائی</p>

<p>درباری طوطی پتہ درختی خاورد زبان باقی با برادر جانتے تھے کہ ایک کی تھا جو اکبر نئی میں عجیب حال سے ہو چو تھی</p>	<p>آہستہ آہستہ لگا دہ شہ کا فانی جہاں سکینہ تو زمین آپ کے اور دوسرے اس شہ سے جو چاہی کچھ کی باتوں کے مکدر نہ ہو جانے</p>	<p>درباری طوطی پتہ درختی جوانی آواز کم ہو جو سر سے بیا کیا دیکھتے ہیں چھپ کے کہ نہ کو شہ والا نکلتے چلا آنا اور عیال کا</p>
<p>ہر کام پہ گر پڑے تھے یہ زرد گٹا تھا عامہ نہ تھا ہر پہ کر یاں پھٹا تھا</p>	<p>شہ بوسے رکھو لو میں ان کھونہ فدا ہوں نہ ساتھ سکینہ ہو نہ میں تم سے بھا ہوں</p>	<p>لب خشک ہیں رخ کو دیتی سے امان ہے دہشتا ہو کرتے کا کر یاں پھٹا ہو</p>
<p>ہاگہ عمار کا لاشہ ڈسرایا اک بجائی کو اک بجائی تیرا نظرایا اکون خون ہر زریا ڈسرایا جلا کے کہ ہو جو مجھ بیا کیا نظرایا</p>	<p>یہ نیچے ہی غمناک کیا کوئی نہ تھا کس پاس سے کیا پہلو سے کہا کوئی کہ اشارہ کیا سینہ کی انت کو اٹھا لیا</p>	<p>ہاگہ عمار کا لاشہ ڈسرایا کین چھپو کسے مار کو علی کیا علی علی عرف کی میں تھے تو تھکے چھپو کین کین نیر دے پاس کیا</p>
<p>عاشق مرے تو ہو گیا شیر کے صدمے شیر تری خون بھری تصویر کے صدمے</p>	<p>دھست ہو ہماری کہ کوئی دم میں نیلے اب شہ کے دن پھر اسی کا نہ پھر نیلے</p>	<p>دوتا تھا یہ جب کو میں مار لی ہوا تھا چلتے ہو سے میں نے اسے کم مار کیا تھا</p>
<p>عاشق مرے تو ہو گیا شیر کے صدمے شیر تری خون بھری تصویر کے صدمے</p>	<p>عاشق مرے تو ہو گیا شیر کے صدمے شیر تری خون بھری تصویر کے صدمے</p>	<p>عاشق مرے تو ہو گیا شیر کے صدمے شیر تری خون بھری تصویر کے صدمے</p>
<p>کیا شرم ہو کوئی لہجہ میں کوئی بھائی ہم دوست ہیں تم منہ سے نہیں بھائی</p>	<p>سر کلے سر نہرہ علم ہو میں بھائی دنیا میں علم ہو گا نہ ہم ہو میں بھائی</p>	<p>کتنا تھا پس صدق یہ کیا حال ہی ہوا گھر میں چلو امان کا برا حال ہو ہوا</p>

<p>عالم ابو محمد بن علی بن ابی طالب اور ابی طالب بن علی بن ابی طالب بنی ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کاعبہ بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن معدی کدہ بن عدنان بن آدم بن نوح علیہ السلام</p>	<p>عالم ابو محمد بن علی بن ابی طالب اور ابی طالب بن علی بن ابی طالب بنی ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کاعبہ بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن معدی کدہ بن عدنان بن آدم بن نوح علیہ السلام</p>	<p>عالم ابو محمد بن علی بن ابی طالب اور ابی طالب بن علی بن ابی طالب بنی ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کاعبہ بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن معدی کدہ بن عدنان بن آدم بن نوح علیہ السلام</p>
<p>پانی نہ ملا کر من نہ میں جاؤنگا میں منہ اپنا سیکھ نہ کو نہ دکھلاؤنگا میں</p>	<p>خادم کا جو مطلب ہے و اب جلد رو ہو تم عقدہ کشا ہو پس عقدہ کشا ہو</p>	<p>خادم کا جو مطلب ہے و اب جلد رو ہو تم عقدہ کشا ہو پس عقدہ کشا ہو</p>
<p>عالم ابو محمد بن علی بن ابی طالب اور ابی طالب بن علی بن ابی طالب بنی ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کاعبہ بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن معدی کدہ بن عدنان بن آدم بن نوح علیہ السلام</p>	<p>عالم ابو محمد بن علی بن ابی طالب اور ابی طالب بن علی بن ابی طالب بنی ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کاعبہ بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن معدی کدہ بن عدنان بن آدم بن نوح علیہ السلام</p>	<p>عالم ابو محمد بن علی بن ابی طالب اور ابی طالب بن علی بن ابی طالب بنی ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کاعبہ بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن معدی کدہ بن عدنان بن آدم بن نوح علیہ السلام</p>
<p>جو گزری ہو مجھ پر وہ سناؤ مجھ پر تیرے لئے چھدی مشک دکھائی مجھ پر</p>	<p>جو گزری ہو مجھ پر وہ سناؤ مجھ پر تیرے لئے چھدی مشک دکھائی مجھ پر</p>	<p>جو گزری ہو مجھ پر وہ سناؤ مجھ پر تیرے لئے چھدی مشک دکھائی مجھ پر</p>
<p>عالم ابو محمد بن علی بن ابی طالب اور ابی طالب بن علی بن ابی طالب بنی ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کاعبہ بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن معدی کدہ بن عدنان بن آدم بن نوح علیہ السلام</p>	<p>عالم ابو محمد بن علی بن ابی طالب اور ابی طالب بن علی بن ابی طالب بنی ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کاعبہ بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن معدی کدہ بن عدنان بن آدم بن نوح علیہ السلام</p>	<p>عالم ابو محمد بن علی بن ابی طالب اور ابی طالب بن علی بن ابی طالب بنی ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کاعبہ بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن معدی کدہ بن عدنان بن آدم بن نوح علیہ السلام</p>
<p>مصرف بکار و نہ عقدہ کشا لاشہ کے قرین گریہ زہرا کی صد اہی</p>	<p>مصرف بکار و نہ عقدہ کشا لاشہ کے قرین گریہ زہرا کی صد اہی</p>	<p>مصرف بکار و نہ عقدہ کشا لاشہ کے قرین گریہ زہرا کی صد اہی</p>

<p>۴۴ جس کا علم گم ہوا اگر تھوڑا سا غور کرے تو اس کی جگہ سے پتہ چلتا ہے اس کی جگہ سے پتہ چلتا ہے</p>	<p>۴۵ اس کا علم گم ہوا اگر تھوڑا سا غور کرے تو اس کی جگہ سے پتہ چلتا ہے اس کی جگہ سے پتہ چلتا ہے</p>	<p>۴۶ اس کا علم گم ہوا اگر تھوڑا سا غور کرے تو اس کی جگہ سے پتہ چلتا ہے اس کی جگہ سے پتہ چلتا ہے</p>
<p>دو باہوین چاند شہر شہین کا خالی کیا اہل نے بھرا گھر حسین کا</p>	<p>کمرین کی ہو تھا زمانہ جلال پر کیا وقت پڑ گیا تھا محمد کے لال پر</p>	<p>کس جا چھینکے روز عدالت ضرور ہم دور رہیں نہ وہ نہ قیامت ہی اور</p>
<p>۴۷ بانی کوئی جہانگیر حسین جنگل میں گھر لگا کر کوئی بیگم ہو</p>	<p>۴۸ نوجوان جانی کا اور اس پر پر سنا دل لہری تر شہین درویش</p>	<p>۴۹ اب کوئی کوئی جہانگیر حسین جنگل میں گھر لگا کر کوئی بیگم ہو</p>
<p>بھائی بچہ چکا ہر شہر شہین سے اب نوجوان سپری جو حضرت حسین سے</p>	<p>نزعین کے سبط رسالت نہ تھا مشر بن خلی پانی کا دیا لگا تھا</p>	<p>دشمن بے نہ ایک شہر شہین کا اس دن غلام سوگ تھا رین حسین کا</p>
<p>۵۰ بانی کوئی جہانگیر حسین جنگل میں گھر لگا کر کوئی بیگم ہو</p>	<p>۵۱ نوجوان جانی کا اور اس پر پر سنا دل لہری تر شہین درویش</p>	<p>۵۲ اب کوئی کوئی جہانگیر حسین جنگل میں گھر لگا کر کوئی بیگم ہو</p>
<p>ہم آگیا کمرین شہر خوشحال کی تصویر مٹ گئی اسد و الجلال کی</p>	<p>پیدا تھا کفر شرم و جانا پید ی تھی سادات کج ہوتے تھے اور انکو عید تھی</p>	<p>ہاں باپ کے لیے تو اجل کا پیام ہو دشمن بھی رو نیلے تھیں یہ مقام ہو</p>

<p>۴۱ بھائی دہر کا جو درخت ہے کھڑا سیر ہے جی توئی نہیں توئی میں کمر اچھا لے لے غا جو جوان آپ کو نہیں جو پوئی کی پوئی کا جگر</p>	<p>۴۲ کیس چوپی کو کھینچا کھینچا دھڑکے سے مانتے دل کو نہیں کھینچا چھوٹی بن بکارتی تو کمر لیا بیا وکیلہ دا چنے چنے دا انو پوچھا</p>	<p>۴۳ کنبی کنبی کا بیا بیا کھاندا سیر ہے جی توئی نہیں توئی میں کمر اچھا لے لے غا جو جوان آپ کو نہیں جو پوئی کی پوئی کا جگر</p>
<p>پتھر میں اس جو ان کو بھی کھوین لگا کر کیوں نہ صفو کہو جو نہ روین کو کیا کر</p>	<p>ہم کوئی دم میں دم تیغ پیٹے ہیں یہ چند دم نکھالے بھر دسہ پیٹے ہیں</p>	<p>خرد و کلان کو اجر زیارت حصول مان تم ہو تو اہلبیت میں گویا رسول مان</p>
<p>۴۴ قابو جو کھینچے نہ چوں اختیار یہ مگر وہ جو کھینچے نہ چوں اختیار مان با کس کس کھینچے نہ چوں اختیار بڑھ کر شان و شوکت گوارا یہ گوارا</p>	<p>۴۵ اظھر کو دیکھو جا کر مغل کی خوش چھوٹی بن بکارتی تو کمر لیا بیا وکیلہ دا چنے چنے دا انو پوچھا</p>	<p>۴۶ پیدا ہو تو نہ رہے نہ ضیاء عین نہی سب کو از روئے رخ روشن کی عین تصویر ہو سول کا چہ چہ عین</p>
<p>راحت ہے گر گلے پر پر چھری چلے جو ہو سو مگر نہ جگر پر چھری چلے</p>	<p>کس کو یہ داغ سیر فلک دیا نہیں سر پر کسی کے باپ ہمیشہ جیا نہیں</p>	<p>کیونکر جد امگاہ سے بٹا کر نہ تھین آنکھیں یہ چاہتی ہیں کہ دیکھا کر نہ تھین</p>
<p>۴۷ فراں ہے چن کر ختم ہو گیا عکس کے لہر میں یہ بیا جو پوچھا</p>	<p>۴۸ ہم دونوں جلائیے کج کج کج مان با کس کس کھینچے نہ چوں اختیار</p>	<p>۴۹ راحت ہے چن کر ختم ہو گیا عکس کے لہر میں یہ بیا جو پوچھا</p>
<p>بھائی جہاں سجا نہ جلد بریں گے پیر سے کو بھی جی کتم اتک نہیں گے</p>	<p>لانڈو نکویہ الم ہو کہ منہ ہو جاتے ہیں ہم تو جہاں میں تپا سیر چھوڑ جاتے ہیں</p>	<p>نقطے ہیں خال کے خط غبر نشان نہیں یا باشار ہو ابھی پوے جان نہیں</p>

<p>۴۱۴ اکبر تھاری قدوسین جو کہیں اس حسن کا شکر نہیں دینی خواہ ہونے جو لاکھوں سال تک ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ</p>	<p>۴۱۵ اکبر کا رنگ کیا سنتے ہیں کی عرض ہاتھ پر کر کے کیا فرزند از جہنم میں بیجا و نیکی اکبر تو جو حضور کا ادنیٰ سا عالم</p>	<p>۴۱۶ افضل جو کون سب سے سادہ دنیا میں جو توبہ کرے عجب ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ درود کی ہر لمحہ ہر لمحہ</p>
<p>اکھون بکھنے فرستے نعلین پاک کو اکسیر جانتے انھیں قدموں کی خاک کو</p>	<p>اس امر سے فرزون کوئی شرمندگی نہیں آقا کے بعد موت ہر یہ زندگی نہیں</p>	<p>چٹکے در سے پاک کیا لے لہا رہیں جب آسمان ہو تو سائے لہا رہیں</p>
<p>۴۱۷ غلطی کی بے غرضی جو کہیں بول کر تو تو صوبہ جی رہیں چلنے لگنے کے لیے ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ</p>	<p>۴۱۸ بند سے بندہ سے شکر خور دنیا ہوا اور آپ بیوں کی کیا روشن جو ہو جہان میں کام ہو وہ ہر کہ جو تو قدم سے پہنچے</p>	<p>۴۱۹ ہم سے حضور کی غلامی کی مولائیں جس جہان میں درجستہ اسی شہید عطا کر دے ہر لمحہ دریا اگر نہ ہو تو کیا ہو</p>
<p>دولہا بنا کے شان شہابی بھی دیکھتے طفلی تو دیکھی حسن جوانی بھی دیکھتے</p>	<p>ظلمت دلوں خلق شرمین کی ذات دنیا میں آفتاب ہو جب رات</p>	<p>سب خلق شاہین سلاکار عروج ہے جب نفع غرق خون ہو تو شستی کا کون ہے</p>
<p>۴۲۰ شادان کی دنیا میں ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ</p>	<p>۴۲۱ رات کی دنیا میں ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ</p>	<p>۴۲۲ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ</p>
<p>کریم نہیں تو خانہ لہا رہیں تم رہو اب زندگی بھی ہو کہ دنیا میں تم رہو</p>	<p>فرود کی بتری ہو جو دفتر کشا نہ ہو کیونکر گئے جہاں اگر ناخدا نہ ہو</p>	<p>اب بچپن کا خاتمہ ہو کوئی آئین پھر بھی یہ مہر کہیں ہو گا جہان میں</p>

<p>۴۲۴</p> <p>سب جائیدادیں تینوں کے ہوتی ہیں حضرت شریف نے فرمایا ہے کہ جو طلب خاتمہ کرے وہ سب جائیدادیں لے کر جائے</p>	<p>۴۲۵</p> <p>عورتیں نہ لے کر نہ ہوں آج کچھ کچھ لے کر نہ ہوں آج کچھ کچھ لے کر نہ ہوں آج</p>	<p>۴۲۶</p> <p>سب جائیدادیں تینوں کے ہوتی ہیں حضرت شریف نے فرمایا ہے کہ جو طلب خاتمہ کرے وہ سب جائیدادیں لے کر جائے</p>
<p>کہیں نہ یہ کہ ساتھ نہ دو تشنہ کام کا منہ سے نکل ٹیر گا کلیہ غلام کا</p>	<p>کس سے کہوں اگر نہ کروں عرض آپ سے بیٹے کی آبرو متعلق ہو باپ سے</p>	<p>مانیگا وہ ادب سے جو صابر ہو اہل بیت مشکلا کشا کے لال کو ہر امر سہل ہو</p>
<p>۴۲۷</p> <p>سب جائیدادیں تینوں کے ہوتی ہیں حضرت شریف نے فرمایا ہے کہ جو طلب خاتمہ کرے وہ سب جائیدادیں لے کر جائے</p>	<p>۴۲۸</p> <p>عورتیں نہ لے کر نہ ہوں آج کچھ کچھ لے کر نہ ہوں آج کچھ کچھ لے کر نہ ہوں آج</p>	<p>۴۲۹</p> <p>سب جائیدادیں تینوں کے ہوتی ہیں حضرت شریف نے فرمایا ہے کہ جو طلب خاتمہ کرے وہ سب جائیدادیں لے کر جائے</p>
<p>دیکھو گا کون کون سے فوجیں جو اینٹلی خادم سے بٹیراں کہیں پہنی نچ اینٹلی</p>	<p>نہ زندگی نہ جاہ و چشم چاہتا ہوں میں آقا کی اک نگاہ کرم چاہتا ہوں میں</p>	<p>اس معرکہ سے جو نہیں وقت وہ کہیں بیٹا ہمارے حق بطن ہو کہ باپ ہیں</p>
<p>۴۳۰</p> <p>سب جائیدادیں تینوں کے ہوتی ہیں حضرت شریف نے فرمایا ہے کہ جو طلب خاتمہ کرے وہ سب جائیدادیں لے کر جائے</p>	<p>۴۳۱</p> <p>عورتیں نہ لے کر نہ ہوں آج کچھ کچھ لے کر نہ ہوں آج کچھ کچھ لے کر نہ ہوں آج</p>	<p>۴۳۲</p> <p>سب جائیدادیں تینوں کے ہوتی ہیں حضرت شریف نے فرمایا ہے کہ جو طلب خاتمہ کرے وہ سب جائیدادیں لے کر جائے</p>
<p>وہ آل مصطفیٰ اکامدار المہام ہو جو ہو لیسر امام کا خود بھی امام ہو</p>	<p>مٹی سے تو بسط پیمبر کے ہاتھ سے پانی بیون تو ساتی تو تیرے ہاتھ سے</p>	<p>مشہور و خلق بیٹے کا اور مانگیا یہ طے ہو یہ مرحلہ بھی تو پھر اختیار ہے</p>

<p>۵۴۴ شوقِ تعلق سے شہینِ بزمِ شاد خداوندی میں آ رہا ہو بادشاہِ دین نعلے تھا تھاپا گیا فخرِ ناز میں سے شہینِ بزمِ شاد</p>	<p>۵۴۵ اس وقت کے میں کوئی نہ کہتا کہ میں کوئی نہ کہتا کہ میں کوئی نہ کہتا کہ میں کوئی نہ کہتا</p>	<p>۵۴۶ ہوایا فخر کی ہو دولتِ زمین گھر چھو چھاپا ہے کہیں کہیں ہوایا فخر کی ہو دولتِ زمین گھر چھو چھاپا ہے کہیں کہیں</p>
<p>سوزش نہ وہ رہی جو دردِ دلِ غم میں گویا بہارِ آگئی بزمِ مردہ باغِ غم میں</p>	<p>اُمّ کھڑا زمین جہان سے بابا کے سامنے میرا کھلا کٹے شہِ والا کے سامنے</p>	<p>کیا لطفِ لبِ قوت جو نصرتِ کامل گیا بابا اُدھر گئے کہ اُدھر دم نکل گیا</p>
<p>۵۴۷ بیتِ شاد میں تہہ پہنچ کر راہِ ناز کو روکنے کیلئے بڑا کھڑا ہو گیا کہیں کہیں بڑا کھڑا ہو گیا کہیں کہیں</p>	<p>۵۴۸ ان قیامت آئی جو جاتی جو آ رہی اک علانِ بابا جان کی اور کیوں بہنِ بزمِ شاد کیلئے شہِ والا کے سامنے</p>	<p>۵۴۹ تجربہ ہو کر کے تو تہہ پہنچ کر نہایتِ شہِ والا کے سامنے تجربہ ہو کر کے تو تہہ پہنچ کر نہایتِ شہِ والا کے سامنے</p>
<p>سب کھڑا رہا حضرتِ شہِ میر کی لٹنے کا طور ہو کوئی تہہ پہنچ کر</p>	<p>کفار لوٹ لینے محمد کی لال کو رو کو خدا کے واسطے زہر کے لال کو</p>	<p>آسمان ہو چر دل پہ اگر اختیار ہو وہ کیجیے کہ فاطمہ سے آنکھ چار ہو</p>
<p>۵۵۰ آہستہ آہستہ کہہ دیا کہہ دیا کہہ دیا کہہ دیا کہہ دیا کہہ دیا کہہ دیا کہہ دیا کہہ دیا کہہ دیا</p>	<p>۵۵۱ تہہ پہنچ کر شہِ والا کے سامنے کہہ دیا کہہ دیا کہہ دیا کہہ دیا کہہ دیا کہہ دیا کہہ دیا کہہ دیا کہہ دیا</p>	<p>۵۵۲ تہہ پہنچ کر شہِ والا کے سامنے کہہ دیا کہہ دیا کہہ دیا کہہ دیا کہہ دیا کہہ دیا کہہ دیا کہہ دیا کہہ دیا</p>
<p>میں باؤنیر گرا ہوں جو شہِ شریف لائے میں کھڑے حسینِ آخری رخت کو لائے میں</p>	<p>حق بھی ادا ہوئے نہ شہِ شریف لائے میں خوب آبرو حضور نے دی ہم کو بالائے میں</p>	<p>بیٹو میں کس کو سب سے پہلی پر خدا کیا بتلائیے کہ اپنے زہر سے کیا کیا</p>

کوئی نہ کہتا

<p>۴۴۴ بہنو جو سر کر تیں منجے اچان اب کھڑے تیں کھڑے باسے ورتوں چاچا چاچا کر تیں غار داری بیان</p>	<p>۴۴۵ کنا پتے کنا پتے کنا پتے کنا پتے کنا پتے کنا پتے کنا پتے کنا پتے کنا پتے کنا پتے کنا پتے کنا پتے</p>	<p>۴۴۶ بولی تے ہاتھ جوڑے کنا پتے کنا پتے اقا اچا تے تونہ جہا کنا پتے کنا پتے</p>
<p>کھانا قاطمہ کی بہو تے ڈبویا فرزند کو بچا لیا وارث کو کھو دیا</p>	<p>بیجا ہالک کوئی بھی کرتا ہوا آپ کو کس طرح چھوٹے نرغہ اندامین باپ کو</p>	<p>دو کور دین پر کے پسر کام آئے ہیں آپ انکے ہوتے کیلے میلا نہیں جاتے ہیں</p>
<p>۴۴۷ چاچا کی کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے</p>	<p>۴۴۸ یہ ذکر تھا ادھر کے کنا پتے کنا پتے یہ ذکر تھا ادھر کے کنا پتے کنا پتے یہ ذکر تھا ادھر کے کنا پتے کنا پتے</p>	<p>۴۴۹ چاچا کی کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے چاچا کی کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے چاچا کی کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے</p>
<p>کام اس کی زبان کو جاتیں لکین لیکن یہ شرط ہو کہ چوچی بھی شریک ہو</p>	<p>نصحت کو آئین جو مہماز وئے پلچین اکبر کو روکیو یہ مختاک حوالے ہیں</p>	<p>پھر مان کسان چھوے جو یہ قد موٹیا بیاد اہمیں ہی جو جو کام آئے آپکے</p>
<p>۴۵۰ دوہرا کے بعد قافلا لا رہی چاچا مان تہہ دان سید ابراہیم چاچا کھنے کو سب بے پروی غلامین چاچا</p>	<p>۴۵۱ دوہرا کے بعد قافلا لا رہی چاچا مان تہہ دان سید ابراہیم چاچا کھنے کو سب بے پروی غلامین چاچا</p>	<p>۴۵۲ دوہرا کے بعد قافلا لا رہی چاچا مان تہہ دان سید ابراہیم چاچا کھنے کو سب بے پروی غلامین چاچا</p>
<p>استاد دیہ کریں تو تشار امام ہوں بیٹا ہوں آپ کا مگر ان کا غلام ہوں</p>	<p>بیٹے نے تھامے ہاتھ شہ کر بلائی کے ازیتے سر جو کا دیا سینہ پہ بھلیکے</p>	<p>شادی کے دن ہیں اس ریک طعن کی صدہ منہ جھے یہ ہو کہ ریاضت بہن کی</p>

۴۴
یوں وہ مندرجہ ذیل کی چیزیں
طرح دی ہیں جو سب کو
انجیل میں لکھی ہیں
اور ان کی تائید

۴۵
اسے نوین سے
کے ساتھ
کے ساتھ
کے ساتھ

۴۶
نصرت خلیا یا ان وہ کپڑے
لکھا عام فرق یہ
نصرت خلیا یا ان وہ کپڑے
لکھا عام فرق یہ

شادی سدا نہیں چین روزگار میں
روے خزانہ وہ جو ہنسا ہو ہنسا

بس قطع ہو گئی جو توقع تھی آپسے
اٹھا دھوین برس میں پھرتے ہو پاس

ہو لا پس کہ عزم جواب دہر گاہ کا
امان کفن پہناؤ یہ خلعت بیاہ کا

۴۷
کے لئے نہ دیکھ کر
کے لئے نہ دیکھ کر
کے لئے نہ دیکھ کر

۴۸
نقصان کوں جو جو کر
نقصان کوں جو جو کر
نقصان کوں جو جو کر

۴۹
کے لئے نہ دیکھ کر
کے لئے نہ دیکھ کر
کے لئے نہ دیکھ کر

بان دل تو چاہتا ہوں دم بھر جہانوں
کام آئین غیر جب تو یہ کیوں کر فدا ہوں

لبنہ کی جان آنکھوں کا مادہ ایسی تو تھا
بابا کی زندگی کا سہارا ایسی تو تھا

بڑھ کر چلے جو قیام دین کے سلام کو
تڑپا دل اس طرح کہ عشق آیا امام کو

۵۰
کے لئے نہ دیکھ کر
کے لئے نہ دیکھ کر
کے لئے نہ دیکھ کر

۵۱
کے لئے نہ دیکھ کر
کے لئے نہ دیکھ کر
کے لئے نہ دیکھ کر

۵۲
کے لئے نہ دیکھ کر
کے لئے نہ دیکھ کر
کے لئے نہ دیکھ کر

غون گھٹ گیا امام زمان زرد ہو گئے
اچھا کسا مگر ہمہ تن درد ہو گئے

یہ آفتاب کوئی دم میں غروب
دو طہا بنا کے کمرے کو چھو تو خوب

اس کر بلا میں کونسی کرب بلا نہیں
کٹتا ہو وہ نہال جو چھو لا پھلا نہیں

<p>حکم خفے سے بی بی کو کلاہان جو مرا تھے کہ نام فک خباب تو پتھے لگا کر سب پر دل کی تری قباب کہ جسے شہسوار نے باخو بیایا جو کباب</p>	<p>حکم تسین ہم چرخ سر سوار سفر اچھا سا دشت کو ویران گھر کر منیون میں آفتاب سینہ پر کر چھوڑ کھیلے باب در اندھ کر</p>	<p>حکم تکلف خود سوار کیا نو عین کس مبر سے ادا کیا قاتل عین رقا اس قاتل چھوڑا جسم عین روشن غلبہ سے کباب عین</p>
<p>ترا جاہر دل تو ہاتھ کو حضرت کے حکام سر رکھ دیا پس نے قدم پر اہم کے</p>	<p>اکیا ہے پیغمبر خاطر کل نہیں مت گذر گئی کہ گلے سے مانہ نہیں</p>	<p>قدسی دروہ پڑھتے تھے پھر کیے نو پر گھوٹے آپ تھے کہ بجلی تھی طور پر</p>
<p>حکم تو کھڑے عرض کی غفلت و زنجیر کسی بین یہ بیا شہسوار زنجیر شہسوار کے سانس فریب تھا بین جو غفلت خباب کو غفل بین</p>	<p>حکم کو کھڑے عرض کی غفلت و زنجیر کسی بین یہ بیا شہسوار زنجیر شہسوار کے سانس فریب تھا بین جو غفلت خباب کو غفل بین</p>	<p>حکم وہ شہسوار تھے غفلت و زنجیر کسی بین یہ بیا شہسوار زنجیر شہسوار کے سانس فریب تھا بین جو غفلت خباب کو غفل بین</p>
<p>آفت نہیں یہ پاس سالما ہے ایسے سجد لال کی خدمت نوا ہے</p>	<p>کو نہ تھی قریب گرد دست رس تھا تم خوب جانتے ہو کہ بابا کا بس تھا</p>	<p>بجلی کی زد برق تھی ساز و براق پر غل تھا چڑھے ہیں احمد برل براق پر</p>
<p>حکم مندی میں غافل کے اور تینوں کو مندی میں غافل کے اور تینوں کو مندی میں غافل کے اور تینوں کو مندی میں غافل کے اور تینوں کو</p>	<p>حکم لال کی غافل کے اور تینوں کو لال کی غافل کے اور تینوں کو لال کی غافل کے اور تینوں کو لال کی غافل کے اور تینوں کو</p>	<p>حکم غل غافل کے اور تینوں کو غل غافل کے اور تینوں کو غل غافل کے اور تینوں کو غل غافل کے اور تینوں کو</p>
<p>طاقت تھی جس سے دل کو وہ پھر گئی میں یہ جانتا ہوں کہ دنیا آج گئی</p>	<p>انکے قدم چھین جو کوئی دستگیر ہو ابسان ہو کہ دختر زہرا اسیر ہو</p>	<p>طع نہیں یہ گیسو غیر مرث سکا دیکھو کھلے ہو ہیں درجہ مرث سکا</p>

[illegible]

<p>۱۴۱ انڈانہ گزیدہ شمع کو فغان زبان نوحی شمع کا وصف سر مودہ بویان قرآن حسن صفت غلاق النفعان دوران حسن صفت غلاق النفعان</p>	<p>۱۴۲ بیاگشتے ہیں شمع کو فغان زبان صحت میں شمع کو فغان زبان دارالشفا خود ہیں شمع کو فغان زبان صحت میں شمع کو فغان زبان</p>	<p>۱۴۳ دل سے بے غم شمع کو فغان زبان دل سے بے غم شمع کو فغان زبان دل سے بے غم شمع کو فغان زبان دل سے بے غم شمع کو فغان زبان</p>
<p>موت لگین در تین نجف یہ ہے آنکھوں پہ جس کو دیکھتے ہیں مردم شرف یہ ہے</p>	<p>چشمکے ان کو عیسیٰ کر دون پناہ سے مرے جلایے ہیں کرم کی نگاہ سے</p>	<p>روئے ہیں فرقت شمع عالی جناب میں نرس کے پھول تیرے ہیں گلہا میں</p>
<p>۱۴۴ سکون ہرگز نہ ہوئے شمع کو فغان زبان سکون ہرگز نہ ہوئے شمع کو فغان زبان سکون ہرگز نہ ہوئے شمع کو فغان زبان سکون ہرگز نہ ہوئے شمع کو فغان زبان</p>	<p>۱۴۵ بصافت و شانوں کا جو کیا غلاموں بصافت و شانوں کا جو کیا غلاموں</p>	<p>۱۴۶ خدا کو تو شمع کو فغان زبان خدا کو تو شمع کو فغان زبان</p>
<p>اس نور کے مکان سے کلنا فضول ہے گھر بیٹھے ان کو سیر و عالم حصول ہے</p>	<p>حق میں ہیں حق شناس ہیں یزدان ہیں ہیشا کیوں نہ ہوں جو عرفان مستفاد ہیں</p>	<p>دنیا میں کوئی شمع نہیں اسل بیتاب کی نرگت ہر سیوتی کی تو خوشبو گلاب کی</p>
<p>۱۴۷ دل کا شمع کو فغان زبان دل کا شمع کو فغان زبان</p>	<p>۱۴۸ دل کا شمع کو فغان زبان دل کا شمع کو فغان زبان</p>	<p>۱۴۹ دل کا شمع کو فغان زبان دل کا شمع کو فغان زبان</p>
<p>دیکھیں جو رعب شیر نستان غزال ہو دینا ہو غرق خون جو یہ غصہ کلال ہو</p>	<p>پہلی نہیں چشم سید کے چاب میں پہنان ہر دوسے حضرت یوسف کا بین</p>	<p>خوشبو سے عطر نیر میں رہے دماغ کے مازہ پیدا و نون پھول میں نہرا کے باغ کے</p>

عمر بن سعد

<p>۱۰۰ ابا بون کا دریل بنیاط ہے جو بے شک میراث اکون گزبات قند کیا لطف گزرتا تھا چنانچہ خود مرخص سے کسی فضا برون</p>	<p>۱۰۱ یونہی ہوا نہ کا جو پورا دھرم بھرتی ہو چاندنی کی طرح گر تہمین کا نیپ کا پتہ سو دھرم نکھنیں بے وفا اور دوا دھرم</p>	<p>۱۰۲ ملواری بنیاد کو جلد ہی پیدا نیرس ہلاکے سوار دوا دھرم بان کرمان شوق دار اندازان کا نزد قاطمہ کے پسر کا لوبابا</p>
<p>اجاز ہو زبان بلاغت نظم امین قرآن کی ساری شکل ہر اکلے کلامین</p>	<p>غل تھا عمر کا سر بھی لایین جو دھرم اسکو نگاہ بد سے جو دیکھیں تو کور ہو</p>	<p>گر نور احمدی کی جہا میں خیرا نہ ہو العام پھر وہ دون جو سی دیانہ ہو</p>
<p>۱۰۳ شکلی صفت گوشت و زوال بنیال نوا عبیر کھانا پینا کمال اش ح میں صلیکے جیسے کا بنیال اچھوڑا گیا مویک بن قاطمہ کال</p>	<p>۱۰۴ کچھو کچھو منصفو ملک جو نہ بنین سب محبتیں کی کوئی نہ بنین بھوکوں اور محبتیں کی کوئی نہ بنین</p>	<p>۱۰۵ لا بچین کے شکلی صفت و زوال دیا پچھو سوا لوبابہ سے بندیت جھوٹے بیان قاتل شتم پیت</p>
<p>قبضہ میں آسانے خزانے زمین کے گنج ہنس ہنس کے یہ لٹاتے ہیں درخیز گنج</p>	<p>وقت دینے ہاتھ سے تیغ و سپر رکھو آئے رسول و دھرم کے قدم پیر رکھو</p>	<p>جب کل تھا سب سیاہ ہجوم سیاہ سے کوسوں چھپی ہوئی تھی ترابی نگاہ سے</p>
<p>۱۰۶ اجاز و فونک ہاتھوں میں شکاک کا زودان کا لوبابہ شہ لاف کا ہے گھرا باز دین وقت خیر لوری کا ہے سینہ جابوئیہ نواز اندھا کا ہے</p>	<p>۱۰۷ کھلا لکے تجوری ابن سند شوم بولایا کیا برس خیر لوری کا ہے تہا وہ اک جوان یاد دھرم کا ہے کھوٹے جو اکبر و سیال شام دوم</p>	<p>۱۰۸ اس طرح بڑھکے شہ قح و زانیہ اختیار و جسطح کہ سند سے بڑا نہ پا سے پتے تھوڑے سے جلالہ قبضہ پانچا رکھے لوبابہ کا</p>
<p>کیون شور ہو نہ انکے قدم کے تباہ جس سے تھا ہوا ہو غنیمت بخت کا</p>	<p>پا لایا ہی پسر ہوشہ مشرقین کا خوش ہو کہ فامہ ہوا فوج حسین کا</p>	<p>دیکھا نگاہ قہر سے ہر نابکا رکھو گو یا خدا کا شیر رٹھا کارزار کو</p>

۱۰۹

<p>۱۲۱ آج جو سچ سچ کی جانب سے دھڑ سے اگر اس کی تابانی ہے کے لیے نہ پہنچے تو بھلا کیسے کے لیے نہ پہنچے تو بھلا کیسے</p>	<p>۱۲۲ الہی تیری شکر شکر تو نہیں جیسا کہ تیرا کیا رہا ہے تو نہیں جیسا کہ تیرا کیا رہا ہے تو نہیں جیسا کہ تیرا کیا</p>	<p>۱۲۳ آج جو سچ سچ کی جانب سے دھڑ سے اگر اس کی تابانی ہے کے لیے نہ پہنچے تو بھلا کیسے کے لیے نہ پہنچے تو بھلا کیسے</p>
<p>نصرت میں مثل برق قرار گئے کم لیا لاکھوں میں تو ہونڈ کر گئے مارا تو دم لیا</p>	<p>نسبت تھی ذوالفقار سے اس عید کو دھبہ اکھیں لگا ہر غیب و صیل کو</p>	<p>ظالم ہی طرح سوسے و فخر روانہ تھا سر تھا نہ صدر تھا نہ کمر تھی نہ شانہ تھا</p>
<p>۱۲۴ چلے گا تو نہیں پھر نہیں پھر چلے گا تو نہیں پھر نہیں پھر چلے گا تو نہیں پھر نہیں پھر چلے گا تو نہیں پھر نہیں پھر</p>	<p>۱۲۵ خانہ علی کے قریب ہر غریب کا تو آگے تھے دست بردار تو آگے تھے دست بردار تو آگے تھے دست بردار</p>	<p>۱۲۶ برسا ہی تھی رشتہ میں شعلہ و دھواں خیمہ کا لالہ پچھون تھا چاروں سو تو سب اس طرح تو ادھر کا چاروں سو تو سب اس طرح تو ادھر کا چاروں سو</p>
<p>دم میں نہ وہ غرور نہ وہ خود سری ہی نجرم وہی رہا یہ خطا سے بری ہی</p>	<p>بھالیں تو گھاٹ تیغ کا مین راہ تھا خشکی میں فوج شام کا بیڑا تباہ تھا</p>	<p>بہتا تھا خون زمین پہ جواہل خلاف کا فرط وحشی سے سرخ تھا چہرہ مضا کا</p>
<p>۱۲۷ چلے گا تو نہیں پھر نہیں پھر چلے گا تو نہیں پھر نہیں پھر چلے گا تو نہیں پھر نہیں پھر چلے گا تو نہیں پھر نہیں پھر</p>	<p>۱۲۸ چلے گا تو نہیں پھر نہیں پھر چلے گا تو نہیں پھر نہیں پھر چلے گا تو نہیں پھر نہیں پھر چلے گا تو نہیں پھر نہیں پھر</p>	<p>۱۲۹ چلے گا تو نہیں پھر نہیں پھر چلے گا تو نہیں پھر نہیں پھر چلے گا تو نہیں پھر نہیں پھر چلے گا تو نہیں پھر نہیں پھر</p>
<p>لشتونہ پستے لاشونہ لاشونہ کا ہاتھ عصیان کا اُسے بوجھ غضب کا نشا تھا</p>	<p>کھولا کمر کا بند تو در آئی زمین میں زمین سے گئی فرس میں فرس زمین میں</p>	<p>سالم لگین نہ جسم کی نہ استخوان ہے ٹوٹے قفس میں طائر وحشی کمان ہے</p>

<p>۱۳۱ کلیں کے اس طرح کوئی جان کر بہت بچا سمندر کے برابر وہ پھر کچھ ہی قریب ہی کو نہی دھڑکے ہر آنی ہونے پر پھر وہ پھر</p>	<p>۱۳۲ پیش قدمی کا وہ لگاؤ تھا پیش قدمی کا وہ لگاؤ تھا پیش قدمی کا وہ لگاؤ تھا پیش قدمی کا وہ لگاؤ تھا</p>	<p>۱۳۳ پیش قدمی کا وہ لگاؤ تھا پیش قدمی کا وہ لگاؤ تھا پیش قدمی کا وہ لگاؤ تھا پیش قدمی کا وہ لگاؤ تھا</p>
<p>چھوڑا سوار کو نہ فرس کو نہ تنگ کو اک شور تھا کہ کھائی مچھلی ہنگ کو</p>	<p>جو ہر سے اس کا جسم جو اہر نگار تھا گوگلے میں جو رکے ہرے کا ہار تھا</p>	<p>پیش قدمی کا وہ لگاؤ تھا پیش قدمی کا وہ لگاؤ تھا پیش قدمی کا وہ لگاؤ تھا پیش قدمی کا وہ لگاؤ تھا</p>
<p>۱۳۴ پیش قدمی کا وہ لگاؤ تھا پیش قدمی کا وہ لگاؤ تھا پیش قدمی کا وہ لگاؤ تھا پیش قدمی کا وہ لگاؤ تھا</p>	<p>۱۳۵ پیش قدمی کا وہ لگاؤ تھا پیش قدمی کا وہ لگاؤ تھا پیش قدمی کا وہ لگاؤ تھا پیش قدمی کا وہ لگاؤ تھا</p>	<p>۱۳۶ پیش قدمی کا وہ لگاؤ تھا پیش قدمی کا وہ لگاؤ تھا پیش قدمی کا وہ لگاؤ تھا پیش قدمی کا وہ لگاؤ تھا</p>
<p>ہر اک کندہ ام بلا میں اس کی دان خود امان کی طرح کمان گشتہ کی</p>	<p>پانی نے اس کے آگ لگا دی زمانے میں اک آفت جہان تھی لگانے بجائے میں</p>	<p>سالم تھا پیش آگشتہ تیغ جو نہ تھا لشکر میں کوٹا تھا وہ لکھا جو نہ تھا</p>
<p>۱۳۷ پیش قدمی کا وہ لگاؤ تھا پیش قدمی کا وہ لگاؤ تھا پیش قدمی کا وہ لگاؤ تھا پیش قدمی کا وہ لگاؤ تھا</p>	<p>۱۳۸ پیش قدمی کا وہ لگاؤ تھا پیش قدمی کا وہ لگاؤ تھا پیش قدمی کا وہ لگاؤ تھا پیش قدمی کا وہ لگاؤ تھا</p>	<p>۱۳۹ پیش قدمی کا وہ لگاؤ تھا پیش قدمی کا وہ لگاؤ تھا پیش قدمی کا وہ لگاؤ تھا پیش قدمی کا وہ لگاؤ تھا</p>
<p>باہاں کر کے یوں اچھین یہ مہ لہا پھر جس طرح جنگ بدر شیر خدا پھر</p>	<p>سے پڑے اے اے غازی کی حرب کے لو با بھی دب گیا تھا یہ معنی میں ضرب کے</p>	<p>دریا بھی آب تیغ سے بے آبرو ہوا غل تھا کہ لوفرات کا پانی لہو ہوا</p>

<p>۵۴۴ وہ خود سب کو دیکھ کر حیرت منور ہوئے کہ جس نے سر غنیمت سے یہ کچھ دیکھ کر حیرت منور ہوئے تھا کہ بزرگ و مہیب سے بزرگ کائنات میں غیاث و شمس بھی تو کون ہیں</p>	<p>۵۴۵ یوں کہ تھی کہ زون کا ریسے جو حال تو نے بین میں بچے صفت لکھ کر جو حال تب تیرے کہ کیا کہ بین میں بچے صفت لکھ کر جو حال مطلق جوان میری میں سے کچھ نہ بنی</p>	<p>۵۴۶ دریاسے مع خیر مچتی وہ حباب تھا زہرہ شقی کا آکھ ملاتے ہی آب تھا</p>
<p>۵۴۷ بعد از سلام ٹھیکے عمر نے کیا بیان آپ نے کیا آگ کی مسرت سے بڑھ چلا نیزہ زمین پاگل کے بولا وہ دیوان سرگرم کا زار ہو کہ کون جوان</p>	<p>۵۴۸ باری گل لگ لگ کر تھی گلشن نام بولا بول کے وہ کہ مرے منہ سے یہ کلام چل گیا اگر علی کا خطبہ تشریف کلام کرتی جو شوق پیدا کا سبیر میری کلام</p>	<p>۵۴۹ پیدا کیا ہوا نام ہزاروں کو مال کے اتر دیا اب فرس عمر کا مال کے</p>
<p>۵۵۰ کے ہیں جہاں دست عمل دانا کو سرگرم کا زار ہو شاہ کا پیر پچھلے شقی نے بڑی گمان کا کھنڈر کئے کہما جوان بین بویا بویا کو</p>	<p>۵۵۱ کچھ بچے کیا کہ اس کی کو چست آلات حرب بن کیسے کہ اس کو ساتے قوی قوی تھے کہ عقل خست ساتے بین وہی غرور ہی غرور خست</p>	<p>۵۵۲ دیکھا نہ راستی کا مڑھ کج ادائی میں سبقت کسی پہ ہم نہیں کرتے ادائی میں</p>

<p>۱۶۱ لے تیغ بادشاہ بخت شعلہ باد اور سوار سستہ کار دارا باد اور برق طبع کوئی گزودن کجا باد لے سیف فائز و زبان شعلہ باد</p>	<p>۱۶۲ مادی بن تیغ شمع درخش گل بن تیغ شمع درخش کیا سحر می بن عین شمع کیا نور کی بساط سلیمان شمع</p>	<p>۱۶۳ لے تیغ کارا رتا ہی دہ دنیا پیران کی تیغ سے کسین کی تیغ دنیا رو باہ وہ پیشت دل تیغ آرا کلجہ غلام ملک جغتے بادشاہ</p>
<p>۱۶۴ ہاں سحر کہ ہوں کے لڑائی بگڑے جا چوین نہی ہوں سب کوئی ضلوع لڑ جا نک غازیو دکھا تا ہوں تصویر گلچہ غل بودرد کا عوض شور و لہو دہ تو لے تیغ ادھر سپر شاہ دین پناہ مرا دہ نذر ادھر جودہ دہ پناہ</p>	<p>۱۶۵ خالد بن ہن گرتی ہن بار بار دو جلیبی گرتی ہن تیغ ہن ہن ہن دھالو گرتی ہن تیغ ہن ہن ہن خالد بن ہن ہن ہن چلا وہ ہن ہن ہن شکر ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن</p>	<p>۱۶۶ اسن دہر کی صوبہ تیغ ہن ہن دو جلیبی گرتی ہن تیغ ہن ہن دھالو گرتی ہن تیغ ہن ہن ہن خالد بن ہن ہن ہن چلا وہ ہن ہن ہن شکر ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن</p>
<p>۱۶۷ دو دنوں کو سحر کہ ہن تنہا ہو خاک کی باکین اٹھی ہوئی ہن کیت سحر کی غالب ہی ہن گو وہ قوی تر ہے کیوسے غل ہے کہ لڑے ہن ید الدیوسے</p>	<p>۱۶۸ دو دنوں کو سحر کہ ہن تنہا ہو خاک کی باکین اٹھی ہوئی ہن کیت سحر کی غالب ہی ہن گو وہ قوی تر ہے کیوسے غل ہے کہ لڑے ہن ید الدیوسے</p>	<p>۱۶۹ دو دنوں کو سحر کہ ہن تنہا ہو خاک کی باکین اٹھی ہوئی ہن کیت سحر کی غالب ہی ہن گو وہ قوی تر ہے کیوسے غل ہے کہ لڑے ہن ید الدیوسے</p>
<p>۱۷۰ دو دنوں کو سحر کہ ہن تنہا ہو خاک کی باکین اٹھی ہوئی ہن کیت سحر کی غالب ہی ہن گو وہ قوی تر ہے کیوسے غل ہے کہ لڑے ہن ید الدیوسے</p>	<p>۱۷۱ دو دنوں کو سحر کہ ہن تنہا ہو خاک کی باکین اٹھی ہوئی ہن کیت سحر کی غالب ہی ہن گو وہ قوی تر ہے کیوسے غل ہے کہ لڑے ہن ید الدیوسے</p>	<p>۱۷۲ دو دنوں کو سحر کہ ہن تنہا ہو خاک کی باکین اٹھی ہوئی ہن کیت سحر کی غالب ہی ہن گو وہ قوی تر ہے کیوسے غل ہے کہ لڑے ہن ید الدیوسے</p>
<p>۱۷۳ دو دنوں کو سحر کہ ہن تنہا ہو خاک کی باکین اٹھی ہوئی ہن کیت سحر کی غالب ہی ہن گو وہ قوی تر ہے کیوسے غل ہے کہ لڑے ہن ید الدیوسے</p>	<p>۱۷۴ دو دنوں کو سحر کہ ہن تنہا ہو خاک کی باکین اٹھی ہوئی ہن کیت سحر کی غالب ہی ہن گو وہ قوی تر ہے کیوسے غل ہے کہ لڑے ہن ید الدیوسے</p>	<p>۱۷۵ دو دنوں کو سحر کہ ہن تنہا ہو خاک کی باکین اٹھی ہوئی ہن کیت سحر کی غالب ہی ہن گو وہ قوی تر ہے کیوسے غل ہے کہ لڑے ہن ید الدیوسے</p>

بے خبر ۱۱

<p>حکام فریاد کیا ہے جو چلا وہ نہ نکلتا گھر کی عرض ہے آپ ہی پانی سے تھیں فریاد کیا ہے جو چلا وہ نہ نکلتا گھر فریاد کیا ہے جو چلا وہ نہ نکلتا گھر</p>	<p>حکام ملا روک کر یہ چلا وہ نہ نکلتا گھر تو نہ نکلتا وہ نہ نکلتا گھر ملا روک کر یہ چلا وہ نہ نکلتا گھر ملا روک کر یہ چلا وہ نہ نکلتا گھر</p>	<p>حکام فریاد کیا ہے جو چلا وہ نہ نکلتا گھر فریاد کیا ہے جو چلا وہ نہ نکلتا گھر فریاد کیا ہے جو چلا وہ نہ نکلتا گھر فریاد کیا ہے جو چلا وہ نہ نکلتا گھر</p>
<p>دوبے ہوئے ہیں چہرہ کو شری چاہ میں یہ آب نہ خاک ہو اپنی نگاہ میں</p>	<p>فیاض ہیں کرم ہیں ابن کرم ہیں دشمن یہ رحم کرتے ہیں ہمہ رحم ہیں</p>	<p>تاب و تو اکو حرب میں مارا ہوا تھا وہ منج زبانی زخم کا مارا ہوا تھا وہ</p>
<p>حکام دوبے ہوئے ہیں چہرہ کو شری چاہ میں یہ آب نہ خاک ہو اپنی نگاہ میں</p>	<p>حکام ملا روک کر یہ چلا وہ نہ نکلتا گھر تو نہ نکلتا وہ نہ نکلتا گھر ملا روک کر یہ چلا وہ نہ نکلتا گھر ملا روک کر یہ چلا وہ نہ نکلتا گھر</p>	<p>حکام فریاد کیا ہے جو چلا وہ نہ نکلتا گھر فریاد کیا ہے جو چلا وہ نہ نکلتا گھر فریاد کیا ہے جو چلا وہ نہ نکلتا گھر فریاد کیا ہے جو چلا وہ نہ نکلتا گھر</p>
<p>مہلت ابھی ہو تیخ و سپر کو سینھال باقی ہو کچھ ہوس تو اسے بھی نکال لے</p>	<p>ہر خوف ضرب تیغ سے طالب پناہ کا بولی سپر کہ پھر گیارہ روسیہا کا</p>	<p>مہلت ابھی ہو تیخ و سپر کو سینھال باقی ہو کچھ ہوس تو اسے بھی نکال لے</p>
<p>حکام فریاد کیا ہے جو چلا وہ نہ نکلتا گھر فریاد کیا ہے جو چلا وہ نہ نکلتا گھر فریاد کیا ہے جو چلا وہ نہ نکلتا گھر فریاد کیا ہے جو چلا وہ نہ نکلتا گھر</p>	<p>حکام ملا روک کر یہ چلا وہ نہ نکلتا گھر تو نہ نکلتا وہ نہ نکلتا گھر ملا روک کر یہ چلا وہ نہ نکلتا گھر ملا روک کر یہ چلا وہ نہ نکلتا گھر</p>	<p>حکام فریاد کیا ہے جو چلا وہ نہ نکلتا گھر فریاد کیا ہے جو چلا وہ نہ نکلتا گھر فریاد کیا ہے جو چلا وہ نہ نکلتا گھر فریاد کیا ہے جو چلا وہ نہ نکلتا گھر</p>
<p>ہنستا ہی کیوں عرب کی حبت کو تو نہ کھو پانی تو پی چکا ہے بس آبِ برودہ کھو</p>	<p>تڑپا جو قلبِ شہم کے ساغِ چھلک پڑے اٹھا ہوا ان جگر سے کہ آنسو ٹپک پڑے</p>	<p>ہر چند ہاتھ دھوے ہوں اپنی حیات سے مہلت ملے تو پی لون میں پانی فرستے</p>

<p>۱۷۱ لکھنؤ میں پادشاہ کا روبرو رکھ کر کے سلسلے طائر شاہ کا پیر لہجہ ہی تھی فرق تو وہ مابھی ظفر مبار جو ہاتھ برق سی کووندی توجہ</p>	<p>۱۷۲ فرمانشہ نسا علی لکھنؤ شہزاد مین کیا کردن ندین مرانی پانچا کوئی نہ پیر حق کو تھا راہ انتظار مظاہریم پیر تم سے توجہ و سہار</p>	<p>۱۷۳ لے گئے تھے خوجہ سے لشکر کے بادشاہ بائیں راہ میں تھے من ہو گیا نگار آب اسطر تہاں جاب اور فرخ ناہکار غل جا ادھر اب آنے نہ پائے نہ پائے</p>
<p>چھوڑا سوار کو نہ فرس نہ تنگ کو اک شور تھا کہ کھا گئی مچھلی منگ کو</p>	<p>لا کے کہا نے دل کہ حیدر مہ تھا سکے تم مانگو اور حسین نہ پانی پلا سکے</p>	<p>نیز ملا دو سینوں سے گھوڑ و لکھنؤ کشتہ کرد وہیں علی لکھنؤ گھیر کے</p>
<p>۱۷۴ دوبوں کے گزرا جو باد وہ بیلوان جہیل پر انھیں کے پلکے کہ الامان بھگتی میں تھیں دو تھیں شکر پیکان بھگتی میں تھیں دو تھیں شکر پیکان</p>	<p>۱۷۵ دوبوں کے گزرا جو باد وہ بیلوان جہیل پر انھیں کے پلکے کہ الامان بھگتی میں تھیں دو تھیں شکر پیکان بھگتی میں تھیں دو تھیں شکر پیکان</p>	<p>۱۷۶ دوبوں کے گزرا جو باد وہ بیلوان جہیل پر انھیں کے پلکے کہ الامان بھگتی میں تھیں دو تھیں شکر پیکان بھگتی میں تھیں دو تھیں شکر پیکان</p>
<p>افلاک سے گذر گئی ساونت کی صدا آئی خدا کے عرش سے احست کی صدا</p>	<p>سب طو بہ تھا و غاے جناب امیر کا حلقہ نہ تھے غضب تھا خالہ تدیر کا</p>	<p>لاکھوں معرکہ میں کوئی یون لڑا نہیں غل تھا عرب میں دن کہی ایسا نہیں</p>
<p>۱۷۷ دیکھا دین پیکار میں شاہ جو در فدا کی کہ لے خلع سید اللہ شہزاد نہ پیکار میں شاہ جو در فدا کی کہ لے خلع سید اللہ شہزاد</p>	<p>۱۷۸ دیکھا دین پیکار میں شاہ جو در فدا کی کہ لے خلع سید اللہ شہزاد نہ پیکار میں شاہ جو در فدا کی کہ لے خلع سید اللہ شہزاد</p>	<p>۱۷۹ دیکھا دین پیکار میں شاہ جو در فدا کی کہ لے خلع سید اللہ شہزاد نہ پیکار میں شاہ جو در فدا کی کہ لے خلع سید اللہ شہزاد</p>
<p>موت آئے اب تو روج کو رحمت نصیب ہو یکے دعا کہ جلد شہادت نصیب ہو</p>	<p>یون حملہ در تھے تیغ نوکی قطار پر جانا ہو شیر جیسے غزالوں کی ڈار پر</p>	<p>زخموں سے تو بھی جو رہا اور ہم بھی چوہن افسوس بس ہی ہو کہ بابا سے دوہن</p>

۱۸۰
ظہار کوئی نہ پائے نہ پائے

<p>۱۹۱ ہلکا پس شیشی جانی فاشخار ہزارے شیشی کے گمانہ اردوس ہزار نبرد کا منہ بھریا گیا ہے پیکار ارکب کا جھمکے سے پہلو پور کا</p>	<p>۱۹۲ سینہ تو زینتِ تعالیٰ فریاد چھوٹی تھی لکے ہاتھوں نے نہ منج پیر ہلکا ہوا تھا سپیون کے چھین کا پیر غیر غنیمت جھمکے سے تھے کوئے دھرم</p>	<p>۱۹۳ پونجی جان از جود اگر شش پین دنیایا یہ ہوئی شش کن گناہ مین دوئلے گرسے لکے جانی جاتی اوقین سے گناہ کو تھامے ہوئے تھے کل مین</p>
<p>اڑاڑ کے طے جو کرتا تھا راہ تو اب کو غل تھا کہ پر خدائیے مین عقاب کو</p>	<p>ٹڑاٹھا جو کوڑیہ صدر تہ کان کا غل تھا کہ دم نکلتا ہو کر ٹیل جوان کا</p>	<p>چارون طرف جلال میں جاے تھے سطح بچے کو کھوکے شیر تر تباہ ہے جس طرح</p>
<p>۱۹۴ لکھ لکھ لکھ لکھ علقے سے جناب نہی پھر تو جھپون کی گراں آزار جناب دوب اسو مین لکھ لکھ لکھ لکھ دوئلے تھے غولے ان لکھ لکھ لکھ لکھ</p>	<p>۱۹۵ ہلکا پس شیشی جانی فاشخار ہزارے شیشی کے گمانہ اردوس ہزار نبرد کا منہ بھریا گیا ہے پیکار ارکب کا جھمکے سے پہلو پور کا</p>	<p>۱۹۶ پونجی جان از جود اگر شش پین دنیایا یہ ہوئی شش کن گناہ مین دوئلے گرسے لکے جانی جاتی اوقین سے گناہ کو تھامے ہوئے تھے کل مین</p>
<p>مجرع شیرج مین تھا اس جوم کے نیرب پر نیرب کھا ہے تھے جوم جوم کے</p>	<p>کرت خبر کوئی علی اکبر لدر گئے دیکھو تڑپ ہے ہن کہ شیر مگر گئے</p>	<p>شوش تھی کہ مادر اکبر لکھ لکھ لکھ خیمہ سے بنت فاطمہ باہر نکل آئے</p>
<p>۱۹۷ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ چاتی پیاسے سے لکھ لکھ لکھ دل تو لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ نیرب پر نیرب کھا ہے تھے جوم جوم کے</p>	<p>۱۹۸ ہلکا پس شیشی جانی فاشخار ہزارے شیشی کے گمانہ اردوس ہزار نبرد کا منہ بھریا گیا ہے پیکار ارکب کا جھمکے سے پہلو پور کا</p>	<p>۱۹۹ پونجی جان از جود اگر شش پین دنیایا یہ ہوئی شش کن گناہ مین دوئلے گرسے لکے جانی جاتی اوقین سے گناہ کو تھامے ہوئے تھے کل مین</p>
<p>مکڑ کے کد کے خون کے ڈیر مین بیکے کھوڑ پیہ یا علی ولی لکے رہ گئے</p>	<p>جو کھوڑ تھا تیغ دو دم تول تول کے دم توڑنا جواب وہی سہ کھول کھول کے</p>	<p>آباد مگر حسین کا تالچ ہو گیا خوشید دہر سے غولج ہو گیا</p>

<p>۴۴۴ بیاغنیض کیا کہ نہ ہو تو کجا بچھو کہ میرین جوانی میں آج میں کو بھی غلہ نہ فریق پر کھا بیاغنیض کیا کہ نہ ہو تو کجا</p>	<p>۴۴۴ بیاغنیض کیا کہ نہ ہو تو کجا بچھو کہ میرین جوانی میں آج میں کو بھی غلہ نہ فریق پر کھا بیاغنیض کیا کہ نہ ہو تو کجا</p>	<p>۴۴۴ بیاغنیض کیا کہ نہ ہو تو کجا بچھو کہ میرین جوانی میں آج میں کو بھی غلہ نہ فریق پر کھا بیاغنیض کیا کہ نہ ہو تو کجا</p>
<p>مرنگی جی فصل بھی آئے قضا نہ کی واستر کہ عمر نہ تم سے وفا نہ کی</p>	<p>بو لو تو منہ سے کہہ کہ میں بیکس امام ہوں سو کھی زبان دکھا کے کہا تشنہ کام ہوں</p>	<p>یوں قافلہ سے چھوٹا شہر پیر گیا سب نوجوان چلے گئے یہ پیر رہ گیا</p>
<p>۴۴۴ بالہ صلاہ آئی کہ بابا ادھر نہیں ای نکل نکل خاٹو نہ زیر شجر نہیں فائق سے لو کی جو طرح سمجھو نہیں جلد آئیے کہ آپ کا پاپا تو نہیں</p>	<p>۴۴۴ مرنگی جی فصل بھی آئے قضا نہ کی واستر کہ عمر نہ تم سے وفا نہ کی</p>	<p>۴۴۴ بیاغنیض کیا کہ نہ ہو تو کجا بچھو کہ میرین جوانی میں آج میں کو بھی غلہ نہ فریق پر کھا بیاغنیض کیا کہ نہ ہو تو کجا</p>
<p>در و جگر کہیں نہ اہل کا ہوتا ہو دیدار دیکھ لے تو مسافر و اندہ ہو</p>	<p>سید بفض ہے سپہ بد صفات کو گیر ہے ہوے ہیں خون پیاسے فرات کو</p>	<p>خیر آگے آگے جاتے ہو تم آسرا تو ہے گو ہم شکستہ باہن پہ سر ریختا تو ہے</p>
<p>۴۴۴ دامن تھا سب نہیں تین چھ چھ فرزند و نیا نظر آتا رہے پاک بیاغنیض کیا کہ نہ ہو تو کجا بچھو کہ میرین جوانی میں آج</p>	<p>۴۴۴ مرنگی جی فصل بھی آئے قضا نہ کی واستر کہ عمر نہ تم سے وفا نہ کی</p>	<p>۴۴۴ بیاغنیض کیا کہ نہ ہو تو کجا بچھو کہ میرین جوانی میں آج میں کو بھی غلہ نہ فریق پر کھا بیاغنیض کیا کہ نہ ہو تو کجا</p>
<p>تڑپا جو ذل تو تخت جگر سے بیٹلے رومی خداک لکھا پسر سے بیٹلے</p>	<p>ایٹھی زبان تو ہو ٹھہ بھی تھرا کے لگے کیسو زمین گرم پہ پل کھا کے رہ گئے</p>	<p>گر جسک دم سے ہو وہ سعادۂ شان سے قدرت خدا کی پیر جیسے نوجوان سے</p>

<p>۵۲۱ اگر غل اٹھا حرم سے کہو جو کر سب اس سانچہ کی ہو گئی ازاد و کو بیچ بیچے بیچے شاہ جو بیچے کی شمشیر</p>	<p>۵۲۲ جو کہ صبر کو سب کو الہام جگہ میں چرخ کی کیا گئے گھر سنگ تیرا جو ہے جو وہ نور</p>	<p>۵۲۳ اوی چیدار گیسوؤں کے ترستا اوی یادگار گیسوؤں کے ترستا اوی شکبار گیسوؤں کے ترستا</p>
<p>آفت میں ایک کو خبر دست پانہی سر پر کسی کے تھی تو کسی کے ردا تھی</p>	<p>پیون کی بین کر کے تن یا ش پاش بٹھلاؤ دو ہاتھ تمام کے الٹ کر</p>	<p>دنیا سیاہ ہو گئی دستہ پہاڑ ہے جنگل بسا ہوا جو مرا گرا جا رہے</p>
<p>۵۲۴ سب کی بون میں کیا غصہ تھا غم تھا کہ میں دو شہید کی چال یہ اپنی غصہ میں تیرے گیسوؤں کی چال</p>	<p>۵۲۵ تو اہل شہر کو جو غضب تو نہیں بدو دیا کہ جو غضب تو نے کیا شہید کی جو غضب</p>	<p>۵۲۶ اوی میرے گیسوؤں کے ترستا اوی میرے گیسوؤں کے ترستا اوی میرے گیسوؤں کے ترستا</p>
<p>وہی ہوں اسطہ میں سالت پناہ کا دستہ مجھے بتاے کوئی قتل گاہ کا</p>	<p>اس عمر میں یہ غل جوانی کا پھل ملا بستی مری لٹی تھے کیا احوال ملا</p>	<p>لاکھوں معرہ پیش آفتاب میں دوون کی پاش تھے مارا شہاب میں</p>
<p>۵۲۷ کہو جو تھا پہلے میں تھیں زخمی جو میں تھیں پہلے میں تھیں جہنم چھا ہوا پادہ بادل جو کھڑے</p>	<p>۵۲۸ اوی میرے گیسوؤں کے ترستا اوی میرے گیسوؤں کے ترستا اوی میرے گیسوؤں کے ترستا</p>	<p>۵۲۹ کہو جو تھا پہلے میں تھیں زخمی جو میں تھیں پہلے میں تھیں جہنم چھا ہوا پادہ بادل جو کھڑے</p>
<p>مان کا پیام کہ جسے دینے کو آئی ہوں اپنے مہر اوڑھو اسے کو لینے کو آئی ہوں</p>	<p>عاشق کے دل کو صبر کہاں فرمیں گھر سے نکل پڑی ہوں تیرا تیا گھر</p>	<p>غریب میں تھیں تھیں تھیں والا کا ساتھ دو مجھ کو بٹھا کے پرے میں بابا کا ساتھ دو</p>

<p>۴۴۴ لکھ لکھ شخص شاد و شاد کی بی بی کی روتی ہو جو بکلی ہو بے ردا مہر چوچھو سب سبایت مصطفیٰ بلو ارادہ کا ناپ کر تیاست ہو کیا</p>	<p>۴۴۵ ابد لکھ لکھتے لکھ کی غنائیں بزم غزائیں سب کے فلک ان کی بزمی ہو سہو کا شہر ہو لکھ لکھ لکھ کیا جیہ ردا دے ہو لکھ لکھ لکھ</p>	<p>۴۴۶ بزم غزائیں سب کے فلک ان کی بزمی ہو سہو کا شہر ہو لکھ لکھ لکھ کیا جیہ ردا دے ہو لکھ لکھ لکھ بزم غزائیں سب کے فلک ان کی بزمی ہو سہو کا شہر ہو لکھ لکھ لکھ کیا جیہ ردا دے ہو لکھ لکھ لکھ</p>
<p>غواہر حسین کی ہر دوا سی پتی کی ہے منہ پھرے ارے یہی پتی علی کی ہے</p>	<p>خیمے مسافران عدم نے نکالے ہیں جس قافلہ میں تم ہو وہ چلے واپس</p>	<p>۴۴۷ بزم غزائیں سب کے فلک ان کی بزمی ہو سہو کا شہر ہو لکھ لکھ لکھ کیا جیہ ردا دے ہو لکھ لکھ لکھ بزم غزائیں سب کے فلک ان کی بزمی ہو سہو کا شہر ہو لکھ لکھ لکھ کیا جیہ ردا دے ہو لکھ لکھ لکھ</p>
<p>۴۴۸ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ</p>	<p>۴۴۹ سلام علیک افادہ ایجا لکھ لکھ لکھ کہ جوابوں جو مراد لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ</p>	<p>۴۵۰ بزم غزائیں سب کے فلک ان کی بزمی ہو سہو کا شہر ہو لکھ لکھ لکھ کیا جیہ ردا دے ہو لکھ لکھ لکھ بزم غزائیں سب کے فلک ان کی بزمی ہو سہو کا شہر ہو لکھ لکھ لکھ کیا جیہ ردا دے ہو لکھ لکھ لکھ</p>
<p>گر کر کے امشب انوٹے طائر پھر کے تھے جھکا لے تھے شیر ہرن سر چھپتے تھے</p>	<p>۴۵۱ بزم غزائیں سب کے فلک ان کی بزمی ہو سہو کا شہر ہو لکھ لکھ لکھ کیا جیہ ردا دے ہو لکھ لکھ لکھ بزم غزائیں سب کے فلک ان کی بزمی ہو سہو کا شہر ہو لکھ لکھ لکھ کیا جیہ ردا دے ہو لکھ لکھ لکھ</p>	<p>۴۵۲ بزم غزائیں سب کے فلک ان کی بزمی ہو سہو کا شہر ہو لکھ لکھ لکھ کیا جیہ ردا دے ہو لکھ لکھ لکھ بزم غزائیں سب کے فلک ان کی بزمی ہو سہو کا شہر ہو لکھ لکھ لکھ کیا جیہ ردا دے ہو لکھ لکھ لکھ</p>
<p>۴۵۳ اش شیرین جو شیرین کی نہ تھی علیہ اشک کے لاش چلے شاہ کرا دیکھا کہ دودھ آتی ہو زلفیہ شیرین دیکھا کہ دودھ آتی ہو زلفیہ شیرین</p>	<p>۴۵۴ بزم غزائیں سب کے فلک ان کی بزمی ہو سہو کا شہر ہو لکھ لکھ لکھ کیا جیہ ردا دے ہو لکھ لکھ لکھ بزم غزائیں سب کے فلک ان کی بزمی ہو سہو کا شہر ہو لکھ لکھ لکھ کیا جیہ ردا دے ہو لکھ لکھ لکھ</p>	<p>۴۵۵ بزم غزائیں سب کے فلک ان کی بزمی ہو سہو کا شہر ہو لکھ لکھ لکھ کیا جیہ ردا دے ہو لکھ لکھ لکھ بزم غزائیں سب کے فلک ان کی بزمی ہو سہو کا شہر ہو لکھ لکھ لکھ کیا جیہ ردا دے ہو لکھ لکھ لکھ</p>
<p>سردھانپ لور دا سے قیامت چاہی کھڑی چلو میں علی اکبر خفا ہو</p>	<p>۴۵۶ بزم غزائیں سب کے فلک ان کی بزمی ہو سہو کا شہر ہو لکھ لکھ لکھ کیا جیہ ردا دے ہو لکھ لکھ لکھ بزم غزائیں سب کے فلک ان کی بزمی ہو سہو کا شہر ہو لکھ لکھ لکھ کیا جیہ ردا دے ہو لکھ لکھ لکھ</p>	<p>۴۵۷ بزم غزائیں سب کے فلک ان کی بزمی ہو سہو کا شہر ہو لکھ لکھ لکھ کیا جیہ ردا دے ہو لکھ لکھ لکھ بزم غزائیں سب کے فلک ان کی بزمی ہو سہو کا شہر ہو لکھ لکھ لکھ کیا جیہ ردا دے ہو لکھ لکھ لکھ</p>

[illegible]

<p>۴۱ چرخِ بختی خاندانِ دکن کی دکان دلِ نوکِ آرزو جو نہ ہو نہ جگر کا دغ سرِ کھنکھوں کا نورِ کھنکھوں کا دغ زنا جو ان بیٹے کا ہو نہ جگر کا دغ</p>	<p>۴۲ زنا جو بلی کے لئے کو کر کے دھڑکے اسے تو شیشِ بلی کے لئے کو کر کے دھڑکے زنا جو بلی کے لئے کو کر کے دھڑکے اسے تو شیشِ بلی کے لئے کو کر کے دھڑکے</p>	<p>۴۳ ایلِ تم نے منہ سے پھینکا دیا ہون ایلِ تم نے منہ سے پھینکا دیا ہون ایلِ تم نے منہ سے پھینکا دیا ہون ایلِ تم نے منہ سے پھینکا دیا ہون</p>
<p>یہ حالِ بنِ فاطمہ کے دل سے پوچھیے زخمِ جگر کے درد کو کھاکل سے پوچھیے</p>	<p>اس میرے شیر کا کسی جگر میں چھپے اس میرے چاند کون سے باد میں چھپے</p>	<p>یو لو پدر سے نشہ دہانی کا واسطہ صورت دکھا دو اپنی جوانی کا واسطہ</p>
<p>۴۴ جب بھی گھر کے اندر آکر نہ ہوں فرزندِ فاطمہ کا کون نہ لے نہ ہوں لڑہا تھا جسم کا تین فرزند شکیلِ شمال چلا تھے تین سید بہادریہ میرِ شمال</p>	<p>۴۵ اگر بھاری آگ کی نیند میں نہ ہوں بھٹکوں کو تمام کو تم کی نیند میں نہ ہوں کھو گئے تین فرزندِ شکیلِ شمال کیا جانیں خطِ ابلیس میں جس کی نیند میں نہ ہوں</p>	<p>۴۶ بانیِ جہانِ باری اس میں چھپے ناشادِ نامِ راجی اس میں چھپے رورو کے کیوں نہ نہ چھپے رورو کے کیوں نہ نہ چھپے</p>
<p>تھامے ہوے کلہر کو گھر کے پھرتے تھے اک اک قدم پہ ٹھوکر پکھال کے کرتے تھے</p>	<p>الہر سببِ خال کو کہ نہایت ضعیف ہوں بیٹا ابھی جوان ہو تم ہم خیف ہیں</p>	<p>اک لڑی تیرے خلق سے جائز کار کیا ارمان مان کو بیاہ رچانے کار کیا</p>
<p>۴۷ بھٹکوں کے پتھر کے پتھر کے پتھر کے بھٹکوں کے پتھر کے پتھر کے پتھر کے بھٹکوں کے پتھر کے پتھر کے پتھر کے بھٹکوں کے پتھر کے پتھر کے پتھر کے</p>	<p>۴۸ ای کو بلی کے لئے شیشِ بلی کے لئے ای کو بلی کے لئے شیشِ بلی کے لئے ای کو بلی کے لئے شیشِ بلی کے لئے ای کو بلی کے لئے شیشِ بلی کے لئے</p>	<p>۴۹ بیٹا جہاں آگ کی نیند میں نہ ہوں اسے نورِ عینِ باب کی حالتِ تباہی دمِ بھٹکوں کے پتھر کے پتھر کے پتھر کے جانیں کہ کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے</p>
<p>دیکھی جو کوئی لاش تو گھر کے گریز ہے جلدی کبھی چلے کبھی مش کھاکے گریز ہے</p>	<p>فرزندِ فاطمہ کی خیفی بہ جسم کر ای نو جوان پدر کی ضعیفی بہ رحم کر</p>	<p>طاقت جو تھی بدین و نہ سببِ بدین اب تم ہمارے آنکھوں کی بنیانی لیکے</p>

[illegible]

<p>۵۱۱ چلیس شاہ دین کا وہ جی کا وہ بیٹے حسین صلیم اللہ تعالیٰ کراڑ وال سپہ سالار تھا بلخ قحوی کا دادہ دادہ نہال تھا</p>	<p>۵۱۲ نک صدایک شہنشاہ نامہ بہمنگل مصطفیٰ تری آواز کے شمار دور سکے جولا شہنشاہان و بیقرار دیکھا نقش پیر جو زمین و ملک خوار</p>	<p>۵۱۳ الکبرنج بکشت منجی نزار دیکھا لوبجری توئی آج کو کھول فرخ گنگو کھلے کبابین پیر اب کونئی دم کھینچتی جی پور</p>
<p>یہ غزل حسین کہ پہلے پہل ملا برجھی سے اسکو مارے کیا کھیل ملا</p>	<p>دیکھا لوبسیر کا تو دل تھر تھرا گیا آنکھوں کے پیچھے شہ کی اندھیرا سا گیا</p>	<p>اب والدہ سے تابیقات فراق ہے مادر کے دیکھنے کا بہت اشتیاق ہے</p>
<p>۵۱۴ اسو اسل کے کھینچ گیا مین گت کیا تباہ ہو کر گیا کیا فوج ان فضیلتی میں جو ہے سباجی کی زینت کا نقشہ چھپ گیا</p>	<p>۵۱۵ لاشیں سپر و کھینچے لاشیں کچھ تپتی زمین کچھ جیواں چلیں تھے تھکے تھکے جیواں اور ان شیر بدست جیواں</p>	<p>۵۱۶ شہ کے لاشیں باؤ و ڈیوٹی لاشیں آؤ میں بچوں تھیں سے میر نونال فرزند کو جو کھینچے لاشیں لے کر جیواں ہو کر لاشیں</p>
<p>صدقہ کرو پد کو اب اس لوہین پر تو اور لاکے پھر دو خلق حسین پر</p>	<p>میں دیکھتا ہوں پاؤں میں پر کرتے ہو اٹار ہو میں برس میں پد پر کھڑے ہو</p>	<p>چلاے شاہ دین کہ جہانے گزرتے مادر کو دیکھنے کی نہ پالے کہ مر گئے</p>
<p>۵۱۷ گلجلی آئی اتنے تیرا کھینچ گیا اب جان لب بون تیرے شاہ کا جو غفر کسی کو کشتن تیرا سرتیر جو کہ لکھ لکھ لکھ لکھ</p>	<p>۵۱۸ تقدیب بکشت منجی نزار دیکھا لوبجری توئی آج کو کھول فرخ گنگو کھلے کبابین پیر اب کونئی دم کھینچتی جی پور</p>	<p>۵۱۹ دو لہا بنے ہیں خوشی مندی دلاستیں سہرا تھیں کھانے کو منتیں دلاستیں</p>
<p>اکو وہ خون بھرا ہوا چہرہ ہو کر سے بہل سا لوٹا ہوں کلیم کے در سے</p>	<p>برے عصا کے ہاتھ میں بیٹے کا ہاتھ ہو ہو آرزو وہاں سے سفر ہو تو ساتھ ہو</p>	<p>دو لہا بنے ہیں خوشی مندی دلاستیں سہرا تھیں کھانے کو منتیں دلاستیں</p>

<p>۴۱۴ میں نے کہا کہ اگر تیرا دل ہو یا بہتوں کو کہہ دے کہ میں نے تیرا دل چاہا تھا تو اس سے مراد یہ کہ کیا ہوا</p>	<p>۴۱۵ میں نے کہا کہ اگر تیرا دل ہو یا بہتوں کو کہہ دے کہ میں نے تیرا دل چاہا تھا تو اس سے مراد یہ کہ کیا ہوا</p>	<p>۴۱۶ میں نے کہا کہ اگر تیرا دل ہو یا بہتوں کو کہہ دے کہ میں نے تیرا دل چاہا تھا تو اس سے مراد یہ کہ کیا ہوا</p>
<p>کس کا جوان پسیر تھا کہ ماہر ہے چنگیا کیس کی کوکہ اجر لگی مگر کھاٹ گیا</p>	<p>بابا یہ صند ہو گئے آئینہ استبول کی اتک بے ہو منہ میں اگلی سول کی</p>	<p>مندی ہو کی چاندی چھاتی سے بگلی ہنوں کو نیک لینے کی شہری رہ گلی</p>
<p>۴۱۷ میں نے کہا کہ اگر تیرا دل ہو یا بہتوں کو کہہ دے کہ میں نے تیرا دل چاہا تھا تو اس سے مراد یہ کہ کیا ہوا</p>	<p>۴۱۸ میں نے کہا کہ اگر تیرا دل ہو یا بہتوں کو کہہ دے کہ میں نے تیرا دل چاہا تھا تو اس سے مراد یہ کہ کیا ہوا</p>	<p>۴۱۹ میں نے کہا کہ اگر تیرا دل ہو یا بہتوں کو کہہ دے کہ میں نے تیرا دل چاہا تھا تو اس سے مراد یہ کہ کیا ہوا</p>
<p>اہی تھی مان شاد ہوا کی فوج واکرو ان خونین دہلی زلفیہ پہ بکھو خدا کرو</p>	<p>بیجاں کئے کر دیا بانو کی جان کو کسی نظر کی مگر کھیل جوان کو</p>	<p>بن بیا ہے اندر کے مریاں جہان سے نشا و نامر اوسد صاحب جہان سے</p>
<p>۴۲۰ میں نے کہا کہ اگر تیرا دل ہو یا بہتوں کو کہہ دے کہ میں نے تیرا دل چاہا تھا تو اس سے مراد یہ کہ کیا ہوا</p>	<p>۴۲۱ میں نے کہا کہ اگر تیرا دل ہو یا بہتوں کو کہہ دے کہ میں نے تیرا دل چاہا تھا تو اس سے مراد یہ کہ کیا ہوا</p>	<p>۴۲۲ میں نے کہا کہ اگر تیرا دل ہو یا بہتوں کو کہہ دے کہ میں نے تیرا دل چاہا تھا تو اس سے مراد یہ کہ کیا ہوا</p>
<p>وادی لگی نہ قبر میں مان کو گاڑ کے جنت میں جا بے مری سہی آجائے</p>	<p>چین آئینگانہ دن کو نہ اڑو کو شوقی جسے تک جیونگی تیری جان کو دنگی</p>	<p>بستی مری آج لگی ویرانہ ہو گیا شادی کمان کی مگر تو عمر اچان ہو گیا</p>

<p>۴۱ کیا جو وہ کرنا ارادہ نہیں کرتا کیا بچہ جو وہ نہ کر لیا اور نہ کرے کس طرح جو قتل کر لیا اور نہ کرے کس طرح کا ہو جو کہ جا رہا ہے</p>	<p>۴۲ کنا ہو جو کہ نہ کرے کنا ہو جو کہ نہ کرے کنا ہو جو کہ نہ کرے کنا ہو جو کہ نہ کرے</p>	<p>۴۳ کنا ہو جو کہ نہ کرے کنا ہو جو کہ نہ کرے کنا ہو جو کہ نہ کرے کنا ہو جو کہ نہ کرے</p>
<p>صابر بھی تڑپتے ہیں وہ کیا بچہ اک داغ ہو اولاد کا اک بھائی کا غم</p>	<p>سب کھ ہوں یہ خالق یہ جدائی داغ اپنا کسی بھائی کو بھائی نہ دکھائے</p>	<p>اکھون سہنہاں چاہنے والے ہو دو محبوب جو ان گود کے پالے ہو دو</p>
<p>۴۴ جان بھائی نہ کرے جان بھائی نہ کرے جان بھائی نہ کرے جان بھائی نہ کرے</p>	<p>۴۵ کنا ہو جو کہ نہ کرے کنا ہو جو کہ نہ کرے کنا ہو جو کہ نہ کرے کنا ہو جو کہ نہ کرے</p>	<p>۴۶ کنا ہو جو کہ نہ کرے کنا ہو جو کہ نہ کرے کنا ہو جو کہ نہ کرے کنا ہو جو کہ نہ کرے</p>
<p>دولت ہو بڑی بیٹے کا اور بھائی کا جینا انسان کے لیے موت تہائی کا جینا</p>	<p>مر جاے پسر تو ہو پھر امید پسر کی بھائی نہ جدا ہو یہ نشانی ہو پدر کی</p>	<p>فرج غم داند وہ میں نہیں پھر کرے اک جان پہ دو کو وہ الم ساتھ کرے</p>
<p>۴۷ کیا جو وہ کرنا ارادہ نہیں کرتا کیا بچہ جو وہ نہ کر لیا اور نہ کرے کس طرح جو قتل کر لیا اور نہ کرے کس طرح کا ہو جو کہ جا رہا ہے</p>	<p>۴۸ کنا ہو جو کہ نہ کرے کنا ہو جو کہ نہ کرے کنا ہو جو کہ نہ کرے کنا ہو جو کہ نہ کرے</p>	<p>۴۹ کنا ہو جو کہ نہ کرے کنا ہو جو کہ نہ کرے کنا ہو جو کہ نہ کرے کنا ہو جو کہ نہ کرے</p>
<p>جب صرف خزان گلشن اولاد کو برجی اسے لگتی ہو جو شمشاد کو لکھے</p>	<p>مظلوم سے باعث نفس سرو کا پوچھو گر پوچھو تو بسل سے مزار دکا پوچھو</p>	<p>جینا غم جان کا وہ میں مشکل بہ بشر کا پتھر کا کلیجہ تو نہیں ل سے بشر کا</p>

<p>۱۰ و ارث کا سونچا ہے یہ غم نہیں ہے اور سونچے ہوئے غم کی جڑیں ہیں جس سے بچنے کے لیے غم کو بھولنا و ارث کا سونچا ہے یہ غم نہیں ہے</p>	<p>۱۱ ماترین کو کیا جانو نہ قاتل اچائی جیتا جو سے مرے میں تھا اچائی بہن میں مرے جان کو قاتل اچائی بہن میں مرے جان کو قاتل اچائی</p>	<p>۱۲ فرماتے ہیں صدیقین بڑھائی کے غم کے نہ تڑپنے دو ہمیں گردِ مسلم کے نہ تڑپنے دو ہمیں گردِ مسلم کے نہ تڑپنے دو ہمیں گردِ مسلم کے</p>
<p>۱۳ و ارث کا سونچا ہے یہ غم نہیں ہے اور سونچے ہوئے غم کی جڑیں ہیں جس سے بچنے کے لیے غم کو بھولنا و ارث کا سونچا ہے یہ غم نہیں ہے</p>	<p>۱۴ خون اس کا بہا چشم کو پریم نہ کر دین ہو جو یہ غم ایسا ہے کہ ماتم نہ کر دین خون اس کا بہا چشم کو پریم نہ کر دین ہو جو یہ غم ایسا ہے کہ ماتم نہ کر دین</p>	<p>۱۵ نقد پر بھائی کو سنا ہے کھولنا دے دے دو کہ جی بھر کے ابھی نہیں کیا وہ تیرا دل میں چھوڑے گا سو گیا سرا ہے ہر سانس کی آواز</p>
<p>۱۶ و ارث کا سونچا ہے یہ غم نہیں ہے اور سونچے ہوئے غم کی جڑیں ہیں جس سے بچنے کے لیے غم کو بھولنا و ارث کا سونچا ہے یہ غم نہیں ہے</p>	<p>۱۷ اب منہ سے نکلتا ہو کلیر مر اچھٹکر روئیں گے حسین اپنے بچتے سے لپٹکر اب منہ سے نکلتا ہو کلیر مر اچھٹکر روئیں گے حسین اپنے بچتے سے لپٹکر</p>	<p>۱۸ ہو داغ بڑا بھائی کے مر جانے کا جھکو کیون رو کسی ہو چین نہیں آئے کا جھکو ہو داغ بڑا بھائی کے مر جانے کا جھکو کیون رو کسی ہو چین نہیں آئے کا جھکو</p>
<p>۱۹ حضرت نے کہا اب مر دیند کو رو عباس کو پس و چکین فرزند کو رو حضرت نے کہا اب مر دیند کو رو عباس کو پس و چکین فرزند کو رو</p>	<p>۲۰ تصویری باس کے حیرت میں کھڑی تہنا علی اکبر کی مرے لاش پڑی تصویری باس کے حیرت میں کھڑی تہنا علی اکبر کی مرے لاش پڑی</p>	<p>۲۱ بھٹ جاے جگر جس کا وہ بے نہن ہوتا کیا بھائی کے ماتم میں برادر نہیں ہوتا بھٹ جاے جگر جس کا وہ بے نہن ہوتا کیا بھائی کے ماتم میں برادر نہیں ہوتا</p>

<p>۴۱ ہر چہ کہ تیرے دل میں ہے ہر چہ کہ تیرے دل میں ہے ہر چہ کہ تیرے دل میں ہے ہر چہ کہ تیرے دل میں ہے</p>	<p>۴۲ ہر چہ کہ تیرے دل میں ہے ہر چہ کہ تیرے دل میں ہے ہر چہ کہ تیرے دل میں ہے ہر چہ کہ تیرے دل میں ہے</p>	<p>۴۳ ہر چہ کہ تیرے دل میں ہے ہر چہ کہ تیرے دل میں ہے ہر چہ کہ تیرے دل میں ہے ہر چہ کہ تیرے دل میں ہے</p>
<p>کس پائیں میں تہا یہ ہزاروں سے کہیں کس پائیں میں تہا یہ ہزاروں سے کہیں کس پائیں میں تہا یہ ہزاروں سے کہیں کس پائیں میں تہا یہ ہزاروں سے کہیں</p>	<p>دے بھی دیتے تھے سوچی کھوئے نہیں دے بھی دیتے تھے سوچی کھوئے نہیں دے بھی دیتے تھے سوچی کھوئے نہیں دے بھی دیتے تھے سوچی کھوئے نہیں</p>	<p>ہو فرش کی جا خاک تن زار کے نیچے ہو فرش کی جا خاک تن زار کے نیچے ہو فرش کی جا خاک تن زار کے نیچے ہو فرش کی جا خاک تن زار کے نیچے</p>
<p>۴۴ ہر چہ کہ تیرے دل میں ہے ہر چہ کہ تیرے دل میں ہے ہر چہ کہ تیرے دل میں ہے ہر چہ کہ تیرے دل میں ہے</p>	<p>۴۵ ہر چہ کہ تیرے دل میں ہے ہر چہ کہ تیرے دل میں ہے ہر چہ کہ تیرے دل میں ہے ہر چہ کہ تیرے دل میں ہے</p>	<p>۴۶ ہر چہ کہ تیرے دل میں ہے ہر چہ کہ تیرے دل میں ہے ہر چہ کہ تیرے دل میں ہے ہر چہ کہ تیرے دل میں ہے</p>
<p>کیونکر انھیں یہ نشہ وہاں باپ روئے کیونکر انھیں یہ نشہ وہاں باپ روئے کیونکر انھیں یہ نشہ وہاں باپ روئے کیونکر انھیں یہ نشہ وہاں باپ روئے</p>	<p>غفلت تمھیں ایسی ہو کہ کروٹ نہیں لے غفلت تمھیں ایسی ہو کہ کروٹ نہیں لے غفلت تمھیں ایسی ہو کہ کروٹ نہیں لے غفلت تمھیں ایسی ہو کہ کروٹ نہیں لے</p>	<p>پر دیں میں بر باد مجھ کر گئے بیٹا پر دیں میں بر باد مجھ کر گئے بیٹا پر دیں میں بر باد مجھ کر گئے بیٹا پر دیں میں بر باد مجھ کر گئے بیٹا</p>
<p>۴۷ ہر چہ کہ تیرے دل میں ہے ہر چہ کہ تیرے دل میں ہے ہر چہ کہ تیرے دل میں ہے ہر چہ کہ تیرے دل میں ہے</p>	<p>۴۸ ہر چہ کہ تیرے دل میں ہے ہر چہ کہ تیرے دل میں ہے ہر چہ کہ تیرے دل میں ہے ہر چہ کہ تیرے دل میں ہے</p>	<p>۴۹ ہر چہ کہ تیرے دل میں ہے ہر چہ کہ تیرے دل میں ہے ہر چہ کہ تیرے دل میں ہے ہر چہ کہ تیرے دل میں ہے</p>
<p>مباروت بھی اٹھوا نہیں کتا پرائے کا مباروت بھی اٹھوا نہیں کتا پرائے کا مباروت بھی اٹھوا نہیں کتا پرائے کا مباروت بھی اٹھوا نہیں کتا پرائے کا</p>	<p>دن دھل گیا اب کون سے سوئے کا محل ہے دن دھل گیا اب کون سے سوئے کا محل ہے دن دھل گیا اب کون سے سوئے کا محل ہے دن دھل گیا اب کون سے سوئے کا محل ہے</p>	<p>معلوم نہ تھا یہ کہ جو ان ہو کے مر گئے معلوم نہ تھا یہ کہ جو ان ہو کے مر گئے معلوم نہ تھا یہ کہ جو ان ہو کے مر گئے معلوم نہ تھا یہ کہ جو ان ہو کے مر گئے</p>

<p>۴۴ بہارِ بانی گانگ لکھنؤ سے تھی تھی نہایت ہو سب پر چھوڑ دیا سرمسکے باغوں میں گئی تھی جہاں جہاں جہاں جہاں</p>	<p>۴۴ بہارِ بانی گانگ لکھنؤ سے تھی تھی نہایت ہو سب پر چھوڑ دیا سرمسکے باغوں میں گئی تھی جہاں جہاں جہاں جہاں</p>	<p>۴۴ بہارِ بانی گانگ لکھنؤ سے تھی تھی نہایت ہو سب پر چھوڑ دیا سرمسکے باغوں میں گئی تھی جہاں جہاں جہاں جہاں</p>
<p>گودی سے رکھا خاکہ دلبند کا لاشہ سرسنگے اٹھی چھوڑ گئے فرزند کا لاشہ</p>	<p>گودی سے رکھا خاکہ دلبند کا لاشہ سرسنگے اٹھی چھوڑ گئے فرزند کا لاشہ</p>	<p>گودی سے رکھا خاکہ دلبند کا لاشہ سرسنگے اٹھی چھوڑ گئے فرزند کا لاشہ</p>
<p>۴۴ گودی سے رکھا خاکہ دلبند کا لاشہ سرسنگے اٹھی چھوڑ گئے فرزند کا لاشہ</p>	<p>۴۴ گودی سے رکھا خاکہ دلبند کا لاشہ سرسنگے اٹھی چھوڑ گئے فرزند کا لاشہ</p>	<p>۴۴ گودی سے رکھا خاکہ دلبند کا لاشہ سرسنگے اٹھی چھوڑ گئے فرزند کا لاشہ</p>
<p>۴۴ گودی سے رکھا خاکہ دلبند کا لاشہ سرسنگے اٹھی چھوڑ گئے فرزند کا لاشہ</p>	<p>۴۴ گودی سے رکھا خاکہ دلبند کا لاشہ سرسنگے اٹھی چھوڑ گئے فرزند کا لاشہ</p>	<p>۴۴ گودی سے رکھا خاکہ دلبند کا لاشہ سرسنگے اٹھی چھوڑ گئے فرزند کا لاشہ</p>
<p>۴۴ گودی سے رکھا خاکہ دلبند کا لاشہ سرسنگے اٹھی چھوڑ گئے فرزند کا لاشہ</p>	<p>۴۴ گودی سے رکھا خاکہ دلبند کا لاشہ سرسنگے اٹھی چھوڑ گئے فرزند کا لاشہ</p>	<p>۴۴ گودی سے رکھا خاکہ دلبند کا لاشہ سرسنگے اٹھی چھوڑ گئے فرزند کا لاشہ</p>

<p>۴۲۲ بچوں کا جو ساتھ اور سرگید مروت اک لال جو چاروں کو لالہ و دختر نہت بین کلمتہ کو ترار آہنگا کنویر اس چاند سی چھائی پودہ پونچھ</p>	<p>۴۲۳ زینبائیں سیری کی بلا سخت جو خیر لازم ہو ہو سلسلہ صبر کی پایہ مرا تے ہیں جو پونہ کے لئے زلف فرزند بلتے نہیں کیا طعن میں ان کو کچھ</p>	<p>۴۲۴ جیتا ہو خوش کوئی اسن اوچتین یارس جو مکان کوئی خانہ تین جو جہاں بہار اور خزان کل جہنم ہم ہے اہل بیچہ کہ جو چن چن</p>
<p>ماوان ہو چلی تو سب بھلنے کی تین صد تے گئی لوٹدی سے تو پلنے کی تین</p>	<p>کرویتا ہو آسان ہر اک پنج و من کو کچھ دور نہیں پکیر لو اولاد حسن کو</p>	<p>ہر شام کو دس بیس چراغ بھر تین ہر صبح کو دس آتے ہیں اردش تین</p>
<p>۴۲۵ خضر خچر کیا سب کد کا شاعر حواد پر استش کا ستر ادا اصرار جو لوگ تو محبوب ہیں شاعر خدا ہے چھین جا رہا دوسرے تو شاعر خدا ہے</p>	<p>۴۲۶ کیا عمر تھی فرزندوں کی کچھ بچائی یہ دکان پر ہے پرورش میں لطف بچائی تھا غم کو کوئی ادک کس کس جیلانی وہ جی چھوڑ گئے تھے چو کمانی</p>	<p>۴۲۷ جاری ہو سدا حکم تغیری و جالی موت ہو جو جاہ و شہر کمانی مانی کمر تو لبہ آبا کوئی اور کوئی کھلی موت جانی جو عدت کوئی بے وار کھلی</p>
<p>اولاد علی عقدہ کشائی کیلے ہو یہ قید تو امت کی رہائی کیلے ہو</p>	<p>شادی نہیں ہتی ہو سدا غم نہیں تیا دنیا کا بھی ایک سا عالم نہیں رہتا</p>	<p>آباد کوئی ہوتا ہو لٹ جاتا ہو کوئی پھنستا ہو کوئی قید میں چھٹ جاتا ہو</p>
<p>۴۲۸ میں کون ہوں جسکے پیہ گزرتا رہی نظا غم رب الفربا بندہ باری فیض سی کا خامس ہاتھ جاری مارت ہی مالک دی غم کا تھاری</p>	<p>۴۲۹ عجاوب کی کلمتیں غم کو غم نہ سب ہیں ترے لیے وہی قمار جو سدا بوکا دی جو سب کے تقدیر میں جو کسا پیشکش تھی مر گئے تھے کیا کیا</p>	<p>۴۳۰ میں نے بچا دے کوئی اور کوئی بچا دے مختے کوئی صورت ترے کس کوئی بچا دے آزاد ہو کر سرسبز کس جا کو بچا دے سطل میں چوچیں کس جا کو بچا دے</p>
<p>عورت کا رنڈا پایہ گزرتا ہو جیسا شوہر کیلے کیا کوئی مر جاتا ہو صاحب</p>	<p>جلدی میں وصیت کے سخن ہو چھینکے فرزند جو ان مر گیا ہم رو نہیں کتے</p>	<p>اشکوں کی گلی کو سدا حق ہو چھینم غنجے تو ہنستے ہیں اور روئی ہو چھینم</p>

<p>۴۴۴ عادی ہو کر شخصی کو غم کھا اپنی خلعت کوئی بپا ہوا کفن پاتا جو کوئی آتا ہو جان میں کوئی اور جاتا جو کوئی اکھٹا ہو کوئی بھول تو مہجہا جو کوئی</p>	<p>۴۴۵ نظر کے کیسٹن سنا کر کھانچا نہرا علم نہ ازانہ نہ ہر نہ درد کا وہ جو ہم کی پریشانی وہ کہیں کی گرفتار وہ فیر کی درخت وہ غریب وہ شہ</p>	<p>۴۴۶ گر غور سے دیکھا تو بھروسہ نہیں دم کا دنیا بھی مرتع ہو عیش وادی و غم کا</p>
<p>۴۴۷ سبھی کے ہر اک لاندہ کو آقا کل آئے لاشہ لے باہر شہ والا نکل آئے</p>	<p>۴۴۸ عقلیت سے موت کا وطر کا نہیں سیکو در پیش ہو وہ راہ کہ نہ دیکھا نہیں سیکو</p>	<p>۴۴۹ گرفتار ہو کر بے دست شاہی اک آتا ہو دنیا میں تو آتے تباہی بہن پرست سب کے بے فضل آتی چین چین پڑتا ہو جو آتی ہو تباہی</p>
<p>۴۵۰ عادی ہیں لڑکین سے ہم اس ہر خون مارے تھے یونہی تیر خزانہ یہ حسن کے</p>	<p>۴۵۱ ہم نہ بجز بیکسی یاس نہ ہو گا سوئیں گے لحد میں تو کوئی یاس ہو گا</p>	<p>۴۵۲ سلطان بھی کفن کیلئے قلعہ ہو کہیں لاٹھوں گھر اسی طرح سے تاج ہو کہیں</p>
<p>۴۵۳ فرمایا کہ لایا ہوں چھڑا کر لے مان سے اسے خاک خیر و ادرے دھت جان سے</p>	<p>۴۵۴ کیا قبر میں ہو نہ گناہ آہ نہیں ہے لاندہ ہیں ابھی اور کوئی ہنر نہیں ہے</p>	<p>۴۵۵ لاندہ ہو اگر آج بھروسہ نہیں کل کا چھبیس گاہر اک الفہ تلی اہل کا</p>

<p>۴۶۴ خضر کے کہا بندہ چو فضل آتی سج گئے ہیں مائے ساس کا جی میری زلفی بوی کسی اور کی شاہی بان مان مجھے منظر زیندہ کی شاہی</p>	<p>۴۶۵ یکے پوسے جاوہ تافانہ زمین پر خاتمہ پیکین جیسے ہوا و فتن تیرے کھجی چادر شاہ زمین پر پوسے پائے شکرے کا بے دین بے</p>	<p>۴۶۶ مہلت ابھی ہے تو انھیں گوئے ادبی کی وہ فوج کی امت تھی یہ اہت بی کی</p>
<p>۴۶۷ بہی کو تو دیکھو کہ عجبت کت و شان ہے چشمیر کے چس کے لشکر کا نشان ہے</p>	<p>۴۶۸ جبریل سرافیل سپرداری کو آئے اقبال و شرم غاشیہ برداری کو آئے</p>	<p>۴۶۹ خضر کے کہا اسے سپر سید لو کہ جو کمر تو اس فوج کا قصہ جی کو کہ</p>
<p>۴۷۰ خوشبو سے گلستان ارم ہمیں بھری گویا ورق زہر پہ کلی گل کی دھری ہے</p>	<p>۴۷۱ گھوڑے پہ شہادت ہو تم تو تک و کون محبوب خدا ساتھ ہیں سرنگے جلوین</p>	<p>۴۷۲ تن روح سے خالی ہوں دین چاک اندھی ابھی دیو آئے کہ کمر کے یہ چاک</p>
<p>۴۷۳ ہنسنے میں جو پڑ جاتا ہو علس ان کا فک بکلی بھی تڑپ جاتی ہو دانتو کی چک پر</p>	<p>۴۷۴ دیکھے سے نہ کیوں ہوشا لڑین اہل کے آنکھیں تو ہیں آہو کی یہ تیر دہن سدا</p>	<p>۴۷۵ مشکل نہیں کچھ سہل ہے سدا غلامین کھائیکے ہیں برجیان اس گرم ہلوین</p>

<p>۴۴۴ دل کی گردن کی صفائے نیکان مستجاب کو چھوٹے چھوٹے گلے کا ارن گو کہ یہ مال شل بلے اگر بیان شان و شان سرفراز بنان</p>	<p>۴۴۵ مطلع دوش کو حسینی جب ظہر کا شعلہ گئی موم حسینی راہی کو حسینی ہو ادر بار حسینی غالی قفا سے ہو ادر بار حسینی ار کیا دریا ہو ادر بار حسینی</p>	<p>۴۴۶ از وقت تھوڑے تھوڑے دوانی روشنی میں چھوٹے چھوٹے گلے زلفوں سے نالیاں چھوٹے چھوٹے گلے تھوڑے تھوڑے گلے</p>
<p>چیران ہو نظر دوش مبارک یہ مکان یا قوس میں خورشید جہان نشان ہو</p>	<p>نہ مونس و یا ورنہ مدوگا رتھا کوئی ہمراہ نہ پیدل تھانہ ہوا رتھا کوئی</p>	<p>لغز تھاکہ میں نام و نشان اب جہون روباہ میں سب میں اسد حق کا سپہون</p>
<p>۴۴۷ بہن باز دو دو پر کر شمع حرمین بہن جو سدا نور پر چھوٹے چھوٹے گلے گھر حرمین کا سینیہ ہو خوشائے بہن و حرمین طالع جو کاف سے نور حرمین</p>	<p>۴۴۸ ان وقت بھی مولا پر شکیں شان بھی قصہ غم و درد و سرایا سے عیان بھی منہ زار تھانے تھے کلب و شکار بھی تھانے ہو با متھوین گھوڑی شان بھی</p>	<p>۴۴۹ دو دو کر کے دریا جو ملائی ہو کر بار پیدا کیا اللہ نے غیب سے ہوا بار تھوڑے تھوڑے گلے میں جو بار ہو جہن کی ضیاء سے نور بار</p>
<p>ان ہاتھوں ہمدست کن حرمین خورشید کے پنجہ میں بھی یہ نورین</p>	<p>نسبت ہے نہ نرسے قدر است کے غم کو ہاتھوں کے کا بون نسبت خالا ہو قدم کو</p>	<p>روشن ہو شرف خلق یہ حرمین کو میں اختر تابندہ ہوں ان شمس قمر کا</p>
<p>۴۵۰ نشان سے بالا قد بال سے مبارک ریشہ جو اب صف قدر مبارک تغویہ و تقاضا نقش نف چہ مبارک جین گزند ان کا ہو وہ جو مبارک</p>	<p>۴۵۱ خاک و گل سے جو لاشہ سے کر مبارک خون غم کی تہ سے قبا سے مبارک خاک و گل سے جو لاشہ سے کر مبارک خون غم کی تہ سے قبا سے مبارک</p>	<p>۴۵۲ چنگ کی چنگ کی چنگ کی چنگ کی چنگ کی چنگ کی چنگ کی چنگ کی چنگ کی چنگ کی چنگ کی چنگ کی چنگ کی چنگ کی چنگ کی چنگ کی</p>
<p>وان آئے ہیں سجدہ کو ملک شریں احسان یہ انھیں یا ورنہ ہیں نہیں</p>	<p>معلوم یہ ہوتا تھا کہ چھوٹے چھوٹے گلے آجاتی تھی چھوٹوں کی ہرکات بہرے</p>	<p>سیوہ بھی اسی کا ہوں اسی کا گل تر ہوں شیعہ سمر گرا کے ہیں میں اس کا تر ہوں</p>

مثنوی میرانیس
جلد دوم
۱۲

<p>۴۲۲</p> <p>بانی بون گشت عجا زبانی بون کاذب نینین فخر صیقل کنی باطن کوتاه کا تو خمار بون پر تشنه دانه بون</p>	<p>۴۲۳</p> <p>تو بیخ شمر بار کشتی ہو خبر کو منور سمری فخر چو پستی ہو خبر کوتاه شمر بار کشتی خبر خبر دار</p>	<p>۴۲۴</p> <p>میرا مری مادر جو دل پری بون احمد کا بھی وہ دوست خدا کا بھی بون فرزندید اندر شجر اعلیٰ ہے</p>
<p>۴۲۵</p> <p>کامتا جسے پھر کیل سے یار کے سخن ہے دیکھو کہ زبانی تو ہیں ایک ہیں کامتا جسے پھر کیل سے یار کے سخن ہے</p>	<p>۴۲۶</p> <p>کامتا جسے پھر کیل سے یار کے سخن ہے دیکھو کہ زبانی تو ہیں ایک ہیں کامتا جسے پھر کیل سے یار کے سخن ہے</p>	<p>۴۲۷</p> <p>کامتا جسے پھر کیل سے یار کے سخن ہے دیکھو کہ زبانی تو ہیں ایک ہیں کامتا جسے پھر کیل سے یار کے سخن ہے</p>
<p>۴۲۸</p> <p>کامتا جسے پھر کیل سے یار کے سخن ہے دیکھو کہ زبانی تو ہیں ایک ہیں کامتا جسے پھر کیل سے یار کے سخن ہے</p>	<p>۴۲۹</p> <p>کامتا جسے پھر کیل سے یار کے سخن ہے دیکھو کہ زبانی تو ہیں ایک ہیں کامتا جسے پھر کیل سے یار کے سخن ہے</p>	<p>۴۳۰</p> <p>کامتا جسے پھر کیل سے یار کے سخن ہے دیکھو کہ زبانی تو ہیں ایک ہیں کامتا جسے پھر کیل سے یار کے سخن ہے</p>

<p>۴۴۱</p> <p>چکی صفت برق جو شمشیر انداز انداز دغا ببول گئے سب رانداز گوشتین چھاپا سم کے ہر خانہ رانداز منج چو گئے جلے صفت تیر و لانداز</p>	<p>۴۴۲</p> <p>سب کج کو نظر تو نہ تھیں کیا گو کیسے عوریں گنہ گین مول کیا تھا ہمو اسے جلے ہو تو کور دل کیا تھا صفت در دفع و نظر کھول کیا تھا</p>	<p>۴۴۳</p> <p>جس وقت چکتی تھی وہ بیکار آتش ہو جاتے تھے چاہے آتش نہ دے بھی نور میں گزند کو کھجکھکتے تھے کس ہو میں نہ تھا تو چھوچھوچھو</p>
<p>گہر گئے چلے کہ ہر اور تیر کمان کے خود اہل خطا پھنس گئے حلقوں کیانکے</p>	<p>خون تن اعدا سے زمین لال ہوئی تھی تلوار کلید در اقبال ہوئی تھی</p>	<p>ہمیشہ اصد دیتے تھے جاگوا اجل کی ہر صفت میں یہ تھا شور کہ بھاگوا اجل کی</p>
<p>۴۴۴</p> <p>نظر تو کٹ حلقے کیانکے نظر بند تیر کمان عالم تھا کہ تھے طائر پر بند نیر سے کا کوئی باند تھا تیر کمان کے اگر بند و اسی تھا ہر بند کو چید کا جب پر بند</p>	<p>۴۴۵</p> <p>کیا باب جو کشتے کی کوئی لاش تھا پیر سے ہو وہ خود جو تن صلیب کی تھا کیا منہ تھا جو کوئی کھچکھچاتی تھا سکھ نظر میں نہ تھا کھچکھاتی تھا</p>	<p>۴۴۶</p> <p>چاند آئے کو آٹھ کج بڑی تھی تلو شہر تھا کوئی اور کوئی طیار کی تھا تھا شور کہ صابونیں تباہ کھینچا کمر خاکیہ بے سانی جو بے برق شیشہ</p>
<p>سب بند کھلنا خن شمشیر قضا سے باقی کوئی رہتی ہو کر وہ عقدہ کشا سے</p>	<p>آٹھ کھن چکا چونہ تھی اس برق دوسرے منہ ڈھانچا تھا ہر ایک سپہ روئے سپرے</p>	<p>آفاق میں ثانی نہیں اس برق دوسرے شمشیر تو یہ ہاتھ یہ الہ کے پسرے</p>
<p>۴۴۷</p> <p>جانوں کا اچھی نختہ نہ تھا کھلا تھا سب کج تھے موت کا بازار کھلا تھا ہر غم کا منہ صحت سوز تھا کھلا تھا در وازہ اہل کسے تھا کھلا تھا</p>	<p>۴۴۸</p> <p>پہنجان زردہ میں جو سب کا ہوا دم صاف اس عیان تھے تھے منی ہوا دم یون کا شے کے کوئی کوئی تھی مصلوم صبر سے مابھی کو تو ہوا دم ہوا دم</p>	<p>۴۴۹</p> <p>گورب کی جانب تو شمشیر تھی کج تھی ادھاک میں نہ تھا کس فرق کج تھی گر زہر زہر اس اور سب زہر کج تھی پانی تھی کج کج کج کج کج تھی</p>
<p>نغمہ انگوڑیں تیغ شرہ دم کے لگے تھے ناری بھی راستہ پہنچنے کے لگے تھے</p>	<p>وہ تیغ زردہ پوشو ملی کیا فوجی ٹھہرے دریا پر گرس برق تو کیا موجب ٹھہرے</p>	<p>بیدست ہنگاموں کے دستہ نظر آئے ہر ضرب میں سر تن برستے نظر آئے</p>

۱۲ شمشیر چنگا در
مانند و ادوی
جانور و زہر ۳۲

<p>۴۱۳ تھا چار طرف شام کے غلوں میں آجھی سے لٹکے جیسے سمندر میں لالہ برائے تعجب فوج شگور میں لالہ ان جگہوں میں علی بھی دھڑکیں</p>	<p>۴۱۴ خضر نے یاد ادا کیا اور کہے تلو انصاف کے انصاف کے لئے ظالم غلام تنبہ میں کئی لاکھ ترسے ساتھ شہر گار انہی نے یہ ہیں کسی کو تیار</p>	<p>۴۱۵ تھے ہیں جیغ و دہا اب تک میں جو حکم خدا تھا سو جا اسکون لایا ان ہاتھوں کے کنبے سید الدرد کھلایا دور تا دور عبت جہاں کے ہاتھ اٹھایا</p>
<p>۴۱۶ تھا شور کہ لشکر کی بھی کثرت میں کی ہے ٹوٹی ہوئی کشتی کہیں پانی میں تھی ہے اب رحم کا ہنگام جو اسبیل ہو گیا انبار میں کشتوں کے صفین ہو گئے ہیں</p>	<p>۴۱۷ یوں ظلم رسولوں پہ بھی ہر چند ہوا ہو پانی تو کسی پر نہیں یوں بند ہوا ہو جہاں پر کس کا مہاجانی ساجانی جہاں پر شان کے جو ان بنے گھائی</p>	<p>۴۱۸ جہاں پہ اس کا بھی کہ مظلوم جان ہی طالب جو امان کا ہو تو ہے کج گواران ہی یوں فوج کے کسے کو بھڑکے چھوڑا یہاں کو بلا جلد چھوڑی خلق چھوڑا</p>
<p>۴۱۹ پروا نہ کہی فاش کیا امت بد کا مشہور ہو عالم میں کرم آپے جد کا یوں باغ کٹا خیر و شہر سے کس کا شش ماہہ پسر قتل ہوا تیرے کس کا</p>	<p>۴۲۰ سو اب غنیمت کیا فتح کا جہنگ اس فتح کے چھوٹے جی سلطان کی جنگ کھلا دیکھا جب دروازہ پہ لگا لگ گردن میں ارادوں کے کھینچا چو لگ لگ</p>	<p>۴۲۱ جرات کو تو دیکھا پسر شیر خدا کی مظلومی بھی اب دیکھ غریب الغرا کی کیا حکم جو کیا صبر و شہادت کا خون کی چھوٹے مولائے کرمی نہیں کیا</p>
<p>۴۲۲ حضرت میں بھی جو بو سہنشاہ عربیہ اکھلا نہیں اس غلط کا کیا آن سبھیہ ہو تا ابھی نازل غضب اس لشکر کین پر ہوئی یہ زمین چرخہ اوپر چرخ زمین پر</p>	<p>۴۲۳ کیرٹ ہوئے سب سرخ شہر تشریف کو ہر نہ خرم سے چھٹنے لگے فوایہ کو یوں نا اچھی نازل غضب اس لشکر کین پر ہوئی یہ زمین چرخہ اوپر چرخ زمین پر</p>	<p>۴۲۴ کیرٹ ہوئے سب سرخ شہر تشریف کو ہر نہ خرم سے چھٹنے لگے فوایہ کو یوں نا اچھی نازل غضب اس لشکر کین پر ہوئی یہ زمین چرخہ اوپر چرخ زمین پر</p>

<p>۱۱۱۱ میں نے اپنے ہاتھ سے دیکھا ہے کہ لوگوں کے لئے جو کچھ ہے وہ میں نے دیکھا ہے کہ جو کچھ ہے وہ</p>	<p>۱۱۱۲ میں نے دیکھا ہے کہ جو کچھ ہے وہ میں نے دیکھا ہے کہ جو کچھ ہے وہ</p>	<p>۱۱۱۳ میں نے دیکھا ہے کہ جو کچھ ہے وہ میں نے دیکھا ہے کہ جو کچھ ہے وہ</p>
<p>وہاں میں تھیں اس کی رخ پائے میں پوست ہوئے تھے کئی تیرا کین جین</p>	<p>لیون روکتی ہو تیغ و تبر کھانڈ جھکو رہو اسے گرتے ہیں بدر جانڈ جھکو</p>	<p>اس وقت اگر رو کوئی مجھ خستہ جھکو اچھا میں تھیں لوگوں سے پھر توئی پد کو</p>
<p>۱۱۱۴ میں نے دیکھا ہے کہ جو کچھ ہے وہ میں نے دیکھا ہے کہ جو کچھ ہے وہ</p>	<p>۱۱۱۵ میں نے دیکھا ہے کہ جو کچھ ہے وہ میں نے دیکھا ہے کہ جو کچھ ہے وہ</p>	<p>۱۱۱۶ میں نے دیکھا ہے کہ جو کچھ ہے وہ میں نے دیکھا ہے کہ جو کچھ ہے وہ</p>
<p>تھے باز و نیز زخم جو شمشیر عدو کے ڈوبی ہوئی تھیں مچھلیاں مہا میں لوک</p>	<p>نرفہ ہو لعیون کا ادھر آ نہیں سکتے میر تک مرے مظلوم پدر آ نہیں سکتے</p>	<p>فریاد میری سننے تڑپ جائینگے بابا نوحی بھی جو ہوں گے تو چلے آینگے بابا</p>
<p>۱۱۱۷ میں نے دیکھا ہے کہ جو کچھ ہے وہ میں نے دیکھا ہے کہ جو کچھ ہے وہ</p>	<p>۱۱۱۸ میں نے دیکھا ہے کہ جو کچھ ہے وہ میں نے دیکھا ہے کہ جو کچھ ہے وہ</p>	<p>۱۱۱۹ میں نے دیکھا ہے کہ جو کچھ ہے وہ میں نے دیکھا ہے کہ جو کچھ ہے وہ</p>
<p>لہر کے ہر اک کام پہ کرتی تھی سیکھتے بسمل کی طرح لوتی پھرتی تھی سیکھتے</p>	<p>رہو اسے گر کر رشہ والا نہ ملیں گے جیتے ہیں ابھی پھر مرے بابا نہ ملیں گے</p>	<p>یہ قافلہ مسدا انہن جانے نہیں دیتا بابا کوئی تم تک ہمیں نے نہیں دیتا</p>

<p>۱۱۱۱ در تہ میرانیس کی تکرار و تہ تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار</p>	<p>۱۱۱۱ تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار</p>	<p>۱۱۱۱ تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار</p>
<p>۱۱۱۱ تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار</p>	<p>۱۱۱۱ تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار</p>	<p>۱۱۱۱ تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار</p>
<p>۱۱۱۱ تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار</p>	<p>۱۱۱۱ تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار</p>	<p>۱۱۱۱ تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار تکرار</p>

<p>۴۱</p> <p>جس نے آسمان و زمین کو نور سے روشن کیا ہے وہ خدا ہے جس نے سب کو پیدا کیا ہے</p>	<p>۴۲</p> <p>جس نے آسمان و زمین کو نور سے روشن کیا ہے وہ خدا ہے جس نے سب کو پیدا کیا ہے</p>	<p>۴۳</p> <p>جس نے آسمان و زمین کو نور سے روشن کیا ہے وہ خدا ہے جس نے سب کو پیدا کیا ہے</p>
<p>یہ خدائے تعالیٰ ہے جس نے سب کو پیدا کیا ہے وہ خدا ہے جس نے سب کو پیدا کیا ہے</p>	<p>یہ خدائے تعالیٰ ہے جس نے سب کو پیدا کیا ہے وہ خدا ہے جس نے سب کو پیدا کیا ہے</p>	<p>یہ خدائے تعالیٰ ہے جس نے سب کو پیدا کیا ہے وہ خدا ہے جس نے سب کو پیدا کیا ہے</p>
<p>۴۴</p> <p>جس نے آسمان و زمین کو نور سے روشن کیا ہے وہ خدا ہے جس نے سب کو پیدا کیا ہے</p>	<p>۴۵</p> <p>جس نے آسمان و زمین کو نور سے روشن کیا ہے وہ خدا ہے جس نے سب کو پیدا کیا ہے</p>	<p>۴۶</p> <p>جس نے آسمان و زمین کو نور سے روشن کیا ہے وہ خدا ہے جس نے سب کو پیدا کیا ہے</p>
<p>یہ خدائے تعالیٰ ہے جس نے سب کو پیدا کیا ہے وہ خدا ہے جس نے سب کو پیدا کیا ہے</p>	<p>یہ خدائے تعالیٰ ہے جس نے سب کو پیدا کیا ہے وہ خدا ہے جس نے سب کو پیدا کیا ہے</p>	<p>یہ خدائے تعالیٰ ہے جس نے سب کو پیدا کیا ہے وہ خدا ہے جس نے سب کو پیدا کیا ہے</p>
<p>۴۷</p> <p>جس نے آسمان و زمین کو نور سے روشن کیا ہے وہ خدا ہے جس نے سب کو پیدا کیا ہے</p>	<p>۴۸</p> <p>جس نے آسمان و زمین کو نور سے روشن کیا ہے وہ خدا ہے جس نے سب کو پیدا کیا ہے</p>	<p>۴۹</p> <p>جس نے آسمان و زمین کو نور سے روشن کیا ہے وہ خدا ہے جس نے سب کو پیدا کیا ہے</p>
<p>یہ خدائے تعالیٰ ہے جس نے سب کو پیدا کیا ہے وہ خدا ہے جس نے سب کو پیدا کیا ہے</p>	<p>یہ خدائے تعالیٰ ہے جس نے سب کو پیدا کیا ہے وہ خدا ہے جس نے سب کو پیدا کیا ہے</p>	<p>یہ خدائے تعالیٰ ہے جس نے سب کو پیدا کیا ہے وہ خدا ہے جس نے سب کو پیدا کیا ہے</p>

<p>۴۱۰ خوشنمیں ہرچیز کی خوشنمیں کرتے تھے جان کیسے وہ جو زور کیسے کچھ نہیں تو روتا کرتا جو اسے کوٹھالے</p>	<p>۴۱۱ خوشنمیں کے نور کا ہرچیز کی خوشنمیں روزانہ اس سے جو ہے خوشنمیں کی خوشنمیں پھر اگر اسے صفت خوشنمیں کا بندھو</p>	<p>۴۱۲ خوشنمیں کے نور کا ہرچیز کی خوشنمیں روزانہ اس سے جو ہے خوشنمیں کی خوشنمیں پھر اگر اسے صفت خوشنمیں کا بندھو</p>
<p>۴۱۳ خوشنمیں کے نور کا ہرچیز کی خوشنمیں روزانہ اس سے جو ہے خوشنمیں کی خوشنمیں پھر اگر اسے صفت خوشنمیں کا بندھو</p>	<p>۴۱۴ خوشنمیں کے نور کا ہرچیز کی خوشنمیں روزانہ اس سے جو ہے خوشنمیں کی خوشنمیں پھر اگر اسے صفت خوشنمیں کا بندھو</p>	<p>۴۱۵ خوشنمیں کے نور کا ہرچیز کی خوشنمیں روزانہ اس سے جو ہے خوشنمیں کی خوشنمیں پھر اگر اسے صفت خوشنمیں کا بندھو</p>
<p>۴۱۶ خوشنمیں کے نور کا ہرچیز کی خوشنمیں روزانہ اس سے جو ہے خوشنمیں کی خوشنمیں پھر اگر اسے صفت خوشنمیں کا بندھو</p>	<p>۴۱۷ خوشنمیں کے نور کا ہرچیز کی خوشنمیں روزانہ اس سے جو ہے خوشنمیں کی خوشنمیں پھر اگر اسے صفت خوشنمیں کا بندھو</p>	<p>۴۱۸ خوشنمیں کے نور کا ہرچیز کی خوشنمیں روزانہ اس سے جو ہے خوشنمیں کی خوشنمیں پھر اگر اسے صفت خوشنمیں کا بندھو</p>
<p>۴۱۹ خوشنمیں کے نور کا ہرچیز کی خوشنمیں روزانہ اس سے جو ہے خوشنمیں کی خوشنمیں پھر اگر اسے صفت خوشنمیں کا بندھو</p>	<p>۴۲۰ خوشنمیں کے نور کا ہرچیز کی خوشنمیں روزانہ اس سے جو ہے خوشنمیں کی خوشنمیں پھر اگر اسے صفت خوشنمیں کا بندھو</p>	<p>۴۲۱ خوشنمیں کے نور کا ہرچیز کی خوشنمیں روزانہ اس سے جو ہے خوشنمیں کی خوشنمیں پھر اگر اسے صفت خوشنمیں کا بندھو</p>

<p>۴۱ ہر خط صافی و جوہر حیرت کی جو نظر باندھی جو کس کے منہ پہ لڑائی ہوئی مگر کتنے ہیں آہ بھگت مند شاہ جگر جو کہ صدف کے لئے عیاں</p>	<p>۴۲ جو لیل زادہ چین لہر لہر کسکے اڑتک میں جن نظر سے نہ نیر حلقہ میں کھیلو وہ اندام سے نکلیں نہ لے کے جو دن چمکے</p>	<p>۴۳ ہوئے باغ میں جو لہر لہر کسکے گویا آقا قاسم کے چہرے میں جو لہر کسکے تیرے چہرے میں کسکے نہ لے کے جو دن چمکے</p>
<p>شیون کا ہو یہ پاس ہم تلخ تیر بے اُنکے جو تیرے کمر کھولتے نہیں</p>	<p>ہو بے مثال موج زرد اپنے کام میں لالی ہنسکے شجاعت کو دام میں</p>	<p>دل دوزا ہل کفر دم صفدی تھی یہ حکم خدا کی طرح خطا سے بری تھی یہ</p>
<p>۴۴ قامت مندوں کی جو تو کافران ہیں ہست جاہلین مگر سے ایسے مہین جب تک کہ پر کھے شاہ درون شہین جیسے بعد ناز و تفاخر میں قدم</p>	<p>۴۵ خود جو کمر اسباب کا زار چوین جو زیدرتن دوران گولار چار آئینہ جو بر بن سہنی حصار گوادق پہ نوکے سوا کھینچ چار</p>	<p>۴۶ کسکے بیان جو کمر عشق شعلہ جو کسکے سے دست تو پائی گلیں جلیں جو کھیلو وہ لہر لہر نہ لے کے جو دن چمکے</p>
<p>کس کوہ میں تھے جو تھے صفات کے وسط بہر ثبات یہ میں ثبات کے وسط</p>	<p>پر تو فلک ہو چہرہ شاہ زمں کا نور بے چار آئینہ سے عیان نچتے کا نور</p>	<p>اسکو سبک روی میں پر نور و نیر بجلی ہو گر ہوا پہ تو دریا پہ موج ہر</p>
<p>۴۷ جو خود کمر عشق میں برین ہو کھنٹی کھنٹی کمر عشق میں برین ہو روشن چہرہ میں کمر عشق میں برین ہو تھا کہ ایک ہی تھی نیر</p>	<p>۴۸ جو تھی تری خرم تھی بلبل دم سے زمین کو پہ تھی تھی کوہ پہ بالا سے دوش میں تھی تھی کوہ پہ جو تھی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>۴۹ کسکے کمر عشق میں برین ہو کسکے کمر عشق میں برین ہو کسکے کمر عشق میں برین ہو کسکے کمر عشق میں برین ہو</p>
<p>ہو فرزند رسول کے کہ سحاب کا دیکھو قرآن ہو از حل و آفتاب کا</p>	<p>الجا دھوان ہو قاطعہ زہر کی کا لکڑا ہو آفتاب پہ ابر سیاہ کا</p>	<p>اسپر مقابلہ کو نکلتا اس میں کوئی حربے تو سیکڑوں میں پہ چلتا انہیں کوئی</p>

<p>۲۱۰ ہر اکبر کا کیا کیا عجب اس کی کس کی وہ تو جو خود زندگانی اس شہدے کے جس میں غازی نے</p>	<p>۲۱۱ وہاں میں چلا گئے تو اپنے اس ن شانوں کا میں فدا نہ کمال کہ میں میں ہوئے قافلہ کا</p>	<p>۲۱۲ شہدے کے جس میں غازی نے جلی چاہی ہوئی گویا قافلہ قافلہ کے لئے اسے کہنا دشت</p>
<p>وہ جس کو شہید شہدے شہدات کو کیا بی بیوں کو لے جاوے رات کو</p>	<p>ہو دشمنی علی سے عداوت حسین سے شرب جاوے ہے تو سون میں چین سے</p>	<p>مرفق تھک لک جو لیا آئین کو کرنے کے دے پر خنہ تھا زمین کو</p>
<p>۲۱۳ ہر اکبر کا کیا کیا عجب اس کی کس کی وہ تو جو خود زندگانی اس شہدے کے جس میں غازی نے</p>	<p>۲۱۴ وہاں میں چلا گئے تو اپنے اس ن شانوں کا میں فدا نہ کمال کہ میں میں ہوئے قافلہ کا</p>	<p>۲۱۵ شہدے کے جس میں غازی نے جلی چاہی ہوئی گویا قافلہ قافلہ کے لئے اسے کہنا دشت</p>
<p>۲۱۶ ہر اکبر کا کیا کیا عجب اس کی کس کی وہ تو جو خود زندگانی اس شہدے کے جس میں غازی نے</p>	<p>۲۱۷ وہاں میں چلا گئے تو اپنے اس ن شانوں کا میں فدا نہ کمال کہ میں میں ہوئے قافلہ کا</p>	<p>۲۱۸ شہدے کے جس میں غازی نے جلی چاہی ہوئی گویا قافلہ قافلہ کے لئے اسے کہنا دشت</p>
<p>۲۱۹ ہر اکبر کا کیا کیا عجب اس کی کس کی وہ تو جو خود زندگانی اس شہدے کے جس میں غازی نے</p>	<p>۲۲۰ وہاں میں چلا گئے تو اپنے اس ن شانوں کا میں فدا نہ کمال کہ میں میں ہوئے قافلہ کا</p>	<p>۲۲۱ شہدے کے جس میں غازی نے جلی چاہی ہوئی گویا قافلہ قافلہ کے لئے اسے کہنا دشت</p>
<p>۲۲۲ ہر اکبر کا کیا کیا عجب اس کی کس کی وہ تو جو خود زندگانی اس شہدے کے جس میں غازی نے</p>	<p>۲۲۳ وہاں میں چلا گئے تو اپنے اس ن شانوں کا میں فدا نہ کمال کہ میں میں ہوئے قافلہ کا</p>	<p>۲۲۴ شہدے کے جس میں غازی نے جلی چاہی ہوئی گویا قافلہ قافلہ کے لئے اسے کہنا دشت</p>

<p>۴۳</p> <p>مغز زینہ بازی پتھار کھنڈا آبادہ اس غنچے کے کہ اس کے کیا نیز سے کی تھی شان کہ تھی بنگاہ سویا زبان ملکے شاہ کئی سیاہ</p>	<p>۴۴</p> <p>نیز اٹھ کے سپہ شاہ جہود قرباں دیکھو اور دستہ راہر عجب باہا تھ میر سے کیا ان کا تھانہ کیا ان کے کیا</p>	<p>۴۵</p> <p>جہاں جہودہ تو تھوڑا دراے در عین شہنشاہ خلیج گلین سے بھی پارسان بندہ ہوا</p>
<p>مانند عمر و معرکہ آرا ہے رزم تھا گھوٹ سے شاہ دین کو گراؤں عزم تھا</p>	<p>بیکار دست کفر رست لعین ہوا نیز تو ہاتھ دین گیا ہاتھ آئین ہوا</p>	<p>منہ پر سپہ رام دو عالم نہ لیتے تھے اک تیغ سے جواب ہزار و گودیتے تھے</p>
<p>۴۶</p> <p>نیز کا تا تو عورت درجہ کار لگے بڑا سمندر کو کا دے پوان آوازی اچلے کہ تھوڑا ملکہ سے شاہ تیغ علی کو سنبھال کر</p>	<p>۴۷</p> <p>مولانا کشتن و عین چلے دشت نبرد و گویا گرے کی چھکے جو تھوڑا سینہ دین پیمان کو چھکے</p>	<p>۴۸</p> <p>وہ تیغ جہاں شہنشاہ جہاں شہنشاہ کی جہاں شہنشاہ کی جہاں شہنشاہ کی</p>
<p>اودھن گرفتہ شیر سے ہم لڑتے ہیں نیز بیان کی فیکے سے تھوڑا</p>	<p>جو تھم گیا وہ تیرا جہاں کا نشانہ تھا ترکش تھا نہ کہاں تھی نہ بازو شاہ تھا</p>	<p>علی تھا صفین رست ہوتی تھیں روکین کے تیغ میں کئی کھنڈ تھیں</p>
<p>۴۹</p> <p>نیز سے لے لیں کیا کھنڈ نیز سے لے لیں کیا کھنڈ نیز سے لے لیں کیا کھنڈ نیز سے لے لیں کیا کھنڈ</p>	<p>۵۰</p> <p>خلیقین موعظہ در انداز خلیقین موعظہ در انداز خلیقین موعظہ در انداز خلیقین موعظہ در انداز</p>	<p>۵۱</p> <p>نیز میں غرق تھوڑا نیز میں غرق تھوڑا نیز میں غرق تھوڑا نیز میں غرق تھوڑا</p>
<p>ساعت ہاتھ ہاتھ سے نیز لگا گیا گھٹنے زمین پر نیک گھوڑا سنبھل گیا</p>	<p>ساک خطا شعار دن کو جانوں کی لڑائی تیروں کا ہوش تھا نہ کاؤٹی لڑائی</p>	<p>اگر کر کے مرکبوں سے مدد ہاتھ ملے تھے آنسو لوہے چشم زہر سے نکلتے تھے</p>

<p>۱۵۵</p> <p>اے غلامِ شیر خوار کرا لالان اے سیدہ بیوہ کے دلدار لالان ہمیں کچھ سزا کاوشہ بر لالان</p>	<p>۱۵۶</p> <p>آوازِ خدین کی لاش کی تانہ بچیم ماروں نہ دم جاگا گلین تیرا دم چھو کچھ جسم تیرے سر سے تا دم کیا بچیں جو جو بچے دو دم کو دم</p>	<p>۱۵۷</p> <p>یہاں تب ہم ہوا دم سے دو پچھان تنبہا میں باجواس ہون کو مہر جس کا کچھ نہ ہو دور از قیاس کیا کارون کہ راج کا کچھ نہ ہو</p>
<p>۱۵۸</p> <p>کر دم اپنی تشنہ دہانی کا واسطہ ہر مشکل مصطفیٰ کی جوانی کا واسطہ</p>	<p>۱۵۹</p> <p>تھا غیظِ تم یہ چکا پوندہ نکل گیا اکیر کا نام سن کے کایہ نکل گیا</p>	<p>۱۶۰</p> <p>ہوا آرزو کہ اس مہر انور سے جان کو لیا جلدی کرو شہید کہ اکیر سے جا زین لیا</p>
<p>۱۶۱</p> <p>اکیر کا عین غلبہ میں نے چھو اکیر کے بن کچھ کو یاد دہان تھا اسے تم کو اسے کہ غلبہ کلام اعداسے تم کو اسے کہ غلبہ کلام</p>	<p>۱۶۲</p> <p>جولو لہو تھا جب میں کچھ لکھا باد آیا اب کمر گیا شایا جو وہ بھی زلفین وہ رخ وہ شہنشاہ وہ برگ گل سے ہوت و سوت</p>	<p>۱۶۳</p> <p>یہاں تب ہم ہوا دم سے دو پچھان تنبہا میں باجواس ہون کو مہر جس کا کچھ نہ ہو دور از قیاس کیا کارون کہ راج کا کچھ نہ ہو</p>
<p>۱۶۴</p> <p>سینہ میں کئے تم سے جگر جاک جا کہ وہ بھی ہرین خاک اُن کی جوانی بھی خاک</p>	<p>۱۶۵</p> <p>دکھلا دو پھر مجھ مرنے لہر کی لاش کو رو لون گے لگا کے مین اکیر کی لاش کو</p>	<p>۱۶۶</p> <p>یہاں تب ہم ہوا دم سے دو پچھان تنبہا میں باجواس ہون کو مہر جس کا کچھ نہ ہو دور از قیاس کیا کارون کہ راج کا کچھ نہ ہو</p>
<p>۱۶۷</p> <p>جن کی دہانی تیرے پور و پچھان اُن کو نہ مان کی کائنات کو پچھان جو کہ ان خدین کی لاش سے جو نہ مان وہ ہوتے تو یہ کابے کو تو ہوا حال</p>	<p>۱۶۸</p> <p>کیکے اب چھوڑی اور کس کی نام اعداد دی صد ار لاری ہوں نام سینہ تھا خدین کا ایسا کلام چھو جاتے تو تیرے سینہ سیدہ نام</p>	<p>۱۶۹</p> <p>یہاں تب ہم ہوا دم سے دو پچھان تنبہا میں باجواس ہون کو مہر جس کا کچھ نہ ہو دور از قیاس کیا کارون کہ راج کا کچھ نہ ہو</p>
<p>۱۷۰</p> <p>بیجان کیا ان خدین تھیں لوگوں کی جان اٹھا رطوبین برس میں تھا جہان</p>	<p>۱۷۱</p> <p>طاقت پہ حرمِ سبطِ پیمبر بھی کھو دیکھا غضب کو صبر کے چہرہ بھی کھو</p>	<p>۱۷۲</p> <p>اگر وہ تھے عذابِ مبارک غبار سے غل تھا کہ قاطعہ نکل آئی مزار سے</p>

<p>۴۳۴ یہ کہنے لگی ہوں وہ غمزدار دور کی تھی کہ جس سے سدا دربر ہوں</p>	<p>۴۳۵ راوند کو چھوڑ کر فریاد کیا دینے کو کیوں چاہے نہ چھوڑا</p>	<p>۴۳۶ راوند کو چھوڑ کر فریاد کیا دینے کو کیوں چاہے نہ چھوڑا</p>
<p>مر جاؤں گی زندا پے میں بکریاں صدقہ حسن کی روح کا چل کر رہاں</p>	<p>پھر پھیاں فرق سید والا میں تی ہوں ساتھ اُن کا جا کے دو کہ چھیڑا ہوں تی ہوں</p>	<p>بیکس چچا یہ فوج ستم کی چڑھائی ہے مان سے نہیں چھڑا کے اُن کی لائی ہے</p>
<p>۴۳۷ داری میں سر پا ڈھکی ہوئی غصہ سے کاٹتے ہو بدین جان کا نظر</p>	<p>۴۳۸ بیکس مان کے ساتھ سے چھوڑا جلدی قدم اٹھانے چاہیے چھوڑا</p>	<p>۴۳۹ اس وقت تیرا چہرہ شہر پہ ہوا تیرے چہرے کا کین حلقہ ہوا</p>
<p>وہ کہتا تھا چچا کے بچا کو جاتے ہیں دامن کو چھوڑ دو ہمیں بابا بلا تے ہیں</p>	<p>زخمی چچا کو دیکھ کے دل غم سے پھٹ گیا پھیلا کے منہ ہاتھ لگے سے لپٹ گیا</p>	<p>کہ لڑکھڑاکے شاہ کی گردن کرتا تھا پروانہ کی غر سے کبھی گرد پھرتا تھا</p>
<p>۴۴۰ نہیں چھوڑا حسیں کا کس طرح نہیں چھوڑا حسیں کا کس طرح</p>	<p>۴۴۱ کرتا تھا ہاتھ ڈال کے وہ غفلت کرتا تھا ہاتھ ڈال کے وہ غفلت</p>	<p>۴۴۲ کرتا تھا ہاتھ ڈال کے وہ غفلت کرتا تھا ہاتھ ڈال کے وہ غفلت</p>
<p>کیا ڈھین علی کے پسر میں ہم تلوار گر نہین تو چچا کی سپر میں ہم</p>	<p>خیمہ سے سر پہ نہ پھوٹی کالی تی ہوں گھر میں چلو کہ تم کو سنا کہ بلاتی ہوں</p>	<p>دون کا دعا کریم ہوں بن کریم ہوں بچپن پر میرے رحم کرو میں تم ہوں</p>

<p>اعدا کو غنیمت پہنچا کر کرتے گانگہر کو بھجیا بھاتا بچا کر تھکے تھکے شہر کو بھجوا دے</p>	<p>اعدا کو غنیمت پہنچا کر کرتے گانگہر کو بھجیا بھاتا بچا کر تھکے تھکے شہر کو بھجوا دے</p>	<p>اعدا کو غنیمت پہنچا کر کرتے گانگہر کو بھجیا بھاتا بچا کر تھکے تھکے شہر کو بھجوا دے</p>
<p>اے شاہ نہ اس پر علم کرو وہ کہتا تھا کہ پہلے مرا سر تسلیم کرو</p>	<p>اے شاہ نہ اس پر علم کرو وہ کہتا تھا کہ پہلے مرا سر تسلیم کرو</p>	<p>اے شاہ نہ اس پر علم کرو وہ کہتا تھا کہ پہلے مرا سر تسلیم کرو</p>
<p>اے شاہ نہ اس پر علم کرو وہ کہتا تھا کہ پہلے مرا سر تسلیم کرو</p>	<p>اے شاہ نہ اس پر علم کرو وہ کہتا تھا کہ پہلے مرا سر تسلیم کرو</p>	<p>اے شاہ نہ اس پر علم کرو وہ کہتا تھا کہ پہلے مرا سر تسلیم کرو</p>
<p>اے شاہ نہ اس پر علم کرو وہ کہتا تھا کہ پہلے مرا سر تسلیم کرو</p>	<p>اے شاہ نہ اس پر علم کرو وہ کہتا تھا کہ پہلے مرا سر تسلیم کرو</p>	<p>اے شاہ نہ اس پر علم کرو وہ کہتا تھا کہ پہلے مرا سر تسلیم کرو</p>

۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

<p>۴۱ جنت خلدی حضرت کو بخشید والدہ معظمہ سنت بیان پیش کر دے خضر کے کما قطع مکت کر دے جنت کے زمین پر علم کی کتب لکھ کر دے</p>	<p>۴۲ گھر سے لے گئے دو جلیب کپڑے چاقو سے بنیائے برادران کے پاس کھینچ کر دے کچھ تو نہ بچے بچے گھر کی کچھ</p>	<p>۴۳ بسط سے ادب خط لکھ کر دے جہم کچھ ایسے خط لکھ کر دے اجبتے ہیں گھر جانے کو فوج مستحق آواز کا بان وصلہ بانی بن کر دے</p>
<p>بابا سے نہ جب تک گل اندام ملیگا تب تک ہمیں ایک دم آرام ملیگا</p>	<p>اب پاس بھائی نہ بھتیجا نہ پسر ہے سوق اور اک دل یہ ہمارا ہی جگر ہو</p>	<p>جباتے تھے سب کے لاکھ تھے وہ مر گئے جو پھر کے آتے تھے ہم کو</p>
<p>۴۴ سب کچھ ایک کلمہ پر نہ کر دے ایسے زمین چھوڑ کر دے کس طرح سے اس شرف کو نہ کر دے جو فرق صبارتین کو نہ کر دے</p>	<p>۴۵ اک غم میں سوز و درد نہ بھینچ کر دے بائیں میں بھینچ کر دے پتیا ہوں کہ کس طرح دے تقدیر نہ کس طرح دے</p>	<p>۴۶ ابا کو چور دے کر دے جو پاؤں پر گرتے تھے کوئی آئینہ گاہ مکتب جو بھینچ کر دے واسدین جنت کا ابن اسد دے</p>
<p>بے آنک نہ کھانے کا پیسے کا مزہ ہے فرزند سلامت ہو تو جیسے کا مزہ ہو</p>	<p>کیا جانتا تھا خاک میں غموار ملیگا ماستر اب ایسے نہ وفادار ملیگا</p>	<p>وہ سمجھے کلیہ یہ چھری جسے چلی ہو اگر نہ ہو دنیا میں حسین ابن علی ہو</p>
<p>۴۷ اگر نہ ترن ترن کجاں آٹھائے رحمت اب ایسے کجاں دے زخم جگر و دل کے گھر پر دے سدا ہی کسی گھر پر دے</p>	<p>۴۸ تین تار کھا کھا کھا کھا کھا کھا کھا ب روٹھ کر دے بابا کا اٹھائے جنازہ علی اکبر موت کے وہ زندہ ہو فرزند پھر</p>	<p>۴۹ ات سب کچھ کھا کھا کھا کھا کھا کھا کھا گیا نہ کھا کھا کھا کھا کھا کھا کھا جانتے ہی نہ کھا کھا کھا کھا کھا کھا کھا جو کھا کھا کھا کھا کھا کھا کھا کھا</p>
<p>تاراج نہ اس طرح سے ہو باغ کسی کا اب جگہ دکھائے نہ خدا داغ کسی کا</p>	<p>روح علی اکبر سے ہمیں شرم نہیں ہے میدان میں بے گور و کفن لاشیں ہیں</p>	<p>مجمود ہیں ناچار ہیں مرضی خدا سے بھائی نہیں جی اٹھنے کا فریاد بکاتا</p>

<p>۱۰ بہشت مخفی کج کہ فرخ داری اودانہ شے کوئی نہ آواز متخاری بے صبرون کا شیوہ چہ بہت گریہ داری کر کے ہیں صبران کی غار از ناہی داری</p>	<p>۱۱ تاہین نہ بیاہین نہ مان غلط کناری کہ جسے تم چھوڑ کے جاتے ہوین اری فراتے تھے سب بہنوین تنگ جھنجھلیاری چھوڑو بہن بجاہوین تو دیری ہوین اری</p>	<p>۱۲ ہون لاکھ ستم دیکھو نظر اپنی خدایر اس ظلم کا انصاف ہو اب روز جزایر دنیا میں ہیں لاکھ برس آپ سلاست بس حاجتی ہون ہیں مکران بایں سلاست</p>
<p>۱۳ کہ تیرے شعلے آتش کو بجای چھاتی سے لپٹ جلیکے زینچ پکڑی اور شعلہ موم بہن ہوئی داری بہن جلتے نہیں تیرے کی طرح پکڑی</p>	<p>۱۴ کہ تیری زنگین نے شاہ نامہ چھری کی پونچھ پھونکے کا حضرت کی ستم چھوڑیوں کا عجیب دنیا میں کوئی نہ ہو آپ کا ہم</p>	<p>۱۵ تب جاں بوجہ جی سے گزر جائیگی مریت حضرت شکر باندھی تو مرجائیگی مریت پیچیدگی کبھی شہر میں کچھ پھری سفین سومر نے کو قمر جاوین میں بھی ہوں گھریں</p>
<p>۱۶ دیکھاری ہون بلیا مری آتش تیرے صدقہ کی بلیں میں جلیا کو دھچکڑو گشتہ زمانہ بلیو تیرے مود بچھ سے تونہ فراد کہ باہو تو نہ چھوڑو</p>	<p>۱۷ لے جانی جان جاتے ہیں چھپچھپی بچکل میں رہیں گے کہ بھیجی تم کو ملو اور نہیں جی پاس گزرتی ہوگی آتش فرشتے تھاری بیاہوگی</p>	<p>۱۸ اعدا کی لڑائی سے نہ ڈرجائیگی مریت کٹوا کے گلاتے سے مرجائیگی مریت جو کہتے ہیں ہم اسکو گوارا کرو مریت شہید پیر کو مت سے پیارا کرو مریت</p>

<p>۴۴ اسٹاٹین گھٹنے کا پھوٹا ہوا چھین جاسے اس سے تو سر پہنچے مرد جو نہ ہو بالوں کے چیر کے کو چھپا باز و جہنم میں نہ جاتا تھا اٹھانا</p>	<p>۴۵ پیشانی کے گئے رو پو سید ابرار فریاد کیا حال جو ایسا وفادار پیشانی بھی مریخ جو انھیں بھی چھینا ان باتوں کو نہ بین کی بنیے نہ نہلا</p>	<p>۴۶ شاہد جو سکھینے کہ کیا بیچ نہی کیا دے جو جو گئے زمین گھر میں قربان کی تباہی کیوں نہ کیے نہی کچھ چوری تقصیر کی بھی سے اٹھانا</p>
<p>مقبول ہیں عمر ہو درگاہ خدائیں بندھوایا ہو حیدر کے گلزار خدائیں</p>	<p>پیغام جو دنیا ہو سو دو وقت سفر ہو ہم بھی وہیں جاتے ہیں جہاں تیرا سفر ہو</p>	<p>پیشانی ہوں کیوں آپ کے دل کو رضائی ہاں یہ تو ہو تقصیر کہ اکبر کو رضائی</p>
<p>۴۷ بڑے بڑے کہا جیتا ہی جاتا ہی عزیز جی ہو تو رضا نہ ہو کر پر آپ کی گردن پہلے گھر کی شکر جھنپا کر بدین کی ہی ہو دوری</p>	<p>۴۸ بالتوئے کہا دور کے اور شہر ثابت ہو الفت مری کلمہ پڑھتا کیا دے جو اس وقت میں کو تو چھپا نہت کا گلہ جو نہ بین چھپا</p>	<p>۴۹ صدمہ کی سبب سبب کیا ہی نہی خضر کے کہ نہ نہ رضا نہی نہی گر کہہ کہہ کر اسے نہ نہی نہی ابا بین کیلئے نہ نہی نہی</p>
<p>در دہیوں کی قید میں ہی جا گئی جانی سب ہو گا مگر تم کو کہاں پاؤں گی جانی</p>	<p>بہنو کے تو رخصت ہو آئے ہی نہ تک تھی قدر ہماری علی اکبر ہی کے ہم تک</p>	<p>لب خشت رضا دینے سو ہی چلے تھے رخصت کے نہ ملنے پہ تھا ہو کے چلے تھے</p>
<p>۵۰ پوچھتی تھی کہ صبر کی کیا تھی زینت کے کہا بالوں کی آواز جو جانی کچھ سوچا کہ دن خشکیاں تھکاتی فریاد کیا کاہہ ہو اندر وہ جانی</p>	<p>۵۱ اولاد ہی جب تک جیتا ہی جانی بے اس کی تو کرے خضر باری جب وقت فرزند کے بھی گئی جانی پوچھا ہی نہ خضر نے کیوں نہ نہی</p>	<p>۵۲ پوچھتا کہ رضا دینے کی تھی چھپا پین آتے دو دنیا میں سلاست کے کر چھپا سو نہ نہ خضر تھی چھپا نہی سورہ سے برباد ہوئی باجو چھپا</p>
<p>انواع اٹھایا ہو جوان بیٹے کے تم کا اور دوسرا کرتا ہو پہاڑ اچھے ستم کا</p>	<p>تہا نہیں بالوں سے جدا ہو گئے اکبر حضرت کو بھی ہاتھ سے کر گئے اکبر</p>	<p>ان قدموں چھپنے کا قرینہ نہیں اچھا بے وارث دے اس کا جیتا نہیں اچھا</p>

<p>۴۲۰ روا کر کہ حضرت نے کہلے باغوں میں دالہ کر شیش ہوا جو اب بے پیر جہنم میں آکر کچھ نہیں ہو رہا سچا جو بڑا کچھ جہنم میں آکر</p>	<p>۴۲۱ کچھ نہیں تو سب کچھ تو ہے بنا تھا سدا بہین لباس تو دنیا گھر کا طقم کے آکر کیا فاقہ فاقہ پندرہ پندرہ چار دین ہر جا</p>	<p>۴۲۲ مناخرو دنیا کا تو شکل نہیں ملتا مناخرو خدین چکوا جو دنیا سے نکلا پانچ نو دوس کا باغ آجا جو دوسوا جو کچھ چھو دین سے باغ ابرار</p>
<p>بیٹے کو جو تور و رو کے چلائی ہر پاؤں آگے ترے آگے مجھے شرم آتی ہر پاؤں</p>	<p>اے دولت اولاد جو خالق نے عطا کی سو وہ بھی رب وقت میں شوہر فیض کی</p>	<p>کیونکر نہ شرف ہو مجھے اس ائمہ دوات اسد نے پونہ کربا آل عباس</p>
<p>۴۲۳ جب تک ناخائین سے سورت سے آکر بجوب تھا نہ تارے پاس تا پہنچ کر دھر کا غافل کو کس کے کمان جو دربار گر پہنچ گئی تا تو کہ کمان جو دربار</p>	<p>۴۲۴ روا کر کہ باغوں نے فریاد حضرت کونین کی دولت میں حضرت کی دولت اس فاقہ شیش سے کوئی افضل نہیں ملتا ایقبال تھا میرا کہ وہی اپنے چلتے</p>	<p>۴۲۵ دنیا میں کسی نے بھی ہر وقت سے کیا خاقون تیا بننے دین کا کیا گر نہ دھکے سر مری کچھ نہیں لکھا گر نہ شکاں بچا کر جسے نہ پہنچا</p>
<p>کس شہتے امون گا کہ سفر گئے اکبر جیتا ہو حسین ابن علی مر گئے اکبر</p>	<p>کسر کی جو پوتی ہوں تو کچھ نہیں ہے سراج مرادوش محمد کا مکین ہے</p>	<p>اب رائے بہو ہوتی ہے زہر علی کی لٹا ہو مرادج دوہائی ہے بنی کی</p>
<p>۴۲۶ اس باغ میں شہر خدا کا ہو خدا اس باغ میں شہر خدا کا ہو خدا کسی فاقہ شیش سے نہ سہا گوارا میں میری ان کے کیا پیر کستارا</p>	<p>۴۲۷ کس کے آفاق میں چلے سلاوا کس کو بجلا فاقہ کس کو سلاوا کس کی بیا کو بیجا علی اکبر سلاوا کس کو فرزند میرا سلاوا</p>	<p>۴۲۸ میں جانتی ہوں جو چکا بیا دگر چھین جا بے گئی بیا کس سے چکا باز دین میں غلام سے بیا کس سے چکا روٹی ہوئی میں قید میں جاکر چکا</p>
<p>دکھ درد سے بچ اٹھایا مرے گھر میں تم نے کبھی آرام نہ پایا مرے گھر میں</p>	<p>ہاتھ آئی یہ دولت مجھے قدرت خدا کی میں اور ہو بیت رسول و سر کی</p>	<p>زندہ ان میں جو ہو ظلم کو ارا مجھے ہے ہر بار میں حاکم نے بلایا تو غضب ہے</p>

<p>۴۳۴ پیشکش بہت دوسے شہر مبارک فریاد کہ تو باوجود خدا حافظ و نام جو عازم فرود میں نہ کیا سفر سب کلمہ اٹھا لیجیو کہ جو فیضان</p>	<p>۴۳۵ میکے قریب فرزند نے شہر ابد گردن کو چھلکے برس رونا تھا و بھرا چمکا کے حضور سے کیا اسکو بہت پیار و باد تو دیکھو تو اسے اسے و فادار</p>	<p>۴۳۶ باز ہی پوچھنا ہے تیرے کچھ گو یاد کہ میاں دعا تھا ہر جہاں باقی نہ ملک نور کی بارہ جہاں نہ چھوچھو چھوچھو چھوچھو</p>
<p>۴۳۷ کلمہ سخن شاہ فیضیہ سے بہر راؤ دن میں کیا ہو گیا ہنگامہ شہر چلنے کے کوئی کہتی تھی جو جو کمر سرد کہتی تھی کوئی اب تیرے لیے چھوچھو</p>	<p>۴۳۸ نہ بیکری صلائی تہا اگر تیرا داری کیا ببول تہا اپنے والی کو تیری پیوین تو حاضر جو تہا مان و رکھاری اس لال میں غلاموئی کا تہا بچھاری</p>	<p>۴۳۹ اساں جہاں آج کے کن کرنا داری دنیا سے چھوچھو تو اسے کی جو حالت پیکل نہ تیری تیرے کچھ جی صورت چھوچھو چھوچھو چھوچھو</p>
<p>۴۴۰ بابا کو قسم دیکے بلاتی تھی سکیئہ سر پہنی پیچھی چلی جاتی تھی سکیئہ سہیلی تھی تیرا تھی تیرا تھی تیرا</p>	<p>۴۴۱ نقش سحر رہا اسے اٹھوں کو ملو گلی سر کھولے جلومین ترے گھولے کے چلو گلی نقش سحر رہا اسے اٹھوں کو ملو گلی سر کھولے جلومین ترے گھولے کے چلو گلی</p>	<p>۴۴۲ دعوت دے تو شہر پیسہ آقا نہ ملیگا پھر تم کو محمد کا نواسا نہ لے گا دعوت دے تو شہر پیسہ آقا نہ ملیگا پھر تم کو محمد کا نواسا نہ لے گا</p>
<p>۴۴۳ چلتی تھی تیرا تھی تیرا تھی تیرا اچا تھی بابا تھی تیرا تھی تیرا صدائے گہنی تھی تیرا تھی تیرا تیرا تھی تیرا تھی تیرا</p>	<p>۴۴۴ تھا شور کہ مرنے کو حسین علی آج چلے ہیں معراج کو با صاحب معراج چلے ہیں تھا شور کہ مرنے کو حسین علی آج چلے ہیں معراج کو با صاحب معراج چلے ہیں</p>	<p>۴۴۵ دشمن کا ملا تا نہیں گھر خاک میں کوئی باقی نہ لکھا نہ جیتن پاک میں کوئی دشمن کا ملا تا نہیں گھر خاک میں کوئی باقی نہ لکھا نہ جیتن پاک میں کوئی</p>

<p>۴۴۴ اس شائع وہ فاکار کا زینت میدان میں جو پوپ کا تو قیام کر چوں میں بس فاکار کا انداز سے خاموش اعلا ہو بجلی کا انداز فراموش</p>	<p>۴۴۵ کیا دیدہ حق بیچ تقاضا ہے پوئیس شملہ بھی جسے کیلے شیدا جو نقطہ مرد و عورت کا سویلا پوئیس عجبیت نہان ہوئی کیا</p>	<p>۴۴۶ پوئیس شملہ بھی جسے کیلے شیدا پوئیس عجبیت نہان ہوئی کیا پوئیس شملہ بھی جسے کیلے شیدا پوئیس عجبیت نہان ہوئی کیا</p>
<p>برہمن سے قدم اُٹنے کے فی حدیں کے جس کو علم چکنے کے فوج لعین کے</p>	<p>گردن کی بھی جبرخ جھا جوئے نہ کی آکھ ایسی بھی خواب میں آہوئے نہ کی</p>	<p>بوسے کیلے لب نہیں اچھڑنے دھرمین اسرار الہی اسی سینہ میں بھرے ہیں</p>
<p>۴۴۷ تہا ہے یہ انداز شکر و شوق دشمن بھی اس سے کج نظریہ نشان غل کا دشمن قدرت خلاق موتی جو بیا طاقت و بہن جی طاق</p>	<p>۴۴۸ تہا ہے یہ انداز شکر و شوق دشمن بھی اس سے کج نظریہ نشان غل کا دشمن قدرت خلاق موتی جو بیا طاقت و بہن جی طاق</p>	<p>۴۴۹ تہا ہے یہ انداز شکر و شوق دشمن بھی اس سے کج نظریہ نشان غل کا دشمن قدرت خلاق موتی جو بیا طاقت و بہن جی طاق</p>
<p>کس صفت سے شکل نہ دیکھ چکی ہے گویا ورق نور یہ تصویر چکی ہے</p>	<p>عارض کبھی دیکھے نہیں اس صفت صفا کے کیا ایکس دو آئینہ ہیں نور خدا کے</p>	<p>سر کتنے کی پروا نہیں میدان غامین کس صبر سے مارا ہو قدم راہ خدا میں</p>
<p>۴۴۹ پیشانی روشن جو کہ متاب فکری قطروں میں لینے کے ساروی گپے اور بار و سچ کہ قلم طاعت ملک خیم جو کہ سب کو تو جگہ کے</p>	<p>۴۵۰ پیشانی روشن جو کہ متاب فکری قطروں میں لینے کے ساروی گپے اور بار و سچ کہ قلم طاعت ملک خیم جو کہ سب کو تو جگہ کے</p>	<p>۴۵۱ پیشانی روشن جو کہ متاب فکری قطروں میں لینے کے ساروی گپے اور بار و سچ کہ قلم طاعت ملک خیم جو کہ سب کو تو جگہ کے</p>
<p>پیش صف مرگان کوئی کیا سید سیر پھر جائیں تو اک میں جہان زیر زبیر</p>	<p>ادصاف ہوں کیا اس سجا زبیر یہ چوئے والے ہیں محمد کی زبان کے</p>	<p>محتاج سیر وہ ہیں جھین جان کا دیر یان سائے تلوار کے سینہ بھی سپر ہے</p>

<p>۱۵۴ ہرگز نہ بین جانم نہ بین جانم نہ بین جانم نہ بین جانم نہ بین جانم نہ بین جانم نہ بین جانم نہ بین جانم</p>	<p>۱۵۵ کیا عسرت تو سن کر کہم کہم صحرے پہنچ دو جہان میں کہم کہم کا دست پہنچ دو جہان میں کہم کہم کا دست پہنچ دو جہان میں کہم کہم</p>	<p>۱۵۶ لڑتا ہو وہ رہا ابطلت لڑتا آگے تو لب تر پھاڑ دین پو پو عکس ترسے چھلکارا کہے جان عکس ترسے چھلکارا کہے جان</p>
<p>ان ہاتھوں کو دستاویز کیا جت کو کیا فرزند میرا صدمہ تو خود بوت صدام</p>	<p>اس تیر ہی گھر صدمہ کو گزرتے نہیں دیکھا جون برق بھی اسکو نظر نہ نہیں دیکھا</p>	<p>پیارا تو ہوں لیکن فرسٹاؤم ہوں عجماس کے گھوڑے بھی کیا صبر ہوں</p>
<p>۱۵۷ جو قبضہ میں ہے کس قبضہ میں جو قبضہ میں ہے کس قبضہ میں جو قبضہ میں ہے کس قبضہ میں جو قبضہ میں ہے کس قبضہ میں</p>	<p>۱۵۸ چلین بال کس کس کس کس ہرگز نہ بین جانم نہ بین جانم ہرگز نہ بین جانم نہ بین جانم ہرگز نہ بین جانم نہ بین جانم</p>	<p>۱۵۹ ہرگز نہ بین جانم نہ بین جانم ہرگز نہ بین جانم نہ بین جانم ہرگز نہ بین جانم نہ بین جانم ہرگز نہ بین جانم نہ بین جانم</p>
<p>منظور نہیں اس سے حفاظت میں سر تیغ ایسے بانہ میں کہ نشان پیر کی</p>	<p>ہر دوش محمد کا مین خانہ زین پر اس ناز سے رکھتا ہی نہیں بانہ پر</p>	<p>لب شکست آگھین شہ ظالم کی اس دم کیلے سیکاروں تلوارین ظالم</p>
<p>۱۶۰ بدم کچھ بھی کہیں نہ بین جانم بدم کچھ بھی کہیں نہ بین جانم بدم کچھ بھی کہیں نہ بین جانم بدم کچھ بھی کہیں نہ بین جانم</p>	<p>۱۶۱ زور و دست لب تشنہ بین جانم زور و دست لب تشنہ بین جانم زور و دست لب تشنہ بین جانم زور و دست لب تشنہ بین جانم</p>	<p>۱۶۲ بدم کچھ بھی کہیں نہ بین جانم بدم کچھ بھی کہیں نہ بین جانم بدم کچھ بھی کہیں نہ بین جانم بدم کچھ بھی کہیں نہ بین جانم</p>
<p>ہاتھ اٹھے جو بے تیغ شہ کوں کا لین کام دو انشتے تیغ دوزبان کا</p>	<p>اعداد کو نہیں ہو کسی پیاس سے اگر بے تو مچھڑ کے نواس سے عداوت</p>	<p>کانٹے تھے تپتا ہے ماہی کے گلویں ہتھکے جہاں لے پڑے تھے لب جوین</p>

[illegible]

<p>بعض تو ترس کے لئے کہے کہ بچہ اتنوں میں سے ایک تو بچہ بچہ کھنکھاتے ہیں کہ بچہ بچہ چہرہ تو ہر سادہ کی بیانی</p>	<p>مگر بن جائیں کہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ</p>	<p>بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ</p>
<p>مارو اسے آغوش دل جان ہی میں بچہ بھی نہ باقی ہے اولاد علی میں</p>	<p>رحمی تھا ہر شکل پس تو میں بھری بازو میں تو پیکان تھا گردن سر میں</p>	<p>صابر ہے یہ اشک شدہ الا کل نزدیک یہ تھا منہ سے کلیجہ نکل آئے</p>
<p>بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ</p>	<p>بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ</p>	<p>بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ</p>
<p>فرزند ہے یہ شیر آبی کے سر کا یہ بک لگا ہوا جو کہ خوشی میں ہے</p>	<p>شہر ہے بچہ بچہ بچہ بچہ دہ سرد ہو اگر کسی آنکھ کو بھرا کر</p>	<p>باتھو ہے بھری خاک گرائی میں جاتی صوت تری میں میں پھیلائی میں جاتی</p>
<p>بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ</p>	<p>بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ</p>	<p>بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ</p>
<p>چلائے تھے یہ کہ یہ کیا کرتے ہو یا بچہ کو جو تاکا تو خطا کرتے ہو یا</p>	<p>ہر شہر بچہ بچہ بچہ بچہ آرام سے بچہ بچہ بچہ بچہ</p>	<p>محسن کو در صغیر کو تو ہاتھ نہ دھو یوں خیر میں اصرار سے فریاد کردن کی</p>

<p>۴۵۴ و اما اس کا لفظ اردن کتنا غماز ہو چکی تو چھری چھری چھری چھری گر تون پہ سہ سہیہ پیا اور گا کہ سین میں طبع میں جاوے تھا اس تیغ و تیر</p>	<p>۴۵۵ یاں شکر اعلیٰ میں در کسے شعل راشونج جوار شمع صحنین چرخ شعل میلواری تری جہاں شمع شعل چرخ شمع شعل شعل شعل شعل</p>	<p>۴۵۶ خاکہ بیان خاکہ بیان خاکہ بیان و اما کہ سب سے ان پائے والی روئے اوستا شمع شمع شمع شمع خون بہا تھا ادا اوستا پہ تلو اور شعل</p>
<p>جسیر گئی بے دوی کے پھرتے نہیں دیکھا بیلی کو بھی اہل سے کرتے نہیں دیکھا</p>	<p>تیرے ہلاکین جو رستم سے نہ کم تھا اک ہاتھ میں بس ہاتھ بھی تیرے ہی تھا</p>	<p>بڑی ہی نظر و چہرہ شیر کی صورت دہا ہوں پہ نصیب میں جگہ شیر کی صورت</p>
<p>۴۵۷ سلطان کو کسے تیغ کے اٹھکا شہنشاہ کو در بر میں خنجر قیامت کا معدنوں میں تھا اپنی جہاں خنجر قیامت سلطان خنجر قیامت کو پہاڑ شعل کا</p>	<p>۴۵۸ خبر میر میں جو کسے تیغ کا کسے تیغ کے کاسہ شمع شعل خبر میں میں بھی تیغ کا شعل خبر میں میں قیامت میں کو کسے تیغ کا</p>	<p>۴۵۹ خاکہ بیان خاکہ بیان خاکہ بیان اور شمع شمع شمع شمع شمع خبر میں میں قیامت میں کو کسے تیغ کا خبر میں میں قیامت میں کو کسے تیغ کا</p>
<p>قل تھا ہمیں لڑا کوئی تشنہ دل تیغ ایسی نہ دیکھی تھی تیرن ایسا</p>	<p>ضرب اکی کسی سے نہ دیکھی تو کین تری بوزدہ کسے پھندا ام اہل میں</p>	<p>جو زور علی ہاتھ میں کس سرور وین ہاں روح امین تمام لہو تو کو تیرن</p>
<p>۴۶۰ کیا تم تھا سوا کا میں کسے تیغ کا اس خنجر میں جہاں شمع شعل خنجر جو کسے تیغ کا شعل کسے تیغ کا شعل شعل شعل شعل</p>	<p>۴۶۱ اس خنجر میں قیامت کا شعل ہر کسے تیغ کا شعل شعل شعل خاکہ بیان خاکہ بیان خاکہ بیان کسے تیغ کا شعل شعل شعل شعل</p>	<p>۴۶۲ خاکہ بیان خاکہ بیان خاکہ بیان سور اور دو عالم نے زبان بھی جو بیان قوت جو کسے تیغ کا شعل قوت جو کسے تیغ کا شعل شعل شعل</p>
<p>میدان تم لا شونج سے بھرتے دو دھوکہ خون علی اصغر کا عوض لینے دو دھوکہ</p>	<p>خون میں تو بدن غرق تھی بیکر دھوکہ پہننے تھے جہاں کی طرح خود بھوکہ</p>	<p>سب زور نبوت بھی لایت بھی ہر کسے اور قاطع کے دو دھوکہ کی طاقت بھی کسے</p>

<p>۵۴۱ مرازا و بیس با توفیق و توفیق اصغر سے بھی کیا یاد دہن کو کو بیس دعہ چھو نہ حضرت انجیل سے جان بکے اے مین میں یہ توفیق تو ہوا تو بیس</p>	<p>۵۴۲ مولا سے سب بولنے کا توفیق میں کیا کیا آپ کو حضرت نے توفیق فرمایا تھا توفیق سے توفیق سے چھو نہ حضرت انجیل سے جان بکے</p>	<p>۵۴۳ کو قدر یہ رسم ہو کہ توفیق میں بازو اعجاز اداست تو توفیق سے توفیق سے چھو نہ حضرت انجیل سے جان بکے اے مین میں یہ توفیق تو ہوا تو بیس</p>
<p>دل کھول کے جو ہر مہر سے دکھلا کر اب کام رہی کو نہ فرمائیے مولا</p>	<p>اعداد کے بیچ کر کے کو تیار ہوں مولا پر دم سے حضرت کے مین چاہا ہوں مولا</p>	<p>شیخ اسد اللہ کی قدرت بھی دکھا دو بے دینوں کو اعجاز اداست بھی دکھا دو</p>
<p>۵۴۴ شہنشاہ جو جنگ خود و توفیق راکھوں شہنشاہ و توفیق توفیق سے چھو نہ حضرت انجیل سے جان بکے اے مین میں یہ توفیق تو ہوا تو بیس</p>	<p>۵۴۵ ہر جنگ میں توفیق توفیق ہر جنگ میں توفیق توفیق سے چھو نہ حضرت انجیل سے جان بکے اے مین میں یہ توفیق تو ہوا تو بیس</p>	<p>۵۴۶ بے خوف توفیق توفیق بے خوف توفیق توفیق سے چھو نہ حضرت انجیل سے جان بکے اے مین میں یہ توفیق تو ہوا تو بیس</p>
<p>رو کے مجھے طاقت ہو یا فرج ہو مین کاٹنے والی ہوں یوں مین کی</p>	<p>چو رنگ نہ گرج کیا اہل جنت کو کس طرح مین کھلاؤنگی منہ شیر خدا کو</p>	<p>رو کون گی بھی اور کون گی مین کے سر مین آج ہوں تلو ابھی حضرت کی سہری</p>
<p>۵۴۷ کو توفیق توفیق توفیق کو توفیق توفیق توفیق سے چھو نہ حضرت انجیل سے جان بکے اے مین میں یہ توفیق تو ہوا تو بیس</p>	<p>۵۴۸ ابھی توفیق توفیق توفیق ابھی توفیق توفیق توفیق سے چھو نہ حضرت انجیل سے جان بکے اے مین میں یہ توفیق تو ہوا تو بیس</p>	<p>۵۴۹ حضرت نے توفیق توفیق حضرت نے توفیق توفیق سے چھو نہ حضرت انجیل سے جان بکے اے مین میں یہ توفیق تو ہوا تو بیس</p>
<p>یہ تیغ عنایات خدا دہاں ہے تم راحت دل ہو مری یہ راحت ہے</p>	<p>چو رنگ نہ گرج کیا اہل جنت کو کس طرح مین کھلاؤنگی منہ شیر خدا کو</p>	<p>اصغر کانہ بازو کی جراحت کا الم ہو مرازا و بیس میں توفیق توفیق</p>

<p>منزلہ محبوبت میں ہو گیا است کو ملو اندھن سے اس کا سینہ کیا ہو ملو اب بچا اگر مجھ میں سے ہو ملو مناجی مجھ سے اس جو ادا نہیں کیا ہو ملو</p>	<p>منزلہ نہ کہے ہو کہو نہ کہو نہ کہو نہ کہو سب کو کہو کہو کہو کہو کہو کہو میں نے کہو کہو کہو کہو کہو کہو مناجی کہو کہو کہو کہو کہو کہو</p>	<p>منزلہ جانو اس کی بکری ہو ملو اس ملک کا اور ملک کا اور ملو یہ زمانہ تیری ہو ملو یہ زمانہ اس کی ہو ملو</p>
<p>است کا سفید توڑا ہوا نہیں چلا فرزندوں کو گویا انھیں گویا نہیں چلا</p>	<p>بیمہ کو سر پا کہ جھکا طاعت ہی میں خوشید زمین دویب گیا تو کی نہیں</p>	<p>کیا کہ نہیں حضرت کا صدق چلا تصنیف کا تیری گھر اشک صلا ہی</p>
<p>منزلہ میں کوئی نہ کہو نہ کہو نہ کہو میں کوئی نہ کہو نہ کہو نہ کہو میں کوئی نہ کہو نہ کہو نہ کہو میں کوئی نہ کہو نہ کہو نہ کہو</p>	<p>منزلہ میں کوئی نہ کہو نہ کہو نہ کہو میں کوئی نہ کہو نہ کہو نہ کہو میں کوئی نہ کہو نہ کہو نہ کہو میں کوئی نہ کہو نہ کہو نہ کہو</p>	<p>منزلہ میں کوئی نہ کہو نہ کہو نہ کہو میں کوئی نہ کہو نہ کہو نہ کہو میں کوئی نہ کہو نہ کہو نہ کہو میں کوئی نہ کہو نہ کہو نہ کہو</p>
<p>وعدہ کو الگ الگ وفا کرنا ہو ملو سجدہ نہ شمشیر ادا کرنا ہو ملو</p>	<p>جس ملک کو سب سے پہلے ملو فریاد ہو گا مائے خیر سے ملو</p>	<p>جس ملک کو سب سے پہلے ملو فریاد ہو گا مائے خیر سے ملو</p>
<p>منزلہ میں کوئی نہ کہو نہ کہو نہ کہو میں کوئی نہ کہو نہ کہو نہ کہو میں کوئی نہ کہو نہ کہو نہ کہو میں کوئی نہ کہو نہ کہو نہ کہو</p>	<p>منزلہ میں کوئی نہ کہو نہ کہو نہ کہو میں کوئی نہ کہو نہ کہو نہ کہو میں کوئی نہ کہو نہ کہو نہ کہو میں کوئی نہ کہو نہ کہو نہ کہو</p>	<p>منزلہ میں کوئی نہ کہو نہ کہو نہ کہو میں کوئی نہ کہو نہ کہو نہ کہو میں کوئی نہ کہو نہ کہو نہ کہو میں کوئی نہ کہو نہ کہو نہ کہو</p>
<p>جنت کو چلنے میں ہم تو جہاں سے اب مہدی ہادی تھے کھینچنے سے</p>	<p>شوق کا ہوئے زمین دگر کے جہاں کا گلاں گیا شوق کے</p>	<p>شوق کا ہوئے زمین دگر کے جہاں کا گلاں گیا شوق کے</p>

تقریر و پذیر کر کر خاں سعدن علوم و کتبہ فنون شہناظر خاص آل عبا
بلج جگر گوشہ رسول الثقلین بوی سید تصدق حسین صاحب جویم صحیح مطبع

گلشن میں جہاں بہترین ہر دلیل کی زبانہ گفتگو تیری ہو + ہر رنگ میں جلوہ ہے تری قدرت کا
جس چول کو سونگھتا ہوں بہ تیری ہو۔ حمد اُس خالق بیکتا کی جس نے اس مُشْطاک کو بوطائے خلعت انسانی
اشرف المخلوقات گردانا۔ اور لغت اُس محبوب دوسرا خاتم الانبیاء کی جس نے نہ کم کروگان بادِ فضلات
نے راہ نجات کو سچا پایا۔ اور تحیات و زکیات اور تسلیمات طہیات اُن خالصانِ اپنے اللہ ہا کو خلی لاہم لوگوں پر
فرض عین ہے۔ اگر نہ نظر غور و کھجور تو نجات کا وسیلہ قوی نقطہ غم حسین شاہ من کی علیٰ الحسین ادا کی اور تباہی و جوش
کہ البتہ اُس پر دلیل ہو۔ اُس دمت رحمت کا شکر لاریبِ خارِ ذلیل ہے۔ اگر یہ مصائب البیت علیہم السلام
میں صد ہا کتابیں تصنیف ہیں لیکن جو طریقہ مرثیہ گوئی کے جناب رحمت انتساب قدوۃ الشعراء فصیح الفصحی
ابلیغ البلاغ اکمل الکلام جناب میر میر علی صاحب التلخیص اُمّیں اسکنہ اسد و بحر و بحر الفرائس نے نکالے وہ
خارج از تعریف ہیں حقیقت میں کلام بلاغت نظام اُس طرح کا ایسا سہل و متنوع ہو جس کے فہم منے سے مدد کہ
عقول عشرہ متعین قصوبے جس قبول تو دیکھیے کہ مشہور و نزدیک و دور جو بیان رزم نمونہ سحر باج
تذکرہ مصائب شہرِ گدل جو کلمے کو ان کے کلام پر ایسا کمال ہوا کہ مصداق تباہی ہر شخص کی
نظر سے خواب و خیال ہوا ثانی امر ارفیس اور سبحان دائل کیسے تو بجا ہے بلکہ بلحاظ شاعری اگر خدا
سمن کیسے تو روا ہے۔ انہیں اُن شاعران گذشتہ کی ان کے روبرو کیا حقیقت کہ وہ سہرنا بل نیا
تھے۔ اور یہ عنایت خدا سے مدح خاص آل عباسید الشہداء علیہ التیمہ و الشنا تھے فن شاعری کو
ان کی ذات سے کمال ہو۔ کلام ان کا گوہر سحر طلال ہو۔ افسوس کہ ایسے ذی کمال کا سال ۱۲۹۲ھ
میں انتقال ہوا۔ ہر مہشت و اللہ اذ کان البکا اللہم فوفیہ الرحمۃ و احشرہ مع من کولہ من اللہ العزیز

وَأَعْلَى السُّدُورِ جَارِمٌ فِي أَعْلَى عِلِّيِّينَ اِذَا نَجَاكَ كَلَامُكَ اِيكَ زَمَانَهُ مُشْتَاقٌ تَحَاوَرَتْ
 تَامِي اَهْلُ الرُّبْعِ كَا سِرِّ اتِّفَاقٍ تَحَاكَ اَكْرِيَهُ كَلَامُ مَعْزُضِ طَبِيعٍ مِثْلُ آتَيْ تَوْبَعَثُ تَسْهِيْلُ حَصُوْلُ ثَوَابٍ وَ
 بَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتِ اِسْ مَدْرُجٌ كَا هُوَ جَائِزٌ اَوْ حَقِيْقَتٌ مِثْلُ اِذَا كَلَامُ قَدَمَاكَ زِيْرُ طَبِيعٍ نَهْ اَتَا تَوْبَعَثُ
 اِنْقِرَاضُ مَدَّتْ اَيْ مَدِيْنِيَّاتُنِيَّيَا هُوَ جَائِزٌ اَوْ حَقِيْقَتٌ مِثْلُ اِذَا كَلَامُ قَدَمَاكَ زِيْرُ طَبِيعٍ نَهْ اَتَا تَوْبَعَثُ
 تَلَا شُ اُنْ عَمْدَهُ عَمْدَهُ مَرْتَبُوْنَ كُوْجِجُ كِيَا جَنُّ كُوْجِجُ اَلْعَبُوْمُ كَسِيْ نَهْ دِيْكَهَا بِيْ نَهْ تَحَا هَجْدُ اَلْعَبُوْمُ كَسِيْ نَهْ
 كَلَامُ فَصَاحَتِ نِظَامِ طَبِيعٍ هُوَا اَوْ رُوَا سَطُ صَحْتِ اِنْ مَرْتَبُوْنَ اِسْ مِجْدَانِ قَلِيْلُ الْبَضَاعَتِ سِيْرُوْنِيْ
 وَ اَلْعَبُوْمُ كَسِيْ نَهْ دِيْكَهَا بِيْ نَهْ تَحَا هَجْدُ اَلْعَبُوْمُ كَسِيْ نَهْ اَلْعَبُوْمُ كَسِيْ نَهْ اَلْعَبُوْمُ كَسِيْ نَهْ
 كِيَا هُوَا اَكْرِيَهُ اَحْلَافُ نَقُوْلٍ سَيَا جَارِيْ هُوَا رُوَا سَطُ صَحْتِ اِنْ مَرْتَبُوْنَ اِسْ مِجْدَانِ قَلِيْلُ الْبَضَاعَتِ سِيْرُوْنِيْ
 تَعَالَى كِيَا عَجِيْبٌ كَهْ كُوْنِيْ مَعْزُضِ طَبِيعٍ مِثْلُ آتَيْ تَوْبَعَثُ تَسْهِيْلُ حَصُوْلُ ثَوَابٍ وَ
 هَرْمَرْتِيْ كُوْجِجُ كِيَا جَنُّ كُوْجِجُ اَلْعَبُوْمُ كَسِيْ نَهْ دِيْكَهَا بِيْ نَهْ تَحَا هَجْدُ اَلْعَبُوْمُ كَسِيْ نَهْ
 كَرَلْ اَوْ مَبْرُورٌ بِرُحْمَتِ اَلْعَبُوْمُ كَسِيْ نَهْ اَلْعَبُوْمُ كَسِيْ نَهْ اَلْعَبُوْمُ كَسِيْ نَهْ اَلْعَبُوْمُ كَسِيْ نَهْ
 هِيْ نَاطِرِيْنَ هُوْكَئِيْنَ اَوْ رُوَا سَطُ صَحْتِ اِنْ مَرْتَبُوْنَ اِسْ مِجْدَانِ قَلِيْلُ الْبَضَاعَتِ سِيْرُوْنِيْ
 سَرِجِيْ اَشَاعَتِ اَلْعَبُوْمُ كَسِيْ نَهْ دِيْكَهَا بِيْ نَهْ تَحَا هَجْدُ اَلْعَبُوْمُ كَسِيْ نَهْ اَلْعَبُوْمُ كَسِيْ نَهْ
 شَمْعُ شَبْتَانِ اِقْبَالِ سَنَدِشِيْنَ بَرْمِ اَلْعَبُوْمُ كَسِيْ نَهْ دِيْكَهَا بِيْ نَهْ تَحَا هَجْدُ اَلْعَبُوْمُ كَسِيْ نَهْ
 ثَوَابُهُمْ اَلْعَبُوْمُ كَسِيْ نَهْ دِيْكَهَا بِيْ نَهْ تَحَا هَجْدُ اَلْعَبُوْمُ كَسِيْ نَهْ اَلْعَبُوْمُ كَسِيْ نَهْ

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
۱۵	مواظع جعفری - اس میں اصول اور فروع دین مذہب امامیہ کے نہایت آسان طریقہ سید غلام حیدر خان صاحب نے تحریر فرمائے ہیں۔	۱۵	کلیات مرثیہ ہائے مرزا دیر جلد دوم کلیات مرثیہ و سلام میر موسیٰ - مرثیہ گویندین میر موسیٰ مرحوم کا درجہ بھی کسی سے کم نہیں۔ یہ اپنے بھائی میر انیس مرحوم کے رنگ کے ایسے دلدادہ ہیں کہ ناواقف آدمی ان کے انکے کلام میں فرق نہیں کر سکتا۔ وہی رنگ وہی ڈھنگ ہی طرز وہی سوز وہی ساز کامل سرجلد۔
۱۲	مجموعہ مرثیہ میر ضمیر - اس میں مصنف مرحوم نے ۲۹ مرثیہ اس سوز و گداز کے بھرے ہیں جنکو پڑھ کے پتھر پانی اور فولاد کا کلیجہ موم ہوتا ہے غرض کہ ہر لمحہ اشک ریزی حصول جنت کے لئے یہ بے مثل اور لا جواب کتاب ہے۔	۱۲	متفرق بھی فروخت ہوتی ہیں۔ جلد اول جلد دوم جلد سوم
۶	مرقع عم - اسم با سبھی کتاب ہے اسکے صفحہ صفحہ پر درد و غم مصائب و اظہار بیت رسول اور سفاکی اور جفا کاری و سنگدلی اور نابکاری کفار نامقبول کی اسی تصویریں سوز و گداز کے رنگ و روغن سے دلکش طرز بیان کے فوٹو میں کھینچی گئی ہیں قابل دید ہے۔	۶	کلیات مرثیہ و سلام میر عشق صاحب کامل - رزم و بزم مصائب کر بلا کے و گداز و دلکش بیان کو چھوڑ کر جب اس کلیات کے ناظر صنایع و بدایع صنوی و لفظی کی طرف خیال کیا جاتا ہے تو ایک دلکش پرفضا باغ نظر آتا ہے جس سے دلوں میں روح کو فروخت ہو جاتی ہے۔
۳	مجموعہ مرثیہ مرزا دلگیر - مرزا دلگیر بھی لکھنؤ کے مرثیہ گویندین میں زبردست استاد تھے ان کا کلام بھی بے مثل ہوتا ہے۔ قابل دید ہے۔	۳	متفرق جلدیں بھی فروخت ہوتی ہیں۔ جلد اول گلزار غم - اس کتاب میں ۲۳ مرثیہ ہیں مگر ہر مرثیہ میں درد و غم کوٹ کوٹ کر بھر دیا گیا ہے۔
۱	مختلف حصہ سب ذیل	۱	جلد دوم ایم برہان غم - اس میں ۲۴ مرثیہ ہیں مگر ہر ایک لا جواب و قابل انتخاب مختصر لائق - اس کتاب میں مسائل ضروریہ فقہیہ اہل تشیع کے بیان کئے گئے ہیں۔ از تصنیف علامہ ابوالقاسم جعفر ابن الحسن۔
۱	ایضاً جلد اول	۱	
۱	جلد دوم	۱	
۱	جلد سوم	۱	
۱	نہر المصائب - ہر سہ جلد کیائی - یہ کتاب مصائب فاس آل عباس علیہ التحیۃ و الثناء میں نہایت عمدہ لکھی ہوئی مصنفہ آخوند	۱	

فہرست کتب

۴

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
۱۴	عمدہ کتاب ہے حسب تفصیل ذیل	۱۴	مرزا قاسم علی صاحب یہ پہلے ہی چھپ چکی ہے
۱۴	کاغذ سفید	۱۴	مگر بسبب کثرت خریداری نوبت طبع ہکر
۱۴	ایضاً - جلد اول بیان توحید میں -	۱۴	کی ہو چکی - اب پھر بعد نظر ثانی مصنف ہاضمہ
۱۴	جلد دوم - بیان نبوت میں -	۱۴	بعض تجاویز کے طبع ہوئی اب کی مرتبہ قلم
۱۴	جلد سوم - بیان امامت میں -	۱۴	بست واضح کر دیا گیا ہے اور تقطیع کاغذ
۱۴	جلد چہارم بیان ثبوت امامت میں	۱۴	کی بڑھادی گئی تاکہ شب کے وقت اکثر
۱۴	بعد حمد ہندی	۱۴	ذاکرین کو پڑھنے میں آسانی ہو کاغذ سفید -
۱۴	کنوز الآخرة - یعنی بعد حمد ہندی	۱۴	زین المتقین - مولفہ مولوی سید محمد تقی
۱۴	منظوم بطرز نو شامل فقہ مذہب امامیہ	۱۴	صاحب اس کتاب میں اوراد و وظائف و
۱۴	حلیۃ العرائس -	۱۴	اعمال و اذکار و احکام مذہب اثنا عشری
۱۴	احکام الامم -	۱۴	کا بیان ہے اور ادعیہ معتبرہ و فضائل تلاوت
۱۴	خلاصۃ المصابیہ -	۱۴	قرآن و احکام و ضو و غسل و تیمم و فضائل
۱۴	وہائے جوشن صغیر و کبیر -	۱۴	اذان و اقامت و احکام و آداب نماز چنگانہ
۱۴	زبدۃ المصابیہ از مولوی محمد	۱۴	و احکام سجدہ و مریض و فضائل و مضامین
۱۴	عسکری صاحب پیش نماز -	۱۴	و اعمال نور و زور و دیگر ادعیہ و نفوس فضائل
۱۴	اعمال الصالحین -	۱۴	سورہائے کلام مجید و فضائل نماز جمعہ و دیگر
۱۴	طہراء صریح بطرز عمدہ و جدید -	۱۴	نماز و فضائل حج وغیرہ و فضائل زیارت
۱۴	اور ایک پشت ایک سو عدد کے لیے	۱۴	المعصومین و دیگر احکام و مسائل دین
۱۴	بحساب فی صدی -	۱۴	وغیرہ کا بیان ہے کاغذ سفید -
۱۴	تحفۃ العوام کاغذ سفید -	۱۴	انارۃ البصائر و کشف السرائر - یہ کتاب
۱۴	ایضاً کاغذ خانی -	۱۴	عجیب و تہنیک کی ہے جس میں اصول دین مذہب
۱۴	برائین غم - جلد اول مطبوعہ غیر	۱۴	اثنا عشری کا بیان نہایت تفصیل و توضیح
۱۴	مرانی اوپس لکڑی -	۱۴	سے بدلائل و براہین بزبان اردو عام فہم
۱۴	مجموعہ میلاد مصطفوی شامل تین سالہ	۱۴	تحریر کیا گیا ہے مصنف اسکے عالم المعی
۱۴	شرائع الاسلام - ہر دو جلد	۱۴	فاضل کو ذمہ جاب شہادۃ الدولہ و کار الملک
۱۴	انتخاب المصابیہ - مطبوعہ غیر	۱۴	حکیم سید فضل علی خان بہادر مدبر جنگ
۱۴	زاد سبیل آخرت سلامون کا	۱۴	ہیں یہ کتاب چار جلد میں کامل واضح
۱۴	دیوان -	۱۴	و خوشخط بہ تصحیح مصنف علامہ چھپی نہایت

